for you and the

بصناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

گل نو دمیدہ گلزار سخندانی ثمر نو رسیدہ شاخسار سحر بیانی نشتر رگ دل نمونہ سحر بابل فلک خوبی کا اختر

یعنی

طلسم ہفت پیکر

جلد اول

مصنفۂ منشی احمد حسین قمر مرحوم بحسن اہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع ہذا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بخوبی چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اِس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب قصہ جات نثر اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر اُردو	
داستان امیر حمزہ صاحبقران جسکو ابوالفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امراء و سلاطین کے درباروں مین داستان گویون کے حسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ شے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہو جاے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہے۔	
(۱) نوشیروان نامہ جلد اول دفتر اول۔	عمہ/ پ
(۲) " جلد دوم۔ "	عما/ پ
(۳) ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم	للعہ/ پ
(۴) ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم	عمہ/ پ
(۵) کوچک باختر دفتر دوم۔	عما/ پ

نام کتاب	قیمت
(۶) بالا باختر - دفتر سوم۔	عما/ پ
(۷) ایرج نامہ جلد اول دفتر چہارم	عما/ پ
(۸) " جلد سوم "	عما/ پ
(۹) طلسم ہوشربا جلد اول - دفتر پنجم	عما/
(۱۰) " جلد دوم۔	عما/
(۱۱) " جلد سوم۔ "	عما/
(۱۲) " جلد چہارم۔	سے/
(۱۳) جلد پنجم کا حصہ اول - دفتر پنجم۔	عما/
(۱۴) " حصہ دوم۔ "	عما/
(۱۵) " جلد ششم۔ "	سے/
(۱۶) " جلد ہشتم۔ "	سے/
(۱۷) بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول۔	عما/ پ
(۱۸) " حصہ دوم۔	عما پ
(۱۹) صندلی نامہ دفتر ششم	عما پ
(۲۰) تورجنامہ جلد اول دفتر ہفتم	سے/ پ
(۲۱) تورجنامہ جلد دوم۔	صہ/ پ
(۲۲) لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم۔	عما/ پ

فہرست مضامین طلسم ہفت پیکر جلد اول

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

گل نو دمیدہ گلزار سخندانی ثمر نو رسیدہ شاخسار سحر بیانی نشتر رگ دل نمونہ سحر بابل فلک خیز بی کا اختر

یعنی

طلسم ہفت پیکر

جلد اول

مصنفہ منشی احمد حسین قمر مرحوم بحسن اہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع ہذا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ خوبی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنائے بے عد اُس خالق کونین کو سزاوار ہی کہ جو کل مخلوق کا پروردگار ہی زمین کو ہفت پیکر
کیا جوہر خاکساری عطا فرمایا اُسی خاک پاک سے پتلا آدم کا بنایہ شرف مرحمت ہوا کل ملائک
آسمان نے حضرت آدم کو سجدہ کیا شیطان علیہ اللعن نے انکار کیا کہ بندۂ خاکی کو کیا سجدہ کرون
مغضوب درگاہ الٰہی ہوا کیا مصلحت و مشیت تھی چونکہ شیطان نے ہر آسمان پر عبادت بے نہایت
کی ہی اُسکا بدلا یہ ملا کہ اُسکو انسان پر اختیار ہی لیکن یہ بھی رحمت واسطے بندگان خدا کے ہوئی کہ کلمہ لاحول
جو پڑھے گا شیطان ملعون اُسکے پاس نہ آسکے گا ناظرین پر واضح ہو کہ یہ براے شیطان کوڑا ہی جب
لاحول پڑھا شیطان بھاگ جاتا ہی اپنے کو اس کوڑے سے بچاتا ہی ہر شخص کو لازم ہی کہ ہر وقت
لاحول پڑھے کہ وسوسہ شیطان سے بچے کیا رحیمی اور کیا کریمی ہی کیا کلمہ مقرر کیا شیطان کے وسوسہ
سے اپنے بندون کو بچایا کیا رحم فرمایا زہے بندہ نوازی و خہے کارسازی کہ اپنے بندونکے واسطے
کیا کیا نعمتین مقرر کین رنگ آمیزی گلشن سرسبزی صحن چمن عشق بلبل گل سے پیچ و تاب مسلسل برائے
سنبل خوش بیانی واسطے سوسن صدزبان کے نگاہبازی واسطے نرگس شہلا کے بہ نگاہ حسرت طرف چمن کے
دیکھتی ہی کبھی آنکھ نہ اُٹھائی کبھی پلک نہ جھپکائی قدرت پروردگار کو بہ نگاہ غور دیکھ رہی ہی سوسن چاہتی ہی
کلام کرون فصل بہار مین اپنا نام کرون کہ چراغ لالہ نے روشنی دکھائی باغ کی رونق بڑھائی سوسن سے اشارے

اشارے

کر رہا ہی کہ مین چراغ گلشن ہون کلام کرنے والے کا رہزن ہون نرگس شہلا نے یہ معاملہ بچشم غور دیکھکر اشارہ کیا اے ساکنان گلشن مقام عبرت ہی باغبان قضا و قدر کی عنایت ہی کہ رنگ آمیزی بہار جوش پر ہی نہرون کی دریا دلی خروش پر ہی شبنم حباب بہ نگاہ حیرت سمت گلشن نگران سنبل حیران و پریشان ہی خیال ہی کہ رنگ بربال بال ہی ہوائے گرم خزان سے رنگ آمیز عالم بجائے رنگ خزان نہ دکھائے عجب دور خزان ہی بعد بہار کے خزان کا آنا بربادی چمن کا دکھانا بوٹون کی زرد رنگت باغ کی عجب کیفیت صیاد و باغبان خوشی خوشی پھرتے ہین پتے زرد ہوکر شاخہاے نخل سے گرتے ہین یکایک جھونکے ہوائے گرم کے چلے خزان کی ہوا بندھی عندلیبان خوشنوا سر پٹینے لگین طائرون کی زمزمہ سرائی کا یہ بدلا ہوا کہ فریاد کرنے لگے صیاد بیداد کرنے لگے دام بے دام کے کاندھون سے اُتارے عندلیبان خوشنوا کو دام مین پھنسایا ظلم کا رنگ جمایا صدہا بلبلین گرفتار کرلین باغبانون نے نخل ہرے بھرے کاٹے بودھے خوش ہوکر چھانٹے نخلہاے پر ثمر کو یہ پھل ملا غنچہ آرزو نہ کھلا پھل گل کر زمین پر گرے تھوڑے عرصے مین خزان کا رنگ جم گیا باغ ویران ہوا جس مقام پر عندلیبان خوشنوا چہچہہ زن تھین اُسی جگہہ پر زاغ و زغن کا ہجوم خوشی کی دھوم پرون کے انبار اب ساکنان باغ کو آمد بہار کا اشتیاق ہی ناگوار فراق ہی باغبان قضا و قدر پردہ فراق اُٹھائیگا وہ مالک حقیقی رب تحقیقی خزان مین بہار و بہار مین خزان نئے سامان دکھاتا ہی اس رنگ کو دیکھکر تردد بڑھ جاتا ہی اُسکی صفت نہایت دشوار ہی ہر شی پر اُسی کو اختیار ہی رنج کو راحت سے بدلتا ہی نخل بے برگ و بار پھولتا پھلتا ہی اُسکی صفت کیا تحریر کرون دنیا مین عجب رنگ دکھائے مثل خزان و بہار ہر رنگ دکھاتا ہی راحت دیکر رنج کو مٹاتا ہی آرزو یہی ہی ہر وقت جستجو ہی کہ اے کریم کارساز داے بے نیاز وقت مدد ہی نظم

اثر یارب کرامت کن بیان را — بآتش آب دہ تیغ زبان را
زخاک پاے عشقم آبرو بخش — زبانی در خور این گفت و گو بخش
ازین گلبن پدید آید گلِ نو — گلستانِ کہن را بلبلِ نو
کہ عالم پر شود ز آوازۂ عشق — سرایم داستانِ تازۂ عشق
دلم را مایہ بخش از نقد توفیق — زبانی دہ کلید گنج تحقیق
مگر اکنون خدایا چند گاہست — کہ اقلیم سخن بے بادشاہست

نعت سرور کائنات اشرف موجودات پیغمبر آخر الزمان حبیب رب دو جہان

سبحان اللہ زہے رتبۂ بادشاہ ذیجاہ کیا اپنے حبیب کا رتبہ بڑھایا معراج قرار دیکر اپنے پاس بلایا صاحب تاج قاب قوسین او ادنیٰ لقب دیا قریب پردہ اسرار جب حضرت حضوری رب اکبر سے سرفراز ہوئے کیا کیا کلام راز و نیاز ہوئے حضرت نے عرض کی کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم تو نے جبرئیل کو ستر ہزار بال و پر دیے اُسکا بدلا مجکو کیا ملا حکم ہوا کہ ای پیغمبر بنیاں جو اُسکے ستر ہزار پر کا بدلا تیرا ایک تار موجو تیرے گیسوے عنبرین کی زیارت کریگا اگر اُسکے گناہ از حد ہونگے مثل ریگ بیابان وستارہاے آسمان عوض مین زیارت موے سر کے گناہ اُسکے بخش دونگا حضرت نے عرض کی کہ کل ملائک نے حضرت آدم کو سجدہ کیا اُسکا بدلا مجکو کیا ملا آواز آئی تیرے نور کو صلب آدم مین قرار تھا اس وجہ سے اُسکا عزو افتخار تھا اُس سے ترک اولےٰ ہوا اُسکو بہشت سے باہر کیا تیری اُمت کو باوجود گناہ داخل فردوس برین کرینگے ابدالآباد وہ اُسی مین رہینگے الغرض جو حضرت نے سوال کیا اُسکا جواب باصواب پایا جس سے ثابت ہوا کہ ہمارے پیغمبر اشرف انبیا ہین فخر دو سرا ہین

نظم

احمد مرسل آن خلاصۂ کون
یعنی این بندہ آن خداوند ست
نور او آفتاب را مایہ
سایہ او را رہا نہ کردہ بخاک
روشنائی دہ چراغ یقین
ہر شگاف و سپہر پیوند ست
کارپرداز کارنامۂ غیب
قلمش راست کار در سخن
بہترین نقطۂ رسل بشمار
ذات پاکش خمیر مایۂ کون
ہستی از وے علم بر آوردہ
ہم حیات جہان ہم آب حیات

پردہ پوش امم بدامن عون
عاصیان را در آفتاب نشور
سایۂ خلق را بر و سایہ
پایۂ قدرش آسمان پیوند
نور بینش و شمع بازبین
انبیا پیش آن خجستہ چراغ
خازن گنج خانۂ لاریب
کاف و نون یک رقم ز نامۂ او
آسمان دائرہ است او پرکار
دُرۃ التاج کن و کان نسبش
او تفاخر بہ نیستی کردہ

احمد اندر احد کمربند ست
ظل ممدود دار و از منشور
بہر تعظیم وے ارادت پاک
سایۂ نورش آفتاب بلند
نور او کز سپہر صد چند ست
طفل گہوارہ در مقام بلاغ
امی و حرف سنج تختۂ کن
لوح محفوظ زیر خامۂ او
در سرشت خود آن وثیقۂ عون
قرۃ العین انس و جان لقبش
ذات او خلق را کلید نجات

کیا صفت اُس حبیب رب دو جہان کی لکھون دانی سے پارے قلم کو روکون

منقبت جناب حیدر کرار غیر فرار جناب امیر المومنین علیہ السلام

کیا وصی برحق و جانشین مطلق پروردگار نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا اپنے حبیب کا مرتبہ بڑھایا کہ اُس شیر بیشۂ جلال و کمال نے بڑے بڑے پہلوان مارے ساحرون کو قتل کیا کافرون کو مٹایا کفر و شرک سے خانۂ خدا کو پاک کیا بتون کو دوش حق نیوش احمد مختار پر چڑھ کے توڑا اس مضمون مین ایک شعر قصیدے کا مصنف نے لکھدیا فرد دستِ خدا کے ہاتھ سے پائی جو ہی شکست + لعنت کا لام سر پہ ہمیشہ ہی لات کے جب خانۂ خدا کو بتون سے پاک کر چکے خوشی خوشی خدا کے گھر سے نکلے جناب احمد مختار نے فرمایا یا علیؑ آج تمنے عجب مرتبہ پایا خدا کے گھر کو لوث کفر سے پاک کیا نظم

ابن عم مصطفاے مرسل
عرش آمدہ فرش آستانش
ادراک ملائک است نامش
آمد مگسے ز خوان جودش

ادراک پسین و عقل اول
خاک قدمش کہ بر کہ و مہ
آب خضر است رشحہ جامش
بحر کرم است و کان انصاف

فردوس گلے ز بوستانش
ز آب رُخ قدسیان بود بہ
جبریل بحر متے کہ بود شس
سنگی ست ز کوہ حلم او قاف

ہر زبان مین آپ کی صفت و ثنا ہی ہر کتاب مین نام آپ کا لکھا ہی آپ کے اوصاف با انصاف کیا لکھ سکتا ہو مرتبہ اُس شیر کا اعلیٰ ہی چند اشعار ایک قصیدے کے جو صفت مین اُس شیر بیشۂ جرأت کے عرض کیے ہین اُسکو تحریر کرتا ہون قصیدۂ مصنف

شمع بزم حب حیدر کا یہ دل پروانہ ہی — نور خالق سے سدا روشن چراغ خانہ ہی
اس قصیدے مین جو وصفِ نرگس مستانہ ہی — چشم حق بین حرف ہی ہر دائرہ پیمانہ ہی
وصف زلفِ حیدر صفدر سے دل دیوانہ ہی — روح کو قید تعلق صاف زندان خانہ ہی
ہین منور داغ عشق پنجتن مانند مہر — آفتاب صبح محشر یان چراغ خانہ ہی
ہی ہمیشہ دور دورہ بادۂ خم غدیر — ساقیا مجھ رند میکش کا نجف میخانہ ہی
مرتضیٰ کے وصف لکھتا ہی جو عاشق عشق مین — کلک کی رفتار طرز ناز معشوقانہ ہی
حضرتِ موسےٰ سے ہوگی لن ترانی طور پر — طالب دیدار محوِ جلوۂ جانانہ ہی
بابِ خیبر جب اُکھیڑا دی فرشتون نے ندا — یا علیؑ تجھپہ مرحبا یہ ہمت مردانہ ہی
اے ولی اللہ تو ہی رونقِ بزم نبیؐ — تیری شمع حُسن کا روح الامین پروانہ ہی

ٹوٹ کر دریا مین دیتے ہین صدا ہر دم حباب	ہان کنارہ کش ہو غافل یہ مسافر خانہ ہی
دل مین ہی نور ولاے حیدر روشن ضمیر	طور موسیٰ سے فزون روشن مرا کاشانہ ہی
حضرت روح الامین کا بھی معلم تھا یہی	مظہر اعجاز خالق مرتضےٰ ہی یا نہ ہی
ہو شب مرقد منور مثل ماہ چہاردہ	مدح حیدر لکھ قمر گر عاقل و فرزانہ ہی

سبب تصنیف طلسم ہفت پیکر

ایک دن یہ حقیر بعد ختم کرنے بقیۂ طلسم ہوشربا کے حاضر خدمت فیضدرجت جناب مستطاب معلی القاب فصیح و بلیغ قدردان اہل سخن سخن شناس فلک اساس فرزند دلبند تاجر جلیل سخن سنج کے کفیل جناب منشی نولکشور صاحب مرحوم سی-آئی-ای-یعنی جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ ہوا بعنایت و مرحمت ارشاد فرمایا کہ طلسم ہفت پیکر کا اشتہار آپ نے طلسم فتنۂ نور افشان کے آخر مین دیا ہی فرمائشین بھی اُسکی آگئین لہذا قلم اُٹھائیے جودت طبع دکھائیے ناظرین مشتاق ہین حقیر نے ارشاد فیض بنیاد مالک مطبع بسر و چشم قبول کیا یقین کامل ہی کہ اس طلسم ہفت پیکر کو دیکھکر ناظرین باتمکین طلسم ہوشربا کو بھول جائینگے تین جلدین اس طرح سے قرار پائی ہین کہ جلد اول چالیس ۴۰ جزو جلد دوم پینتالیس ۴۵ جزو جلد سوم پچپن ۵۵ جزو اب ناظرین والا مقام اس طرف متوجہ ہون طلسم ہفت پیکر کو ملاحظہ کرین-

دو کلمۂ داستان حیرت بیان طلسم ہفت پیکر بصد کر و فر تحریر ہوتا ہی-فتنۂ نور افشان کی تیسری جلد مین لکھ چکا ہون قاسم و لندھور ہفت پیکر کو سجدہ کر چکے ہین امیر کے مقابلے کو آتے ہین یہین سے طلسم مذکور شروع ہوتا ہی-ساقی نامہ مصنف

پلا ساقیا ساغر زرفشان	طبیعت کا ہوتا ہی پھر امتحان	گھٹائین فرح خیز آنے لگین
مجھے بلبلین یہ سنانے لگین	اُٹھا اے قمر کلک نصرت نشان	کہ اُٹھتا ہی آہو کا دل سے دھوان
چل اے کلک جادو نگار فصیح	لکھون حال پھر مین طرح دلپسیح	لکھون ہفت پیکر کی اب داستان
کہ ہو طبع روشن کا پھر امتحان	مرے ساقی ماہ وش لاجواب	ہوا فضل خالق سے مین کامیاب
پلا ساغر بادۂ دلفریب	کہ ہی ہجر ساقی سے دل ناشکیب	جمے جلسہ پھر رند میخوار کا
سمان دیکھ لون رنگ گلزار کا	ہوے طائران چمن نغمہ سنج	کہ غنچے لٹانے لگے اپنا گنج

ہر اک پھول ہی عارض مہوشان
کہ لیلی کا ناقہ گیا نجد مین
محبت مین شیرین کے سودا ہوا
کہ اک کوہ کن یہ شرت مل گیا
یہ انجام الفت کا بیجا ہوا
کہ انجام الفت کی خوبی ہوئی
لکھون ہفت پیکر کو باشد و مد

صبا کر رہی ہی جو اٹکھیلیان
ہوا خنجر پھر روح فرہاد کو
کہ تیشہ لیا کوہ کن بن گیا
کہ شیرین یہ ہی جان شیرین نثار
کہ آخر کو فرہاد مروا ہوا
مرے ساقی سیمتن مہ لقا
طبیعت کر گئی ہر اک جا مدد

درختان صحرا ابھی ہین وجد مین
سنبھالا نہ کیون جان ناشاد کو
ہر اک سنگ سے آرہی ہی صدا
گل امتحان نے دکھائی بہار
مگر جان شیرین نے بھی آ کے دی
مجھے جلد راز محبت سنا

چہرہ شہسواران مراکب جانبازی و مہور شعاران میدان سرفرازی گوہر آبدار سخن کو اس طرح زیب گوش ناظرین ذی ہوش کرتے ہین شعر

دبیر سخن سنج شیرین مقال + چنین مینگارد ز کلک خیال +

سابق مین تحریر کر چکا ہون جن حضرات نے تمام و کمال تیسری جلد طلسم فتنۂ نور افشان کو ملاحظہ کیا ہوگا انکو معلوم ہی کہ قاسم و لندھور نے جا کر ہفت پیکر کو سجدہ کیا کئی دن قصر عشرت مین رہے بعد اسکے نخل وحی سے حکم ہوا کہ ہمارے سپہ سالار قدرت کو جا کر سمجھا کے لاؤ قاسم جس معشوق پر عاشق ہین اسکا فراق ناگوار ہی قاسم نے عرض کی کہ فراق اس مہجبین کا مجھپر شاق ہی وہ نازنین بھی رو رہی ہی دوسرا پتہ نخل وحی سے گرا اسمین مرقوم تھا کہ اے یکہ تاز میدان جلالت وائے مرد فرد شیر معرکہ ہیبت جس منزل پر اتروگے وہان معشوق ملیگی نازنین کو بھی تسکین ہوئی قاسم و لندھور بیرون قصر عشرت آئے دیکھا فوجین جمع کھڑی ہین لندھور کے ساتھ لاکھ ہندی جوانان خوشرو و خوشخو جمع ہوئے موجود ہین ایک جانب قیماس خان خاوری فوج قاسم کے افسر بادشاہ لشکر شاہزادہ عمر گورزاد نقشی تخت پر سوار قاسم کا انتظار کر رہے تھے جیسے ہی یہ دونون جوان باہر آئے داراب عیار نے فیل میمونہ مبارک لندھور کا حاضر کیا سیارہ بن عمرو مرکب شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی سامنے لایا دونون جوان سوار ہوئے کل اہل لشکر دم محبت کا خداوند ہفت پیکر کی بھرتے ہوئے سیر صحرا سے سبزہ زار کرتے ہوئے بڑے کروفر سے دونون شیر چلے صاحبقران پر یہ معرکہ گذرا کہ جب لشکر مین مشہور ہوا کہ قاسم و لندھور جا کر مطیع مذہب ہفت پیکر ہوئے کل فرزندان صاحبقران مثل نور الدہر و بدیع الزمان و ایرج و جہانگیر صاحب جاہ و توقیر فرداً فرداً نکل گئے ایک شب بادشاہ نے جو دنگل خالی پائے

دل بھر آیا شب کو ایک عرضی بخدمت صاحبقران لکھی مضمون یہ تھا کہ کُل فرزندان صف شکن و علمشاد تیغزن وغیرہ بہ فکر قاسم گئے یہ غلام بھی خدمت سے رخصت ہوتا ہی یہ عرضی لکھکر پلنگ پر ڈال دی فیروزہ بن عمرو عیار کو ساتھ لیا پشت مرکب خنگ سیاہ قیطاس پر سوار ہوے طرف صحرا کے روانہ ہوگئے صبح کو جو صاحبقران کو معلوم ہوا خواجہ کو بُلا کر فرمایا خواجہ تمھین معلوم ہوا کہ سب جوان قاسم کی فکر مین گئے خدا سب کی خیریت کرے اب مین پیر نحیف و ضعیف ان سب کی جدائی کا صدمہ کیونکر اُٹھاؤن پہلوان عادی کو بلاؤ اٹالہ بارگاہ سلیمانی کا لیکر بڑھے عمرو نے عرض کی کہ مقام سخت و صعب ہی اُدھر کا حضور قصد نہ کرین امیر نے آنکھون مین آنسو بھر کے فرمایا کب ممکن ہی کہ فرزند میرے جائین اور مین تامل کرون اُسی وقت اٹالہ بارگاہ سلیمانی کا لیکر پہلوان عادی چلے کُل لشکر ساتھ ہی عیارون سے فرمایا تم لوگ تلاش کرو کہ فرزندون پر کیا گذری جو صاحب جہان ملین ہمارے چلنے کی خبر پہونچاؤ سمجھا کر اُن شیرون کو ہمارے پاس لاؤ چند عیار رشک گردان عمرو نامدار بہ تلاش فرزندان عالی وقار چلے لیکن امیر باتوقیر رہ روی کرتے ہوے آتے ہین ہر روز آب نو و جاے نو لیکن کُل صحراے سبزہ زار و نواح دلکشا ملتے ہین صاحبقران سیر کرتے ہوے منزل بمنزل جاتے ہین ہر منزل پر خواجہ سے فرماتے ہین کہ خواجہ سرحد طلسم ہفت پیکر عجائب و غرائب سے مملو ہی ذرا سمجھکر چلنا عمرو نے کہا مین تو خداوند ہفت پیکر کا مطیع و منقاد ہون جاتے ہی اُسکو سجدہ کرونگا چھٹے دن صاحبقران ایک صحراے سبزہ زار مین جا کر اُترے نہایت صحراے فرح خیز بو پھولون کی عنبر آمیز نخل سرسبز و شاداب حوض مملو از آب نایاب حباب شناوری کر رہے ہین اُبھر کر کبھی مٹ جاتے ہین ناپائداری دنیا کا رنگ دکھاتے ہین کبھی آہوان صحرا سے آنکھ ملاتے ہین امیر نے اُس صحرا کو بہت پسند فرمایا لشکر وہین ٹھہرا صاحبقران تماشا صحرا کا دیکھا کیے طائرون کی زمزمہ سرائی نخلستان کی رعنائی و زیبائی بعد خاصے کے حسب چھپر کھٹ پر تشریف لائے آوازین کان مین آنے لگین کہ خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہی امیر گھبرا کر اُٹھ بیٹھتے ہین کبھی خواجہ کو جگا کے فرماتے ہین کہ خواجہ سُنتے ہو کیا آوازین آرہی ہین خواجہ کہتے ہین حضور میرے کان مین آواز نہین آتی نہایت پریشان ہون صاحبقران کو شب بھر نیند نہ آئی آوازین سُنتے ہین سر دھنتے ہین یکایک ستارۂ سحری آسمان پر چمکا مقبل نے آکر امیر سے عرض کی کہ وقت نماز قریب ہی امیر فوراً اُٹھے

ضروریات سے مہلت پاکر نازادا کی حکم دیا کہ پہلوان عادی سے کہو بارگاہ سلیمانی لیکر آگے
بڑھے عادی نے بوق ترکی بجایا بارہ ہزار قزاق تیار ہوکر سامنے آئے ارادہ ہی عادی کا کہ اٹھا لے
بارگاہ کا لیکر بڑھون کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی امیر دیکھنے لگے دامنہ گرد شگافتہ ہوا دیکھا سب نے
شبرنگ تازی پر قاسم لندھور بر سر فیل میمونہ پشت پر دونون کے لشکر جمے ہوے اٹھائے بارگاہون
کے ساتھ لشکر صاحبقران جو دونون شیرون نے دیکھا گھوڑے سے اُتر پڑے حکم دیا کہ کُل لشکر
یہین ٹھہرے بارگاہین استادہ ہون ایک جانب بارگاہ لندھور ایک جانب بارگاہ قاسم قاسم
خرامان خرامان جب در بارگاہ پر پہونچے دیکھا در بارگاہ پر مجلدار کرسی پر بیٹھی ہی کہاریان وچوبدارنیان
صفین جمائے کھڑی ہین قاسم کو سب نے سلام کیا قاسم نے سب کو پہچانا کہ یہ سب نازنیان مہ جبین
ساتھ والیان اُس معشوق گلعذار کی ہین پوچھا کہ ارے تم کیونکر آئین سب نے عرض کی قدرت سے
آپ سے وعدہ کیا تھا کہ ہر مقام پر معشوق پریچہرہ موجود ہو آج ہم سب کو حکم ہوا کہ فرزند سپہ سالار
قدرت فلان منزل پر مقابلۂ صاحبقران مین پہونچا اپنے کو جلد پہونچاؤ ملکۂ عالم تشریف لائی ہین
ہم سب اُنکے ساتھ آئے ہین ملکۂ عالم اندر بارگاہ کے تشریف رکھتی ہین قاسم تعریفین خداوند
ہفت پیکر کی کرتے ہوے داخل بارگاہ ہوے دیکھا وہ ہی مہ جبین حور پیکر قمر منظر آنکھون مین جادو
برائے استقبال کھڑی ہی قاسم کا استقبال کیا برائے تسلیم خم ہوئی ہاتھ مین ہاتھ ڈال دیا کہا کہ اے
شہریار حکم خداوند صادر ہوا کہ جلد اپنے کو پہونچاؤ قصر عشرت مین بیچین تھی پیک صبا نے مثل بوئے
گل مجکو پہونچایا شکر ہی کہ آپ کو بخیر و خوبی پایا لا کے قاسم کو مسند پر بٹھایا کنیزین برائے خدمتگزاری
حاضر ہوئین دور جام بے اندیشۂ انجام شروع ہوا قاسم نے بعد تھوڑی دیر کے حکم کیا کہ ہمارے
لشکر مین طبل جنگی بجے ہرکارون نے امیر کو خبر پہونچائی امیر نے بھی نوازش طبل کو حکم دیا دونون لشکرون
مین تیاریان ہونے لگین صاحبقران کو بڑا افسوس ہی کہ اپنے روح روان قاسم عالیشان سے کیونکر
مقابلہ کرونگا کیا انجام ہوگا اسی فکر مین چار پہر رات گذری مرغ زرین نیر اعظم کا شانۂ مشرق سے اُڑا
شاخ نخل شعاع پر آکے بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا ادھر سے صاحبقران سوار ہوے تمام فوج ہمراہ
میدان کارزار مین پہونچے خواجہ عمرو صاحبقران زمان کے ساتھ ہی صدائین سُن رہا ہی کہ ہر شجر و ہر طائر
یہی آواز دیتا ہی کہ خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہی خواجہ عمرو مضطر ہین امیر انتظار مین ہین کہ

لشکر حریف آئے تو مقابلہ ہو لیکن نہایت متردد و متوحش ہین کہ دیکھیے قاسم سے کیا گذرے مین نے زمانہ
کمسنی مین زیر کیا تھا کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی قاسم و لندھور آگے آگے پشت پر فوج ہندیان
بڑے زور و شور سے آکر پہونچے صفین جمنے لگین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر بیٹھے کہ قاسم نے
مرکب نکالا لندھور نے بڑھکر عرض کی کہ ای شہنشاہ اقلیم جلالت و ای مقبول بارگاہ قدرت
آپ تامل فرمائیے ایسا ایک گرز دو دستی امیر کو مارون کہ پیوند خاک ہون قاسم نے کہا کہ آپ کی
ضرورت نہین آپ تامل فرمائیے ای وارا سے ہندو جی بھی میرے نام آئی ہی لندھور کو سمجھا کر پھیرا
تنگ مرکب کو موافق مرضی کے درست کیا تا کہ عرصہ حریف پر تنگ کرے صاحبقران حیران حیران
قاسم کی جانب دیکھ رہے ہین قاسم مرکب اڑاتے ہوئے گھوڑا چمکاتے ہوئے میدان مین آئے
اسپ تازی چوگان بازی فنون نیزہ و تیر اندازی صاحبقران کو دکھا رہے ہین مرکب کہر و کا ارادہ
کیا کہ صاحبقران کو آواز دون صحرا سے گرد اڑی خورشید بن ہاشم تیغزن پشت مرکب پر سوار مہتر
خورشید مہتر کوکبہ عیار رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے اس شان سے خورشید آکر پہونچے صاحبقران
کو سلام کیا عرض کی کہ کیون جد عالی تبار یہ خاوری حضور کے مقابلے کو میدان مین آیا ہی اگر حکم ہو
تو مشکین باندھکر لاؤن امیر نے فرمایا ای نور نظر قاسم فرزند رستم صاحب شوکت و حشم ہی ایسا نہ ہو کہ
تمپر کوئی افتاد پڑے عرض کی حضور ملاحظہ کرینگے ہر چند امیر نے روکا خورشید نے نہ مانا امیر کو
سلام کرکے مرکب بڑھایا سامنے قاسم کے آئے نگاورزن ہوئے تین قدم مرکب قاسم کا ہٹا پانچ
قدم مرکب خورشید قاسم نے کہا کہ ای خورشید اپنے خداوند حقیقی کو نہین پہچانا مقام تعجب ہی خورشید
ہنس پڑے کہا ای قاسم مزاج کیسا ہی عجب کلمہ تمنے اسوقت کہا کہ لائق کہنے کے نہ تھا خداوند حقیقی
کو چھوڑا معبود برحق کی محبت سے منھ موڑا دین باطل اختیار کیا الٹا آپ مجھے سمجھاتے ہین ای قاسم
شرم نہین آتی قاسم نے نیزہ مارا کہا بس خاموش رہو بمقدمۂ مذہب کوئی کلمہ نہ کہو ورنہ زبان سنان
دلستان سے چھید لونگا دونون جوانون مین نیزہ چلنے لگا چند طعنین رد و بدل ہوئی تھین کہ قاسم نے
طرف آسمان کے دیکھا منھ سے نکل گیا کہ یا خداوند ہفت پیکر تیری قدرت کے نثار یہ کہکے نیزہ
گانٹھکر ہکہ مارا کہ ہاتھ سے خورشید کے نیزہ نکل گیا خورشید نے گردن مین ہاتھ ڈالا دونون شیر پشت ہارے
مرکب سے کودے آپس مین کشتی ہونے لگی شام قریب تھی لیلاے شب گیسوے عنبرین کھولا چاہتی ہی

نقاب چہرے سے اُٹھائی ہو مجنون روز داخل نجہ مغرب ہوا چاہتا ہی کہ قاسم خورشید کو لے دوڑے دس بارہ قدم ریل کرلائے وہان پر لاکر کھہ مارا کہ دونون گھٹنے خورشید کے آشنا بہ زمین ہوے قاسم نے کمر مین ہاتھ ڈال کر لنگر نہ قایم ہونے دیا یا خداوند ہفت پیکر کہہ کے زور جو کیا لنگر خورشید کا اُکھاڑا تیسرے زور مین سر سے بلند کیا خورشید کا چہرہ زرد دل مین درد بیہوش ہوگیا قاسم نے زمین پر مارا تو خورشید کی مشکین باندھین سیارہ کو دیا سیارہ خورشید کو لے گیا دونون لشکر پلٹے صاحبقران رنجیدہ و کبیدہ واپس ہوے خواجہ سے فرماتے ہوے کہ ذرا دریافت تو کرو خورشید پر کیا گذری ہرکارون نے راہ مین خبر دی کہ خورشید قید خانے مین پہونچا لیکن آب و دانے کا حکم دیا ہی عیار سے تاکید کی کہ توقیر کا اس جوان کی خیال رہے صاحبقران خاموش ہو رہے قاسم جو بارگاہ مین آئے لندھور بھی ساتھ ہو پہونچے کہا ای شہریار کس لطف سے آپ لڑے ہین کس دھوم سے خورشید کو زیر کیا قاسم نے کہا کہ ای دارائے ہند جب دادا جان سے مقابلہ پڑے تب حال کھلے لندھور نے کہا کہ ای صاحبقران ہفت پیکر تمسے کون مقابلہ کرسکتا ہی تم پر نگاہ مہر و محبت خداوند ہی قاسم مونچھون پر تاؤ پھیر رہے ہین بیٹھتے ہی حکم دیا کہ پھر طبل جنگی بجے دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا صاحبقران نے نماز سحر سے فراغت حاصل کی پشت اشقر پر سوار ہوے طرف میدان کارزار کے چلے اُدھر سے قاسم ولندھور بقاعدہ دیرینہ میدان کارزار مین آئے صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین قاسم نے مرکب نکالا میدان کارزار مین آکر نعرہ کیا کہ یا صاحبقران زمان مقابلے مین اس حقیر کے آئیے امیر نے اشقر کو پھیرا عمرو قدمون سے لپٹ گیا کہتا ہی کہ ای آقائے نامدار وای مولائے قدرشناس آپ مقابلے مین قاسم کے نہ جائین بڑا مقام تعجب ہی کہ حضور سے اور قاسم سے مقابلہ پڑے نہین معلوم کیا گذرے امیر نے فرمایا خواجہ وہ پکار رہا ہی نام میرا لیتا ہی کیونکر نہ جاؤن یہ کہکے اشقر کو مہمیز کیا تین ٹھیکون مین مرکب مقابلہ قاسم مین آیا قاسم نے امیر کو سلام کیا ہاتھ باندھ کر عرض کی غلام براہ خیر خواہی عرض کرتا ہی حضور نے بڑے بڑے شاہون کو شکست دی آج تک مذہب کو نہ تحقیق کیا بہتر یہ ہی کہ خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کیجیے امیر نے جھلا کر جواب دیا کہ او بے غیرت کیا بیہودہ بکتا ہی جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کر قاسم نے نیزہ اُٹھایا نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا چنگاریان آگ کی گرین نیزہ بازی ہونے لگی دونون لشکر گران ہین امیر کو ہر مقام پر زیادتی کرتے ہین قاسم

تنگ ہو رہا ہی جب صاحبقران نے کئی مرتبہ چاہا کہ نیزہ اسکا نکال لوں مگر ممکن نہین ہوتا قاسم اپنے کو بچاتے ہین قاسم نے طرف آسمان کے دیکھا پکار اُٹھا کہ یا خداوند ہفت پیکر میری مدد کیجیے اگر نیزہ نکلا تو اپنے کو ہلاک کرونگا جیسے ہی قاسم نے یہ پکار کر کہا صاحبقران کا قلب تھرایا دل گھبرایا امیر سمجھے کہ یہ تاثیر سحر ہی فوراً اسم اعظم پڑھا گانٹھ کر نیزہ قاسم کو تھپیڑہ مارا کہ نیزہ ہاتھ سے قاسم کے نکل گیا قاسم غصے مین کانپا آتشخو شعلہ مزاج جاہلون کے سر کا تاج جھلا کر تیغہ پلارک کے قبضے پر ہاتھ ڈالا برق شمشیر تڑپکر نکلی ہاتھ صاحبقران پر مارا امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا ارادہ ہوا کہ ہاتھ عقرب کا ماروں محبت نے روکا مگر ہاتھ تلوار کا الگ سے لگایا قاسم تو بخوف ہاتھ لگاتے ہین صاحبقران قاسم کو بچا کے ہاتھ لگا دیتے ہین حیران ہین کہ مین کیا کرون اگر خدانخواستہ قاسم کو کوئی چشم زخم پہونچا تو مین رستم کو کیا مُنھ دکھاؤنگا ایسے ایسے خیال دل مین ہین مگر ہاتھ تلوار کا لگایا قاسم نے بلا تکلف کلائی پر ہاتھ ڈال دیا امیر کو ناگوار تو ہوا گریبان قاسم کا پکڑا دونون پہلوان گھوڑون سے کود پڑے آپس مین کشتی ہونے لگی دونون لشکر دیکھ رہے ہین امیر و قاسم سے کشتی کس زور و شور سے ہو رہی ہی دو پہر کامل آپس مین کشتی ہوئی دو پہر کا وقت تھا ایک مقام پر صاحبقران کو ریل کر لے دوڑا امیر چند قدم جا کر پلٹے جتنا ہٹے تھے اُس سے دونا قاسم کو ریل کر لے گئے چاہتے ہین کہ ماروں قاسم نے بیقرار ہو کر طرف آسمان کے دیکھا پکار اُٹھا کہ یا خداوند ہفت پیکر مدد کیجیے یہ جو قاسم نے بیقرار ہو کر کہا زمین برابر سے پایے صاحبقران کے شق ہوئی امیر و قاسم غرق زمین ہوے لشکر مین امیر کے شور گریہ و زاری بلند ہوا عمرو گھبرا کر دوڑا صاحبقران کی آنکھ بند ہو گئی تھی اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک کمرے مین پایا ایک جادوگر کو دیکھا کہ سیاہ رو بدخو ہتھکڑی ہاتھ مین ہاتھ صاحبقران کا تھام کر چاہتا ہی کہ ہتھکڑی پہناؤن صاحبقران نے فرمایا او ملعون تو کون ہی کہ پہلو سے قاسم نے آواز دی دادا جان سرکشی کو کام نہ فرمایئے سر جھکایئے یہ شخص فرشتہ قدرت خداوند ہفت پیکر ہی اسکے سامنے سرکشی بہتر نہین ہی ورنہ بہت پچتایئےگا امیر نے قاسم کی طرف سے تو مُنھ پھیرا جادوگر کی کلائی پر ہاتھ ڈالا معلوم ہوا شعلۂ آتش پر ہاتھ رکھدیا امیر نے اسم اعظم پڑھا گرمی شعلے کی موقوف ہوئی صاحبقران نے کلائی پر ہاتھ ڈال کے ایک طمانچہ مارا سر ساحر کا اُڑ گیا جہان قاسم کھڑے تھے اُس مقام کی زمین شق ہوئی قاسم تو غرق زمین ہوے جب اُس ساحر کا سر اُڑ گیا تو وہان اندھیرا ہوا آوازین مہیب آنے لگین آخر کو صدا آئی کہ شتی مرا نام من خاکسار جادو بود بعد عرصہ درانہ

جو اندھیرا دفع ہوا امیر نے اپنے کو لشکر کے کنارہ پر پایا سردار امیر کو دیکھکر دوڑے اُدھر قاسم نے اپنے کو اپنے لشکر کے کنارے پر پایا قیماس خان وغیرہ نے قاسم کو بیچ مین لیا طرف اپنی بارگاہ کے پلٹے صاحبقران جو کنارے پر اپنے لشکر کے نمایان ہوئے عمرو یا تو بدحواس تلاش امیر مین دوڑتا پھرتا تھا اپنے آقا کو جو دیکھا دوڑ کر لپٹ گیا کہا کہ آقا کیا سانحہ گذرا امیر نے فرمایا ایک ساحر نے چاہا تھا کہ گرفتار کرون مگر بہ عنایت پروردگار و اصل جہنم ہوا جب اسم اعظم مین نے پڑھا تب وہ ملعون دبا یہ تو خواجہ عمرو کو بخوبی ظاہر ہوا کہ ہفت پیکر ساحر زبردست ہے زمین و آسمان سب سحر بند ہین خدا اسکے شعبدون سے بچائے اپنے کو بہت محفوظ رکھنا یہ ثابت ہوا کہ ہر مقام پر ساحر موجود ہین خواجہ امیر سے باتین کرتے ہوئے بارگاہ مین آئے قاسم جو پلٹ کر بارگاہ مین آئے لندھور سے کہا کہ ای عم نامدار عین وقت پر قدرت نے مدد کی لیکن امیر بچ گئے کل انشاء اللہ گرفتار کرونگا یہ کہکے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے جب طبل جنگی بج چکا امیر کو ہرکارون نے خبر دی امیر نے بھی حکم دیا کہ یہان بھی طبل سکندری پر چوب پڑے تیاریان ہونے لگین لیکن مہتر کوکب عیار خورشید بن ہاشم تیغزن فراق مین اپنے آقا کے دیوانہ دار وحشی مثال ایک بڑھیا کی شکل بنکر لشکر قاسم مین آیا پھرتا پھرا تا سامنے قید خانے کے پہونچا دیکھا کہ ایک خیمہ استادہ ہے اُسکے دروازے پر حسن خان خاوری برادر قیماس خان مع چالیس جوانون کے بیٹھے ہین کوکب عیار نے دریافت کیا معلوم ہوا کہ خورشید اسی مقام پر قید ہین حال دریافت کر کے کنارے ہوا رنگ و روغن عیاری کا لگا کر ایک کلوار کی شکل بنکر تیار ہوا سر پر انگوچھا آدھا کھلا آدھا بندھا ہوا جسقدر انگوچھا کھلا ہے زمین پر لٹک رہا ہے دھوتی آدھی کھلی آدھی بندھی ایک گھڑا شراب کا سر پر رکھا ہے گاتا ہوا چلا حسن خان نے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ اسکو بلاؤ نشے مین ہے شراب چھین لو چند ملازم دوڑے عیار نے اُن کو دیکھکر گھڑا زمین پر رکھدیا آپ الگ جا کر گرا ظاہر مین سب کو معلوم ہوا کہ بیہوش پڑا ہے فرزند عمرو بھی دیکھ رہا ہے کہ اُن سب نے شراب اُٹھائی آپس مین تقسیم ہونے لگی تھوڑے ہی عرصے مین سب کے سب بیہوش ہوئے کوکب اُٹھا خنجر کھینچا پھر خیال آیا کہ اہل اسلام کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا مناسب نہین بیہوش پڑے ہین مین چلکر آقا کو رہا کرون اندر خیمے کے آیا دیکھا کہ خورشید بن ہاشم سر زنجیر پر سر خم کیے بیٹھے ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے کوکب نے آکر سلام کیا کہ آقا چلیے آپ کو لے چلون

خورشید نے کہا کہ ای کوکب ہر چند کہ قاسم میرا افسر ہی کسی دست راستی کے ہاتھ سے مین زیر نہین ہوا قاسم سردار دست چپ ہی مگر مقام غیرت ہی اگر قاسم مجکو ایک ہاتھ تلوار کا مارتا کہ دو ٹکڑے ہو جاتے تو بہتر تھا لشکر مین جد امجد کے قاعدہ بندھا ہوا ہی کہ کل فرزندان صاحبقران ایک کو ایک زیر نہین کر سکتا وست راستی مضحکہ کرینگے کہ خورشید کو قاسم نے زیر کیا اُس وقت کیا جواب دونگا کیسا شرمندہ ہونگا بس یہ تیرا احسان ہی کہ ایک خنجر مار دے کہ میرا خاتمہ ہو کوکب نے باتون مین لگا کر عطر بیہوشی سُنگھایا خورشید کو بیہوش کیا ہتھکڑیان بیڑیان کاٹ کے وہین ڈالدین پشتارہ باندھ کر لے بھاگا لیکن جب لشکر سے نکلا پشتارہ بھاری ہوتا جاتا ہی یہ دبا جاتا ہی لیکن بھاگا ہوا چلا آتا ہی اتنی دور نکل آیا کہ لشکر صاحبقران کے نشان معلوم ہونے لگے خوشی خوشی جاتا ہی کہ خدمت مین امیر باتوقیر کی پہونچون یقین ہی کہ بہت خوش ہون قریب ایک چشمے کے پہونچا خیال مین گذرا کہ پشتارہ بہت بھاری ہو گیا ہی تھوڑی دیر ٹھہر جاؤن یہ سوچ کر پشتارہ ایک تختۂ سنگ پر رکھا چشمے سے ہاتھ منھ دھو یا ٹہل رہا تھا کہ چشمے سے ایک مچھلی نے سر نکالا پکار کر آواز دی کہ ای عیار طرار تو خداوند ہفت پیکر کو بالکل دور جانتا ہی وہ خداوند برحق ہی اگر اُسکو بھولیگا کسکو یاد کریگا کوکب کے ہوش اُڑ گئے کہ مچھلی مثل انسان کے سمجھا رہی ہی پکار پکار کے کہتی ہی کہ او عیار خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کر ورنہ بہت پریشان ہوگا کیون اپنی جان کا دشمن ہوا ہی بھاگ جا ورنہ آفت آیا چاہتی ہی یہان سیارہ بن عمرو عیار قاسم پڑا سو رہا ہی کہ ایک آواز ہیبتناک کان مین آئی کہ او عیار فرزند سپہ سالار قدرت ہوشیار ہو قیدی کی خبر لے تیرا بھائی اُس کو لیے جاتا ہی فلان چشمے پر ٹھہرا ہی سیارہ گھبرا کر اُٹھا آنکھیں ملتا ہوا باہر آیا طرف قید خانے کے گیا دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہین اندر قید خانے کے جا کر ہتھکڑیان بیڑیان دیکھین سیارہ کو ثابت ہوا کہ خورشید کو کوئی چھڑا لے گیا بیقرار ہو کر آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر کدھر تلاش مین جاؤن آواز آئی کہ فلان چشمے پر جا کر کوکب سے مقابلہ کر اُسکی بھی مشکین باندھ لا سیارہ یہ آواز سُنکر بھاگا یہان مہتر کوکب جب مچھلی نے کئی مرتبہ آواز دی کہ اعتقاد خداوند ہفت پیکر کیون نہین کرتا پیدا کرنے والے کو بھولتا ہی تیرا سر کوب آیا چاہتا ہی خوف سے ذرا جھپٹ کر چاہا کہ پشتارہ اُٹھا لون آواز آئی کہ او کوکب خبردار آگے نہ بڑھنا غضب کیا تو نے کہ عیاری کر کے آقا کو اپنے لیے جاتا ہی کوکب نے

پلٹ کر دیکھا کہ سیارہ نیمچہ کھینچے ہوئے آتا ہی جھپٹ کر چاہا پشتارہ اُٹھاؤن کہ سیارہ نے آکر نیمچہ مارا
کوکب سے اور سیارہ سے نیمچہ چلنے لگا کوکب دیکھتا ہی کہ میرا نیمچہ پوری چوٹ پر نہین پڑتا اور
سیارہ جب نیمچہ مارتا ہی یقین ہوتا ہی کہ سر اُڑ جائیگا بمشکل چوٹ کو بچاتا ہی کہ آوازہ آئی او گستاخ
خوعت خداوند بالکل دل مین نہین نیمچہ پھینک دے تیرا بڑا بھائی ہی اسکے قدمون پر گر خطا معاف کرا
پلٹ کر دیکھا کہ وہی مچھلی چشمے سے آواز دے رہی ہی ذرا پلک جو کوکب کی جھپکی سیارہ نے حلقہلے
کمند مارے گلے مین حلقے پڑے چاہا جست کر کے نکلون سیارہ نے حباب ماردیا کوکب گرا سیارہ
نے مشکین باندھین مچھلی نے جھپٹ کر خورشید کو منھ مین دبا لیا چشمے مین پھاند پڑی سیارہ
کوکب کو لیکر تعریف ہفت پیکر کی کرتا ہوا پلٹا یہان قاسم اُٹھکر دربار مین بیٹھے ہین قیاس خان
وغیرہ نے عرض کی کہ کوکب عیار خورشید آپ کے سردارون کو بیہوش کر کے اپنے آقا کو لے گیا
مگر آپ کا عیار سیارہ فکر مین گیا ہی لندھور نے کہا کہ ہمین ان باتون سے کیا کام خداوند ہفت پیکر
کو سب طرح کا اختیار ہی قاسم نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا کہ مین ابھی جا کر سامنے سے صاحبقران کے
خورشید کو لاتا ہون یہ ذکر تھا کہ آواز زنگ کی آئی دیکھا کہ سیارہ پشتارہ بدوش آتا ہی قاسم نے کہا
کہ ارے یہ کسکا پشتارہ ہی کہا حضور عیار خورشید مہتر کوکب کو پکڑ لایا لیکن پشتارۂ خورشید پر
عجب معرکہ گذرا کہ ایک مچھلی چشمے سے نکلی پشتارہ خورشید کا منھ مین دبا کر چشمے مین کود گئی لندھور
و قاسم نے کہا کہ یہ قدرت خداوند ہفت پیکر ہی کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے عرض کی کہ خورشید
آتے ہین ہتھیار باندھے ہوئے پوچھ رہے ہین کہ ہمارا افسر شاہزادہ خاور سپاہ کس مقام پر ہی
قاسم نے چند سردارون کو اشارہ کیا کہ خورشید کا استقبال کرو قیاس خان وغیرہ باہر نکلے
دیکھا خورشید بن ہاشم مصلح آتے ہین تعریف خداوند ہفت پیکر کی کرتے ہوئے سامنے قاسم کے
آئے قاسم کو جھک کر سلام کیا کہا کہ اے نور نگاہ رستم تمھارے بڑے مرتبے ہین مچھلی مجکو اُٹھا کر
کوہ زبرجدی پر لیگئی تصویر خداوند حقیقی کو دیکھا پردے جو آنکھون پر پڑے تھے وہ اُٹھ گئے
آپ کو پہلوے تخت خداوند پر پایا عیار بھی سامنے حاضر تھا اُسکو بھی حکم ہوا کہ سجدہ کر مین نے
اور عیار نے ملکر سجدہ کیا حکم ہوا کہ لشکر مین فرزند سپہ سالار قدرت کے جاؤ اُسی کے ساتھ
رہو قاسم نے پہلو مین جگہ دی سیارہ نے عیار کو ہوشیار کیا اُٹھتے ہی قدمون پر قاسم کے گرا

کہا آپ مقبول بارگاہ خداوند ہین مین نے دربار خدائی کو دیکھا آج اعتقاد ہوا اگر حکم ہو تو خواجہ کو پکڑ لاؤن قاسم نے کہا کہ مقدمے مین اُسکے قدرت کو اختیار ہی جو مناسب جانین گے وہ کرینگے مجھے تو مقدمے مین دادا جان کے حکم ہی کہ آج سر میدان زیر کرونگا خورشید نے کہا کہ بھائی صاحب تم کیون تکلیف کرو مین صاحبقران کو گرفتار کر لاؤنگا یہ ذکر تھا کہ مرغ زرین آفتاب آشیانہ مغرب سے اُڑا شاخ نخل شعاع پر آکر بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا ضیاء دہر نے دنیا مین اپنا عمل کیا قاسم اُٹھے چند ساعت ہفت پیکر کی تعریفین کین حکم ہوا کہ مرکب اُڑنے والا شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی پر سوار ہوئے خورشید بھی مثل سردارون کے ساتھ ہین مہتر کوکب بل کرتا ہوا سیارہ سے کہتا ہی کہ بھائی صاحب مین عمرو کو گرفتار کرونگا سیارہ کہتا ہی تامل کرو کیا جلدی ہی بڑا تردد یہ ہی کہ آقاے نامدار و صاحبقران عالی وقار سے کیا گذرے کل لشکر کو لیکر قاسم میدان کارزار مین آئے یہان ہرکارون نے امیر کو خبر دی کہ شاہزادہ خورشید و مہتر کوکب پر یہ معرکہ گذرا کہ قاسم کی اطاعت کی امیر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے فرمایا کہ دیکھیے میدان کارزار مین کیا گذرے عمرو کہتا ہی کہ یا امیر ہفت پیکر کو سجدہ کرنا ہوگا امیر فرماتے ہین کہ خواجہ اپنی حیات مین تو ممکن نہین شیطان رہزن دین و ایمان نہ ہو یہ فرما کر پشت اشقر پر سوار ہوے لشکر کو لیکر میدان مین آئے صف بندی ہوئی جب نقیب نقابت کر کے ہٹے شاہزادہ خاور سپاہ نے مرکب بڑھایا میدان کارزار مین آکر سلحشوری دکھائی پکار کر آواز دی کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے صاحبقران نے اشقر صف سے نکالا مقابلے مین قاسم کے آئے قاسم تگاور زن نہ ہوا جھک کر سلام کیا دست بستہ عرض کی کہ آپ کو خداوند ہفت پیکر نے صاحبقران اعظم کیا کن کن مقام پر مدد کی بڑے بڑے ملک آپ نے فتح کیے مقام افسوس ہی کہ آپ نے اپنے پیدا کرنے والے کو نہ پہچانا امیر نے فرمایا کہ اے قاسم توبہ کرو ہفت پیکر کوئی ساحر زبردست ہی اُسپر لعنت کرو قاسم نے نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ بازی آپس مین ہونے لگی دو گھڑی کامل نیزہ چلا صاحبقران نے قصد کیا کہ بند صاحبقرانی کا ٹھون نیزہ قاسم کا نکالون کہ ہواے تند چلی نخل اُکھڑ کے گرنے لگے اسقدر اندھیرا ہوا کہ عمرو نے دیکھا صاحبقران و قاسم نہین معلوم ہوتے گرد اُڑ رہی ہی کہ دونون پہلوان چھپ گئے عمرو حیران ہی کہ یہ کیا معرکہ ہوا بعد تھوڑی دیر کے دیکھا صاحبقران مع مرکب

نمازدہین اور قاسم بھی نہین عمرو گھبرا گیا حیران تھا کہ کہان جاکر ڈھونڈھون لشکر کو لیکر پلٹا حیران ہو کہ کہان تلاش کرون مگر صاحبقران زمان اُس اندھیرے مین ایسا گھبرائے ہرچند چاہتے تھے کہ دیکھون کیا معرکہ ہوا کچھ نہ معلوم نہ ہوتا تھا یکایک زمین شق ہوئی نیزہ ہاتھ سے صاحبقران کے گرا صاحبقران وقاسم غرق زمین ہوے بعد تھوڑے عرصے کے اپنے کو مسلسل ومطوق پایا دو زنگی صاحبقران کو کشان کشان لیے جاتے ہین امیر جو اسم اعظم یاد کرتے ہین تو بالکل فراموش ہرچند چاہا کہ یاد کرون اسم اعظم یاد نہ آیا زنگی امیر کو لیے ہوے برسر کوہ فیروزہ آئے پہاڑ پر دیر بنا ہوا ہی تصویر فیروزہ بیچ مین کھڑی ہی گرد بت ہاے سنگین فیروزہ تاجدار دست بستہ کھڑا پوچھ رہا ہی کہ کیون خداوند سپہ سالار قدرت سے کیا گذری تصویر نے آواز دی یہان حاضر ہوا چاہتا ہی کہ صاحبقران سامنے اُس تصویر کے آکر پہونچے مثل اہل اسلام کے امیر نے صاحب سلامت کی تصویر سے قہقہے کی آواز آئی صدا دی کہ کیون سپہ سالار قدرت قدرت نے کس کس مقام پر تمھاری مدد کی باختر ایسا ملک تمھارے ہاتھ سے فتح کرایا لقا آخر بدحواس ہوکر بھاگا پردۂ قاف مین تمھارے ہاتھ سے دیوزادون کو قتل کرایا ثانی سلیمان لقب دلوایا مگر تمنے قدرت کو اب تک نہین پہچانا صاحبقران جواب وسوال تصویر سے کر رہے ہین تصویر سے ہر مرتبہ آواز آتی ہی امیر بھی ویسا ہی جواب دیتے ہین ناظرین پر واضح ہو کہ اسم اعظم تو صاحبقران کا بند ہو گیا لیکن حرز ہیکل گلے مین ہو طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ جس ساحر نے اسم اعظم بند کیا تھا اُسکو حرز ہیکل امیر کا حال معلوم نہ تھا یہ وجہ ہی کہ صاحبقران ہوشیار ہین اور سوال وجواب بھی کر رہے ہین پھر تصویر سے آواز آئی کہ ای سپہ سالار قدرت تمکو قدرت نے کہان کہان بچایا ہوش رہا ایسا طلسم تمھارے نواسے کے ہاتھ سے فتح کرایا حیرت ایسی شاہزادی نے چالاک ایسے عیار کو لٹھو ہوری قبول کیا یہ بھی قدرت نمائی قدرت کی ہو اگر سجدہ نہ کروگے قید کر کے ہلاک کرونگا اگر قدرت چاہین تو ابھی برق قہر وغضب کو حکم دین کہ تمپر گرے ابھی تمھارے دو ٹکڑے ہون اور کیون ای حمزہ تم کو اُس ناعیار ساربان زادے کی ذات کا بڑا گھمنڈ ہی کہ آکے عیاری کریگا تم کو چھڑا لیجائیگا یہ کہکے آواز دی کہ ای فیروزہ جادو امیر کو لیجا کر قلعۂ فیروزہ نگار مین قید کر دو یہ کہکے تصویر نے منھ کھولا دھوان منھ سے نکلا پھر تصویر سے آواز آئی کہ ای بندگان خداوند ہفت پیکر عمرو کو فوراً گرفتار کر کے لاؤ دیر نہ ہو

ساربان زادے کے نام سے لوگ بہت ڈرتے ہین یہ آواز سُنکر دھوئین سے ایک طائر پیدا ہوا
مثل انسان کے آواز دی کہ مین جاتا ہون عمرو کو لینے طائر آسمان مین ڈوب کر غائب ہوا
فیروزۂ تاجدار صاحبقران کو مسلسل و مطوق کر کے اپنے قلعے مین لایا دیکھا امیر نے کہ دروازہ
بہت بلند ہی بالاے قلعہ گولہ اندازو برق انداز ٹہل رہے ہین فیروزہ لیے ہوے صاحبقران
کو داخل قلعہ ہوا امیر نے دیکھا کہ شہر آباد رعایا دل شاد زنجیر کو سنبھالے ہوے ارابے پر سوار
شہر کی سیر دیکھتے ہوے چلے پہلے دارالامارۂ شاہی ملا ایک قصر مین لاکر صاحبقران زمان کو
بند کیا نگہبان مقرر کیے مگر جب لشکر صاحبقران پلٹا خواجہ عمرو حیران و پریشان کمیدان و
رسالہ دار مضطر و حیران عمرو نے سب کو تسکین دی کہا کہ یارو تم سب اسی مقام پر ٹھہرو مین
تلاش مین آقا کی جاتا ہون یا تو انشاءاللہ آقا کو لیکر آونگا یا جان دونگا عمرو بصورت اصلی
لشکر سے نکلا دیکھا کہ لشکر قاسم و لندھور ندارد معرکہ لندھور و قاسم پر یہ گذرا کہ یا تو قاسم
صاحبقران سے لڑ رہے تھے یا یکایک آنکھ بند ہوئی اپنے کو قصر فیروزہ پر پایا تصویر خداوند
کو دیکھا آواز آئی کہ ای فرزند سپہ سالار قدرت دو چار دن مین تکلیف اُٹھا کے داد اتمہارے قدرت
کو سجدہ کرینگے قاسم نے عرض کی کہ قدرت انکو قتل کیون نہین کرتے آواز آئی کہ ای شیر بیشۂ
جرأت و اے یکتاز میدان جلالت وہ سپہ سالار قدرت ہی وہ جو قدرت کو سجدہ کریگا ملک باختر
و سنجان وغیرہ مین مذہب قدرت جاری کریگا تمکو اُس پر بھی افسر کرینگے قصر عشرت مین جاکر
مصروف عیش و نشاط ہو ارباب کشور کشا و شاہزادۂ جہانگیر بھی اُسی مقام پر موجود ہین
جب کوئی جنگ درپیش ہوگی تمکو اور اُنکو تکلیف دیجائیگی یہ باتین سُنکر قاسم کی آنکھ بند ہوئی اب
جو آنکھ کھلی اپنے کو قریب قصر عشرت پایا لندھور فیل میمونہ سے اُتر رہے ہین قاسم نے لندھور
سے کل کیفیت بیان کی کہ قدرت نے یہ پرورش فرمائی لندھور نے سجدۂ شکر خداوند ہفت پیکر کیا
یہ بھی نہ پوچھا کہ امیر پر کیا گذری لندھور و قاسم ہاتھ پکڑے ہوے داخل قصر عشرت ہوے دونون
کی معشوقین پریچہرہ گل اندام مقبول طبع خاص و عام عارض رشک ماہِ تابان گیسوِ مشکین نشان
شام غریبان ایک نے لندھور کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا اور ایک قریب قاسم آئی جہانگیر و ارباب
اپنے قصر سے نکل کر براے تعظیم قاسم آئے جہانگیر سے قاسم نے حال پوچھا جہانگیر نے کہا کہ

ای فرزند آج حال ہمپر تمھارے مرتبے کا کھُلا کہ مقبول بارگاہ ہفت پیکر ہو ہمکو بھی اسی قصر مین رہنے کا حکم ملا ہی یہ چارون شیر داخل قصر عشرت ہین ناظرین پر واضح رہے کہ عیار انکے اور مقام پر قید ہین کہ اُنکا ذکر بھی وقت پر کیا جائیگا اب حال خیریت مآل خواجہ عمرو تحریر کیا جاتا ہی کہ خواجہ عمرو تلاش مین صاحبقران کی صحرا صحرا مارے مارے پھرتے ہین ایک دن عمرو پھرتے پھرتے ایک نخل کے سائے مین آکر بیٹھا کہ گانے کی آواز کان مین آئی طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ پانچ سات عورتین ملی ہوئی گا رہی ہین خواجہ عمرو اُس صدا کی جانب متوجہ ہوے تھوڑی دور چلکر دیکھا کہ ایک باغ کے آگے ایک نخل کلان ہی اُسمین جھولا پڑا ہوا بارہ چودہ نازنینان مہ جبین اُس پر بیٹھی ہوئی تانین اُڑا رہی ہین ایک نازنین بیچ مین تاج سر پر سب کی افسر معلوم ہوتی ہی ڈھول آگے رکھا ہوا بجا رہی ہی سب کنیزین گا رہی ہین خواجہ کنارے کھڑے دیکھا کیے ایک کنیز اُن مین سے براے رفع حاجت اُٹھکر ایک جھاڑی کے قریب آئی براے ضرورت بیٹھی عمرو نے کنارے آکر اُس کنیز کو بیہوش کیا اُسکو تو کنارے ڈالدیا رنگ و روغن عیاری کا لگایا اُس کنیز کی شکل بن کر تیار ہوئے اُسی کے کپڑے پہنے اُسی کا زیور زیب جسم کیا جب چلے تو خیال آیا کہ اسکا نام نہ پوچھا ٹہلتے ہوے طرف جھولے کے چلے ایک نے اُن مین سے آواز دی کہ اری غنچہ دہن جلدی آ آکر پینگ لگا خواجہ نہ بولے ایک کنیز نے ہاتھ پکڑ کے کہا کہ کیون تو کیا گونگی ہو گئی ہو بات کا جواب نہین دیتی ہو ملکہ گلشن گلرخسار یاد فرماتی ہین خواجہ عمرو اُسکے ساتھ چلے نام بھی اپنا سمجھ گئے اُچک کے پٹرے پر آئے کہا واری آپ کی خوشی ہو تو ایک چیز مین گاؤن اُس شاہزادی نے کہا کہ اری غنچہ دہن تجکو تو گانے سے نفرت ہی تو گانا کیا جانے کہا واری ابھی نیا معرکہ گذرا لونڈی جو ابھی واسطے پیشاب کے گئی خود بخود آنکھ بند ہوئی دیکھا کہ خداوند ہفت پیکر سامنے کھڑے ہین فرماتے ہین کہ ہم نے تجکو علم موسیقی عطا کیا جاکر ہماری معشوقہ گلشن گلرخسار کے سامنے گا اپنا کمال دکھا گلشن نے کہا کہ اری غنچہ دہن مین ڈھول بجاتی ہون تو گا خواجہ نے گنگنا کر یہ غزل شروع کی

نظم

گشتہ ہی گرم جوشی ہرجائی یار کا　　مارا ہوا دل اپنا ہی قصلی بخار کا
نافہمی کی دلیل ہے تکیہ ہی دار کا　　منصور پر یقین ہی سبھی فی سوار کا
بلبل کو ساز دار ہو موسم بہار کا　　عہد شباب تجکو سپارکسا ہو یار کا

رنگِ طلائی رکھتا ہی اندام یار کا / وے کمر کو رتبہ ہی سونے کے تار کا
پہونچا دیا عدم شبِ تارِ فراق نے / دکھلا دیا سواد ہمارے دیار کا
کرتا ہی مجھسے ابلقِ ایام شوخیان / پہچانتا نہین مگر اُس سوار کا
خاموشی مین بھی باقی ہی گویائی کا نشان / طوطے کا پر ہی سبزہ ہمارے مزار کا
جلوے سے روے یار کے ہی دل مین روشنی / ماہ چہاردہ ہی چراغ اس دیار کا
اللہ سے دعا ہی یہی عندلیب کی / گلچین کے ہاتھ کے لیئے کھٹکا ہو خار کا
عاشق نگاہ ناز کے رہتا ہی سامنے / پھرتا نہین ہی تیر سے مُنھ اس شکار کا
کُشتہ تنک مزاجی محبوب کا ہون مین / نازک ہی سنگ شیشے سے میرے مزار کا
اہلِ صفا کی قدر نہین کرتے تیرہ روز / روشن ہی حال آئنے سے زنگبار کا
چلنا پڑیگا ملک عدم کو پیادہ پا / اس راہ مین نہین ہی گذارا سوار کا
آتش یہ کسکی چاہ کا دم مارتے ہو تم / وہ دلربا ہی دشمن جان دوستدار کا

خواجہ سفے اس طور سے یہ غزل گائی کہ گلشن نے گلے سے لگا لیا کہا کہ ای غنچہ دہن تونے تو دل ٹکڑے کر دیا چلو باغ مین چلو حقیقت مین تو منظور نظر خداوند ہفت پیکر ہوئی مین نے تجکو مصاحبون مین درج کیا یہ کہکے ہاتھ تھام لیا اندر باغ کے ائی عمرو نے دیکھا کہ باغ پر بہار پھول کھلے ہوے طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین گلشن غنچہ دہن نقلی کا ہاتھ پکڑے ہوے بارہ دری مین لائی اپنے مقام پر بیٹھی کہا غنچہ دہن آج جو رازدار جادو آئین گے اُنکو تیر اگانا سنوائین گے اُن کو گانے کا بڑا شوق ہی غنچہ دہن نے گھبرا کر کہا کہ داری میرا مزاج بھی نیا ہو گیا مین نہین سمجھی کہ رازدار جادو کون صاحب ہین میرے مُنھ سے اگر کوئی بات خلاف نکلے غصہ نہ فرمائیے گا مین اگلی سب باتین بھولگئی اب مجکو بالکل یاد نہین ہر وقت یہ معلوم ہوتا ہی کہ جلسہ جمع ہی خداوند ہفت پیکر بیٹھے ہین مین اُنکے سامنے گا رہی ہون گلشن نے کہا کہ ای غنچہ دہن رازدار جادو وہ شخص ہی کہ مدت سے مجھپر عاشق ہی ہفتے مین ایک مرتبہ آتا ہی کہ شاید ملکہ قبول کرے مین نے ابھی تک اُسکا کہنا نہین مانا دو چار دن سے بڑے تردد مین ہی صاحبقران کو قدرت نے اُسکے سپرد کیا ہی دو عیار فرزندان عمرو بھی اُسی کی قید مین ہین دیکھیے آئے یا نہ آئے لیکن آج اُسکے وعدے کی شب ہی یقین تو ہی کہ ضرور آئے

عمرو کی تلاش کرتا ہی امیر کی حفاظت الگ ہی یہ بھی اُسکو حکم ملا ہی کہ عمرو کو گرفتار کر کے لا آج کل بڑے بڑے اُسکو کام ہین یہ سب حال اُسنے رقعے مین لکھے تھے عمرو یہ سُنکر خاموش ہو رہا خیال مین گذرا کہ اچھے مقام پر پہونچے اُسی کی تو مجکو فکر تھی وہ آج آئین گے مین اُنکی گردن لونگا گلشن نے صحن باغ مین فرش کرایا شامیانہ استادہ ہوا باغ مین روشنی کرائی خود مسند پر آکے بیٹھی خواجہ مسخرہ پن کر رہے ہین کبھی گاتے ہین کبھی صفت ہفت پیکر کبھی حال قید صاحبقران پوچھتے ہین گلشن کہتی ہی کہ قلعۂ فیروزہ مین قید ہین تھوڑی رات گذری ہی چاندنی باغ مین پھیلی ہوئی ہی گلشن انتظار مین رازدار کے بیٹھی ہی کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا خواجہ نے کہ ایک ساحر تخت پر سوار تاج سر پر تخت اُڑاتا ہوا آیا سب کھڑے ہو گئے اُس جادوگر نے آکر گلشن کا ہاتھ پکڑ لیا بخوشامد پوچھا کہ کیون ملکۂ عالم مزاج کیسا ہی گلشن نے کہا کہ ای رازدار آج نیا معاملہ درپیش ہوا ہماری کنیز غنچہ دہن نظر کردہ ہوئی قدرت نے اُسکو علم موسیقی تعلیم کر دیا ایسا گاتی ہی کہ اسکا مثل نہین مین تو اُسکا گانا سُنکر عرصہ دراز تک روپا کی ایسا گاتی ہی کہ جی چاہتا ہی کہ آٹھ پہر گانا سُنیے رازدار نے کہا کہ ملکہ اُسکو بلاؤ گلشن نے کنیزون سے کہا کہ غنچہ دہن کو بلاؤ کہنا کہ میان رازدار آئے ہین تم کو گانا پڑیگا ای رازدار کیا کہون اُسکا تو مزاج بدل گیا سب باتین بھول گئی جب مین بتاتی ہون تب اُسکی سمجھ مین آتا ہی کنیزین گئین پکارتی ہوئی کہ اری غنچہ دہن کہان گئی خواجہ کنجی مین بیٹھے تھے کہ کنیز کی آواز کان مین آئی حاضر حاضر کہتے ہوے دوڑے کنیز نے کہا کہ چل تجکو ملکہ بلاتی ہین اُنکے عاشق صاحب آئے ہین خواجہ چُست و چالاک ہو کر چلے آگے دیکھا کہ ایک ساحر تاجدار مسند پر بیٹھا ہی ملکہ گلشن مسند سے الگ بیٹھی باتین کر رہی ہین کہ غنچہ دہن نے آکر سلام کیا گلشن نے کہا کہ لو غنچہ دہن آؤ شہنشاہ تمہارا ذکر سُنکر مشتاق ہوے خواجہ نے رازدار کو سلام کیا رازدار جادو نے کہا کہ بی غنچہ دہن خداوند کی ملاقات کا حال ہمسے بھی بیان کرو عمرو نے اٹھلا اٹھلا کے باتین کین رازدار نے بیقرار ہو کر کہا ای غنچہ دہن کچھ گاؤ ملکہ تمہاری بڑی تعریفین کرتی ہین خواجہ نے بایان کھینچا سید ھا سید ھا ٹھیکہ بجا کے چند اشعار ایسے سامنے رازدار کے گائے کہ رازدار نے کلیجہ پکڑ لیا چوٹ کھائے ہوے تھا اشعار عاشقانہ سُنکر بیتاب ہو گیا کہا کہ ای غنچہ دہن حقیقت مین خوب گاتی ہو دل کے ٹکڑے کر دیے بلاشک تیرے گانے مین تاثیر ہی غنچہ دہن نقلی نے دست بستہ عرض کی کہ حضور نے

ابھی کمال کیا سُنا مین ساقی گری خوب کرتی ہون رازدار نے کہا کہ شراب انڈیل کر پلانا یہ کتنی بڑی بات ہی غنچہ دہن نقلی نے عرض کی کہ حضور ملاحظہ فرمائین گے کنجی میخانے کی مجکو ملے تو حضور کو میرا کمال ظاہر ہو گلشن نے کنجی میخانے کی خواجہ کو دی خواجہ میخانے مین پہونچے سب شراب کو خراب کیا پُکار کر آواز دی کہ جسکو شراب پینا ہو لیجائے ہم ساقی ہین کوئی باقی نہ رہے کنٹر و گلابیان و پتلے اُٹھا اُٹھا کر کنیزین لے گئین خواجہ نے چالیس گلابیان مے ارغوانی اُس مین بھر کے کشتی مین لگائین محفل مین لے کر بہ تکلف آئے رازدار نے کہا کہ دیکھو صاحب کس سلیقے سے شراب لائی ہو زاہد کا بھی دل چاہے کہ ایک جام پی لے عمرو نے لاکر گلابیان سامنے رکھین غزل ہائے عاشقانہ گائین گانے پر تو رازدار مبہوت ہو رہا ہی خواجہ نے کہا کہ دو ایک جام بھی پیجیے تو رنگ جمے آپ کو راضی کرون مجھے کچھ آپ سے عرض بھی کرنا ہی کنارے چلیے تو کہونگی یہ کہکے جام لبریز کیا کئی شعر مضمون شراب کے پڑھے

نظم

آنکھون کو جانتے ہین پیالا شراب کا	مستون کو فرض عین ہی پینا شراب کا
میرا خمیر بادۂ انگور سے بنا	گھٹی مین میری پڑگیا قطرا شراب کا
آتش مزاج یار ہی عاشق ہی بادہ خوار	پتلا وہ آگ کا ہی مین پتلا شراب کا
دل توڑ ڈالا ساقیِ مہوش نے ای قمر	دکھلا کے ٹکڑے کردیا شیشا شراب کا

یہ اشعار پڑھ کر بصد ناز و ادا جام طرف رازدار کے بڑھایا نخل پہ ایک طائر بیٹھا تھا اُس نے کچھ آواز دی رازدار نے سر اُٹھا کے دیکھا پکار اُٹھا کہ ای طائر قدرت خداوند اگر شراب کا پینا منظور ہی تو لے تو ہی پی لے شراب شعلہ بنکر اُڑی اُس طائر نے وہ شعلۂ شراب دہن مین اپنے لیا پُکار اُٹھا کہ ہم تجکو آگاہ کر چکے اب بھی تجکو غفلت ہی رازدار نے کہا کیون غنچہ دہن یہ معاملہ تمنے دیکھا قدرت خداوند ہفت پیکر کو ملاحظہ کیا سچ بتا کہ تو کون ہی عمرو نے کہا کہ مین وہی کنیز نظر کردۂ خداوند ہون کیا تم کو کچھ شک گذرا ہی مفصل حال مجھ سے کہو ذرا کنارے چلو تو ایک مژدہ سناؤن یقین ہی کہ خوش ہو جاؤ گے رازدار نے باتین کرتے کرتے مُنہ سے اُف جو کی دھوان نکلا عمرو کا رنگ و روغن اُڑگیا اب تو صحبت مین خلل ہوا کہا ارے بن مانس کہانسے آیا خواجہ خیال کرتے ہین کہ پاؤن زمین سے تھام لیے رازدار نے کہا کہ او ساربان زادے

خداوند نے فرمایا تھا کہ اب جو باغ گلشن مین جاؤ گے عمرو کا فرور سامنا ہوگا پھر گلشن سے کہا کہ مین اس ظالم کو لیجاؤن قید خانے مین پہونچاؤن جب یہ ظالم تڑپ تڑپ کر مرے تب یہ معاملہ صاف ہو یہ کہکے اپنے مقام سے اُٹھا خواجہ غل مچاتے ہین کہ ای گلشن مجھے بچائے یہ ظالم لیجاکر مار ڈالے گا گلشن نے کنیزون سے کہا کہ ارے جا کر میری کنیز کو تلاش کرو کہ غنچہ دہن پر کیا گذری اِدھر کاہ فروشون نے غنچہ دہن کو ہوشیار کیا غنچہ دہن روتی ہوئی آئی کہا حضور مین جنگل مین پڑی تھی بڑا مقام شکر ہی کہ کوئی شیر بھیڑیا نہین آیا رازدار نے کہا کہ ملکہ مین کل حاضر ہونگا اب مین اس ساربان زادے کو لیے جاتا ہون قید خانے مین اسے پہونچاؤن یہ کہکے عمرو کی کمر مین پنجہ دیا خواجہ تموج ہوا سے بیہوش ہو گئے قریب ایک کوہ کے رازدار پہونچا کان مین آواز آئی کہ یا خداوند ہفت پیکر آئیے آج اکیلے کیون آئے پھر آواز آئی کہ بندۂ خاص الخاص عیار کو گرفتار کیے ہوے لاتا ہی اُس کی خاطر کرو ہم سے ملواؤ ہم اُسکو فرشتۂ رحمت بنائین گے اپنے ساتھ آسمان پر لیجائین گے رازدار یہ آواز سُنکر پلٹا پہاڑ پہ آکے دیکھا کہ ایک منڈیا پڑی ہی اُس مین ایک درویش بیٹھا ہوا ہفت پیکر کو یاد کر رہا ہی جوڑا بندھا ہوا دھونی آگے لگی ہی اُسمین سے دھوان نکل رہا ہی رازدار نے عمرو کو گوشے مین ڈالدیا آپ آکر سلام کیا کہا کہ ای مقبول بارگاہ ہفت پیکر کیا خداوند اس پہاڑ پر آتے ہین فقیر نے سونٹا اُٹھایا کہا او اندھے دیکھتا ہی خداوند سامنے کھڑے ہین سجدہ کر خداوند فرماتے ہین رازدار ہاتھ باندھو کرو واسطے سجدے کے جھکا ہفت پیکر۔ ہفت پیکر پکارنے لگا فقیر نے اُٹھکر اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ قہر آن

سریع السیر چون باد بہاری	جہان سرہنگ در خنجر گزاری	بہ میدان اژدر آتش فشانم
منم بہتر قران شیر ژیانم		

بندہ مارا کہ رازدار کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوے گلشن باغ مین بیٹھی کہ رہی ہی عجب معرکہ درپیش ہوا کہ عمرو میرے باغ مین آیا رازدار گرفتار کر کے لیگئے یہ کہتی تھی کہ طائر نے آواز دی کہ ای گلشن رازدار مارا گیا گلشن ہاے رازدار کہ کے اُٹھی ہی کہ برق چمکی گلشن پہ گری گلشن کے دو ٹکڑے ہوے یہان خواجہ عمرو و قران پہاڑ پہ ہین عمرو نے ہوشیار ہوتے ہی قران کی تعریف کی کہ ای قران خوب وقت پر پہونچے یکایک پہاڑ پھٹا عمرو و قران کی آنکھین بند ہو گئین اب جو آنکھ کُھلی اپنے کو قلعۂ فیروزہ نگار مین پایا صاحبقران کو

اسم اعظم یاد آیا اُٹھ کر قید توڑی جنگ کر رہے ہین فیروزۂ جادو کے ملازمون نے چہار جانب سے گھیرا ہی امیر مسلح و مکمل مصروف جنگ ہین فیروزۂ تاجدار سوار ہوا اپنے ساتھ والون سے کہہ رہا ہی کہ حمزہ یکہ و تنہا ہی اسکو مارو معلوم ہوتا ہی کہ رازدار مارا گیا جب تو یہ معرکہ گذرا کُل فوج امیر پر آپڑی صاحبقران لڑ رہے ہین کہ آسمان سے نوبت و نقارے کی آواز آئی نقابدار زرین پوش مع بارہ ہزار جوانون کے آکر پہونچا باز سفید سر پر سایہ فگن دریاے خون سے زمین رشک گلشن باز سفید جسپر سایہ ڈالتا ہی وہ چل کر رہجاتا ہی نقابدار زرین پوش لڑتا بھڑتا قریب امیر کے آیا کہا کہ ای شہریار نکل چلیے بڑی خیریت ہی کہ آج کوہ فیروزہ پر ہفت پیکر نہین ہی امیر نے فرمایا کہ مین بدون قتل فیروزۂ تاجدار نہ جاؤنگا نقابدار نے زبردستی امیر کو گود مین لیکر ہوادار پر سوار کیا کہا یارو نکل چلو یہ بھی عرض کیا کہ ای شہریار ملکون کا فتح ہونا کمال دشوار ہی ہفت پیکر بڑا مکار و غدار ہی اس ملک مین حضور تشریف لائے ہین اب یہان کا حال کُھلیگا ساتھ والون سے کہا کہ نکل چلو دیوزادون نے ہوادار صاحبقران کا اُٹھا لیا نقابدار ساتھ ساتھ صاحبقران کے دیوزادون نے مع مرکب نقابدار کو اُٹھایا برقین چمکاتے ہوے چلے نقابدار نے امیر کو لاکر قریب لشکر پہونچایا دیوزادون سے کہا کہ امیر کو اُتارو وہ آپ اُسی طرح نوبت و نقارے بجاتا ہوا روانہ ہوگیا سرداران صاحبقران امیر کو بارگاہ مین لائے امیر نے فرمایا عجب طرح کی مشکل ہی کہ آج مجکو نقابدار نے قلعۂ فیروزہ سے نکالا ورنہ پھر کسی بلا مین پھنستا عجائب و غرائب یہان کے ذہن مین نہین آتے کہ عمرو و قران آکر پہونچے امیر نے فرمایا کہ خواجہ یہان سے کوچ کرو قصد کیا کہ لشکر تیار ہو صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا ایک پہلوان گینڈے پر سوار پشت پر سات لاکھ فوج وہین سے پکارتا ہوا کہ او حمزہ تو قید سے چھوٹا خداوند پر سب حال کُھل گیا مجکو بھیجا ہی کہ مین تجکو گرفتار کرکے لیجاؤن قدرت کو سجدہ کرنا پڑیگا یہ کہکے مقابلۂ صاحبقران مین اُتر پڑا امیر کو ہرکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ بُطلان نیزہ باز اس کا نام ہی امیر بھی اُسی مقام پر اُتر پڑے کوچ کرنا موقوف رہا اب امیر کو انتظار ہی کہ بُطلان طبل جنگی بجوائے تو مقابلہ ہو امیر اسی فکر مین تھے کہ زبانی ہرکارون کے معلوم ہوا کہ بطلان کسی کے انتظار مین ہی وقت پر یہ داستان حیرت بیان تحریر ہوگی

یہان حال نور الدہر بن بدیع الزمان کا تحریر کرنا منظور ہی

دو کلمۂ داستان جلالت عنوان شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان پہونچنا قلعہ جات پر اور پہلوانون سے مقابلے مشکل فتح دربند - ساقی نامۂ مصنف

کدھر ہی تو ای ساقی لاجواب
کہ آئی ہی اس باغ مین پھر بہار
عروسان گلزار ہین سبز پوش
تو گرداب ہی خنجر لاجواب
اکڑنے لگے نخل گلزار بھی
کہ لالے نے روشن کیے ہین چراغ
ادھر سرو پر قمریان وجد مین
عروسان گلشن کے دیکھو سنگار
لکھون داستان جلالت نشان

کہ لکھنا ہی مجکو یہ ساری کتاب
چہکتے ہین ہر سمت مرغان باغ
ہی نہرون کو بحر محبت کا جوش
حبابون کو آنکھین ہرن کی لکھون
کہ ہین جوش مین آج میخوار بھی
یہ منظور ہی باغ مین دھوم ہو
ادھر بلبل خوش بیان وجد مین
جو آمد ہی فصل بہاری کی آج
کہ ہو شاد جس سے دل ناظران

پہ چلے دورۂ بادۂ خوشگوار
کہ ہی رنگ پر آج سامان باغ
جو ہر موج ہی تیغۂ برق تاب
کہ تعریف سیر چمن کی لکھون
چلے رند ہنستے ہوے سوے باغ
کہ کیفیت رنگ معلوم ہو
ہوا رشک سے لالہ کیون داغدار
ہر اک گل کے سر پر شگفتہ ہی تاج

پھرہ مرحلہ پیمایان منازل حیرت وہمت طی کنندگان مراحل مصیبت و محنت اس داستان حیرت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین **شعر**

مرصع خیال سخن آفرین ۞ سخن رابکرسی نشاند این چنین ۞ کہ جس وقت گل نو دمیدۂ گلزار خلیل الرحمن نور دیدۂ مومنان و مسلمانان برہم زنندۂ زمرۂ بے ایمان شاہزادۂ **نور الدہر بن بدیع الزمان** نے کیفیت قاسم کی سُنی اور یہ بھی خبر معلوم ہوئی کہ لندھور کو بھی ساتھ لیگئے نہایت قلق ہوا منظور رہی کہ چل کر ہفت پیکر کی سرکوبی کرین طہماس سے اشارہ کیا کہ آج رات کو لشکر تیار رہے ہم چھوٹے قبلہ و کعبہ کی فکر مین جائین گے انکو بدعت سے ہفت پیکر کی بچائین گے یا موت اُس طرف لیے جاتی ہی طہماس نے لشکر تیار کیا شبرنگ بن عمرو کو ساتھ لیا مع لشکر ایک جانب روانہ ہو گئے سات منزلین طی کی تھین کہ ایک صحرا مین پہونچے شب کو اُسی مقام پر فروکش ہوئے صبح کو بہ قاعدۂ قدیم اُٹھے پشت اسپ پر سوار ہوے چاہتے تھے کہ لشکر کو لیکر روانہ ہون کہ توپ کی آواز کان مین آئی نور الدہر نے شبرنگ سے کہا کہ کوئی قلعہ کسی مقام پر لڑ رہا ہی ذرا بڑھکر دریافت تو کرو کہ یہ کس مقام پر لڑائی ہو رہی ہی شبرنگ بڑھا صحرا سے نکلکر دیکھا کہ ایک قلعہ ہی

سر بہ فلک کشیدہ ایک بادشاہ پیر زمین گیر بالائے قلعہ خوف سے تھر تھر کانپ رہا ہی ایک پہلوان
زبردست بلوہ کرتا ہوا قلعے پر جاتا ہی وہ پہلوان گولون کو رد کرتا ہوا قریب خندق پہونچ چکا ہی للکار رہا
ہی کہ او بادشاہ دروازہ کھولدے اگر دروازہ توڑکر آؤنگا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا وہ بادشاہ پیر
فریاد کر رہا ہی کہ کوئی مجھ مسلمان کا بچانے والا نہین کہ اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے دیکھیے یہ کیا بدعت
کرتا ہی شبرنگ نے پلٹ کر نورالدہر سے بیان کیا کہ ایک بادشاہ نحیف و ضعیف طریقے سے
معلوم ہوتا ہی کہ مرد مسلمان ہی اُسپر ایک پہلوان بدعت کر رہا ہی نورالدہر کو یہ سُنکر نہایت
بیقراری ہوئی فرمایا اہل اسلام کی مدد ضرور ہی یہ کہکے مرکب بڑھایا طہماس پیچھے پیچھے
صدر ران ماہ منظر و دراج و رور گوش لشکر کو سنبھالے ہوے عقب مین آتے ہین نورالدہر
اُسوقت سامنے قلعے کے پہونچے کہ وہ پہلوان قریب خندق پہونچکر گینڈے سے اُترا چاہتا
ہی کہ خندق قرا ذن دامن گردان رہا ہی آستینین چڑھاتا ہی نورالدہر نے نعرہ کیا کہ او ظالم
کہان جاتا ہی آگے نہ بڑھنا اُس پہلوان نے بہ نگاہ قہر و غضب طرف نورالدہر کے دیکھا
گینڈے پر سوار ہو کے پلٹا مقابلے مین نورالدہر کے آیا بعد نگاہ در کے پوچھا کہ او جوان تیرا
کیا نام ہی نورالدہر نے نام اصلی بتادیا وہ پہلوان قہقہہ مار کر ہنسا کہا کہ تم لوگون کی تلاش
خداوند ہفت پیکر کو ہی ہر چند کہ مین اُنکا معتقد نہین ہمارا بادشاہ سلطان نیزہ باز بہادر
بے نظیر وہ کسی قدر خراج دیتا ہی میرا نام مفتوح فیل پیکر ہی اس بادشاہ نے کہ کیوان یمنی
اسکا نام ہی کئی سال سے خراج نہین دیا سلطان نے مجکو حکم دیا کہ اس کی مشکین باندھ کر
لاؤ یا خراج وصول ہو تم لوگون کے مقدمے مین غلغلہ سُنا کہ ہفت پیکر سے آپلوگون نے
بگڑی اُلجھائی اکثر سرزوار اُسکے برائے مدد بادشاہ نور افشان گئے وہان جاکر قتل ہوے
اب ہفت پیکر نے حکم دیا ہی کہ سب کو گرفتار کرکے لاؤ بڑے بڑے پہلوان آپلوگون کی
تلاش مین نکلے ہین ای جوان مجھے تیری صورت پر رحم آیا لیکن اُن پہلوانون کے ہاتھ سے
بچنا دشوار ہی ایک ایک پہلوان کوہ پیکر لڑائیان جھیلے ہوے ہی بڑے تکلف سے اگر خداوند
ہفت پیکر نے طلسم مین غذائی جمائی ہی مین تیری گستاخی معاف کرتا ہون اس سرحد سے نکل جا
اپنی جان کو بچا نورالدہر نے کہا کہ او مفتوح انشاء اللہ اس طلسم ہفت پیکر کو

مثل ہوش ربا و نور افشان فتح کرینگے ہر چند کہ مفتوح نے سمجھایا نور الدہر نے نہ مانا
مفتوح نے نیزہ مارا آپس مین نیزہ چلنے لگا دو گھڑی کامل نیزہ بازی ہوئی نور الدہر نے گانٹھکر
تھپیڑا مارا نیزہ ہاتھ سے مفتوح کے نکل گیا اسنے جھلا کر تلوار کا ہاتھ مارا نور الدہر نے تلوار
کو تلوار پر روکا اب جو تیغہ خارا شگاف سلیمانی کو کھینچا بجلی تڑپ کر ابر نیام سے نکلی
مفتوح کانپنے لگا دل کو یقین ہوا کہ اس تلوار کا وار نہ رُکے گا کہا ای جوان تو ظاہر مین جری و
بہادر ہی باطن مین یہ کیا کہ تیر سے ساتھ دوسرا جوان ہی مجکو تیر مارا چاہتا ہی نور الدہر غصے
مین پلٹے کہ کون سردار آگیا منھ جو پھیرا مفتوح نے اوپر سے ہاتھ تلوار کا ماردیا تا دو ابرو تلوار
پہونچی نور الدہر نے زخم کاری کھایا چاہا تلوار ماروں غش آنے لگا سہرہ زین پر جھک گیا
مفتوح نے چاہا کہ سر کاٹ لوں طہماس جو سر پر کھڑا ہی عاشق جمال نور الدہر خون کے قطرے
جو سر سے ٹپکے کلیجہ خون ہوگیا وہین سے گینڈا اُڑایا آواز دی کہ او قابو پرست کیا کرتا ہی اتنے
جلدی طہماس آئے کہ گینڈا بیچ مین ڈالدیا ہاتھ مفتوح کا بلند ہو چکا تھا وہی وار اُس نے
طہماس پر کیا طہماس نے ساطور آگے کردیا ساطور پر جو تلوار پڑی دو ٹکڑے ہوگئی قبضہ اُسنے
کھینچ مارا طہماس غصے مین گینڈے پر سے کود ے زیر شکم گردن ہاتھ دیکر مفتوح کو مع گینڈے
اُٹھالیا اُٹھیکر کر مارا کہ استخوان مفتوح کے چور چور ہوے اہالی فوج مفتوح طہماس پر آپڑے
فوج نور الدہر نے طہماس کی مدد کی ساتھ والون کو مفتوح کے شکست ہوئی لاشہ اپنے
آقا کا لیکر بھاگے وہ بادشاہ پیر خوشی خوشی قلعے سے نکلا نور الدہر کو سلام کیا کہا کہ حضور نے
غلام کو تو نہ پہچانا ہوگا ہم نمکخوار قدیم ہین ای شہر یار بھائی میر النعمان بن منظر ملازم
نوشیروان تھا جب وہ امیر پر چڑھ کے گیا صاحبقران کے ہاتھ سے زیر ہو کے
مسلمان ہوا بھائی صاحب نے مجکو لکھا کیوان بن منظر میرا نام ہی صاحبقران کو دعا دیا
کرتا ہون اب حضور قلعے مین تشریف لے چلین آج بڑی مراد حاصل ہوئی کہ پوتا امیر کا میرے
قلعے مین آئے آج نہایت روز سعید ہی نور الدہر نے کیوان پر بڑی مہربانی فرمائی ساتھ
کیوان کے قلعے مین تشریف لائے لشکر باہر اُترا بعد زخم دوزی دارالامارۃ مین آئے کیوان
نے کہا کہ تخت پر بیٹھے نور الدہر نے انکار کیا کیوان تخت پر بٹھایا شاہزادہ نور الدہر

دنگل زرین پر جلوہ فرما ہوئے صحبت عیش آراستہ ہوئی سرداران نورالدہر بھی آئے جب
ہنگامۂ صحبت گرم ہوا نورالدہر نے پلٹ کے دیکھا کیوان رو رہا ہی اسقدر بیقرار ہی کہ رومال
پر رومال تر ہوتا ہی نورالدہر نے گانے والے کو منع کیا فرمایا کہ کیون کیوان خیر تو ہی کہا کہ ای
شہریار آپ مصروف عیش و نشاط ہون میرے مقدمے مین دخل نہ دین نورالدہر نے فرمایا
کہ آپ ہمارے بزرگ ہین آپ کی پریشانی کیونکر دیکھون قسم ہی آپ کو سر صاحبقران کی جلد
مفصل حال بتائیے کیوان بہت رویا دل تھام کر کہا کہ ای شہریار ایک فرزند دلبند پروردگار
نے عنایت فرمایا تھا حسین و جمیل تیغزن صف شکن ایک دن برائے شکار نکلا یہان سے
بارہ کوس پر ایک صحرا ہی اُس صحرا کو صحرائے عجائب کہتے ہین اُس صحرا مین جاکر ایک آہو کے
پیچھے گھوڑا ڈالا آج تک اُسکا نشان نہین ملا کئی سال سے فراق مین فرزند کے بیقرار ہون
اس وقت یاد آگیا ساتھ والون نے اُسکے آکر خبر دی کہ جسوقت سے مرکب عقب مین
ہرن کے لے گیا پھر پتہ نہین لگا نہین معلوم اُس دلیر پر کیا گذری الماس خوشرو اُسکا
نام ہی اُسکے فراق مین زندگی دشوار ہی نورالدہر نے فرمایا کہ کل ہم اُسکا پتہ لگائین گے
لاکر تمسے ملائین گے کیوان قدمون پر گر پڑا کہ برائے خدا ایسا نہ فرمائیے آپ کا میرے
ملک مین تشریف لانا میرے لیے سعادت دارین ہی بخیر و خوبی دو چار روز تشریف رکھیے پاس
اپنے دادا جان کے جائیے ورنہ پریشان ہوجیے گا نورالدہر خاموش ہو رہے بوقت سحر
مسلح ہوکر سامنے کیوان کے آئے کہا کہ ای کیوان وہ صحرا ہمکو چل کر دکھا دو کیوان نے
بہت بہت سمجھایا نورالدہر نے نہ مانا طہماس سے کہا کہ تم لشکر لیکر یہان ٹھہرو ہم اندر ایک
ہفتے عشرے کے آتے ہین طہماس بہت بیقرار ہوا ہر چند کہا کہ مین آپ کے ساتھ چلون شاہزادہ
نورالدہر نے کہا کہ لشکر بے سردار رہیگا شبرنگ بھی یہین ٹھہریگا شبرنگ نے کہا کہ آقا
مین ضرور چلون گا نورالدہر نے منع کیا کہ ای شبرنگ تم بھی ساتھ نہ چلو شبرنگ خاموش ہو رہا
کیوان کو ساتھ لیکر نورالدہر چلے شبرنگ کنارے کنارے چلا نورالدہر جب قریب
اُس صحرا کے آئے کیوان نے رو رو کر عرض کی کہ اسی صحرا مین میرا فرزند گم ہوا نورالدہر نے
کیوان کو رخصت کیا آپ گھوڑا بڑھا کر صحرا مین چلے جب صحرا مین پہونچے شبرنگ

چھپا ہوا دیکھ رہا ہی کہ ایک ہرن سامنے نورالدہر کے آیا نورالدہر نے ہرن پر گھوڑا ڈالا ہرن
بھاگا شبرنگ دیکھ رہا ہی کہ نورالدہر پیچھے ہرن کے کوس بھر گئے وہان پر گھوڑے سے
اُترے ہرن کھڑا تھا ارادہ ہوا کہ کمندون سے پکڑون شبرنگ گوشے سے دیکھ رہا ہی نورالدہر
نے حلقہاے کمند ہرن پر مارے جب حلقہاے کمند آہو پر پڑے آہو نے ایک چیخ ماری
غبار بلند ہوا بعد عرصے کے غبار ہٹا شبرنگ نے دیکھا کہ مرکب نورالدہر کا کوتل ٹہل رہا ہی
نہ آہو ہی نہ نورالدہر شبرنگ حیران ہوگیا جنگل مین مارا مارا پھرتا ہی مرکب تو اس نے لشکر
مین روانہ کر دیا آپ پھر جنگل مین آیا جس مقام پر نورالدہر غائب ہوے ہین وہان آتا ہی
نورالدہر کو چہار جانب دیکھتا ہی کہین پتہ نشان نہین معلوم ہوتا نہ کوئی گانون اور نہ کوئی قریہ
اُس جنگل مین حیران و پریشان ہی کہ ای شبرنگ کون آقا کو لے گیا شبرنگ تو جنگل مین
مارا مارا پھرتا ہی کہین پتہ نہین ملتا وقت پر حال شبرنگ لکھا جائیگا اب حال نورالدہر
تحریر ہوتا ہی کہ جب نورالدہر نے حلقہاے کمند اُس آہوے وحشی پر مارے غبار بلند
ہوا آنکھ بند ہوگئی اب جو آنکھ کھلی دیکھا کہ چند زنگی مجکو گرفتار کر کے لیے جاتے ہین ہاتھ مین
ہتھکڑیان پانُون مین بیڑیان ایک بارگاہ کلان مین لیکر نورالدہر کو لے آئے ایک بادشاہ
تخت پر بیٹھا تھا اُسنے کہا کہ ای جوان تو نے اپنے کو کیون مصیبت مین ڈالا یہ سرحد طلسم
فرنگ ہی بڑے بڑے لوگ فتح کرنے کی امید پر آئے اور شرمندہ ہو کر پلٹ گئے آپ کو
مناسب ہی کہ خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کیجیے نورالدہر نے کہا ادبیہودہ کیا بکتا ہی جو تجھسے
ہو سکے قصور و کوتاہی نہ کر بہ عنایت پروردگار اس طلسم کے مٹنے کا وقت قریب آیا یہ سُنکر
اُس بادشاہ نے حکم دیا کہ اس جوان کو لیجا کر صحراے مصیبت خیز مین چھوڑ دو زنگی کشان کشان
نورالدہر کو لے چلے جب شہر کے باہر آئے اُن زنگیون نے طرف آسمان کے دیکھکر آواز
دی کہ یا خداوند طلسم اس جوان کو صحراے مصیبت مین پہونچا دیجیے یہ کہکر زنگی الگ کھڑے
ہوے آسمان پر برق چمکی برق سے ایک پنجہ نکلا پنجہ مثل برق چمکتا ہوا قریب نورالدہر آیا کمر
مین نورالدہر کی پنجہ پڑا آسمان پر پنجہ اُٹھا کر لے گیا تموج ہوا سے نورالدہر بیہوش ہوگئے
بعد تھوڑے عرصے کے جو ہوش آیا دیکھا کہ ایک صحرا مین کھڑا ہون اور دو تین سو جوان

صحرا مین جو چمن ہا ے طولانی ہین اُن چمنون مین گل چینی کر رہے ہین نور الدہر ٹہلتے ہوے جو اُن سب کے پاس آئے جمال کو دیکھکر وہ لوگ افسوس کرنے لگے نور الدہر بگڑے کہا کہ ا یبیجا افسوس کیا کرتے ہو اُنھون نے کہا کہ آپ کے حُسن و شباب پر افسوس آتا ہی کہ آپ کیونکر قید ہوے نور الدہر نے کہا کہ قیدی وہ جو ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہو ہم اپنے قابو اور اختیار مین ہین جہان چاہین وہان جائین اور جہان جی چاہے بیٹھین ان باتون پر نور الدہر کی وہ لوگ رونے لگے کہا کہ ای نو گرفتار ابھی یہان کے مرنے سے آگاہ نہین ہو بڑی برائی یہ ہی کہ کھڑے کھڑے پھر رہے ہو گل چینی کرو کچھ بناؤ نور الدہر نے کہا کہ ہم کیا مالی ہین ایک نے کہا کہ بھائی یہ نئے نئے آئے ہین جب تکلیف اُٹھائین گے پھر راہ پر آئین گے ابھی تو ہماری باتون پر خفا ہوتے ہین سمجھ جائین گے نور الدہر کنارے آکر بیٹھے وہ لوگ جب گل چینی کر چکے کنارے بیٹھکر زیور بنانے لگے اپنے اپنے طور پر سبھون نے بنایا جب دن پہر بھر باقی رہا تو اُس صحرا سے ایک جانب چلے نور الدہر سوچے کہ دیکھین یہ لوگ کہان جاتے ہین الگ الگ اُنسے چلے جنگل مین ایک مقام پر ایک چبوترہ تھا وہان جا کر سب بیٹھے اپنے دونے زیور کے آگے رکھ لیے کہ ایک طرف سے ایک نازنین پیدا ہوئی آگے آگے وہ نازنین پیچھے ایک عورت کے سر پر خوان رکھا ہوا اُس عورت نے اُٹھکر خوان طعام اُسی مقام پر رکھا دو دو روٹیان ایک ایک آبخورہ پانی کا سب کو بانٹا نور الدہر کی طرف پلٹ کر نازنین نے کہا کہ ای جوان تو نے کچھ نہین بنایا نور الدہر نے کہا کہ کیا ہم مالی ہین ہنسکر اُسنے کہا کہ جب بھوکون مرو گے تب مالی بننا اچھا معلوم ہوگا نئے نئے آکے قید ہوے اور یہ نخرے کرتے ہین خدا ہماری ملکہ کو سلامت رکھے کہ اُنکی وجہ سے یہان کھانا نصیب ہوتا ہی یہ صحرا ے مصیبت خیز ہی مصیبت کی یہان انتہا نہین اس سال مین ہماری مالک نے کیا کیا کوشش کی تو یہ سامان مقرر ہوا یہ کہکے ہنستی ہوئی چلی گئی دن بھر نور الدہر کو گذرا شب بسر ہوئی نوجوان شاہزادہ بھوک سے بیقرار ہوے ٹہلتے ہوے اُن سب کے پاس گئے اُن سب نے کہا کہ ای نوجوان آج تو تکلیف کر اگر کچھ مشقت نہ کریگا تو کھانا نہ ملے گا نور الدہر نے کچھ جواب نہ دیا جب تیسرا پہر ہوا خیال مین گذرا کہ تھوڑی دور بڑھکر کھانا وہ جو لاتی ہی اُس سے چھین لین یہ سوچ کر نخل سے

ایک لاٹھی توڑی جب یہ سب بنانیوالے زیور گُل بنا کر اُسطرف چلے نور الدہر اُنکے پیچھے ہولیے وہ تو جا کر ایک مقام پر ٹھہرے کہ صحرا سے وہی نازنین آگے آگے ایک مزدورنی پشت پر نور الدہر نے للکارا کہ اری خوان رکھدے اُسنے پکار کر کہا کہ بی بی دیکھے یہ قیدی کھانا چھینتا ہی نور الدہر نے بڑھکر ایک لاٹھی ماری فردورنی خوان رکھ کے بھاگی اُس عورت نے اُن قیدیون کو پکارا کہ ارے قیدیو دوڑو تمھارا کھانا آج یہ مسٹنڈا آپ چھینے لیتا ہی قیدی سب دوڑے جو قریب آیا نور الدہر نے ایک لکڑی ماری وہ بھاگا پانچ چھ کو جو نور الدہر نے چوٹیلا کیا اب سب دور سے لینا لینا کہ رہے ہین قریب نہین آتے نور الدہر نے روٹیان بیٹھکر کھانا شروع کین بارہ پہر کے بھوکے تھے پیٹ مین آگ لگی ہوئی تھی آدھی آدھی روٹی کا نوالہ مُنھ مین ڈال گئے حلق سے نہ اُترا تو پانی پینے لگے بمشکل پانی سے نوالے حلق سے اُتارے وہ نازنین روتی پیٹتی سامنے قصر تھا اُسمین پہونچی پکار کر آواز دی حضور آج ایک بڑا ظالم جنگل مین آیا ہی مزدورنی کو لاٹھی ماری مجھ پر چلا تھا مین تو بھاگی کہ مجھپر جو شاخ ترکی لکڑی پڑیگی زندہ نہ رہونگی کیونکہ یہ مصیبت سہونگی یہ کہکے جو غل مچایا پردہ قصر کا اُٹھا ایک نازنین گلنار پوش جوڑا سُرخ پہنے ہوے بانکی ترچھی ادا ادریا سے جو اہر مین غوطہ زن نہایت حسین نکلی نگاہ اُسکی شاہزادہ نور الدہر پر پڑی کہ ایک جوان نہایت حسین وجمیل غبار چہرے پر پڑا ہی یاد رہے چمک رہے ہین صاف ثابت ہوتا ہی کہ ماہ تابان پر ستارے جڑے ہین نور الدہر نے بھی دیکھا کہ ایک نازنین پشت پر کئی سی کنیزین عہدے ہاتھون مین لیے ہوے ساتھ ساتھ آگے وہ ماہ تابان عقب مین ہجوم سیارگان مگر نور الدہر کھانے مین مصروف ہین اُس نازنین کی جو نگاہ پڑی غصے مین کہا کہ او گلشن کیون اسقدر غل مچاتی ہی دو دن کا بھوکا تھا کیا کرتا قیدی کیون چیخ رہے ہین اُن کو منع کرو غل نہ مچائین اور کھانا بھیجا جائیگا شمشاد قد وزیرزادی برابر کھڑی تھی کہا کہ اے شمشاد اس جوان کو یہان سے بلا سے خشک روٹی اس سے کھائی نہین جاتی کوئی شاہزادہ جلیل ہی بھوک سے پریشان ہی شمشاد قد نے کہا کہ واری مقدمۂ طلسم ہی کوئی خرابی نہ ہو ملکہ نے کہا کہ قیدی کو کھانا کھلانے مین خرابی کیسی مین تو حکم دے چکی ہون کنیزون نے بموجب اشارہ وزیرزادی پکارا کہ او جوان وہ کھانا چھوڑدے ملکۂ عالم بلاتی ہین نور الدہر

دیکھ رہے تھے بیقرار ہوکر دوڑے جب قریب قصر کے آئے کنیزون نے دروازہ کھول دیا نورالدہر سیڑھیان طی کرکے بالاے قصر آئے اُس نازنین کو بخوبی قریب سے دیکھا اور زیادہ مبہوت ہوے وہ نازنین فرش پر آکے بیٹھی نورالدہر بھی اُسی مقام پر آئے بیٹھنے کا اشارہ ہوا نورالدہر مسند پر آکے بیٹھے ملکہ نے کنیزون کو اشارہ کیا کنیزین خاصہ لائین کہا ای شہریار اب نوش فرمائیے نورالدہر نے سر جھکالیا کہا کہ ای شہنشاہ خوبی نہین معلوم تمھارا مذہب کیا ہی اِس وجہ سے عذر ہی اُس نازنین نے کہا کہ اس طلسم مین خداوند نہنگ دریاے تہار سے پیدا ہوے ہین اُنھین کو سب سجدہ کرتے ہین مین اپنے حال سے خود آگاہ نہین اُنھین خداوند نہنگ کو سجدہ کرتی ہون نورالدہر نے کہا کہ کوئی ساحر شعبدہ باز ہوگا اُسکو خدا جانتی ہو پروردگار وہ ہی کہ جس نے تمام عالم کو ایک کلمۂ کُن سے پیدا کیا چند کلمے مذمت کفر کے اور چند تعریف خدا مین بیان کیے اُس نازنین نے سر جھکا کر کہا کہ مہمان کی خاطر منظور ہی جو تم کہتے ہو یہی اعتقاد کیا ملکہ نے اور کنیزون نے کلمہ پڑھا ملکہ نے کہا کہ اب تو نوش فرمائیے شاہزادہ نورالدہر نے کہا کہ اگر خاطر ہماری مدنظر ہی تو آپ بھی شریک ہون ملکہ نے بھی ہاتھ بڑھایا نورالدہر نے نوالہ بنا کر ہاتھ بڑھایا ملکہ نے کہا کہ صاحب میرے ہاتھ موجود ہین یہ تکلیف کیا ضرور نورالدہر نے شرما کر سر جُھکایا ملکہ نے مُسکرا کر غنچۂ دہن وا کیا کہا کہ صاحب کیون رنجیدہ ہوتے ہو لاؤ مین تمھارے ہاتھ سے نوالہ کو کھاؤن مطلب تمھارا یہ ہوگا کہ مین بھی نوالہ تمکو دون یہ کہکے نوالہ نورالدہر کو دیا نورالدہر نے بھی کھایا راز و نیاز سے دونون نے خاصہ نوش کیا بعد خاصے کے شراب طلب کی نورالدہر نے جام پیا ایک جام ملکہ کو پلایا کنیزین چُپ حیران ہین کہ آج ملکہ عالم نے غضب کیا دیکھیے کوئی آفت نہ آجائے قیدی طلسم صحراے مصیبت خیز کو بالاے قصر بلالیا پہلو مین لیے بیٹھی ہین شراب چل رہی ہی ایسا نہو کہ کچھ خرابی آجائے بعض بعض تو ایسی باتین سوچ کر گوشے مین ہٹ گئین کنارے جا کر بیٹھین یہان یہ دونون شراب پی رہے ہین ملکہ نے باتون باتون مین حال پوچھا نورالدہر نے کہا کہ واسطے رہا کرنے فرزند کیوان بن منظر کے آیا ہون ملکہ نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا کہ ای شہریار دو برس سے پیشتر کا وہ قیدی ہوگا دو برس تک قیدی اس صحرا مین رہتے ہین بعد دو برس کے قیدی زندانخانۂ

طلسم مجنون مین بھیجدیے جاتے ہین دیا نتک جانا دشوار ہی نور الدہر نے کہا کہ مالک پروردگار
ہی انشاء اللہ وہان تک پہونچین گے اور اُسکو رہا کرین گے اُسکے باپ سے وعدہ کر کے آئے
ہین انشاء اللہ بدون فتح طلسم واپس نہ ہونگے ملکہ نے کہا کہ صاحب یہ طلسم نہایت پر آشوب
ہی مقام شور و شر لوح طلسمی جو کلید فتح و ظفر ہی سنتی ہون کہ اُسکا نشان نہین اہالی طلسم یہ بھی ذکر کرتے
ہین کہ لوح طلسم مجنون نابود ہی جب تک لوح نہ دستیاب ہو طلسم فتح کیونکر ہو سکتا ہی نور الدہر
نے کہا کہ پروردگار عالم سب خبرین جاننے والا ہی وہ نشان بتائے گا تا بہ لوح پہونچا ئیگا
یہ ذکر تھا کہ آسمان پر ایک ابر تیرہ و تار آیا اُس ابر سے برقین چمکنے لگین ایک برق
چمک کر گری اور آواز ہیبتناک آئی کہ او گیسو بریدہ یہ تو نے کیا کیا گنہگار کو پہلو مین جگہ دی بالا ے
قصر بلا لیا پنجہ کمر مین ملکہ کی پڑا ایک پنجہ کمر مین نور الدہر کی پڑا کنیزین سب گرفتار ہوئین فریاد
فریاد کی صدائین بلند کرتی تھین کہ یا خداوند نہنگ فریاد ہی ہمپر ناحق یہ بیداد ہی ہمنے ملکہ کو
سمجھایا ہمارا کہنا نہ مانا قیدی کو بالاے قصر بلا لیا ہم بیخطا ہین یہ غلغلہ ہوتا ہوا وہ ابر سب کو لیکر
چلا جس ساحر نے ابر گرایا ہی شعبان جادو اُسکا نام ہی لیکر ان سب کو ابر پر ڈال لیا اور
طرف خاص طلسم کے چلا جب کئی کوس راستہ طی کیا قضاے کار راہ مین باغ ہی ملکہ ہوشربا بے
شیرین کلام کا ملکہ باغ مین بیٹھی ہین کنیزین خدمت مین حاضر ہین کہ آسمان پر ابر نمایان ہوا کنیزون
نے کہا کہ واری کوئی ساحر زبردست جاتا ہی ملکہ نے جو ابر کو دیکھا ہاتھ سے اشارہ کیا ابر اُسی
مقام پر رک گیا پکار کر آواز دی کہ ارے اس ابر مین کون ہی ہمارے مکان کے سامنے
سے جاتا ہی جواب نہین دیتا ہی شعبان نے کچھ جواب نہ دیا ملکہ ہوشربا نے کان سے تجلی اُتار کو
پھینک ماری برق ابر پر گری کہ ابر پھٹا شعبان جو بڑھا لچھا برق کا گرا کہ شعبان کے
دو ٹکڑے ہوے ابر پھٹا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا نور الدہر ابر سے گرے ملکہ نے ہاتھ پر روکا نگاہ
جو جمال جہان آرا پر پڑی پسینے پسینے ہو گئی قلب کانپا کلیجے پہ ہاتھ رکھ کے دل کو سنبھالا نور الدہر
کو مسند پر لٹا دیا شاہزادہ متموج ہوا سے بیہوش تھا کہ ابر سے کنیزین گرنے لگین ملکہ کی کنیزون
نے دوڑ کر عرض کی کہ حضور کنیزین ابر سے گری ہین بعد اُسکے دیکھا کہ لکہ ابر سے ایک
برق چمکی ایک نازنین گرتی ہوئی آتی ہی ملکہ ہوشربا نے اُسکو بھی حو کا پہلو مین بٹھا لیا

بیہوش تھی ہوشیار کیا پوچھا کہ کیون صاحب یہ کیا معرکہ ہی کہان سے آپلوگون کو شعبان اُٹھا کر
سے آیا ملکہ نے سب حال رد رد کر بیان کیا کہ مین اپنے قصر مین تھی یہ بھیا جا کر پہونچا اُٹھا لایا ملکہ
نور الدہر کو بہ نگاہ حسرت دیکھ رہی ہی ہوشربا نے کہا کہ خاموش رہو سمجھا جائیگا مین جانبازی کو
موجود ہون جہان تک ہوگا کد و کوشش کرونگی اور لوح طلسمی کی بھی کوشش کیجائیگی تمہارے
حال زار پر رحم آیا مین لوح کا حال خود شاہ سے پوچھون گی دیکھون کہ وہ کیا فرماتے ہین یہ
کہکے نور الدہر کو ہوشیار کیا ہوشربا نے بڑی خاطر کی نور الدہر کو مسند پر بٹھایا آپ قریب آکے
بیٹھی کہا کیون صاحب کیا قصد ہی نور الدہر نے کہا کہ فتاحی طلسم مجنون کی آرزو ہی خواہ اسمین
جان جائے خواہ رہے جو زبان سے کہا ہی وہ کرینگے طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتے تھے کہ
یہ معاملہ درپیش ہوا ہوشربا نے کہا کہ ای شہریار اگر آپ عمر بھر رہ روی کرتے تو بھی سرحد طلسم
ہفت پیکر مین نہ پہونچتے لیکن راستہ دربندہا ے طلسم ہفت پیکر کا اسی جگہ سے متعلق ہی جب تک
آپ طلسم مجنون نہ فتح کرین کے تب تک سرحد طلسم ہفت پیکر مین نہ پہونچین گے اور
بھائی بھتیجے آپکے جو اسی فکر مین نکلے ہین سالہا سال مارے مارے پھرین گے اور سرحد
طلسم ہفت پیکر مین نہ پہونچین گے آپکی اقبالمندی ہی کہ شعبان کا اسطرف سے گذر ہوا
اور مین نے چھڑایا میرا عجب طرح کا ماجرا ہی بہن میری ملکہ نرگس حیرت افزا اُسپر بادشاہ
طلسم مجنون عاشق ہوا دعوت کے نام سے بُلا بھیجا قید کر لیا کنیزنے اکثر نامے لکھے اُس
ملعون نے جواب دیا کہ اپنی بہن کی شادی ہمارے ساتھ کرو ورنہ عمر بھر قید مین رہے گی
جفا قید خانے کی سہیگی ہم بادشاہ طلسم مجنون ہین اور ہمسے انکار وصل ای شہریار مین یہان سے
گئی بموجب حکم مجنون جادو بہن سے ملاقات کی ناچار ہو کے یہ بھی پوچھا کہ تم وصل شاہ کا
کیون نہین قبول کرتین جفائین اُٹھاتی ہو بہن نے مجھ سے کہا کہ بہن مین نے خواب مین دیکھا
ہی کہ نبیرۂ صاحبقران اس طلسم مین آئین گے مین اُنکی زوجہ کہلاؤنگی بزرگان دین میرے
خواب مین آئے مجکو مسلمان کر گئے بہن تم بھی اعتقاد اسلام کرو مجکو جب سے آپکے آنیکا اشتیاق
تھا تماشا ہو رعجائب دان وزیر اعظم مجنون مجھپر عاشق ہی رد رد آتا ہی بنتین خوشامدین کرتا ہی
مین نے ابتک اُسکو عقلمندی سے ٹالا ہی امروز فردا کرتی ہون چونکہ ساحرہ ہون اطاعت

دین اسلام کی قبول کی آج جو وہ بیجا آسئے تو مین اُس سے حال لوح کا پوچھون اُسکی ذات سے لوح کا پتہ ملیگا نورالدہر خاموش ہو رہے جب شام ہونے لگی وہ نازنین جو باغ سے ساتھ آئی ہی گلشن دریا بار اُسکا نام ہی اُسکو اور نورالدہر کو ایک گوشے مین چھپا دیا آپ سامان کرکے بیٹھی نورالدہر نے گوشے سے دیکھا کہ پہلے آندھی چلی برق چمکی ایک تخت نمایان ہوا اُسپر ایک جادوگر سیہ فام بد انجام تخت اُڑاتا ہوا ہلاتا ہوا آکر پہونچا ملکہ کو دیکھکر مثل گل شگفتہ ہوا کہا کیون جان جہان مزاج کیسا ہی آج تمکو پریشان پاتا ہون ہوشربا نے آنکھون سے آنسو ٹپکائے کہا کہ ای شاہور عجائب وان کیا پوچھتا ہی آج ہمکو بڑا قلق ہی اب تک تو ہمکو یہ خیال تھا کہ بہن نرگس کی شادی شاہ کے ساتھ ہوگی ہم گھر مین وزیر کے رہین گے سلطنت طلسم مجنون پر ہمارا اختیار ہوگا آج جان کا خوف پیدا ہوا تمھاری زندگی کیونکر ہوگی بادشاہ کیونکر بچیگا ہمنے خبر سنی ہو کہ طلسم کشاے اصلی نے طلسم سرحد مجنون مین داخلہ کیا اگر طلسم کشاے اصلی آیا اور اُسنے گرد کوشش کی لوح طلسمی پا گیا پہلے ہمین قتل کرے گا کہ ہم متعلقین وزیر طلسم کہلاتے ہین شاہور نے کہا کہ ای ملکۂ عالم لوح طلسمی کون پا سکتا ہی کوئی ایسا ہو کہ اس باغ کے بائین جانب ایک صحرا ہی وہان جاکر زیر نخل چنار آواز دے کہ ای داؤد جنی جلد آ داؤد جنی بشکل طائر آئے اُسکی پشت پر سوار ہو وہ صحراے ریگستان مین پہونچائے صحراے ریگستان مین جاکر ایک آواز دے کہ ای ماہی تازہ کہ لقب جس کا ریگ ماہی ہی جلد میرے پاس آ ایک جوان زمین سے پیدا ہوگا ہاتھ مین اُس کے ریگ ماہی ہوگی جب وہ جوان ایسا زبردست ہو کہ اُس جوان کو زیر کرے وہ بخوشی مچھلی اُسکو دے وہ مچھلی کا شکم چاک کرے تب شکم ریگ ماہی سے لوح طلسم مجنون نکلے گی کون ایسا ہوگا اور یہ حال کسے معلوم ہی کہ داؤد جنی کو پکارے اور داؤد صحراے ریگستان مین پہونچائے تم ناحق پریشان ہو رہی ہو ای ہوشربا ے شیرین کلام تمھاری بھی شرکت ضرور رہی قواعد مین لکھا ہی کہ ہوشربا شریک ہوگی پس تمکو کب منظور رہی اور تم کاہے کو شریک ہوگی طلسم مجنون تمھارا ہی جب تک تم مدد نہ کروگی تب تک طلسم کشا صحراے ریگستان تک نہ پہونچیگا یہ کہکے کہا کہ صاحب شراب ہو گا اُن کو بلاؤ ایک دو غزلین گائے طبیعت کو

بہلائے یہ خیالات مہمل ہین مجکو کون مار سکتا ہی اگر سحر کردن زمین ہلا دون لاکھ دو لاکھ ایک دم بھر مین
قتل کرون ملکہ نے جلسہ آراستہ کیا گانا ہونے لگا شراب چلی رات بھر اسی ہنگامے مین بسر ہوئی
صبح ہوتے آوازا لفراق والوداع بلند ہوئی شاہور عجائب وان رخصت ہوکر روانہ ہوا
ملکہ نے نورالدہر سے کہا کہ ای شہریار حال آپ نے سُنا تلاش لوح مین چلیے نورالدہر
آمادہ ہوے ملکہ ہوشربا نے نورالدہر کو تخت پر سوار کیا ملکہ گلشن کو کنیزدن کے
سپرد کیا نورالدہر کو لیکر صحراے عجائب مین آئین کہا کہ ای شہریار داؤد جنی کو پکاریے
وہین عقب سے حاضر ہوگی نورالدہر نے بہ فصاحت آواز دی کہ ای داؤد جنی جلد آؤ تین
آوازین ہووین آسمان پر سناٹا ہوا ایک طائر قوی جثہ اُڑتا ہوا آیا زمین پر آکے قائم ہوا
نورالدہر جھپٹ کر اُسکی پشت پر سوار ہوے طائر اُڑا عقب مین ہوشربا چلی
صحراے ریگستان مین لاکر داؤد نے نورالدہر کو اُتارا نورالدہر پشت طائر سے
اُترے طائر تو یہ کہکر چلا گیا کہ جب مجکو طلب کیجیے گا مین حاضر ہونگا طائر تو اُڑ گیا کہ ملکہ ہوشربا
بھی پہونچین کہا کہ ای شہریار آواز دیجیے کہ ای ماہی تازہ جلد ہمارے پاس آؤ نورالدہر نے
آواز دی زمین شق ہوئی ایک جوان قوی تن دقوی من نکلا ایک ماہی پھڑکتی ہوئی ہاتھ مین کہا
کہ ای جوان ریگ ماہی میرے پاس موجود ہی اسکو لے مگر مین تیرا زور مین امتحان
چاہتا ہون اگر اپنے زمانے کا تو صاحبقران ہی مجکو زیر کرے گا پھر لوح طلسمی کا
اختیار ہی اگر مین غالب آیا ہرگز لوح نہ دونگا افسوس کا مقام ہی کہ شاہور نے سب
حال کہدیا یہ کہہ کے ہاتھ سے اشارہ کیا مچھلی مثل ہیکل گلے مین اُسکے لپٹ گئی اب خم مارکر
سامنے نورالدہر کے آیا نورالدہر بھی آمادہ ہوے قریب تھا کہ کشتی شروع
ہو ملکہ ہوشربا آکر پہونچین آواز دی کہ ای برادر داؤد طلسم کشا سے مقابلہ کرتے ہو
تم قید سے رہا ہوگے اس حفاظت سے بچوگے تمھارا بھائی یہان تک پہونچ گیا وہ بھی قید سے
رہائی پائیگا ہمیشہ بشکل طائر رہتا ہی یہ جو ہوشربا نے سمجھا کر کہا کہ وہ جوان دوڑ کر قدمون پر گرا
کہا کہ ای شہریار ہم آپکے آنے کے مشتاق تھے ہم دونون بھائی مدت سے اس طلسم مین
پھنسے ہین رحیم جنی میرا نام ہی وہ طائر بنے رہتے ہین مین زمین پر رہتا ہون خدا آپ کو

مظفر ومنصور کرے قید طلسم پروردگار رہا رے جسم سے دور کرے کئی سال ہوے کہ عزیز و اقارب
سب چھوٹے یہ ریگ ماہی موجود ہی بسم اللہ شکم چاک کیجیے لوح طلسمی لیجیے نورالدہر نے ریگ ماہی
اُسکے ہاتھ سے لی رحیم حبشی بھی دیکھ رہا ہی کہ نورالدہر نے خنجر کمر سے نکالا شکم مچھلی کا چاک کیا ایک برق
چمکی کہ آنکھین خیرہ ہو گئین اب جو نورالدہر نے دیکھا ایک تختی الماس کی مدور حروف اُسپر
یاقوت احمر کے نورالدہر نے لوح کو ہاتھ مین لیا ماہی مردہ کو ہاتھ سے پھینکا لوح کو دیکھنے
لگے کہ پہلو سے آواز آئی ای شہریار شکر ہی کہ آپ نے لوح پائی ہوشیار رہیے ذرا غلام بھی
دیکھے نورالدہر نے پلٹ کر دیکھا کہ شبرنگ بن عمرو عیار جست وخیز کرتا ہوا آتا ہی قریب
پہونچا کہا کہ ای شہریار آپ بڑے صاحب اقبال ہین لوح طلسمی ملی مین ذرا دیکھون جسدن
سے آپ سے چھوٹا جنگل مین مارا مارا پھرتا تھا آج حضور کے سامنے پہونچا یہی لوح طلسم
مجنون ہی نورالدہر نے خوش ہو کر شبرنگ کو گلے سے لگا لیا کہا کہ ای برادر یہ دیکھو لوح
طلسمی موجود ہی شبرنگ نے لوح کو ہاتھ مین لیا دیکھنے لگا دیکھتے دیکھتے کہا کہ دیکھیے ابر اُٹھا ہی
کوئی ساحر آتا ہی ذرا اپنے کو بچایئے نورالدہر اُدھر پلٹے شبرنگ نے پر پرواز پیدا کیے
آواز دی کہ منم ماہور جادو دیکھیو ان لوح لیجاتے ہین نورالدہر تو دیکھ کے رہ گئے
ہوشربا نے جو دیکھا کہ ماہور اُڑ کر چلا آواز دی کہ منم ملکہ ہوشربا سے شیر ابن کلام
او ماہور کہان جاتا ہی جست کر کے بلند ہوئین برق بنکر ماہور پر گرین کہ ماہور کے
دو ٹکڑے ہوے لاشہ زمین پر گرا نورالدہر نے دوڑ کر لوح اُٹھالی لوح کو چوم کر گلے
مین ڈالا فرمایا کہ ہوشربا بڑا کام کیا ہوشربا نے کہا کہ اب حضور پر بڑی سختیان پڑینگی جہانتک
ہو سکے گا مین ہر وقت سامنے پہونچونگی یہ کہکر ہوشربا ایک کبوتر کی شکل بنکر بلند ہوئی
آسمان مین ڈوبی نورالدہر نے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ پڑھو داود جنی حاضر
ہو اُس سے کہو کہ مجکو باغ مین موشکست زمین کن کے پہونچا دے شاہزادہ
نورالدہر نے اسم حاشیہ لوح پڑھا داود جنی بشکل طائر حاضر ہو امثل انسان کے
گویا ہوا کہ ای شہریار لوح طلسمی مبارک ہو ہر وقت ہر مقام پر ہوشیار رہیے گا ایسا نہ ہو کہ
اہالی مرحلہ وم دیگر لوح لے لین لوح سے خبردار رہیے گا نورالدہر نے کہا کہ ہمسکو

باغ موشک زمین کن مین پہونچاؤ یہ کہکر پشت پر داؤد کی سوار ہوئے داؤد اُڑتا ہوا چلا بعد
تھوڑے عرصے کے صحرا مین ایک باغ معلوم ہوا لیکن باغ ویران پتے درختون کے زرد
روشین ٹوٹی ہوئین داؤد نے کہا کہ ای شہریار یہی باغ موشک زمین کن ہی پہلوے باغ پر
نورالدہر کو لاکر اُتارا نورالدہر اُترتے ہی لوح کو دیکھتے ہوے طرف باغ کے چلے بعد
ملاحظۂ مضمون لوح بسم اللہ کہکر باغ مین داخل ہوے کہ تڑپنے کی آواز کان مین آئی نورالدہر
اُس صدا کی جانب متوجہ ہوئے پی در پی صدا آتی ہی کہ ای پروردگار یہ مصیبت ہمسے نہین
اُٹھتی ہمارا جلد خاتمہ ہو نورالدہر نے دیکھا کہ ایک نخل مین طہماس بندھے بیٹھے ہین بدن
مین مار سیاہ لپٹے ہوے نورالدہر دیکھکر بیتاب ہوگئے پکار کر آواز دی کہ ای طہماس
تم کیونکر گرفتار ہوے رو رو کر طہماس نے عرض کی کہ حضور نے جو لوح طلسمی حاصل کی
تھی اُسکا کیا انجام ہوا نورالدہر نے کہا کہ میرے پاس موجود ہی کہا حضور اس باغ کی
مالک ملکہ موشک زمین کن ہی وہ مجکو پکڑ لائی طالب وصل ہوئی ابھی تک تو مین نے
قبول نہین کیا نورالدہر نے قریب آکر کمندین توڑین عکس جو نورالدہر کا جسم پر طہماس کے
پڑا مار سیاہ بدن سے گر گئے طہماس نے قدمونکو بوسہ دیا کہا کہ حضور موشک آئے گی آپ
بہت ہوشیار رہین یہ کہتا ہوا طہماس نورالدہر کے ساتھ چلا وسط باغ مین بارہ دری ہے
نورالدہر اُس بارہ دری مین آئے طہماس ہر مرتبہ عرض کرتا ہی کہ غلام کئی دن سے یہان قید
ہی موشک زمین کن شب کو آتی ہی کبھی سمجھاتی ہی کبھی وعدہ کرتی ہی کہ تیرا مرتبہ عالی کرونگی
پھر کہا ارے کوئی اس مقام پر نہین کہ شاہزادے کیواسطے شراب وکباب لائے تھکے ہوے
آئے ہین ذرا طبیعت کو ڈھارس ہو یہ کہکے طہماس خود اُٹھا الماری کھولی گلابی شراب کی
مع جام نکالی جام لبریز کیا کہا کہ ای شہریار غلام کے ہاتھ سے ایک جام نوش فرمایئے نورالدہر
نے ہاتھ سے جام طہماس کے لیا چاہا کہ نوش کرین ایک سوکھا ہوا درخت تھا اُسپر ایک
عندلیب خوشنوا یا تو پردن کو کرید رہی تھی یا تڑپ گئی جیسے ہی نورالدہر نے ہاتھ مین
جام لیا آنکھون سے آنسو جاری ہوے نورالدہر اُسکو دیکھنے لگے اُس عندلیب نے
آواز دی کہ مقام افسوس ہی اُستاد پاس ہو اُس سے نہ پوچھے نورالدہر کی جیسے سوتے سے

آنکھ کھلی جام تو بائین ہاتھ مین لیا لوح پر جو نگاہ ڈالی نوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا یہ موشنگ زمین کن ہی اگر ایک قطرہ شراب کا حلق سے اترا جسم پانی ہوکر بہ جائیگا مناسب ہی کہ یہ جام پھینک مارو اور تماشا قدرت پروردگار کا دیکھو نورالدہر نے فوراً کہا کہ ای طہماس تو شراب تم بھی پیو طہماس نے ہاتھ بڑھایا نورالدہر نے جام پھینک مارا قطرات شراب جو جسم پر طہماس کے پڑے ایک چیخ ماری کہا کہ او ظالم یہ فعل تجکو کسنے تعلیم کیا یہ کہکے جلنے لگا باغ مین بھی آگ لگ گئی سارا باغ جلنے لگا طہماس نقلی جلکر خاک ہوا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من موشنگ زمین کن بود زمین کا طبقہ اُڑکر آسمان پر گیا ایک قصر ظاہر ہوا دروازے پر قصر کے چند زنگی سیاہ رو بیٹھے تھے اُنکو نورالدہر نے مارا دروازہ کھول کر اندر آئے دیکھا ہزارہا بندگان خدا مسلسل و مطوق بیٹھے ہین کہ رہے ہین کہ آج ماران جسم کیون جلگئے کیا کسی نے اُس ظالم کو مارا کہ نورالدہر سامنے آئے بارہ ہزار جوان قیدخانے مین تھے تاجدار و وزیرزادے و تاجر بچے بیٹھے رو رہے تھے نورالدہر نے آکر سب کی قید کاٹی جو اُٹھا قدمون پر گرا تعریفین کرنے لگا کہ خدا آپکو مظفر و منصور کرے یہ بلا آپ کے سر سے دور کرے ایک جانب دیکھا کہ ایک تاجدار حسین و جمیل سبز نگون رستم صولت اسفندیار جرأت بیٹھا ہوا رو رہا ہی نورالدہر اُسکے قریب آئے فرمایا کہ ای جوان تو کس حال مین ہی مین تجکو بہت پریشان پاتا ہون کہا ای شہریار میرا الماس خوشرو نام ہی باپ میرا کیوان بن منظر فراق مین میرے روتا ہوگا مان باپ کا عجب حال ہوا ہوگا تیسرا برس ہی مجکو کہ موشنگ زمین کن اُٹھا لائی مجھ پر عاشق ہی رات کو بلاتی ہی وہ وہ صدمے پہونچاتی ہی کہ عرض نہین کرسکتا اُسکی بدعت سے موت مانگتا ہون نورالدہر نے فرمایا بہ عنایت خدا مین نے موشنگ کو قتل کیا جب تو ماران سیاہ تمھارے جسم سے گرے ای برادر مین تمھاری ہی تلاش مین آیا تھا کوٹھے وہان سے کھلوائے الماس خوشرو رہا ہوتے ہی کوٹھون سے ہتھیار نکالنے لگا اُن سب جوان کو مسلح کیا بارگاہ بھی اُسی مقام پر نکلی بارگاہ کو باہر لاکر استادہ کرایا نورالدہر اُن جوانون کو لیکر داخل بارگاہ ہوئے شبرنگ بن عمر و صحرا مین مارا مارا پھر رہا تھا کہ یکایک صحرا مین آگ لگ گئی کان مین آواز آئی کہ کشتی مرا

نام من موشنگ زمین کن بود شبرنگ نے جو یہ معاملہ دیکھا پہاڑ سا منے تھا وہ گر گیا وہ سمجھا کہ آقا
پہونچے جو ساحر بیان کا منتظم تھا وہ مارا گیا اُس وقت شبرنگ آکر پہونچا کہ بارگاہ استاد ہو رہی ہی
بارہ ہزار تاجدار اُس صحرا مین پھر رہے ہین نورالدہر کرسی پر بیٹھے ہین کہ شبرنگ نے آکر
سلام کیا قدمون سے لپٹ گیا نورالدہر چونکہ دھوکا کھا چکے تھے لوح کو ملاحظہ کیا تو شتہ پایا
کہ تمھارا عیار ہی براے انتظام اشارہ کیا شبرنگ نے بارگاہ استاد گرائی خیمے واسطے
سردارون کے جابجا نصب کیے نورالدہر داخل بارگاہ ہوے فرمارہے ہین کہ کل انشاء اللہ
مرحلہ ثانی پر جاؤن گا لیکن موشنگ جو قتل ہوئی مجنون جادو بادشاہ طلسم تخت پر بیٹھا ہی شاہور
عجائب نگار وزیر اعظم کرسی وزارت پر اور جملہ سردار و تاجدار جمع ہین کہ چند جادوگرنیان روتی
پیٹتی حاضر ہوئین کہا کہ اے بادشاہ طلسم طلسم کشا اصلی طلسم مین آگیا لوح اُس نے پائی
موشنگ نے مار لیا ہوتا لیکن کسی نے خبر کر دی کہ لوح اُسنے دیکھی اب اُسی صحرا سے
موشنگ مین موشنگ کو قتل کر کے طلسم کشا فروکش ہی بارہ ہزار تاجدار ہمراہ ہین کل مرحلۂ
ثانی پر جائیگا حضور کیا غافل بیٹھے ہین فکر کیجیے مجنون یہ حال سُنکر دیوانہ ہو گیا کہا یار موشنگ
کا مارا جانا بڑا غضب ہوا بڑی مکارہ کارگذار تھی جسکا مثل نہ تھا ارے تم مین کوئی ایسا ہی کہ جاکر
طلسم کشا کو مارے لوح لائے ساحرون نے کہا کہ حضور بسبب لوح کے ہمارا سحر تاثیر نہ کریگا
غیر ساحر جائے طلسم کشا کو گرفتار کر کے لائے خرطوم فیل دندان اپنے مقام سے
اُٹھا کہا کہ غلام طلسم کشا کی مشکین باندھ کر لائیگا یا اپنی جان دیگا لاکھ سوار و پیدل مجنون نے
ساتھ کیے خرطوم قلعے سے نکلا گینڈے پر سوار ہو کے چلا جنگلون کو طے کرتا ہوا جاتا ہی قضاے
کار ایرج نوجوان پھرتے پھراتے سرحد کیوان بن منتظر مین پہونچے کیوان نے جو خبر سُنی
کہ قاسم کا بیٹا آتا ہی قلعے سے نکلا استقبال کر کے ایرج کو قلعے مین لایا سامان دعوت
کیا عین گرمی صحبت مین اسنے جانے کا نورالدہر کے ذکر کیا کہ میرے بیٹے کو رہا کرنے گئے
ہین یقین ہی کہ لیکر آئین ایرج کے تیور پر بل پڑ گئے کہا کہ وہ کشتی گیر زادہ حیلہ کر کے بھاگ گیا
ہی مین وہ سر حلہ دکھا دو کل ہی تمھارے بیٹے کو رہا کر کے لائین گے لا کے تمسے ملائین گے
ہر چند کہ کیوان نے منع کیا ایرج نے نہ مانا صبح کو مع فوج دریافت کر کے اُس صحرا مین آگئے

پہاڑ وغیرہ ندارد ہوچکا ہی راستہ کھلا ہوا ہی ایرج گھوڑے کو ڈالے ہوے آتے ہین پشت پر فوج شاپور الیاس عیار ساتھ باتین کرتا ہوا ایک صحرا مین پہونچے تھے کہ دن کم باقی تھا اُسی مقام پر اُتر پڑے کرسی پر آکے بیٹھے ہین سیر صحرا دیکھ رہے ہین کہ صحرا سے گرد اُٹھی دیکھا کہ ایک پہلوان دیو خصال گینڈے پر سوار پشت پر لاکھ سوار و پیدل آکر اُسی صحرا مین یہ بھی اُترا دریافت کیا کہ یہ کسکا لشکر اُترا ہی معلوم ہوا کہ ایرج نوجوان ہمچشم نور الدہر بن بدیع الزمان واسطے طلسم کشائی کے جاتے ہین خرطوم نے شاطر سے کہا کہ اگر یہ جوان بھی وہان پہونچگیا تو دونون ملکر طلسم کشائی کرینگے بادشاہ کو بڑی مشکل پڑیگی ایک نے تو جاکر ہنگامہ ڈالدیا مین پہلے اسی کو قتل کرونگا بعد اُسکے جاکر طلسم کشا کو لونگا بارگاہ استادکرائی حکم دیا کہ طبل جنگی بجے ہرکارون نے آکر ایرج کو خبر کی ایرج نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے اُس ملعون کی میرے ہاتھ سے قضا ہی یہان بھی طبل جنگی بجا تیاریان ہونے لگین صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین جمین خرطوم نے گینڈا نکالا میدان مین آکر آواز دی کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے ایرج نے مرکب بڑھایا گردہ بن اشقر طرارہ بھر کے چلا سامنے خرطوم کے پہونچا بعد نگاہ کے خرطوم نے جو جمال بیمثال دیکھا کہا کہ ای جوان میرے ساتھ چل شاہ طلسم سے تیری خطا معاف کرادونگا شاہ تجکو افسر کرینگے ایرج نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی یہ میدان کارزار ہی زبان تیر کلمہ عمود سے کلام کرنا چاہیے خرطوم نے نیزہ مارا ایرج نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ سپ چلنے لگا ایک مقام پر ایرج نے نیزہ کانٹھ کر تھپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے خرطوم کے نکل گیا خرطوم نے غصے مین قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکہ ہاتھ مارا ایرج نے گردہ سپر کا آگے کیا تلوار نے خرطوم کی سپر کو کاٹا اوچھا زخم سر پر ایرج کے آیا جیسے شیر زخم کھاکر بھپرتا ہی خبردار خبردار کہکے تیغہ دودم ہندی کا ہاتھ مارا سپر کو کاٹکر تلوار جو گری خود کو کاٹتا ابرو تیغہ پہونچا خرطوم نے دستانہ مارا تیغہ جھناکر نکلا اس زد مین تیغہ جاتا تھا کہ گردن گینڈے کی کٹی اور خرطوم تہ و بالا ہوا فوج والون نے جانا کہ افسر ہمارا مارا گیا لاکھ سوار و پیدل لینا لینا کہکر آپڑے ادھر سے نیلم و فیلم پہونچے دونون لشکر مل گئے تلوار چلنے لگی لشکر والون نے خرطوم کو ہوادار پر سوار کر لیا خرطوم نے زخم باندھا دوسرے

گینڈے پر سوار ہوا لڑائی مین مصروف ہوا ایرج نوجوان کے فوج والے لڑے بھڑے ہوئے
صف شکن تیغزن چند حملون مین پانون فوج دشمن کے اُٹھا دیے خرطوم بھاگا ہوا جاتا ہی ملازمان
ایرج تعاقب کیے ہوے آتے ہین قضاے کار نورالدہر بن بدیع الزمان بارگاہ مین
بیٹھے ہین شبرنگ کس رانی کر رہا ہی کہ صداے ہا ہوے دلیران کان مین آئی شبرنگ
سے کہا ذرا دریافت تو کرو یہ کیسا ہنگامہ ہی کہ چند ملازم دوڑے ہوے آئے کہا حضور ایک
لشکر بھاگا ہوا آتا ہی ایک لشکر والے تعاقب مین ہین مگر جسنے شکست دی ہی وہ جوان
بالکل آپ کے ہم صورت ہی کس زور و شور سے لڑتا ہوا آتا ہی نورالدہر نے ہنسکر کہا کہ اى
شبرنگ سمجھے ایرج کا پتہ دیتے ہین اس تاجرزادے کو بھی چین نہین لشکر ہمارا ابھی تیار کرو
تاجدار فوراً تیار ہوے نورالدہر نکل کر اسپ پریوش پر سوار ہوے دیکھا کہ ایرج نے
قیامت برپا کر دی ہی مگر فوج کفار بہت ہی ملازمان ایرج زخمی ہو رہے ہین ایرج پہلوانون
کو قتل کرتے ہوے آتے ہین چاہتے ہین کہ خرطوم پر جا پڑین افسر کو مارین تو فتح ہو آگے
خرطوم کے پرے بڑھے ہوے ہین سب افسر سینہ سپر کیے کھڑے ہین اپنے آقا کو بچاتے ہین
اسی سمت بھاگے ہوے آتے ہین نورالدہر بھی نعرہ کرکے جا پڑے نعرۂ نورالدہر نظیر
حمزۂ صاحبقران تخشم دلبقہر؛ شہ ستارہ حشم شاہزادہ نورالدہر؛ بارہ ہزار جوان جو لگے
گرے اور نورالدہر کے نعرے کی آواز جو ایرج نے سُنی بیقرار ہو گیا سر اُٹھا کے جو دیکھا
لگے ہین نورالدہر کے لوح طلسمی مثل ماہ تابان چمک رہی ہی اور نورالدہر شیرانہ لڑتے ہوے
آتے ہین ایرج نے دور سے دیکھا پکار کر آواز دی کہ او کشتی گیر زادے میرے
مقام پر کیون آیا مین تو شکست دیچکا ہون اسی مین بہتر ہی کہ ہٹ جا نورالدہر نے کہا کہ
او تاجرزادے تجھے کچھ شرم بھی آتی ہی یہ کلمہ جو نورالدہر نے کہا ایرج نوجوان بگڑ گیا
صفون کو درہم و برہم کرتا ہوا قریب نورالدہر پہونچا خبردار خبردار کہہ کے ہاتھ تلوار کا مارا
سپر نورالدہر کی کٹی ہر طرح چاہا کہ اپنے کو بچاؤن مگر نہ ممکن ہوا سر بھی کسی قدر زخمی ہوا نورالدہر
نے دستانہ مارا تیغہ جھنجنا کر نکلا ہاتھ تیغۂ خارہ شگاف کا مارا کہ سرِ ایرج کا بھی زخمی ہوا
ایرج کو خوف ہی کہ مین گھوڑے سے گر نہ پڑون مگر پلے پڑتے ہین کئی تلوارین چلین

خرطوم والون نے جو دیکھا کہ مسلمان آپس مین لڑنے لگے فوراً راہ صحرا لی بھاگ کر نکل گئے یہان ان دونون لشکرون مین تلوار چل رہی ہی دونون سردار زخمدار لیکن لڑائی مین مصروف ہین ہنگامۂ گیر و دار بلند ایک طور پر جنگ ہو رہی ہی اب دونون جوانون کو منظور ہوا کہ گھوڑون سے کود ین آپس مین کشتی لڑین دامن گردوانے آستینین چڑھائین قصد ہی کہ کودین مصروف جنگ و جدل ہون کہ آسمان پر نوبت و نقارے کی صدا بلند ہوئی دیکھا نقابدار زرین پوش تخت پر سوار دونون شیرون کو جو لڑتے ہوے دیکھا نقابدار نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا کہ کیا غضب کی بات ہی آپس مین شکست یا فتح ایک کے مرنے پر ہوگی یہین سے نعرہ کر کے نقابدار گرا بیچ مین دونون شیرون کے جا پڑا دونون کو گھڑکا کہا یارو یہ کیا حرکت ہی غیر ملک مین آئے ہو اور آپس مین یہ فساد خبردار اب ایسی حرکت ہوگی تو بہت بری طرح پیش آؤنگا تم دونون جوانون نے نام اہل اسلام کا مٹایا یہ کہکر ایرج کو اپنے ساتھ لیا کہا کہ چلو یہان تمھارا رہنا بہتر نہین اور نور الدہر سے کہا کہ فتاحی مین مصروف ہو ایرج کو ساتھ لیکر نقابدار چلا گیا بارہ کوس پر جا کے ایرج کا ساتھ چھوڑا کہا خبردار اب اگر اُس طرف گئے تو تم جانوگے ایرج کو چھوڑ کر نقابدار چلا گیا ایرج ایک جانب چلے کہ ذکر انکا الگ تحریر کرونگا لیکن بعد جانے ایرج کے نور الدہر نے سب جوانون کو اُسی مقام پر چھوڑا قصد ہوا کہ لوح دیکھون خرطوم جو شکست کھا کے ایک صحرا مین اُتر ا تھا ایک عرضی مجنون کو لکھی کہ ای بادشاہ طلسم غلام اسطرح جاتا تھا یہ معرکہ در پیش ہوا غلام شکست خوردہ زخمدار فلان صحرا مین فروکش ہی یہ عرضی پاس مجنون کے پہونچی مجنون نے توسن بلند رکاب کو تین لاکھ فوج دیکر روانہ کیا کہدیا کہ فلان صحرا مین خرطوم موجود ہی اُس سے ملاقات کرنا وہ تجکو بہ مقابلۂ نور الدہر لیجائیگا تو طلسم کشا سے مقابلہ کرنا توسن بلند رکاب مع اپنی فوج کے پاس خرطوم کے پہونچا خرطوم توسن کو دیکھکر خوش ہوگیا اُسی دن فوج کو تیار کیا زخم ابھی سر پہ باقی ہی پٹی چڑھی ہی کوچ کر کے مقابلے مین نور الدہر کے پہونچا شب کو طبل جنگی بجوایا نور الدہر سے خبر تک بے خبر کی نور الدہر نے بھی طبل جنگی بجوایا تیاریان ہونے لگین صبح کو دونون لشکر بہ قاعدۂ قدیم میدان مین آئے توسن آگے بڑھا خرطوم انتظام فوج کرتا ہوا نور الدہر اُن بارہ ہزار

جوانون کو لیکر میدان مین آئے صفین جمین کمی موج نور الدہر کی دیکھکر توسن ہنستا ہی کہتا ہی
کہ نبیرۂ حمزہ قیدیان طلسم کو ہمارے مقابلے مین لایا ہی یہ ہمسے کیا لڑسکین گے جب صفین
جم چکین توسن نے اپنا گینڈا نکالا میدان مین آکر آواز دی کہ ای فرقۂ خدا پرستان جسکو تمنا
مرگ کی ہو نکلے الماس خوشرو نے قصد کیا تھا کہ نکلے نور الدہر نے اُسکو روکا اسپ
پریوش بڑھایا گھوڑا جو اُٹھایا مرکب طلسمی طرارہ بھرکے چلا گینڈا مثل ماہ نو کے کیا دم سے
چنور کرتا ہوا توسن نے جو نور الدہر کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہو گیا جی مین کہتا ہی یہ تو جوان
معشوق وضع ہی اگر ہاتھ رکھدونگا کلائیان ٹوٹ جائینگی یہ سوچ کر گینڈا ابراہے بڑھایا
تھا و رجوآپس مین چلی کچھ قدم گینڈا توسن کا اور چار قدم اسپ پریوش ہٹا جلوۂ نور جمال
نور الدہر سے تمام صحرا روشن ہو گیا توسن چہرۂ بےنظیر دیکھکر حیران جمال و محو دیدار ہوا کہا
ای جوان اگر میری اطاعت کرے تو تجھے سپہ سالار طلسم محبوبان کرادون یا اپنے لشکر کا بادشاہ
کرون مجھ ایسا پہلوان سپہ سالار تجھ ایسا لشکر کا تاجدار ہو تو تمام دنیا کو تسخیر کرون نور الدہر
نے مسکرا کر جواب دیا کہ آپ کی مہربانی ہم برائے قتل محبوبان آئے ہین اُسکی ملازمت کرینگے
اُسکے قتل کی فکر مین ہین آخر توسن نے نیزہ مارا مگر سینہ بچا کر نور الدہر نے نیزے کو نیزے
کی سنان پر لیا نیزہ بازی ہونے لگی دونون لشکر نگران ہین دو گھڑی کامل نیزہ چلا ایک مقام
پر نور الدہر نے نیزہ توسن کا گانٹھا تھپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے توسن کے سن سے
نکل گیا یا تو نیزہ بازی کر رہا تھا یا ایک چیخ ماری کہ او جوان دو دریائے لشکر دیکھ رہے
ہین تو نے نیزہ میرا نکالا یہ تیغۂ بیدریغ ہی ایک ہی وار مین خاتمہ ہی خبردار خبردار کہہ کے
ہاتھ مارا نور الدہر نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر سپر کٹی سر پر آکے تلوار پڑی زخم کاری
نور الدہر نے کھایا مگر زخم کھا کر تیغۂ خارہ شگاف کھینچا ہاتھ مارا سر توسن کا بھی زخمی ہوا
اُسنے وحشیانہ مارا تیغہ جھنا کر گردن پر گینڈے کی پڑا جو مار آگیا ساتھ والے اسکے دوڑ
پڑے طرف سے نور الدہر کے بارہ ہزار تاجدار آپڑے توسن کی فوج جنگی ہی سبب
اپنے ملکون کے تاجدار بہت لوگ مارے گئے شاہزادہ نور الدہر کے
سر سے اسقدر خون جاری ہی کہ یقین ہی غش کھا کر گر پڑین تلوار کو نیام مین کیا ہاتھ گردن مین

گھوڑے کی ڈالدیے اسپ پریوش طلسمی نے جو راکب کو اپنے شکست پایا ایک جانب سے نکلا پشتکین دو لتیان مارتا ہوا ایکطرف نکل گیا یہان یہ تاجدار جب نصف سے بھی کم رہگئے شکست کھائی ایک صحرا کی جانب رُخ کیا توسن کو غنیمت ہوا مال و اسباب لوٹنے لگا یہ لوگ جاکر ایک درۂ کوہ مین چھپے شبرنگ نے جو اپنے آقا کو نہ پایا الماس خوشرو سے کہا کہ تم اسی مقام پر رہنا مین تلاش مین آقا کی جاتا ہون بتاہی تو ڈھونڈھکر لاتا ہون یہ سوچ کر چلا مرکب شاہزادہ نورالدہر کو لیے ہوے جاتا ہی قضاے کار غزال آہو چشم کوٹھے سے بنگلے پر بیٹھی ہی وہ بنگلا پھاٹک پر بنا ہی ملکہ غزال نے دیکھا کہ ایک گھوڑا ایک زخمی کو لیے ہوے آیا سامنے زیر نخل راکب کو گرایا ملکہ غزال نے کنیزونسے کہا کہ کسی مسافر کو قزاقون نے زخمی کیا گھوڑے نے لاکر گرایا بڑے افسوس کی بات ہی کہ ہمارے حوالی مین یہ بدعت ہو ذرا اس جوان کو اُٹھا کر لاؤ جب اسکو ہوش آئے تو اس سے وضع قزاقون کی پوچھی جائے اُنکو گرفتار کرکے سزا دیجائیگی لیکن یہ جوان بڑا جری و بہادر معلوم ہوتا ہی کہ اسقدر زخم کھائے مگر اسباب جسم کا نہین دیا کنیزین ذرا رُکین غزال خود اُٹھی کہا کہ ارے ڈرتی ہو زخمی سے ڈرنا کیا غزال خود اُٹھکر آئی اب جو نگاہ جمال جہان آراے نورالدہر پر پڑی بیقرار ہو گئی کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا فرش خاک پر بیٹھ گئی سر اُٹھا کر زانو پر رکھا گرد چہرے سے پاک کرکے کہا کہ ارے باغ سے چارپائی لاؤ اسکو اُٹھا کر لے چلین ایک کنیز جراح کو بلانے جائے ایک کنیز واسطے لینے جراح کے چلی گئی کنیزین دوڑی ہوئی گئین چارپائی اُٹھا کر لائین ملکہ نے سر کے نیچے ہاتھ دیا اب تو کنیزین بھی لپٹ گئین اُٹھا کر چارپائی پر ڈالا ملکہ نے خود پائے پر ہاتھ رکھا کنیزین بھی ساتھ مین دس بارہ نے کاندھا دیا چند نے مرکب کو چمکار کے بُلایا گھوڑا ابھی سرنگون حال پر اپنے آقا کے آنکھون سے اپنی اشک حسرت ٹپکاتا کنیزون نے کہا کہ واری گھوڑا بھی روتا ہی غزال نے جھلا کر جواب دیا کہ مرکب قدیم ہی خدمت مین مدت سے رہا اب جو آقا کو اس پریشانی مین دیکھا آنکھون سے آنسو ٹپکائے اسکا تعجب کیا یہ کہتی ہوئی باغ مین لائین ملکہ نے اشارہ کیا کہ جراح آیا کنیز نے عرض کی حاضر ہی کہا ہمارے سامنے لاؤ جراح جب آیا زخم دیکھکر گھبرایا مگر دیکھا کہ کوئی رگ و پٹھا نہین کٹا کہ جس سے خوف جان کا ہو یہ کہکے

جراح نے زخم دھویا پٹی چڑھائی لوح طلسمی گلے مین نورالدہر کے پڑی ہی غزال سمجھی کہ یہ بھی کوئی زیور ہی گلے سے نہین اُتاری اشتیاق مین کلام کرنے کے مگس رانی کررہی ہی کبھی تلوے سہلاتی ہی کبھی پیشانی پر ہاتھ رکھا بہر دن رہے نورالدہر نے آنکھ کھولی سرھانے اپنے ایک نازنین کو دیکھا خوش نگاہ آسمان خوبی کی ماہ گلچینی گلشن جمال کی کر رہی ہی نورالدہر نے جون ہی آنکھ کھولی غزال نے شرماکر رومال روک لیا نورالدہر اُٹھ بیٹھے ملکہ غزال نے چپکے سے کہا کہ دیکھو صاحب ٹانکے نہ ٹوٹین نورالدہر نے نہ سُنا اُٹھکر بیٹھے تکیہ پشت پر لگادیا گیا غزال نے بمحبت پوچھا کہ کیون صاحب کیا کیفیت گذری کس صحرا مین قزاقون نے گھیر لیا تھا نورالدہر نے جواب دیا کہ قزاق ہمکو کیا گھیرینگے توسن نامے ایک پہلوان بادشاہ طلسم کا ہمپر چڑہ کے آیا اُسکے ہاتھ سے زخم کھائے گھوڑا اسطرف نکال لایا اور نورالدہر نے ملنا لوح کا بھی بیان کیا غزال کو سناٹا آگیا چپ خاموش بیٹھی ہی سوچ رہی ہی کہ کیا کرون آخر کچھ ذہن مین نہ آیا نورالدہر کو پھر غش آگیا غزال نے پلٹ کر کنیزون سے کہا کہ صحن باغ مین فرش بچھاؤ نورالدہر کو غش سے گونہ افاقہ ہوا اب دونون شیدا ے یک دیگر کا ارادہ ہوا کہ مسند پر بیٹھین شاہزادۂ نورالدہر کو بوجہ زخمداری کے بیٹھنے کی طاقت نہ تھی چند ساعت بیٹھکر اُٹھ گئے کمرے مین جاکر لیٹ رہے یہان غزال خاموش بیٹھی ہی حیران ہی کہ کیا کرون اطاعت شاہ یہ کہتی ہی کہ اسکو گرفتار کرون الفت دل مانع ہی کہ معشوق گرفتار ہو نہین معلوم کیا بنے لیکن جب لوح دیکھے گا پہلے میرے ہی قتل کا ارادہ کرے گا اس سوچ مین تھی کہ آسمان پر بجلی چمکی ایک جوان تاجدار تخت پر سوار آکر پہونچا کہا کیون ملکہ پریشان کیون ہو ملکہ نے ٹھنڈی سانس کھینچی فرمایا کیا بیان کرون یہ مقدمہ کہنے کے لائق نہین ہی تاجدار نے کہا کہ صاحب مجھسے چھپاتی ہو تمھارا برسون سے طالب دیدار ہون جو کہوگی وہ بجا لاؤنگا غزال کا دل بھرا ہوا تھا کہا کہ ای نرگس شیر سوار عجب معرکہ گذرا کہ طلسم کشا زخمی ہوکر میرے باغ مین آگیا مین نے علاج کیا تب مجکو یہ حال معلوم ہوا کہ یہی جوان طلسم کشا ہی اب مجکو یہ تردد ہی کہ کیا کرون نرگس یہ سُنکر اُچھل پڑا کہا کہ ملکہ غزال تمھارا اقبال دوسرے مرحلے کی تم ہی تو مالک ہو وہ جب لوح دیکھے گا تمپر ضرور ہاتھ ڈالے گا تم کنارے رہو مین

جاکر گرفتار کرلون خدمت مین شاہ کی لیجاؤن اگر یہ جوان بچا پہلے تمھارا ہی ملک تباہ کرے گا
غزال نے کہا کہ ای نرگس میرا دل نہین مانتا عجب عجب بھولی بھولی باتین ہین آج یہ سوال
تھا کہ اگر کہو تو براے فتاحی طلسم جائین ہین نے باتون مین پڑو کا کہ زخم اچھا ہوے تو جانا نرگس شیر سوار
نے کہا کہ وہ جوان کہان ہی غزال بولی ذرا ٹھہر ہو جائیے حیب نرگس کھڑا ہوا غزال نے انگلی
سے اشارہ کیا کہ وہ سامنے کمرے مین طلسم کشا چھپر کھٹ پر سو رہا ہی نرگس اپنے مقام
سے چلا کہا کہ مین ابھی گرفتار کیے لیتا ہون ای ملکہ بڑے بڑے جھگڑے ہین اگر طلسم کشا قتل
ہو جائے تو شاہ طلسم کی جان بچے ورنہ لوح خبر دیگی تا بہ قلعۂ طلسمی پہونچائیگی یہ کہتا ہوا اچھلا
غزال کہتی ہی کہ ای نرگس بات کو سمجھ تو لو نرگس دوڑا جا کے دروازہ کمرے کا کھولا
دروازہ جو کھلا نورالدہر کی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ ایک ساحر سحر کرتا ہوا آتا ہی لوح کا تو نرگس کو
خیال نہ رہا چند دانے ماش کے پھینکے سمجھا کہ شاید یہ جوان میرے سحر مین پھنس گیا
غزال دور سے دیکھ رہی ہی نرگس نے آکر قصد کیا کہ ہاتھ پکڑ کے کھینچون نورالدہر
نے کلائی پکڑ کے ایک جھٹکا دیا منھ کے بل نرگس گرا ایک طمانچہ مارا کہ سر نرگس کا اڑ گیا
غزال زور بازو کو دیکھکر کانپ گئی کچھ کہہ نہ سکی نورالدہر نے جو لوح کو دیکھا لکھا تھا
کہ غزال صاحب مرحلہ ہی نورالدہر کا ارادہ ہوا کہ چل کر اسکو قتل کرون غزال دوڑکر
قدمون پر گری کہا کہ ای شہریار یہ بادشاہ کا بھائی تھا مگر اب اس کا مرنا بڑی قیامت
برپا کرے گا مجنون کو ضرور خبر پہونچے گی کیونکر گوارا کرے گا کہ بھائی مارا جائے اور
صاحب اختیار ہوکر دخل نہ دے اور مین تو کنیز ہون یہ سمجھا آیا اسنے جو حال سنا
قتل کا قصد کیا مجھے آپ کو صدمہ دینا گوارا نہین جو حکم دیجیے بجالاؤن شاہزادہ
نورالدہر خاموش ہو رہے یہان تو یہ رنگ ہی غزال ہاتھ باندھے ہوئے کہہ رہی ہی کہ
اب یہان سے نکل چلیے ایسا نہ ہو کہ مجھپر بھی کوئی افتاد پڑے مجنون تخت طلسم مجنون پر
بیٹھا ہی وزیر و مشیر حاضر ہین کہ آسمان سے رونے کی آواز آئی سر اٹھا کر دیکھا کئی سو طائر تخت مجنون کے
آگے بیٹھے ایک طائر کلان سامنے بیٹھکر آنکھون سے اشک حسرت ٹپکانے لگا مجنون نے پوچھا
ای طائر طلسمی خیر تو ہی طائر اور زیادہ چیخین مار کر رویا کہا کہ ای بادشاہ آپ کے بھائی صاحب

ہاتھ سے طلسم کشا کے باغ مین غزال کے مارے گئے مجنون نے تاج دے مارا کہا کہ ارے
طلسم کشا نے بھائی کو کیونکر پایا کہا غزال پر عاشق تھے براے نظارہ بازی جاتے تھے طلسم کشا کو
دیکھکر جا پڑے طلسم کشا نے مار ڈالا یہ سنکر مجنون اُٹھا کہا کہ یارو سر پٹنے کی جگہ ہی وزرا و اُمرا نے
ہاتھ پکڑ لیا کہا کہ ای شہریار آپ قصد نہ کرین ہم جائین گے طلسم کشا کو گرفتار کر لائین گے
علاوہ اسکے توسن قریب طلسم کشا جاتے ہین اُنھین کے ہاتھ سے طلسم کشا زخمی ہوکر باغ
غزال مین پہونچے نامہ لکھیے بنام توسن کہ وہ غزال او طلسم کشا کو گرفتار کرکے بھیجدے یہ
راے سب کے پسند آئی توسن و خرطوم کو نامہ لکھا کہ ای توسن و خرطوم طلسم کشا باغ مین
غزال کے آج کئی روز سے فروکش ہی دونون کو گرفتار کرنے کا تمکو حکم دیتے ہین ایسی کبھی
طلسم کشا پر اُفتاد نہ پڑی ہوگی باغ غزال مین اکیلا ہی شاطر تک ساتھ نہین یہ نامہ روانہ کیا
توسن تاجدارون کو بھگا کر اُسی مقام پر اُترا تھا کہ نامہ لاکر ایک ساحر نے ہاتھ مین دیا توسن
نامہ پڑھکر بہت خوش ہوا کہا کہ ابھی چلکر گھیر لو یہ کہکر لشکر مین قرنا کرائی اور طرف باغ غزال کے
چلا یہان جب غزال نے سامنے نورالدہر کے عذر کیا نورالدہر نے کہا کہ ای ملکہ غزال
صاف تو یہ ہی کہ ہم تمھارے شکر گزار ہین تم اپنے باغ مین ہمکو لائین آپ سب صاحبون سے
ملاقات بدی تھی جو گذرا وہ گذرا اسکا ذکر نہ کرو اگر تمھاری خوشی ہو تو ہم یہانسے چلے جائین
غزال نے کہا کہ مین تو یہ نہین چاہتی کہ آپ میرے باغ سے جائین یہ ذکر تھا کہ چند کنیزین دوڑی
ہوئی آئین جھک کر سلام کیا عرض کی کہ حضور کیا غافل بیٹھی ہین سارا باغ گھر گیا توسن بلند رکاب
طرف در باغ کے آتا ہی کہتا ہی کہ مین ہی نے تو طلسم کشا کو زخمی کیا تھا غزال ہٹنے لگی
کہ مین جا کر سب کو ہٹائے دیتی ہون ایک سحر مین سب بھاگ جائین گے نورالدہر
نے کہا کہ ملکہ خبردار تم سحر نہ کرنا زخمی کرکے اُسکو بڑا گھمنڈ ہوا ہی ہمارا مرکب تیار کرو
کنیزون نے اسپ پریوش کو تیار کیا نورالدہر اُسپر سوار ہوے طرف در باغ کے چلے
پیچھے غزال ہی رو رو کہتی ہی ای شہریار آپ کیا غضب کرتے ہین نورالدہر نے غصے مین
جواب دیا کہ ان مقدمات مین دخل نہ دو ورنہ ہمارے تمھارے نہ بنے گی غزال خاموش ہو رہی
دروازہ کھلوا کر نورالدہر باہر نکلے توسن نے دیکھا کہ وہی جوان آفتاب جمال خورشید مثال

دروازے سے نمایان ہوا توسن نے گینڈا بڑھایا نورالدہر جا پڑے نیزہ چلا نورالدہر نے نیزہ اُسکا نکالا اُس نے قبضے پر شمشیر کے ہاتھ ڈالا نورالدہر پر وار کیا نورالدہر نے تلوار کو تلوار پر روکا اُلجھاوے سے ہاتھ نکال کر خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا کہ توسن ساری بدلگامی بھولا تلوار جو پڑی مع مرکب چار ٹکڑے ہوے توسن کا مارا جانا کہ اہالی فوج نورالدہر پر آ پڑے نورالدہر نعرہ کرکے فوج پر جا پڑے تلوار چلنے لگی عین گرمی جنگ تھی کہ صحرا سے گرد اُڑی الماس خوش رو تلاش کرتا ہوا نورالدہر کو آتا تھا شاہزادے کو جنگ میں دیکھکر شریک جنگ ہوا توسن کا لشکر بے سردار سب شکست کھاکر بھاگے جس فوج کے افسر گرفتار ہوے تھے وہ شریک ہوے نورالدہر فتح کرکے پلٹے غزال استقبال کرکے باغ مین نورالدہر کو لائین تصدق اُتارے نورالدہر آکر داخل باغ ہوے لشکر بیرون باغ اُترا فرمایا صبح کو واسطے طلسم کشائی کے جاؤنگا شب بعیش راحت گذری بوقت سحر نورالدہر نے لوح کو ملاحظہ کیا شبرنگ سے کہا کہ تم فوج اور ملکہ کے نگہبان ہو باغ سے باہر نکلے طرف صحرا کے روانہ ہوے لیکن یہ ملحوظ رہے کہ توسن کے مارے جانے کی خبر جو مجنون کو پہونچی مرحلون پر نامے لکھے کہ طلسم کشا آتا ہی ہوشیار رہنا اہالی مرحلہ مشتاق ہین کہ نورالدہر نے اسم حاشیہ لوح پڑھا داؤد حبشی حاضر ہوا مگر روتا ہوا آیا عرض کی کہ ای شہریار اب اہالی طلسم میری فکر مین ہین صورت جو طائر کی بنا رہنا تھا وہ تو وقوع ہوئی اب صورت کا مجکو اختیار ہی وہ جو قوم آتشی کا طریقہ ہی کہ جو چاہون بنجاؤن لیکن سرحد طلسمی سے نکل نہین سکتا اہل طلسم نے مجھپر راستہ روکا ہی اب جو چند مرحلے یہ باقی ہین انپر بڑی بڑی سختیان پڑینگی حضور لوح سے نہایت ہوشیار رہین ایسا نہو کہ اہالی طلسم دھوکا دین نورالدہر نے کہا کہ پروردگار حافظ و نگہبان ہی ہمکو باغ رنگین جادو مین پہونچاؤ داؤد حبشی لوٹ کر بشکل طائر بنا نورالدہر اُسکی پشت پر سوار ہوے داؤد اُڑتا ہوا جاتا ہی کہ ایک طرف سے صداے ہیبت ناک آئی کہ او داؤد طلسم کشا کو کہان لیے جاتا ہی دیکھا کہ دیو سیاہ دوڑتا ہوا آیا داؤد نے نورالدہر کو اپنے کاندھے سے اُتارا دیو نے نورالدہر پر ضرب لگائی نورالدہر نے تلوار کھینچی اُسکی وار پر ہاتھ مارا وار اُسکی کٹی اُسنے ڈنڈا کھینچ مارا نورالدہر نے اُسکو خالی دیا ہاتھ تلوار کا

دیو پر مارا کہ دیو کے دو ٹکڑے ہوئے داؤد تعریفین کرنے لگا نور الدہر نے چاہا کہ پلٹ کر پھر پشت
پر داؤد کی سوار ہون کہ صحرا سے ایک شیر پیدا ہوا اور داؤد کو منھ مین دبا کر لے بھاگا نور الدہر
دوڑے ہر چند چاہا کہ داؤد کو چھڑا دین شیر داؤد کو لیکر غائب ہو گیا شاہزادہ نور الدہر نے
لوح کو دیکھا تو نوشتہ پایا کہ باغ رنگین کا راستہ داؤد ہی کو معلوم تھا جب تک داؤد نہ ملیگا
ہو گا اسی صحرا مین سرگردان رہوگے نور الدہر چہار جانب جاتے ہین صحرا ے ہولخیز وحشت انگیز
جنگل سے نکاسی کی صورت نہین معلوم ہوتی چہار جانب پھر رہے ہین راستہ نہین ملتا تین دن
نور الدہر کو اسی پریشانی مین گذرے تیسرے دن وقت صبح لوح کو دیکھا وہی حکم نکلا کہ سوا ے
داؤد کوئی باغ رنگین مین نہین پہونچا سکتا پریشان ہو کر اپنے مقام سے اٹھے کہ ایکطرف
سے رونے کی آواز آئی کہ جیسے کوئی صدا ے درد ناک سے رو رہا ہی کہ ای لات و منات
ملک الموت کو حکم ہو کہ میری روح قبض کرے اب مجھ سے مصیبت نہین اٹھتی نور الدہر
نے ایک نخل کے سائے مین آکر دیکھا کہ ایک مرد نحیف و ضعیف بیٹھا ہوا رو رہا
ہی نور الدہر کا دل بیقرار ہو گیا قریب آکر فرمایا کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہو کیون
بلک بلک کے روتے ہو حال اپنا بیان کرو اُسنے رو کر کہا کہ ای شہریار مین اور
میرا بیٹا شیدا ے تیغ زن واسطے شکار کے اس جنگل مین آیا میرا نام فیروز تاجدار
ہی بیٹا میرا اس صحرا مین شکار کھیلتا پھرتا تھا ایک شیر پیدا ہوا اُسکو اُٹھا کر لے گیا مین اُسکی
یاد مین نہایت پریشان ہون اُسکے سوا اور کوئی اولاد نہین سلطنت چھوڑ کے آسایش
سے منھ موڑ کے اس تنہائی مین آ بیٹھا نجومی رمال جمع کیے اُن سب نے یہ بیان کیا کہ
جو طلسم مجنون کا فتاح ہوگا وہی تمھارے فرزند کو رہا کرے گا مین پیر زمین گیر دست و پا
شکستہ فتاح طلسم مجنون کو کہان تلاش کرون نور الدہر نے کہا کہ فتاح طلسم مجنون مین ہی
ہون مقام اُس شیر کا بتاؤ نام و نسب جو اپنا نور الدہر نے ظاہر کیا وہ شخص وجد کرنے لگا
کہا کہ آپ اُس سگے فرزند ہین جنھون نے ہمیشہ غربا کی دستگیری کی ہین اُسوقت مسلمان
ہونگا کہ جب میرا بیٹا مجکو ملجائیگا مقام شیر آپکو بتاؤن ایک پہاڑ ہی کہ شب کو اُسپر صحبت
عیش و جشن ہوتی ہی وہ شیر آکر مست پڑا بیٹھتا ہی جب ہم لوگ قریب کوہ کے

جاتے ہین ہاتھ پانون مین رعشہ ہوتا ہی خوف معلوم ہوتا ہی اکثر جو آگے بڑھے سائے مین پہاڑ کے جاکر بیہوش ہوے
باقی جو بچے وہ بھاگ آئے نورالدہر نے کہا مجھے اُس مقام پر لے چلو کہا کہ دن کو
تامل کیجیے قریب شام چلیے چند ملازم فیروز تاجدار کے آئے فیروز نے سامان عیش طلب کیا
نورالدہر کو بارگاہ مین داخل کیا خدمتگزاری مین مصروف ہوا جب دن قلیل باقی رہا کہا کہ اے
شہریار چلیے نورالدہر فیروز کے ساتھ چلے جب دوسرے صحرا مین آکر پہونچے دور سے
ایک پہاڑ دیکھا ویران و سنسان نہ اُس پہاڑ پر حیوان نہ انسان کف دست میدان شاہزادہ
نورالدہر نے فیروز کو علیحدہ کیا آپ لوح کو چمکاتے ہوے بالاے کوہ پہونچے ایک زرنغے
کی آڑ پکڑ کے بیٹھے شام ہوئی دیکھا کہ چند زنگی سیاہ رو پیدا ہوے اُنھون نے فرش بچھایا
مسند لگائی دست بستہ بیٹھے نورالدہر نے سُنا کہ صحرا سے شیر کی آواز آئی دیکھا ایک شیر ڈکارتا ہوا
آتا ہی جست کر کے پہاڑ پر آیا مسند پر بیٹھا غلامان زنگی سے اشارہ کیا دو غلام اُٹھے ایک قفس
لائے قفس مین ایک نوجوان بند ہی غلامان زنگی نے قفس سے اُس جوان کو نکالا شیر غلطک
مار کر ایک نازنین کی شکل بنا اب نورالدہر نے دیکھا کہ ایک نازنین مسند پر بیٹھی ہی اُس جوان
سے کہہ رہی ہی مین فتور جادو اپنے نام کی ہون مجکو قبول کر ورنہ عمر بھر قید مین رکھکر مار ڈالونگی ہمیشہ
آزار اُٹھائیگا صدمے پائیگا میرا قیدی کبھی چھوٹتا نہین داؤد جنی کہ جو طلسم کشا کا مددگار تھا
اُسکو مین نے قید کر لیا اسی صحرا مین طلسم کشا مارے مارے پھرتے ہین عمر بھر اسی مقام پر
رہین گے صحرا سے نکل نہ سکین گے کسی دن لوح بھی لے لونگی اور روز فکر مین رہتی ہون آخر
تجکو کیا عذر ہی وہ جوان جواب دیتا ہی کہ قتل کر ڈال مگر تجکو نہ قبول کرونگا جو تجھ سے ہو سکے
قصور نہ کر نورالدہر اپنے مقام سے اُٹھے نعرہ کیا او فتور جادو مین تیرے قتل کرنے کو
آپہونچا نورالدہر جو نعرہ کر کے پہونچے فتور نے جو دیکھا آواز دی کہ ارے طلسم کشا آگیا
اسکو مارلو پہاڑ شق ہوا ہزارہا زنگی تیغہاے برہنہ لیے ہوے نورالدہر پر آپڑے نورالدہر
لڑ رہے ہین ہر مرتبہ طرف اُسی کے قصد کرتے ہین زنگی نہین جانے دیتے اپنے کو قتل کراتے ہین
فتور نے کہا کہ شیدا اسے تیغزن کو تو پنجرے مین بند کرو زنگیون نے شیدا کو کھینچکر قفس
مین بند کیا کھڑے کھڑے اُسی مقام پر غائب ہوے فتور زمین پر گر کے غلطک مار کر

پر پرواز پیدا کیے اُڑکر چلی تھی کہ نورالدہر نے لوح کو دیکھا لوح مین نوشتہ پایا کہ اگر یہ نکل جائیگی پھر دستیاب نہ ہوگی نورالدہر نے دیکھا کہ قندیل فلک ہوا چاہتی ہے جلدی سے کمان کاندھے سے اُتاری تیر بحر کمان مین پیوست کیا تاک کر مارا فتور کے سینے کو توڑ کر پشت کے پار گذرا فتور زمین پر گری شعلے جسم سے نکلے زنگی جلنے لگے تھوڑے عرصے کے بعد جل کر خاک ہوے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من فتور جادو بود یکایک کوہ شق ہوا دیکھا کہ ایک قصر ہے اُسمین دو قفس لٹکے ہین نورالدہر نے بڑھکر داؤد و شیدا سے تیغزن کو قفس سے نکالا داؤد قدمون سے لپٹ گیا شیدا کو ساتھ لیکر پہاڑ سے اُترے فیروز بیٹے کو دیکھکر دوڑا بیٹے سے ملا کہا اب اپنے ملک مین جاکر سب کو مسلمان کرون دین اسلام جاری ہو نورالدہر نے فیروز و شیدا کو رخصت کیا آپ داؤد سے کہا کہ اب مجکو باغ رنگین مین پہونچادو جہانتک ہو سکے جلدی کرو داؤد نے اپنی پشت پر نورالدہر کو سوار کیا بلند ہوا تھوڑے ہی عرصے مین ایک باغ دلکشا دکھائی دیا داؤد سے کہا کہ اُتارو داؤد نے دربارگاہ پر لاکر نورالدہر کو اُتارا کہا حضور بہت ہوشیار رہیے گا سارا باغ سحر سے مملو ہے ساحرون کو آپ سے لوح لینے کی آرزو ہے نورالدہر بسم اللہ کہکر باغ مین آئے جیسے ہی نورالدہر باغ مین پہونچے غنچے چٹک کر گل ہونے لگے پھول لہرائے شاخین جھکین چاہتی ہین کہ قدمون سے لپٹ جائین نورالدہر رنگ باغ دیکھتے ہوے لوح کو ملاحظہ کرتے ہین طرف بارہ دری کے جاتے ہین یکایک ہزارہا طائر شاخون سے اُڑے غل مچانے لگے طائرون نے غل جو مچایا پہلوے باغ سے ہزارہا جادوگر اسباب سحر لیے ہوے سامنے آئے نورالدہر پر سحر کرنے لگے غلغلہ کرتے ہین کہ طلسم کشا کو گرفتار کرلو لوح چھین لو نورالدہر اُن ساحرون سے لڑ رہے ہین جس ساحر کو مارا لاشہ زمین پر گرا اور غائب ہوگیا نورالدہر حیران اسقدر ساحرون کا بلوہ ہے کہ نورالدہر نکل نہین سکتے چاہتے ہین کہ قریب بارہ دری کے پہونچون ناممکن ہے پہونچ نہین سکتے یکایک پردہ بارہ دری کا اُٹھا برق چمکی ایک ساحرہ بارہ دری سے نکلی ایک چیخ ماری کہ برق چمکی نورالدہر پر گری نورالدہر نے لوح کو چمکایا برقین غائب ہوئین رول کر ساحرون کو ہٹایا آپ ایک نخل کے سائے مین آئے لوح پر نگاہ ڈالی نوشتہ پایا کہ اسم اعظم لوح پڑھ کر دستک دو کہ رنگین جادو

ظاہر ہو جب تک اُسکو قتل نہ کرو گے یہ ہنگامہ برطرف نہ ہوگا نورالدہر نے اسم حاشیہ لوح پڑھا
دیکھا کہ ایک ساحرہ سیہ فام لباس سیاہ پہنے ہوے کھڑی سحر کر رہی ہی نورالدہر نے کمان کاندھے
سے اُتاری اسم یا مالک پڑھکر تاک کر تیر مارا سینے کو توڑ کر پشت کے پار گذرا مرتے ہی رنگین
کے ہاہو کی صدا بلند ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من رنگین جادو بود داؤد
نے آکر مبارکباد سنائی کئی مرحلے اسی باغ مین تھے نورالدہر نے بحکم لوح فتح کیے اب باہر باغ
کے نکلے باغ غائب ہوا نورالدہر تھوڑی دور چلے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی طہماس آکر
پہونچا دوسری طرف سے گرد اُڑی الماس آکر پہونچا شبرنگ ساتھ آیا دونون لشکر
مل کر اُترے نورالدہر داخل بارگاہ ہوے مجنون جادو کو خبر پہونچی کہ رنگین جادو
قتل ہوئی مرحلہ جات شکست ہوے گھبرایا مشیرون وزیرون کو جمع کیا سب نے کیفیت
بیان کی سب نے کہا کہ حضور لشکر کشی کرین طلسم کشا صحرا ے رنگین مین فروکش ہی یہ راے
مجنون کو پسند آئی سات لاکھ جادوگر تیار کیے ہوشیار آسمان سیر وزیر اعظم کو حکم دیا کہ تم لشکر
لیکر چلو مین فکر مین طلسم کشا کی جاتا ہون یا لوح لایا یا طلسم کشا کو لیا یہ کہکر مجنون جادو روانہ
ہوا ہوشیار لشکر کو لیکر چلا مجنون لشکر مین نورالدہر کے پہونچا بصورت مبدل پھر رہا ہی
کہ شبرنگ کو دیکھا واسطے انتظام لشکر کے نکلا مجنون نے سحر کیا شبرنگ بیہوش ہوا
شبرنگ کو ایک گوشے مین ڈالدیا آپ بصورت شبرنگ بارگاہ نورالدہر مین آیا نورالدہر
نے کہا کہ ای شبرنگ دریافت تو کرو سنا ہی کہ لشکر مجنون آتا ہی شبرنگ نے کہا کہ کیا
عرض کرون آج غلام کو بڑا تردد ہی ذرا حضور کنارے چلین تو عرض کرون شبرنگ کے
ساتھ کھیل کر پرورش پائی ہی ساتھ شبرنگ کے تخلیے مین آئے شبرنگ نے کہا کہ
آقا مین نے سنا ہی شب کو مجنون آیا لوح سرکار سے لیگیا غلام سمجھنا چاہتا ہی کہ کیا دشمنون نے
یہ مشہور کیا ذرا لوح تو اُتار لے غلام نورالدہر نے بلا تکلف لوح گلے سے اُتاری شبرنگ
نقلی لوح لیکر دیکھنے لگا دیکھتے دیکھتے پیچھے ہٹا ایک دہتھڑ مارا کہ نورالدہر بیہوش
ہوے لوح جھولی مین رکھی نورالدہر کی کمر مین پنجہ دیا لے اُڑا اہل لشکر نے
دیکھا کہ ایک ساحر نورالدہر کو لیے جاتا ہی طہماس گھبرا کے لشکر سے نکلا شبرنگ

ہوشیار ہو کر آیا کہا کہ ای شہریار غضب ہوا مجکو ساحر بیہوش کر کے ڈال گیا تھا طہماس نے کہا کہ آقا کو لیے جاتا ہی یہ کہکر طہماس نے اُسیوقت لشکر تیار کیا شبرنگ آگے بھاگا مگر یہ کہو گیا کہ ای طہماس تم لشکر لیکر آؤ مین آگے جاتا ہون شاید کوئی تدبیر بن پڑے یہ کہتا ہوا بھاگا طہماس نے کل لشکر تیار کیا کل لشکر کو لیکر چلا ہوشیار آسمان سیر ساحرون کو ساتھ لیے ہوے ایک مقام پر اُترا ہی ارادہ ہی کہ کوچ کرون آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا کہ منم مجنون جادو ای وزیر اعظم طلسم کشا کو مع لوح لایا یہ کہہ کے اُترا آہنگرون کو طلب کیا کہا کہ اس جوان کو مسلسل و مطوق کر کے بارگاہ مین لاؤ وزیر نے نورالدہر کو ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین طرف بارگاہ کے لیکر چلا مجنون تخت پر بیٹھا ہی لوح سامنے رکھی ہی وزرا و امرا سب جمع ہین تعریفین کر رہے ہین کہ ای شہنشاہ بڑا کام کیا مگر طلسم کشا کو فوراً قتل کیجیے انکا زندہ رہنا اچھا نہین کہ وزیر نورالدہر کو لیکر آیا نورالدہر نے کمثل اہل اسلام کے سلام کیا مجنون نے آواز دی کہ او ظالم تو نے سارا طلسم تہ و بالا کر دیا اب بچنے کی کون صورت ہی ارے جلاد کو بلاؤ شبرنگ بھی آکر پہونچا چاہتا ہی کہ جلاد بنکر جاؤن اپنے آقا کو چھڑاؤن لیکن حیران ہی کہ لوح تو تخت پر رکھی ہی مین کیونکر لوح کو اُٹھا سکتا ہون اس سوچ مین حیران کھڑا دیکھ رہا ہی جلاد سے مجنون جادو نے بہ عتاب خطاب دیا کہ جلد طلسم کشا کو قتل کر جلاد جسبت کر کے قریب نورالدہر آیا گردن پر کوسے کا خط دیا خنجر پکڑ کے آواز دی کہ ای بادشاہ طلسم مجنون حکم اول ہی سمجھ بوجھ کے دیجیے گا نبیرہ حمزہ کا قتل ہی بڑے بڑے لوگ دعوی دار خون کے ہونگے چہار سمت سے بلوہ ہوگا جان بچانا مشکل پڑیگی مجنون نے حکم دیا کہ جلد سر کاٹ لے اُس وقت نورالدہر کی بیتابی و بیقراری بے اختیار پکار اُٹھی کہ ای خالق کارساز و ای رب بے نیاز ان ظالمون کے ظلم سے نجات دے تیری ذات رحیم و کریم ہی تو سمیع و علیم ہی

قطعہ

بکن ز نور محبت چنان منور شمع	کہ افتد آتش غیرت ز جلوہ اش در شمع
بہ بزم سوختہ جانان نہ جلوہ گر گردید	نہ شست تا رُخ روشن بدیدہ تر شمع
ز یک چراغ فروغے بہر چراغ رسید	شد از تجلی یک شمع جلوہ گر ہر شمع

چراغ زندگی خلق گل شود یک روز	بپوشد از رُخ ایجاد روی انور شمع
ندید صورت پروانہ کس بہ محفل باز	بوقت صبح چو از بزم بست بستر شمع
ز نور ذات برافروز سینہ خود را	بکن بخانۂ تاریک خود منور شمع
بسوز و ساز محبت بسوخت تا ہندی	نیافت بر سرِ مجلس مقام برتر شمع

بیقرار ہوکر جو نورالدہر نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا کہ آسمان پر برق چمکی ایک ابر سیاہ پیدا ہوا مجنون نے کہا کہ صاحبزادی تشریف لاتی ہین وہ ابر قریب بارگاہ آکر پھٹا سب نے دیکھا کہ بیٹی بادشاہ کی نہایت حسین و جمیل گرد کنیزین گھیرے ہوے تخت زرین پر آیا باپ کو سلام کیا پوچھا کہ کیا کیفیت ہی کنیز دکھتی ہوئی آئی سب مرحلے ویران پڑے ہین بڑے بڑے ساحر مارے گئے سارا طلسم برباد ہوا مجنون نے کہا کہ ای نور نظر اپنا کام اپنے ہاتھ سے خوب ہوتا ہی آجتک مجکو مصاحب روکتے رہے جب خود گیا تو لوح بھی لایا طلسم کشا کو بھی گرفتار کیا اب قتل کرتا ہون کیا زندہ چھوڑونگا اب میرے ہاتھ سے کیا یہ جوان زندہ بچے گا گلگونۂ رنگین پوش نے کہا کہ طلسم کشا کہان ہی پہلو مین باپ کے آکر تخت پر بیٹھی مجنون نے کہا کہ وہ سامنے بیٹھا ہی گلگونۂ رنگین پوش نے نگاہ اُٹھا کے دیکھا کہ ایک جوان غزال چشم شیر خشم سینہ چوڑا خوبصورتی کی تیاری موے سر سراسر پریشان زلفین غلیلی خالی سبزہ رگ ہاشمی چہرے پر جوشان و خردشان جمال جہان آرا کی رعنائی آنکھین لعبینہ رشک دیدۂ غزال ابرو شک ہلال دیکھتے ہی ہاتھ پائون مین رعشہ آگیا بیشانی پر پسینہ ہر قطرہ الماس کا نگینہ آنکھین لہرائین تھر تھر کانپ کر بیہوش ہو گئی باپ کے کاندھے پر سر رکھدیا منکا ڈھل گیا ہلر جو ہوا نورالدہر نے نگاہ اُٹھائی صورت زیبا و طلعت کو دیکھا کہ ایک نازنین حور مثال پری خصال عارض ماہ تابان زلفون سے پریشانی آئینہ عارض سے حیرانی بوٹا سا قد اُسمین ثمر پستان کا ظہور یا معکوس جام بلور گلا صراحی دار شراب حُسن سے سرشار آنکھین بند بادام سے مثال معقول ہی نورالدہر نے بھی سر سر زنجیر پر رکھدیا غش آنے لگا مگر چونکہ مصیبت مین ہین اپنے کو سنبھالا مجنون نے گھبرا کر کہا کہ ارے گلاب و کیوڑا و بید مشک لاؤ چھوئی مٹی پر کیوڑا ڈال کر سنگھاؤ میری نور نظر کو کیا ہوا کنیزون نے تلوے سہلائے آنکھ کھولی باپ نے پوچھا کہ

کیون نور نظر خیر توہی مزاج کیسا ہی ملکہ نے ضبط کر کے جواب دیا کہ کچھ خود بخود دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو
آتا ہی کسی نے مجھ پر سحر نہ کیا ہو دزدیدہ نگاہ سے طرف نور الدہر کے دیکھ رہی ہین جلاد خنجر بکف
سر پر کھڑا ہی حکم کا منتظر ہی بیان دوسرا معاملہ درپیش ہی مجنون کو دوسری بات کا پس وپیش
ہی کئی مرتبہ مجنون نے پوچھا کہ ای نور نظر مزاج کیسا ہی ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا حیران ہی
کہ دل کی کیا کیفیت بیان کرون کیونکر اس شخص پر احسان کرون سوچ رہی ہی کہ ایک کنیز
کے منھ سے نکلا حضور باعث ملکہ کی بیقراری کا یہ ہوا کہ کبھی کسی کو اس طرح زنجیرون مین بندھا
نہین دیکھا ڈر معلوم ہوا خوف سے یہ کیفیت ہو گئی ملکہ گلگونہ کو پہلو ملا کہا کہ ای والد حقیقت
مین یہی کیفیت ہوئی اس گنہگار کو جو اس مصیبت مین دیکھا دل کو تاب نہ رہی غش آگیا
مجنون نے کہا کہ ای نور نظر قیدی کو یہان سے ہٹا دین باہر جا کر قتل کرین تمھارے سامنے
یہ بدعت نہ ہو ملکہ نے کہا کہ جلاد کو اسکے سر پر سے ہٹا دیجیے تھوڑی دیر ٹھہر کر قتل کیجیے مجھے بھی
اس شخص سے دشمنی ہی جی چاہتا ہی کہ اپنے ہاتھ سے قتل کرون اسکے سبب سے کیسے کیسے عزیز
مارے گئے بڑے بڑے ساحر قتل ہوے جلاد تو سر پر سے نور الدہر کے ہٹ گیا تخت پر لوح
رکھی تھی ملکہ نے ہاتھ مین اُٹھا لی مجنون نے کہا کہ ای نور نظر اسے نہ چھوؤ ہم سحر بھولے جاتے ہین
اسی لوح کے سبب سے تمام طلسم برباد ہوا بڑے بڑے ساحر اس ظالم کے ہاتھ سے قتل ہوئے
گلگونہ لوح دیکھنے لگین کہا کہ اسمین کیا لکھدیا جو ساحر گھبرا جاتے ہین سحر بھول جاتے ہین مجنون نے
کہا کہ اسمین نام خدا ے نادیدہ کے لکھے ہین اسی وجہ سے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا اگر سامری
و جمشید بھی ہوتے تو وہ بھی عاجز آتے سحر نہ کر سکتے یہ سب باتین گلگونہ نے سُنین حیران ہی
کہ اس جوان کو کیونکر بچاؤن سب اہل دربار کہہ رہے ہین کہ اسکو جلد قتل کروا ایسا نہ ہو کہ کوئی
اُفتاد پڑے صاف صاف سامری نامے مین مرقوم ہی کہ بر وقت طلسم کشا تہرا رہا آفتین آتی
ہین ملکہ لوح کو لیے سوچ رہی ہی قمبر نگ بن عمرو نے کہ خدمتگارون مین ملا کھڑا ہی تیور
جو ملکہ کے دیکھے کنیز کی شکل بنکر پشت پر آ کر کھڑا ہوا ملکہ نے جو اُسطرف منھ پھیرا اشارہ کیا
کہ لوح طلسم کشا کے گلے مین ڈال دیجیے یہ شیر دلیران سب کو شکست دیگا سب سے
سمجھ لیگا آپ اپنا کام کیجیے ملکہ حیران ہی کہ یہ کنیز میری کیا کہتی ہی کہا کہ نرگس میرے پاس تو آ

جب قریب آئی کہا کہ جو کہتی ہی کان مین کہدے شبرنگ نے کہا کہ ای ملکۂ عالم مین شہریار کا عیار ہون بس اب اسی مین بہتر ہی کہ لوح گلے مین ڈالدیجیے قتل کرنیکے حیلے سے اُٹھیے اب تامل نفرمائیے یہ کہکے شبرنگ الگ ہوا ملکہ کے دل کو تقویت ہوئی باپ سے کہنے جاتی ہی کہ لوح اب میرے ہی پاس رہیگی مجھ تک کوئی کیونکر آئیگا نہین معلوم کہ جسکے پاس لوح تھی اُسنے کیا میل کر کے لوح دیدی مجنون کہتا ہی کہ بی بی تمکو اختیار ہی جب طلسم کشا قتل ہوجائے پھر اپنی راے پر انتظام طلسم کرنا بس ملکہ نے کمر سے نیمچہ کھینچا جھپٹ کر قریب نورالدہر کے آئی کہتی ہوئی کہ او ظالم تیری وجہ سے کیسے کیسے عزیز مارے گئے اور تو زندہ بیٹھا ہی مجنون ہان ہان کرتا رہا ملکہ جھپٹ کر قریب نورالدہر کے آئین لوح گلے مین ڈالدی کہا کہ ای شہریار اُٹھیے تمام قید سحر جسم سے دفع ہوئی نورالدہر نعرہ کرکے اُٹھے ملکہ پشت پر تھرتھر کانپتی ہوئی سنگریزے زمین سے اُٹھا کر داہنے بائین پھینک مارے کئی سو جادوگرون کے سر پھٹے پتھر برسنے لگے کبھی ہاتھ ہلایا برق چمکائی شبرنگ جھپٹ کر پہلو پر نورالدہر کے آیا حقۂ آتشبازی داغ کر مارا کسی کا مُنھ جلا کسی کا ہاتھ پھُنکا سات لاکھ جادوگرون مین ہُلڑ ہوا کہ طلسم کشا نے رہائی پائی ایک سے ایک یہی پوچھ رہا ہی کہ کیا وجہ ہوئی جو طلسم کشا رہا ہوا کوئی سبب اصلی بتاتا ہی کوئی کہتا ہی کہ طلسم کشا صاحب اقبال ہی طلسم پر سراسر زوال ہی مجنون کہ رہا ہی کہ یارو جہانتک ہو سکے جانبازی و سرفروشی کرو مجنون جب آواز دیتا ہی فوج کا بلوہ بڑھتا جاتا ہی سات لاکھ ساحر سحر کر رہے ہین جسنے سحر کیا شاہزادہ نورالدہر نے لوح کو چمکایا سحر اُلٹا پلٹا اُسکے سینے پر پڑا توڑ کر پشت کو پار گذرا مجنون نے پکار کر آواز دی کہ ای یارو سحر نہ کرو طلسم کشا کو گرفتار کر لو ساحرون نے مل کر بلوہ کیا نورالدہر نے ایک ساحر کو مار کر گھوڑا اُسکا لیا تلوار غیر کی شمشیر زنی کر رہے ہین ملکہ گھبرائین کہ ساحر ہر طرف سے بلوہ کرتے ہوے آتے ہین بیقرار ہوگئین نورالدہر سے کہتی ہین کہ اپنے کو بچائیے ایسا نہ ہو کہ آپ گرفتار ہو جائین کبھی پکارتی ہین کہ ای معبود حقیقی و ای رب تحقیقی اس آفت ناگہانی سے بچالے اس بلا سے مہلت دے ای پروردگار عالم تجکو سب طرح کا اختیار ہی تو سب کا پروردگار ہی

نظم

زردے گل تو بنائی یہ گلشن چہرۂ زیبا	گئی ظاہر زہر سرو سہی حسن قد رعنا

توازقامت بہر جانب قیامت کردهٔ برپا — تو افگندی ز حسن دلربا اندر جہان غوغا
بحسن یوسفے خود کرده بودی گرم بازاری — تو خواندی سوے خود بہر خریداری زلیخا را
چہ اسکندر چہ دارا و چہ جمشید و چہ افریدون — کند چون و چرا در حکم تقدیرت گرا یارا
زہر آئینہ در چشم زمانہ جلوہ گر گشتی — زہر شکل و زہر صورت تو بنمودی رُخ زیبا
منم از کمترین بندگانت بندهٔ ہندی — بحال بندهٔ خود یا الٰہ العالمین بخشا

بلک بلک کر جو فلگونہ نے دعا کی شبرنگ آمین کہ رہا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی دیکھا کہ ہزبر بیشۂ کلنگان صاحب ساطور گران صف شکن وصفدر طہماس بن عنقویل دیو پرور مع کل فوج کے آکر پہونچا نعرے کی جو اپنے آقا کی آواز سُنی وہین سے ساطور کھینچا بجا پڑا کل سردار آکر لڑنے لگے یا تو اُن سب نے سحر موقوف کیا تھا یا سحر بھی کرنے لگے مگر کچھ کارگر نہین ہوتا دو حملون مین کئی لاکھ آدمی مارے گئے مجنون نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ کل فوج طلسم کشا کی آگئی گھبرایا قصد ہوا کہ نکل جاؤن اپنے کو خدمت مین خداوند ہفت پیکر کی پہونچاؤن وہ ضرور مدد کرین گے یہ سوچکے زمین پر گرا غلطک مار کر پر پرواز پیدا کیے بلند ہوا گلگونہ نے پکار کر کہا کہ اے شہریار بادشاہ طلسم نکلا جاتا ہی اگر یہ نکل گیا فساد برپا کریگا سرکار کی تکلیف بڑھیگی نورالدہر نے سر اُٹھا کے دیکھا کہ مجنون پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوا ہی آسمان پر تھرا رہا ہی ساتھ والون کو آواز دیتا ہی کہ یارو نکل چلو اب ٹھہرنے کا موقع نہین ہی خدمت مین خداوند ہفت پیکر کی چلکر انتظام کرونگا ہفت پیکر کی قدرت آج کل مثل آفتاب کے روشن ہی ساتھ والے بلند ہوتے جاتے ہین شاہزادہ نورالدہر نے کمان کیانی دوش سے اُتاری تین بھال کا تیر بحیر کمان مین پیوست کیا تاک کر مارا کہ سینہ پُر کینۂ مجنون پر پڑا سینے کو توڑ کر پشت سے پار گذرا مجنون زمین پر گرا تڑپ تڑپ کر جان دی جادوگر بھاگنے لگے افسر کلان رومال سے ہاتھ باندھکر سامنے آیا عرض کی کہ حضور امان دین سب بصدق دل مسلمان ہوتے ہین افسر کا نام اکوان برق بار ہی نورالدہر نے امان دی بارہ ہزار جادوگر مطیع اسلام ہوے اکوان برق بار نے عرض کی کہ حضور کا کیا مدعا ہی نورالدہر نے کہا کہ طلسم ہفت پیکر مین ہمارے بزرگ قید ہو گئے ہین اُنکی رہائی کو جاتے ہین اکوان نے عرض کی کہ غلام کو حضور ساتھ لین راستہ بتاؤنگا تا بہ ہفت پیکر

پہونچاؤنگا نور الدہر نے آکر خزانہ طلسمی نکلوا لیا کئی سی چھکڑا مال و اسباب کا نکلا ارابے لدوا کے ساتھ لیے اول آکر قلعۂ فیروزہ پر پہونچے فیروز تاجدار سے اُسکے بیٹے کو ملایا تین دن اُسی مقام پر قیام کیا تمام فوج ساتھ ہوئی اکوان برقبار نے ایک ابر بنا کر اُسپر بارہ ہزار جادوگرون کو سوار کیا ملکہ ہوشربا نے اپنی بہن نسیم کو رہا کیا ملکہ گلشن کو اُسی قلعے پر چھوڑا قلعہ دار سے سفارش کی کہ انکو کوئی تکلیف نہ پہونچے ہوشربا و نسیم و نرگس بھی ساتھ ہوئین اُسی ابر مین یہ جادوگرنیان بھی مخفی ہین اس شوکت و شان سے شاہزادہ نور الدہر طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتے ہین دیکھیے کہان پہونچین کہ پہونچنا انکا تحریر ہوگا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان ایج نوجوان بیان ہوتے ہین ـ ساقی نامۂ مصنف

پلا ساقیا ساغر لالہ فام
کہ ساقی نے مشہور کر دی خبر
گُل و غنچے ہین جوش مین سر بسر
کہ گل کو خبر مل گئی گوش کی
مجھے زلف سنبل کا آتا ہی دھیان
جو تقریر ہی بس وہ تحریر ہی
ہوئی مست دیوار پر فاختہ
کہ جان حزین آج بیتاب ہی
عرے ساقی دلکش و مہ لقا
کہ رنگ چمن کے ہین مشتاق ہم
قم داستان جلالت لکھون
کہ اب رنگ پر آگئی ہی کتاب

کہ بنت العنب سے کرون مین کلام
بہار گلستان کی آمد ہوئی
صبا دے رہی ہی خوشی کی خبر
صبا آج کرتی ہی اٹکھیلیان
کرین بلبلین اتفاق زبان
سر سرو قمری کو کو کو پہ ناز
چمن پر اُٹھائے نظر فاختہ
چہکتے ہین طائر بوجہ حسن
مجھے لطف گلشن کا سامان دکھا
کہ سب بلبلین بھی نوا سنج ہین
کہ ہر اک کو ہو شوق قصہ پڑھون

نہال تمنا ہوا بارور
قم نظم اشعار ہین کد ہوئی
کہ آمد ہی رندان ذیہوش کی
عجائب غرائب چمن کا سمان
یہی آمد گُل کی تدبیر ہی
چمن مین ہر اک جا نشیب و فراز
چمن صاف سر سبز و شاداب ہی
کہ ہی رنگ پر آج سارا چمن
پلا جام صہبا سے لطف و کرم
کہ غنچون کی مٹھی مین بھی گنج ہین
چل اے ساقی سیم تن لاجواب

چہرہ محرران داستان دلستان و راقمان اخبار گوہر فشان

اس داستان حیرت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین نظم

مغنی فغان کہ آمد بجان

درین زیر نہ پردۂ آسمان
درین پردہ آواز نامم چونی
بہ احوال جم یا بہ احوال کی

حال کیفیت مآل ایرج نوجوان تحریر کرتا ہون کہ جنگ ہمراہی شاہزادہ نور الدہر سے جو علیحدہ ہوے نقابدار زرین پوش نے لاکر بارہ کوس پر چھوڑا کہ پھر جاکر نور الدہر سے نہ مقابلہ کرین نقابدار تو چلا گیا ایرج نوجوان نے شاپور سے کہا کہ ای شاپور نور الدہر نے اسباب شوکت پیدا کیا مین بھی چل کر پہونچون قبلہ وکعبہ کی رہائی میرے ہاتھ سے ہو بڑی ذلت ہی کہ اگر کشتی گیر زادے نے رہا کیا اور بڑا باعث خرابی ہی اس مقدمے مین دل کو بیتابی ہی شاپور نے عرض کی کہ بسم اللہ حضور تشریف لے چلین تو کیفیت ظاہر ہو چل کر زمین ہفت پیکر پہ لا دین گے ایرج ایک جانب چلے ایک صحرا مین جاکر اُترے سب لشکر فروکش ہوا ایک نخل سامنے دیکھا کہ ہزارہا طائر اُسپر بیٹھے ہین زمزمہ سرائی کر رہے ہین ایرج ٹہلتے ہوے قریب نخل پہونچے کہا کہ باغبان قضا و قدر نے کسقدر نخل کو سرسبز و شاداب کیا ہی جیسے ہی قریب نخل پہونچے طائر اُڑے ایک طائر نے سایہ اپنا ایرج پر ڈالا جیسے ہی عکس طائر کا ایرج پر پڑا اُس مقام پر غبار بلند ہوا تھوڑی دیر کے بعد غبار دفع ہوا ظاہر ہوا کہ ایرج غائب ہوے شاپور شیر دل تو سرداروں کے خیمے استاد کرا رہا تھا یہ شنکر دوڑا آیا خبر سُنی کہ ایرج اسوجہ سے غائب ہوے شاپور نے سردارون کو اشارہ کیا کہ یہ مقام عجائب و غرائب ہی لشکر تو یہاں سے ہٹا لیجاؤ مین تلاش مین آقا کی جاتا ہون شاپور شیر دل ایکجانب بھاگا نیلم و فیلم نے تین کوس ہٹکر لشکر اُتارا شاپور کو تین دن اُسی صحرا مین گزر گیے دن بھر ہر وہی کرتا ہی شام کو کسی مقام پر پڑ رہتا ہی چوتھے دن آقا کے واسطے پریشان ایک نخل کے سائے مین بیٹھا ہوا ہی سامنے جھیل ہی طائر آتے ہین پانی پی کے چلے جاتے ہین کہ شاپور نے دیکھا ایک عقاب بزرگ اُڑتا ہوا آسمان سے آیا گلے مین ایک نامہ بندھا ہی پانی کو دیکھکر اُترا شاپور کو خیال ہوا کہ یہ عقاب ساحر ہی کیا عجب ہی کہ کسی کا نامہ لیے جاتا ہو خدا اسکا انجام بخیر کرے یہ سوچکر ایک پتھر مارا عقاب کا سر پھٹا اندھیرا ہو گیا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من عقاب جادو بود شاپور شیر دل نے آکر گلے سے اُسکے نامہ کھولا اُسکو پڑھا طرف سے عنوان جادو کے مرقوم تھا کہ ای ملکہ سیمتن یہان معرکہ درپیش ہی ایک لشکر آکر صحراے نگارستان مین اُترا ہی اُسکے افسر ایرج کو قید کر لیا آپ تشریف لائیے تو ایرج نوجوان کو خدمت خداوندی مین روانہ کرین شاپور شیر دل مضمون نامہ دیکھکر خوش ہو گیا رنگ و روغن عیاری کا نکالکر عقاب کی شکل بنا نامہ

کمر مین رکھا تلاش سیمتن مین چلا دوسرے دن دیکھا کہ ایک باغ سامنے ہی لیکن دروازہ باغ کا بند ہی شاپور شیردل ایک نخل کے سائے مین بیٹھ گیا اس فکر مین کہ کوئی اندر سے نکلے تو حال دریافت کرون دروازہ کھلا ایک کنیز نکلی اُسنے پکار کر آواز دی کہ عقاب جادو کہان سے آتے ہو شاپور نے بڑھکر کہا کہ صاحب میرے ہوش درست نہین ہین صحرا مین آتا تھا تخت خداوند ہفت پیکر کا جو اُڑتا ہوا نکلا مجھپر اُسکا سایہ پڑ گیا کئی دن سے دیوانہ وار پھرتا ہون کسی کو نہین پہچانتا غالباً سیمتن کو ڈھونڈھتا ہون کنیز نے کہا کہ یہی باغ سیمتن ہی چلو ملکہ کے پاس لیچلون عنوان جادو کے پاس سے آتے ہو گے شاپور شیردل اُٹھ کھڑا ہوا ساتھ کنیزون کے باغ مین آیا سیمتن بارہ دری مین مع کنیزون کے بیٹھی ہی عقاب نقلی نے نامہ پیش کیا ملکہ نے پڑھکر کہا کہ عقاب ہم چلین گے شاپور نے ایک گوشہ مین آکر مقام کیا جب دن چڑھا ہاتھ منھ دھویا گائین آکر گانے لگین سیمتن نے دیکھا کہ سب تعریفین کر رہے ہین عقاب جادو منھ پھلائے بیٹھے ہین کہا کیون عقاب تمھین گانا گائن کا پسند نہین آیا عقاب نے سر جھکا کر کہا کہ حضور آج جو سایہ تخت خداوند ہفت پیکر مجھپر پڑا کسی نے میرے گلے پر بھی ہاتھ پھیرا اور کہا کہ تجکو علم موسیقی کا ہمنے بادشاہ کیا ہین امیدوار ہون کہ ایک غزل مجھ سے سنیے شاید یہ حکم منجکو حقیقت مین ہوا ہو سیمتن نے کہا کہ ہان میان عقاب سنین شاپور شیردل بیچ مین آ بیٹھا گنگنا کے یہ غزل شروع کی نظم

بریز اُسکے ہاتھ مین ساغر شراب کا | بنتا ہی عکس رُخ سے کٹورا گلاب کا
وہ مست ناز اگر کرے نظارہ آب کا | لبریز ہو شراب سے شیشہ حباب کا
رکھتا ہی چرخ اوج کسی کا کب ایک دن | ہوتا ہی دوپہر مین زوال آفتاب کا
ہم زائران ساقی کوثر ہین واعظا | کشتی ایاغ کی ہو تو دریا شراب کا
ای میکشو یقین ہی نکلے بط شراب | وہ مست ناز توڑے جو بیضہ حباب کا
راحت طلب کرون تو ملے آسمان سے رنج | حاضر ہو موت ابھی جو خیال آئے خواب کا
جو ہی حسین اُسکو ہی نفرت جہان سے | ہوتا نہین اودھر کبھی منھ آفتاب کا
پیری مین شعلہ رویون سے خالی کنار ہی | کیونکر گذر کمان مین ہو تیر شہاب کا
ناسخ شراب پی شب تاریک ہی تو کیا | محتاج آفتاب نہین ماہتاب کا

اس رنگ مین شاپور نے یہ غزل گائی کہ سیمتن بیقرار ہو گئی کہا اے عقاب جادو حقیقت مین تمکو
علم موسیقی کا خداوند ہفت پیکر نے عالم کیا خوش آواز صدا مین سوز و گداز شاپور شیردل نے کہا
کہ ذرا کنارے چلیے مین کچھ اور بھی عرض کرونگا سیمتن بلا تکلف اُٹھی شاپور شیردل تخلیے کے
خیمے مین سیمتن کو لایا باتین کرتے کرتے حباب مار کے بیہوش کیا زبان مین سوزن دیا ایک ستون
سے سیمتن کو باندھا تصویر ایرج کی نکالی سیمتن کو ہوشیار کیا اپنی صورت اصلی بنائی پہلے تصویر
ایرج نوجوان دکھائی کہا کہ اے ملکۂ عالم مین اُس شیر کا عیار ہون کہ جسے عنوان جادو نے قید
کیا ہے اگر آپ چل کر مدد کرین تو اُس شیر کو چھڑا لائین سیمتن تصویر ایرج نوجوان پر مائل ہوئی اشارہ
کیا کہ سوزن نکال مین تیرے ساتھ کد و کاوش کو موجود ہون شاپور شیردل نے سوزن نکالی
سیمتن نے کہا کہ اے مہتر والا گہر اب مین تمکو پکڑ لون تو کیا کرو تمنے بڑا میرے ساتھ مکر و فریب
کیا شاپور نے کہا کہ اب بھی کیا مجال دیکھو کنیزین باہر سے جھانک رہی ہین سیمتن پلٹی شاپور نے
حلقہاے کمند مارے پھر حباب مار کر بیہوش کیا تین مرتبہ سیمتن کو ہوشیار کیا سیمتن بگڑی اور شاپور
شیردل نے بیہوش کر لیا تیسری مرتبہ دل سے مطیع ہوئی کہا کہ اے شاپور تیرا مثل نہین ہے مین امتحان
کرتی تھی مین تیرے ساتھ چلنے کو موجود ہون لیکن تم وہی عقاب جادو کی شکل بنو شاپور
شیردل اُسی شکل پر تیار ہوا سیمتن باہر آئی کنیزون سے کہا کہ ہم عنوان کی ملاقات کو جاتے ہین
تم یہان ہوشیار رہنا یہ کہکے تخت سحر تیار کیا شاپور شیردل کو اپنے پاس بٹھا لیا طرف قلعۂ
عنوان کے روانہ ہوئین عنوان جو ایرج کو قید کر کے لایا ہے سیمتن کو خراج دیتا ہے مشتاق ہے
کہ ملکہ آئین تو قیدکو روانہ کردن کہ تخت سیمتن کا آ کر پہونچا عنوان جادو نے ملکہ سیمتن کو لا کر
تخت پر بٹھایا سب کیفیت بیان کی کہ نبیرۂ حمزہ طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتا تھا مین صحرا سے
گرفتار کر لایا سیمتن نے کہا کہ قیدی کو ہمارے سامنے لاؤ عنوان نے ایرج نوجوان کو دربار
مین بلوایا ایرج نوجوان نے آ کر مثل اہل اسلام کے سلام کیا خانۂ زنجیر مین غل ہے ہر ہونٹھ برگ گل
ہے سیمتن بیقرار ہو گئی مسکرا کر کہا کہ کون نبیرۂ حمزہ طلسم ہفت پیکر کا قصد کیا اپنی جان کا کچھ خوف
نہین ایرج نوجوان نے جو جمال سیمتن دیکھا سر جھکا لیا سیمتن نے عنوان سے کہا کہ اے
عنوان جادو قیدی ہم لیکر جائین گے تخت پر اس جوان کو سوار کیے لیتے ہین کوہ ہفت رنگ پر

پہونچا دینگے جاتے ہی قدرت کے سامنے سجدہ کرینگے کئی فرزندان صاحبقران وہان اسی حال
سے موجود ہین عنوان جادو نے کہا کہ آپکو اختیار ہو سیمتن نے ایرج کو تخت پر سوار کیا
عقاب نقلی کو ساتھ لیا عنوان جادو سے کہا کہ یہ ساحر ہوشیار ہی ساتھ رہیگا یہ کہکر تخت اُڑایا
طرف قلعہ سیمین عذار ان کے روانہ ہوئین راہ مین شاپور نے سب حال اپنا ظاہر کیا سیمتن
نے ایرج کو قید سے رہا کر لیا کہا کہ ای شہریار تا بہ کوہ پہونچنا بہت دشوار ہی مین کنارے پر
طلسم کے رہتی ہون کہ اس طلسم کا طلسم میمون نام ہی میمون تاجدار حاکم ہی آپ نے سنا ہوگا
جب آپ اس طلسم کو فتح کرین تب سات طلسم ہفت پیکر کا کھلیگا ایرج نے کہا کہ مین ضرور جاکر
فتح کرونگا سیمتن نے کہا کہ یہ بھی مین نے سنا ہی طلسم مجنون کو نئی پوتے مین صاحبقران کے
انھون نے فتح کیا ہی طرف طلسم ہفت پیکر کے گئے یہ سنکر ایرج بہت گھبرائے کہا کہ ملکہ آج ہی
لوح کی فکر کرو سیمتن نے عرض کی کہ ای شہریار لوح بڑے شخص کے قبضے مین ہی مقام علامت
دکھا دونگی ایرج نوجوان نے کہا کہ مین آج ہی داخلہ کرونگا ملکہ بڑا اہتمام افسوس ہی گروہ
لشکری گیا ہی پہلے طلسم مین پہونچگیا مقدمہ رہائی میرے قبلہ وکعبہ کا ہی بڑی مشکل پڑ گئی تم چل کے
مجھکو مقام علامت بتا دو مین جان دونگا یا طلسم مین جاؤنگا اپنے قلعے پر مجھکو لیجا کر کیا کرو گی اسیطرح
سے مجھکو مقام بتا دو شاپور شیر دل نے اشارے سے سیمتن سے کہا کہ یہ مزاج کے بڑے
جاہل ہین آپنے ذکر نورالدہر بن بدیع الزمان کا کر دیا اپنے ہوش مین نہین ہین سیمتن نے
کہا کہ ابھی وہ کئی مقام پر رو کے جائینگے صاحبان ور بند سد راہ ہونگے جب اس طرح
سیمتن نے کہا تب ایرج خاموش ہوے قلعے مین آکر پہونچے سیمتن نے سب ساحرون کو
جمع کیا ستر اسی ہزار ساحر ہین سب کو مطیع اسلام کیا اُنسے کہا کہ شاہزادے کو بر سر علامت طلسم
لیجاؤ مین فکر مین لوح کے جاتی ہون چند ساحر ایرج کے ساتھ ہوے سیمتن اُسیوقت پر پرواز
پیدا کر کے روانہ ہوئی ایرج ساتھ ان چند ساحرون کے قلعے سے باہر نکلے ہین پانچ کوس راست
طی کیا ہی کہ ایک پہاڑ دیکھا نہایت بلند اور مرتفع ہی ہزارہا طاؤسان زرین بال بر سر کوہ رقص
کر رہے ہین ایرج نے ایک گنہگار سے کہا کہ تو اس پہاڑ کو چھو کر چلا آ ہم تجھے رہا کر دینگے
گنہگار چلا جیسے ہی سامنے مین کوہ کے پہونچا طاؤس رقص زیادہ کرنے لگے جب درۂ کوہ قریب رہا

گنہگار نے دیکھا اندر سے پہاڑ کے ایک نازنین مہ جبین خرامان بصد ناز و انداز نکلی کنیزون نے
دو کرسیان بچھا دین ایک کرسی خالی ہی جب وہ جوان قریب پہونچا اُس مہ جبین کو دیکھکر عاشق ہوا اشعار
عاشقانہ پڑھنے لگا اُس مہ جبین نے مسکرا کر کہا کہ ای عاشق صادق کیون بیقرار ہوتا ہی میرے
پاس آ یہ جوان جا کر کرسی پر بیٹھا اُسنے اپنے ہاتھ سے جام شراب لبریز کر کے دیا یہ مبہوت جام بلا تکلف
پی گیا نشہ جو ہوا چاہتا ہی کہ اُس نازنین پری چہرہ سے لپٹ جاؤن اُس نازنین نے جھڑک کر کہا کہ
دیکھ ادب سے نہین بیٹھتا ایسا نہو کہ میرا شوہر آ جائے یہ کب مانتا ہی چاہتا ہی کہ لپٹ جاؤن جب
اُس نازنین نے آواز دی کہ ای خونریز جلد آ دیکھ یہ میرے ساتھ بے ادبی کرتا ہی یہ جو اُس نازنین
نے پکار کر کہا درۂ کوہ سے آواز آئی کہ ارے کون ہی وہ مبہوت دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک زنگی قوی
تن قوی من تیغہ برہنہ ہاتھ مین دہن سے للکارتا ہوا آتا ہی کہ او بے ادب پرائے ناموس پر
دست انداز ہوتا ہی اُس گنہگار نے جو زنگی کو تلوار کھینچے ہوے دیکھا چاہا کہ بھاگون اُس نازنین
نے دامن تھام کے کہا کہ کیسا مرد ہی جو بھاگتا ہی یہ سنتے ہی وہ گنہگار بھی پلٹا زنگی نے ہاتھ تلوار کا
مارا گنہگار کے دو ٹکڑے ہوے نازنین کا ہاتھ تھام کر اندر درے کے چلا گیا وہی طاؤس جو سر کوہ
بیٹھے تھے رقص کرنے لگے ایرج نے جو یہ معاملہ دیکھا قصد کیا کہ جاؤن شاپور نے کہا کہ
ای شہریار شب کو دعا کیجیے دیکھیے غیب سے کیا حکم ہوتا ہی ایرج نے تامل کیا شاپور شیر دل نے
عبادت خانہ آراستہ کیا ایرج نے نماز مغرب پڑھکر دعا مانگنا شروع کی شاپور باہر سے سن رہا ہی
کہ ایرج دعائین مانگ رہے ہین پہر رات رہے دعا مانگتے مانگتے ایرج بیہوش ہوے عالم
خواب مین ایک مرد بزرگ کو دیکھا کہ فرماتے ہین ای نور نگاہ صاحبقران کیا مطلب تمہارا ہی ایرج
نے بھی اُس حیرانی و پریشانی مین مطلب فتاحی طلسم بیان کیا اُن بزرگ نے فرمایا ای نبیرۂ حمزہ
جس راہ سے گنہگار گیا اُس راہ سے اگر لاکھ آدمی جائین گے بلا مین پھنسین گے داہنے پر
کوہ کے ایک چشمۂ آب ہی اُسمین اپنے کو گرا دو سرحد طلسم میمون مین پہونچو گے ایرج نے چاہا
کہ کچھ اور پوچھون آنکھ کھل گئی وقت سحر تھا اُٹھکر نماز ادا کی جب نماز پڑھ چکے شاپور سے سب حال بیان
کیا شاپور نے کہا بسم اللہ ایرج مسلح ہوے شاپور دیکھ رہا ہی کہ جب ایرج سرا یۂ کوہ مین
پہونچے وہی نازنین پیدا ہوئی آواز دیتی ہی کہ ای جوان اس طرف آ مین تیری متلاشی تھی ایرج نے

کچھ جواب نہ دیا برابر اُس چشمے کے پہونچے بلا تکلف اپنے کو چشمے مین گرا دیا یہ معلوم ہوا کہ مین کسی سے باتین کر رہا ہون اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک شہر وسیع مین پایا جو دیکھتا ہی وہ اوصاف ایرج بیان کرتا ہی کہتا ہی کہ کیا جوان حسین ہی ایک طرف سے چند سپاہی پیدا ہوے ایک سپاہی نے آکر ایرج کا ہاتھ پکڑا کہا کہ چلو تمھین بادشاہ بلاتے ہین ایرج نے ہاتھ چھڑا کر کہا کہ او بیہودہ ہاتھ پکڑتا ہی کیا ہم تیرے بادشاہ کے نوکر ہین اُس سپاہی نے کہا کہ ای جوان تجکو چلنا ہوگا ایرج نے تلوار کھینچی سپاہی نے سونٹا اُٹھایا ایرج نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ سپاہی کے دو ٹکڑے ہوے اُن سب نے مل کر ایرج پر بلوہ کیا ایرج لڑنے لگے پانچ چھ سپاہی قتل کیے ہین کہ ڈنکے پر چوب پڑی دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر سوار بارہ ہزار فوج ساتھ آتے ہی اشارہ کیا کہ اس جوان کو گرفتار کرلو چہار طرف سے فوجین ٹوٹ پڑین ایرج لڑ رہے ہین جب دس بیس آدمی مارے گئے اُس بادشاہ نے کہا یارو یہ جوان بڑا ظالم ہی اُس شخص کو چہار جانب سے گھیر کر گرفتار کرلو کمند انداز ایرج پر ٹوٹ پڑے ایرج کو از دحام بلوے سے گرفتار کیا کشان کشان لیکر بارگاہ مین آئے وہ بادشاہ تخت پر بیٹھا کہا کہ کیون ای جوان تو نے ملازمان شاہی کو کس واسطے قتل کیا ایرج نے کہا کہ تمھارے سپاہی نے بلا وجہ ہمارا ہاتھ پکڑ لیا میرے ہاتھ سے مارا گیا بادشاہ نے کہا کہ ایک شخص نے پچیس آدمی قتل کیے اسکو قید خانے مین لیجاؤ کشان کشان ایرج کو لاکر قید خانے مین چھوڑا ایرج نے دیکھا کہ مکان تنگ و تاریک تھا اُس مقام پر چھوڑ کر دروازہ بند کیا باہر براے نگہبانی بیٹھے ایرج نے بلکنا شروع کیا دعائین مانگ رہے ہین کہ ای پروردگار اس قید سے مجکو نجات دے دو پہر رات گئے زمین شق ہوئی سیمتن پسینے پسینے نکلی کہا کہ ای شہریار کل صبح کو وہ بادشاہ پھر آپ کو طلب کرے گا یہ انگوٹھی آپکو دیتی ہون یہی دستگیری کرے گی وہ سوال کرے گا کہ ایک پہلوان سے مقابلہ کیجیے اگر اُسکو زیر کیجیے گا تو آپ کی رہائی ہوگی وہ پہلوان ساحر ہی جب اُس سے مقابلہ ہو انگشتر چمکا کے اُسکی کمر مین ہاتھ دیجیے گا اُٹھا کر بادشاہ پر مار دیجیے گا آپ اپنے کو ایک صحرا مین پائینگے مین آکر تدبیر لوح بتاؤنگی آئندہ آپ کا اقبال ہی مین نے بمشکل اپنے کو یہانتک پہونچایا کہکر غرق زمین ہوئی اور غائب ہوئی صبح کو ایرج طلب ہوے پہلوان کے مقابلے کو بادشاہ نے کہا ایرج راضی ہوے پہلوان آیا ایرج کی قید کاٹی گئی جب مقابلہ ہوا ایرج نے وہی حرکت کی کہ اُس جوان کو اُکھیڑ کر تخت پر مارا تمام دربار جلنے لگا ایرج کی آنکھین بند ہوئین اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک صحرا مین

پایا پہلے نخل سے سیمتن پیدا ہوئی اور کہا کہ ای شہریار سامنے کوہ آتشبار ہی وہان اپنے کو پہونچایے اگر آتشبار
کو مارا اُسکی بہن ہی دخان جادو اگر اُسنے آپکی اطاعت کی تو اُسکی معرفت لوح کا پتہ ملے گا کنیز براے
جانبازی حاضر ہوگی یہ کہکر سیمتن تو غائب ہوئی ایرج طرف کوہ آتشبار کے چلے لیکن میمون جادو
تخت پر بیٹھا تھا کہ کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من پیران جادو بود گھبرا کر کہا کہ ارے دریافت تو کرو
جو مالک درہ اول طلسم ہی اُسپر کیا افتاد پڑی چند ساحر گئے تھوڑی دیر مین پلٹ کر آئے کہا کہ وہ شہر ویران
پڑا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ آسمان سے ایک ساحر آیا کتاب لیے ہوے کہا کہ بادشاہ طلسم عمر طلسم تمام
ہوئی طلسم کشاے اصلی طلسم مین آگیا پیران جادو مارا گیا اب طلسم کشا طرف کوہ آتشبار کے جاتا ہی ضرور
کچھ وہان فتور ہوگا جلد انتظام کیجیے ورنہ طلسم ہاتھ سے جائیگا میمون جادو نے کاہن طلسمی کو رخصت
کیا ایک نامہ آتشبار کو لکھا کہ ای آتشبار طلسم کشا تیرے کوہ کی طرف آتا ہی اُس سے بہت
ہوشیار رہنا آتشبار کو یہ نامہ پہونچا آتشبار یہ سُنکر جل گئی اپنے مقام سے اُٹھی کہا کہ مین طلسم کشا
کو گرفتار کر لاؤن دیکھون میرے ہاتھ سے کیونکر بچتے ہین یہ کہکے اسباب سحر ہاتھ مین لیکر نکلی سامنے
دیکھا کہ ایک جوان حسین آتا ہی اُٹھا کر اُسنے ایک گولہ مارا ایرج لڑکھڑا کر گرے آتشبار نے
گرفتار کیا دیکھا کہتی ہوئی چلی کہ او نگوڑے تجھے یہ راستہ کسنے بتایا ملک پیران کیونکر تباہ ہوا کسنے یہ راستہ
بتایا کشان کشان اپنے قصر مین لائی آواز دی کنیزین حاضر ہوئین کہا زنگن کو بلاؤ اور بوا دخان کو خبر کرو
کہ آکر قتل طلسم کشا دیکھین آج ہملوگ گھی کے چراغ روشن کرینگے کہ طلسم کشا قتل ہوگا صاف صاف کتاب
سامری مین مرقوم ہی تمام جاننے والون مین دھوم ہی کہ جب ملک پیران برباد ہوگا پھر طلسم میمون
نہ بچیگا کنیزین دوڑی ہوئی گئین زنگن کو اور دخان کو بلا کر لائین دخان کی جو نگاہ جمال ایرج پر پڑی
عاشق ہوئی کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا اس حال مین ایرج کو پایا مشکین بندھی ہوئین گریبان پھٹا ہوا
بال سر کے پریشان دیکھکر منتشر ہوئی کہا کہ کیون بوا آتشبار اس بیچارے نے کیا خطا کی یہ بھولی بھولی
صورت تم غصے مین کانپ رہی ہو وہ پیران میٹھا تمھارے چہرے کو دیکھ رہا ہی آتشبار نے کہا
کہ بوا یہ طلسم کشاے اصلی ہی پیران قتل ہوا ملک تباہ ہوگیا میری فکر مین آیا تھا مین نے گرفتار کیا
آج حکم سامری و جمشید مین خلل پڑا جو وہ لکھ گئے ہین اُسکے سراسر خلاف ہوا صاف لکھا
ہی کہ طلسم کشا کو موت نہین دیکھو ہم ابھی قتل کرتے ہین یہ کہکے زنگن کو اشارہ کیا دخان نے کہا

کہ بوا کئی ہزار آدمی اسی جرم مین قید ہین آج تک نہین ثابت ہوتا کہ طلسم کشاے اصلی کون ہی پیر ان بادشاہ نحیف وضعیف تھا کسی وجہ سے قتل ہوا اسکا کیا اعتبار ہی میرے نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ اس جوان کو قید سے چھوڑ دو دوبارہ اسنے کہا کہ بوا میری خوشی یہ ہی کہ اس جوان کو رہا کرو دہر آ طلسمی مین بھٹکتا پھرے گا جان بچانا مشکل پڑے گی تم کیون اسکے خون سے ہاتھ بھرو آتشبار نے کہا کہ مین ضرور قتل کرونگی تم بوا جاؤ تمھین اسوقت کیا ہوگیا کیسی باتین کرتی ہو مین ابھی اسکو قتل کرتی ہون زنگن سے اشارہ کیا کہ سر کاٹ لے زنگن نے تلوار کھینچی چاہا کہ ایرج کا سر کاٹے دخان نے ہاتھ ہلا دیا برق گری زنگن کے دو ٹکڑے ہوے مرنا زنگن کا تھا تو آتشبار اُٹھی کہتی ہوئی کہ بوا تمنے زنگن کو کیون قتل کیا دخان نے کہا کہ مین تمھین قتل کرون گی آتشبار نے گولہ مارا دخان و آتشبار سے سحر چلنے لگا دو چار سحر آپس مین چلے تھے کہ زمین سے ایک ریگ ماہی پیدا ہوئی تڑپ کر آتشبار پر گری کہ سینے کو توڑ کر پار گذری نعرہ کیا کہ منم سمیتن کنیزون کو قتل کیا دخان بھی شریک ہوئی دخان و سمیتن نے مل کر کنیزون کو قتل کیا اب سمیتن و دخان ایرج کو لیکر قصر مین آئین سمیتن نے کہا کہ اے دخان لوح کا پتہ شاہزادے کو بتاؤ دخان نے کہا کہ مین جان سے کوشش کو حاضر ہون اصل حال یہ ہی کہ باغ زنگار رنگ خطا کار جادو اُس باغ کی مالکت ہی اُسی کے پاس لوح ہی وہان کیونکر رسائی ہو سمیتن نے کہا کہ مین لیکر اُنکو جاؤن کنیز کی شکل بنا دون ایرج نے کہا کہ مین بشکل کنیز نہ جاؤنگا اگر یہ بات مشہور ہوگئی کشتی گیر زادہ ہنسے گا اپنے مقام پر کہیگا کہ کنیز کی شکل بنکر گئے میرے واسطے باعث بدنامی ہی دخان نے کہا کہ مین بصورت اصلی لیجاؤنگی تم سمیتن عقب مین آؤ جو کچھ ہوگا وہ سمجھا جائیگا یہ کہکر ایرج کو تخت پر سوار کیا دخان ایرج کو لیکر چلی عقب مین سمیتن نے بھی قصد کیا لیکن دخان ایک صحرا مین پہونچی دیکھا کہ ایک نخل کے سائے مین ایک شخص بیٹھا ہوا رو رہا ہی گرد کا پتلہ بنا ہوا خاک اُڑا رہا ہی ایرج کا نام لے لیکر پکارتا ہی کہ آقاے نامدار کہان ڈھونڈھون ایرج نے کہا کہ اے ملکہ دخان میرا عیار بیٹھا رو رہا ہی اب سبب کچھ بن پڑے گا تخت اُتارو یہ کہکر تخت اُتارا ایرج نے پکار کر آواز دی کہ اے یار وفادار و اے مونس غمخوار کس حال مین ہو مجھے ڈھونڈھتے تھے مین آ پہونچا شاپور نے جو بعد مدت اپنے آقا کو دیکھا دوڑ کر قدمون سے لپٹ گیا کہا کہ اے آقاے نامدار آپ نے لوح وغیرہ پائی

ایرج نے سب حال بیان کیا شاپور نے کہا کہ غلام ساتھ چلے گا ای دخان ایک کام کرو بادشاہ طلسم
کی تقریر مین تصویر دکھاؤ چلتے ہی لوح لے لین آقا کو بصورت بادشاہ طلسم لے چلین دخان نے
نقشہ میمون جادو کا بیان کرنا شروع کیا شاپور نے ایرج کو اُسی صورت پر بنایا پوچھتا جاتا ہی
کہ خال و خط مین تو فرق نہین دخان نے کہا کہ ای عیار طرار کیا صورت بنائی ہی آپ ایک ساحر ملازم
کی صورت بنکر تیار ہوا باتین شاپور نے دخان کو سکھا دین کہ باغ زنگار رنگ مین سامنے خطاکار
کے اس طور سے کلام کرنا بہ اختیار لوح لے آئینگے دخان بہت خوش ہی کہ اب لوح کا ملنا بہت آسان
ہی تخت کو اُڑا کر چلی خطاکار قوم کی زنگن باغ زنگار رنگ کی نگہبان مالک لوح طلسمی اپنے باغ مین
بیٹھی ہی ذکر کر رہی ہی کہ صاحبو کاہن نے بیان کر دیا ابکی مرتبہ جلسہ روز پیدائش خداوند ہفت پیکر
جو سال مین ہوتا ہی کاہن نے لکھ بھیجا کہ سب میرے قصر مین آئین احکام نجوم سُنانا منظور ہی سب
اہالی طلسم جمع تھے بادشاہ طلسم بھی بیٹھے تھے اُسنے ممبر پر جا کر تعریف قدرت پڑھی اور پکار کر
کہا کہ وہ آگاہ ہو جائین اب ایسا جلسہ نہ ہوگا عمر طلسم تمام ہوئی ہفت پیکر پرستون کو چاہیے کہ
قدرت کو یاد کرین پیدا کرنیوالے سے فریاد کرین کہ جو بلا آئی ہی دفع ہو مجھکو کہا کہ بعد پیران جادو
تمہارے گھر پر طلسم کشا آئیگا لوح کو حفاظت سے رکھنا اسی شکل پر آئیگا لوح دینا پڑیگی سب اہالی ورنہ
ہوشیار رہین یہ بھی خبر سُن چکی کہ پیران جادو قتل ہوا اور ملک اُسکا ویران ہوگیا مین حیران ہون
کہ طلسم کشا کیونکر آئیگا یہ باتین تھین کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا کہ میمون تاجدار تخت پر سوار ایک
ساحرہ پہلو مین ایک جادوگر پشت پر رومال ہلاتا ہوا خطاکار کھڑی ہوگئی سب کنیزون نے پرا
باندھا برائے تسلیم جھکین تخت زمین پر آیا ایرج تخت پر بیٹھے جادوگر نے پکار کر آواز دی کہ ای خطاکار
تمکو کچھ معلوم ہی کہ طلسم مین کیا انقلاب ہی اہالی طلسم کو پیچ و تاب ہی طلسم کشا سے اصلی طلسم مین آگیا
لوح طلسمی منگاؤ شاہ لوح اپنے پاس رکھین گے خطاکار نے کہا کہ ابھی لوح حاضر کرتی ہون جی مین
کہتی ہی کہ اب طلسم کشا کیون میری تلاش کریگا انقلاب کو دیکھا جائیگا جیسا وقت ہوگا ویسا کرین گے
پکار کر کنیزون سے کہا کہ ارے جو طاق مین صندوقچہ رکھا ہی اُٹھا لاؤ کنیزین جا کر صندوقچہ لائین اس نے
تخت پر رکھدیا کہا لیجیے اسمین لوح ہی نکال لیجیے ایرج نے طرف دخان کے اشارہ کیا کہ کلید اسمین
نہین ہی دخان نے کہا کہ ای خطاکار کلید تو صندوقچے کی لاؤ یہ کہتا تھا کہ خطاکار نے کہا او مکارہ

ہین

مین جانتی تھی کہ طلسم کشا کیونکہ آئیگا بانیان طلسم نے یہی تو ھو کا رکھا دخان نے ایک دو ٹھیڑ زمین پر مارا
خطا کار بلا سے روزگار ہی منھ سے اُف اُف کرنے لگی شعلہ بھڑک کر دخان پر گرا دخان شعلۂ آتش بنکی
طرف ایرج کے پلٹی ایرج نے تلوار کھینچی خطا کار نے اشارہ کیا تلوار ہاتھ سے گری لڑکھڑا کر ایرج
گرے رنگ و روغن عیاری کا چہرے سے اُڑگیا چہرہ مثل آفتاب کے ظاہر ہوا نیمچہ کھینچکر چلی کہ سر ایرج
کا کاٹ لون شاپور کود کر کنیزون مین شریک ہوا جیسے ہی خطا کار نے قصد کیا کہ سر ایرج کا کاٹ لون
شاپور عیار پشت پر سے ہان ہان کہہ کے کنیزون کو ہٹاتا ہوا قریب پہونچا کہا دیکھیے ابر اُٹھا ہی کوئی ساحر
آتا ہی جیسے ہی خطا کار پلٹی شاپور نے حلقہاے کمند مارے وہ ارے کہکے پلٹی حباب مار اگرتے
گرتے لپٹ کے خنجر مار اشکم چاک قصہ پاک مرنا خطا کار کا صندوقچہ کھلا لوح مثل جرم قمر کے چمکی ایرج نے
لوح اُٹھا کر گلے مین ڈالی کنیزین غلغلہ کرتی ہوئی بھاگین چند کو دخان نے قتل کیا اب دخان نے
کہا کہ ای شہریار آپ لوح ملاحظہ کرین فتاحی مرحلہ جات مین مصروف ہون کنیز جا کر آپ کے لشکر کو
لاتی ہی جو مرحلہ شکست ہو لشکر آپ کا اُسی مقام پر پہونچے باتین کرتی ہوئی باغ سے باہر نکلی
دخان کا قصد ہوا کہ مین جاؤن قضاے کار میمون تاجدار تخت پر بیٹھا ہی گلدستۂ سحر خطا کار سامنے
رکھا ہی کہ ایک صداے مہیب کان مین آئی شعلہ بھڑک کر گرا گلدستہ جلا میمون نے سر پیٹ لیا
کہا کہ لو یار دغضب ہوا خطا کار قتل ہوئی اگر اُسے قتل کیا لوح پائی ہوگی اوراق جادو پہلو مین بیٹھا ہی
اوراق نے کہا کہ غلام جائے ابھی مضمون لوح سے آگاہ نہ ہوے ہونگے یہ دیکھون جا کر کہ لوح کسکی مدد
سے پائی یہ کہکے اپنے مقام سے اُٹھا پانچ چار سو جادوگر ساتھ لیے پر پرواز پیدا کر کے چلا پشت پر
پانچ سو جادوگر کہتے ہین حضور اگر لوح بھی لے لی تو ابھی دیکھی نہ ہوگی اوراق کہتا ہی اگر اسوقت
پہونچا تو لوح چھین لونگا مگر اُسوقت پہونچا کہ ایرج باغ سے نکلے ہین دخان رخصت ہو کر جایا چاہتی ہی
کہ آسمان سے آواز آئی منم اوراق جادو ارے ان سب کو گھیر کر مار لو شاپور تو یہ کہکر بھاگا
کہ ای شہریار ہوشیار رہیے ایرج نے تلوار کھینچی دخان بھی سحر کرنے لگی اوراق لڑتا بھڑتا سحر کرتا
ہوا قریب دخان کے پہونچا آواز دی کہ او ظالم تو مقام لوح پر طلسم کشا کو لائی خطا کار تیری وجہ سے
قتل ہوئی دخان نے نیمچہ مارا اوراق نے سحر کیا کہ نیمچہ اُلٹا سر پر دخان کے پڑا دخان کا
سر زخمی ہوا چاہا کہ سر کاٹ لون کہ دخان نے آواز دی ای شہریار کنیز نثار ہوتی ہی ایرج نے

جو پلٹ کر دیکھا دخان کو اوراق قتل کیا چاہتا ہی بڑھ کر لوح چمکائی اوراق نے کہا کہ ارے یہ کیا
یہ کہکر پیچھے ہٹا ایرج نے قریب آکر دخان کو سنبھالا دخان نے زخم باندھا مصروف جنگ ہوئی سحر کر رہی
ہی ایرج کو ہر مرتبہ آواز دیتی ہی ہوشیار رہیے گا اوراق نے فوج والون کو اشارہ کیا آپ کھڑے کھڑے
سامنے سے غائب ہوا بعد تھوڑے عرصے کے ایرج نے دیکھا کہ نیلم زنگی سامنے سے آتا ہی پکارتا ہوا
کہ ای شہریار غلام کو بچائیے غلام سرکار کی تلاش مین آیا تھا آپکو جو بخیر و عافیت پایا نہایت خوشی حاصل ہوئی
اوراق نے غلام پر سحر کیا ہی کلیجہ جل رہا ہی ہڈیون سے دھوان نکل رہا ہی ذرا لوح مجھے دیجیے ایرج نے سمجھ لیا
کہ یہ شعبدہ ہی لوح چمکائی جسم سے مس کر دی لوح کا مس ہونا تھا کہ اوراق نے ایک چیخ ماری مثل ہیزم خشک
جلنے لگا تھوڑے ہی عرصے مین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اوراق جادو. لو داب تو شاپور نے
غار سے نکل کر حقہ ہاے آتشبازی مارے ساحر جلنے لگے کئی سو ساحر جلکر خاک ہوئے چند جو باقی رہے
وہ بھاگے ایرج کی فتح ہوئی دخان کو رخصت کیا شاپور سے کہا کہ تمہارا ابھی چلنا مناسب نہین یہی
لوح مین مرقوم ہی کہ طلسم کشا اکیلا جائے شاپور ناچار ہوکر ایک فقیر کی شکل بنکر کسی مقام پر بیٹھا ایرج
نے لوح سے اطمینان کر کے اسم حاشیہ لوح پڑھا جھونکا ہوا کا چلا غبار بلند ہوا بعد تھوڑی دیر کے غبار رفع
ہو گیا اپنے کو ایک صحراے سبزہ زار مین پایا ہزار ہا طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین نخل سرسبز و شاداب
سنبل کا پیچ و تاب نہرین جاری حباب شناوری کر رہے ہین چشم محبوب کا نشان دکھاتے ہین جو مضمون
لوح مین دیکھا ہی اُسکی فکر مین ایرج جاتے ہین قریب ایک نخل کے پہونچے اُسپر ایک عقاب بیٹھا تھا اُسکو
تیر سے مارا عقاب کے مرتے ہی صحرا ویران کف دست میدان ہو گیا جنگل کو دیکھکر وحشت ہوتی ہی کہ ایک
طرف سے آواز آئی ای شہریار ملازمان جانباز بھی آپہونچے دیکھا کہ نیلم و فیلم وغیرہ مع کل لشکر کے آئے
آتے ہی عرض کی کہ حضور نے لوح پائی ایرج نے کہا کہ بہ عنایت پروردگار لوح دستیاب ہوئی
ایک ساحر کو مارا اب کو توال طلسم کی تلاش مین نکلا ہون اسی صحراے ویران مین وہ بھی ملیگا ای نیلم و فیلم
مین اپنے کو جلد طلسم ہفت پیکر مین پہونچاؤن قبلہ و کعبہ کو رہا کرون سرداروں نے فوراً بارگاہ استاد
کی عرض کی بارگاہ مین چلیے ایرج بارگاہ مین آئے چالیس سرداران نامی ایرج کو گھیر کر بیٹھے
صدران بن ماہ منتظر یہ کہکر اُٹھا کہ ای شہریار ذرا لوح طلسمی مین بھی دیکھون کہ دل کو تسکین ہو ایرج نے
گلے سے لوح اُتاری چاہا کہ صدران کو دون کہ حروف لوح پر نگاہ پڑی نوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا خبردار

لوح دی اور غضب ہوا لوح اسپر پھینک مارو پھر قدرت کا تماشا دیکھو ایرج نے دوڑ کر تھام سے گے لوح کو پھینک مارا اصدران نے ایک چیخ ماری جلنے لگا جسم سے شعلے نکلے ساتھ والون پر گرنے لگے تھوڑی ہی عرصے مین سب جل کر خاک ہوے آواز آئی کہ کشتی مرا نام سن فرتوت جادو کوتوال طلسم بود ایرج نے لوح کو اُٹھایا صرف ایک ہی ساحر کا لاشہ پایا باقی نمود بے بود طلسم تھے آگے بڑھے تلاش مین وزیر طلسم کی جاتے ہین لیکن فرتوت جو مرا ایک بونڈلا جسم مین لپٹا لاشے کو اُٹھا کر لے گیا سامنے میمون کے لاشہ آیا بیرون نے فریاد کی کہ ہمارے افسر نے طلسم کشا سے مکر کرکے لوح لے لی ہوتی مگر ہوشیار ہو گیا فرتوت کو قتل کیا میمون نے گھبرا کر کہا کہ ارے دخان کی ذات سے سارے فساد ہوے اسکو گرفتار کرکے لاؤ ساحر تلاش مین دخان کی نکلے وزیر یہ کہکر اُٹھا کہ مین اپنے مرحلے پر جاتا ہون گرفتاری طلسم کشا کی تدبیر کرون اور دام مکر پھیلاؤن یہ کہکے روانہ ہوا قضا سے کار ملک دخان جادو لشکر ایرج مین پہونچین نیلم و فیلم سے اطلاع کی کہ آقا کی طرف کوچ کرو صحرا مین جا کر شاہزادے کو پاؤ گے لشکر نے کوچ کیا دخان پلٹی ہوئی آتی ہی صحرائے نیلوفر سے گذری تھی کہ وزیر سامنے سے پیدا ہوا بارہ ہزار جادوگر ساتھ ہین دخان نے چاہا کہ بھاگون قنطورہ وزیر نے آواز دی کہ اسکو گرفتار کرلو چہار جانب سے جادوگر دوڑے دخان کو گرفتار کیا چند جادوگر ساتھ تھے اُنسے کہا کہ خدمت مین شاہ کی اسکو لیجاؤ کہنا کہ فوراً اسے قتل کرین اسنے طلسم کشا کو لوح تک پہونچایا ورنہ برسون بھٹکتا لوح تک نہ پہونچتا دس بارہ جادوگر دخان کی زبان مین سوزن کشان کشان لیے جاتے ہین قضا سے کار راہ مین شاپور ایک ساحر کی شکل بنا ہوا تھا اسنے جو دور سے دیکھا کہ دخان جادو کو چند ساحر گرفتار کیے لیے جاتے ہین شاپور ایک جانب بھاگا میمون تاجدار کی شکل بنکر ایک نخل کے سایے مین بیٹھا اسباب سحر آگے رکھ لیا کہ وہ ساحر اُدھر سے گذرے بادشاہ کو دیکھکر سلام کیا کہا کہ حضور وزیر صاحب نے اسے گرفتار کرکے بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ فوراً اسے قتل کیجیے شاپور نے کہا کہ یارو مین قتل طلسم کشا کی تدبیر مین ہون تم لوگ سامنے آگئے تمسے بات کرنا پڑی مین سحر بھیج رہا ہون دخان کو یہان ٹھہراؤ چند کس جھپٹ کر گلابیان شراب کی لاؤ چند آدمی دوڑے گئے بھٹی سے جا کر بوتلین لائے سامنے شاہ کے رکھین شاپور نے کہا کہ مین اسم سحر پڑھتا ہون تم سب ایک ایک جام پیو جب تم بیہوش ہو جاؤ گے وہان طلسم کشا گرفتار ہوگا بیہوش ہو جائیگا امان نہ پائیگا جادوگر بیٹھکر شراب پینے لگے شاپور نے بیہوشی ملا دی ہی شراب پی پی کر

بلبلائے اُٹھ کر دوڑے بیہوش ہوئے شاپور نے دخان کی زبان سے سوزن نکالی کہا بھاگ کر نکل
جائیے دخان نے کہا کہ ای شاپور بڑا احسان کیا اب ان سب کو قتل کرنا چاہیے شاپور نے خنجر کھینچا
دو چار جادوگر قتل کیے مرنے کی ساحرون کے آواز بلند ہوئی سامنے کوہ ہی کہ کوہ سنگین اُس پہاڑ کا نام
ہی اور مالک اس پہاڑ کا اندر دورے کے بیٹھا ہی کہ کان مین آواز مرنے کی جادوگرون کے آئی سنکر نکل کے
دیکھا کہ ایک عیار اور ایک ساحرہ ساحرون کو قتل کر رہی ہی سنگین نکلا آواز دی کہ او دخان مین نے
تجھکو پہچانا بربادی طلسم کے درپے ہی یہ کہکے سنگین دوڑا دخان نے سحر کیا سنگین نے ایک دو تھپڑ مارا کہ
دخان گر کر بیہوش ہوئی شاپور نے چاہا کہ جست کر کے بھاگون سنگین نے اشارہ کیا شاپور بھی زمین
پر گرا اب آگے اسنے باقی جادوگرون کو ہوشیار کیا اُنسے حال پوچھا کہا کہ اب تم جاؤ مین ان دونکو خدمت
شاہ مین پہونچا دونگا جادوگر روانہ ہوئے سنگین کو مکن دونون کو کھینچتا ہوا درہ کوہ مین لایا دونون
کو بٹھایا شاپور حیران دیکھ رہا ہی سنگین نے جھولی اُٹھائی بائین ہاتھ پر ڈالی چلنے کی تیاری کرنیلگا
شاپور نے کہا کہ ای شہنشاہ ساحران مین کچھ عرض کیا چاہتا ہون ذرا کنارے آئیے تو کچھ عرض کرون
سنگین کنارے آیا شاپور نے کہا کہ یہ تو فرمائیے مین طلسم کشا سے بگڑ کر نکلا ہون میری خطا معاف ہو جائیگی
سنگین نے کہا کہ تو طلسم کشا کو پکڑ لائیگا شاپور نے کہا کہ ابھی اگر مجھکو چھوڑ دیجیے تو ابھی گرفتار کر لاؤن فوراً
دھوکا کھائیگا میری قدردانی نہ کی شاہ طلسم اگر مجھکو نوکر رکھین گے کیا مجال کوئی پسر حمزہ طلسم مین آسکے
علاوہ اسکے میرے پاس کچھ مال ہی جادوگرون کو مار کر لیا ہی چاہتا ہون کہ آپکے سپرد کرون مال کا نام سُنکر
سنگین خوش ہو گیا پوچھا کیا مال ہی شاپور نے کمر سے اشرفیان نکال کر پیش کین کہا یہ تو لیجیے مجھے
خدمتگارون مین شاہ کے نوکر رکھا دیجیے تو بڑا عیاری کا بھی پھینکتا ہون یہ کہکے توبڑا کھولا انار
اُسمین رکھا تھا سنگین نے کہا یہ انار کیسا ہی شاپور نے کہا ہم عیار ہین جہان آب و دانہ نہ ملا اسی کو
کھا کے بسر کی نوش فرمائیے غیر فصل کا انار ہی سنگین نے دانے نکال کر کھائے کیسا لذیذ انار تھا خوش
ہو گیا شاپور نے سارا انار کھلا دیا جب کھا چکا گھبرا کر کہا کہ میرا دل گھبراتا ہی شاپور نے کہا کہ انار نے
قوت دکھائی ذرا اُٹھکر ٹہلیے قوت آجائے سنگین اُٹھا دو قدم چلا تھا کہ گرا شاپور نے خنجر سے اُسکا
سر کاٹا دخان کی زبان سے سوزن نکالی مرنیسے سنگین کے پہاڑ جلنے لگا شاپور اور دخان باہر نکلے
شاپور نے کہا کہ مین خدمت مین آقا کی جاتا ہون تم کہان جاؤگی کہا مین تلاش لشکر طلسم کشا مین جاتی ہون ٦٦

یہ کہکے دخان روانہ ہوئی شاپور تلاش مین ایرج نوجوان کی چلا لیکن ایرج بموجب حکم لوح ایک باغ
مین پہونچے باغ مین سناٹا پایا حیران ہین کہ بموجب ہدایت لوح آیا یہان کسی کو نہ پایا قصد ہوا کہ لوح
دیکھون آسمان پر برق سا چمکی دیکھا دخان آکر پہونچی جھک کر سلام کیا کہا ای شہریار قنطور وزیر بارہ ہزار جادوگرون
کی جمعیت سے آپکی فکر مین آتا ہی لونڈی بہت بیتاب ہی ذرا لوح دیکھون سینے سے مس کرون کہ بیتابی مٹے
ایرج نے لوح دی دخان نے لوح دیکھی پیچھے ہٹی کہا او طلسم کشا منم قنطور جادو دیکھ یون لوح
لیتے ہین سامنے دھوکا دیتے ہین ایرج جھپٹتے تھے کہ قنطور نے سحر کیا ایرج گرے قنطور نے کمر مین پنجہ دیا
لوح کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا خوشی خوشی طرف بادشاہ کے چلا صحرا مین جو پہونچا دیکھا کہ ایک طفل حسین
ہیکل گلے مین کرتا چکن کا پہنے ہوئے مشروع کا پائجامہ جوتا بھاری پہنے ہوئے جنگل مین دوڑتا پھرتا ہی
قنطور نے دیکھا کہ کسی رئیس کا لڑکا دیوانہ ہو گیا ہی لیکن نہایت حسین و جمیل ہی یہ سوچکر ہوا سے اُترا ایرج
کو ایک نخل کے نیچے ڈالدیا لڑکے کو آواز دی کہ میان صاحبزادے ادھر آؤ لڑکے نے اُٹھا کر ڈھیلہ
مارا قنطور نے اپنے کو بچایا دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا لڑکا مچلنے لگا قنطور جھکا کہ گود مین اُٹھا لون لڑکے
نے حباب مارا قنطور گرا نعرہ ہوا کہ منم شاپور شیردل جھولی سے لوح لی ایرج کے گلے مین ڈالی کہا
اسکو قتل کیجیے ایرج نے کہا کہ ای شاپور بیہوشی مین قتل کرون اسکو ہوشیار کر دو شاپور نے کہا کہ آتی
یہ فتور برپا کریگا ایرج نے نہ مانا چھینٹا پانی کا ماردیا قنطور کی آنکھ کھلی اُٹھتے ہی سحر کرنے لگا آگ
برسا دی آواز دی کہ طلسم کشا کو لینا گوشہ ہاے صحرا سے بارہ ہزار جادوگر پیدا ہوے ایرج تلوار کھینچکر
مصروف جنگ ہوے لوح کو چمکا کر شمشیرزنی کر رہے ہین کہ دخان بھی آکر پہونچی شریک جنگ ہوئی
قضاے کار میمون تخت پر بیٹھا ہی کہ چند طائر آسمان سے گرے بشکل انسان ہو کر سامنے آئے عرض کی
کہ ای شہریار قنطور وزیر جنگل مین طلسم کشا سے لڑ رہا ہی لیکن طلسم کشا نہین رُکتا جنگ ہو رہی ہی آپ فوج گران
لیکر پہونچیے میمون اپنے مقام سے اُٹھا حکم ہوا تین لاکھ ساحرون کا لشکر تیار ہونے لگا خود تخت پر سوار
ہوا جادوگرون کو تعلیم کیا جہانتک ہو سکے سحر نہ کرنا دخان کو تو گرفتار کر لونگا تم لوگ بلوہ کرکے کمندون
سے طلسم کشا کو گرفتار کرنا اُسوقت آکر پہونچا کہ جنگ ہو رہی ہی نعرہ ہوا کہ منم میمون تاجدار تین لاکھ
فوج سے آکر پہونچا دخان نے عرض کی کہ ای شہریار اب مشکل ہوئی بڑی جمعیت سے بادشاہ طلسم آیا
ایرج نے کہا کہ ای ملکہ دخان پروردگار مالک ہی شاپور نے حقہ ہاے آتشبازی مار جادوگرون نے

ایرج پر بلوہ کیا سحر خوانی موقوف کی کمندین رسیان زنجیرین چہار جانب سے پھینکنے لگے ایرج کی بیقراری یہی کہ کیکے اشکباری کہ ای رب بے نیاز وای خالق کارساز آفت سے ان ساحرون کے بچالے نظم

ہست پیش ہر نظر نور خدا
جلوہ گر ہست آن جمال جان فزا
دام و دو وحش وطیور و انس و جان
ورد عا گوئی دہان خلق وا
ہر کرا نور لطف او دید ہد
مثل آئینہ صفا باشد صفا
دائما خم دار گردن در سجود

مثل خور زیر و زبر جلوہ نما
ہر گدا سائل بباب و دلنش
مستعد در بندگی صبح و مسا
عاشقان اندر محبت میکنند
بیند او را در خلاؤ و در ملا
خاکسارش را نباشد در جہان
کن عبادت کن عبادت ہند یا

بر جبین خوبرویان جہان
خاکبوس بارگہ ہر بادشا
در ثنا خوانی کشادہ ہر زبان
جان و مال خویش برجانان فدا
سینۂ اہل صفا از ہر غبار
خواہش دولت نہ فکر کیمیا

بیقرار ہوکر ایرج نے دعا کی

صحرا سے گرد اڑی نیلم وفیلم لشکر ایرج کا لیکر پہونچے جو ملازمان ایرج نے ایرج کو اس آفت مین دیکھا تلوارین کھینچکر جا پڑے شاپور نے گھوڑا ایرج کا پہونچایا کرہ بن اشقر کی پشت پر سوار ہوے جسطرف آئے افسر کو تاک کر مارا میمون بہ قہر وغضب تمام ایرج پر جا پڑا گئی ہاتھ تلوار کے مارے سحر کر کے آگ برسائی تب ایرج لوح کو چمکاتے ہوے طرف میمون کے بڑھے اُسنے ہاتھ تلوار کا پھر مارا ایرج نے تلوار کو تلوار پر روکا جیسے ہی قصد کیا کہ پلٹون ایرج نے ہاتھ تلوار کا مار دیا گھبرا کر سپر سحر کو اُٹھایا برق شمشیر جو گری سپر کو کاٹا خرمن حیات کو برق شمشیر نے جلا دیا مارا جانا میمون کا کہ ہنگامہ ہوا ساحر بھاگنے لگے افسر کالان آکر شریک ہوا عرض کی غلام کو معاف فرمائیے ایرج نے سب کو مطیع کیا سب نے بخوشی اطاعت اسلام قبول کی اب ایرج قلعہ طلسمی مین آئے مال طلسمی نکلوایا ایک اژدہا حوالی طلسم مین تھا اُسکو مارا پوست کشتی کرائی اُسکو درست کرائے ارابے پر لادا گئی سی ارابہ زر سرخ وسفید کا لاکھ جادوگر اُن کی افسر ملکہ دخان جادو فرمایا طرف طلسم ہفت پیکر کے چلو بقیرار ہون کہ قاسم کو جاکرین رہا کر دن اس زد ردشور سے ایرج طرف طلسم ہفت پیکر کے چلے کہ ان کا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان چابک صبا رفتار کے گزارش ہوتے ہین رہائی جہانگیر کی مکر ہفت پیکر سے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا سے عوض ساقی نامہ غزل تصنیف مصنف

طالب کو وصل کے یہ ملے رات بھر جواب
دیگا ترے سوال کا مرغِ سحر جواب

تارِ نظر کمر ہی نقطہ کا کمر جواب
باریک راہ ہی مجھے دیگی نظر جواب

تکیے کا نام شہر خموشان ہے اس لیے
دیتا نہین لحد مین بشر کو بشر جواب

طالب ہوئے تھے دید کے نقش ہما کے گر پڑے
موسی کو کیا ملا یہ سرِ طور پر جواب

تیرِ نگہ کو دل مین جگہ دین جگہ سے ملے
ہی اس سوال کا لبِ سوفار پر جواب

اُس گل نے پڑھ کے نامے کے پُرزے اُڑا دیے
لائی یہ خطِ شوق کا بادِ سحر جواب

تارِ نگاہ و غنچۂ گل کی نظیر کیا
مثل کمر دہن ہی دہن کا کمر جواب

تو قتل سے بچا مرا خط بھی پڑھا گیا
اُس ترک سے ملا بھی کچھ ای نامہ بر جواب

معجز نمائیون پہ جو آئے مرا مسیح
دینے لگین سوال کا سنگ و شجر جواب

عہد شباب مین تھا مزا جھانک تاک کا
رعشہ ہی سر مین دے گیا پائے نظر جواب

تقدیر کا لکھا کہ جب آیا دم اخیر
لایا سوال وصل کا تب نامہ بر جواب

وصفِ رُخِ صبیح کے مضمون مین رقم
اس فرد کا تو دے یہ بیاضِ سحر جواب

کرتی ہی ہمسری شبِ زلفِ دراز سے
ای شام ہجر سوچ کوئی مختصر جواب

شب بھر تو شور قلقل مینا تھا بزم مین
دینے لگی سحر کو صبوحی مگر جواب

طولِ شبِ فراق جو مین نے بیان کیا
فرمایا ہنس کے بات کا دے مختصر جواب

وہ ماہ اوجِ حُسن اگر امتحان لے
دیوان انوری کا لکھون ای قمر جواب

چہرہ عیاران طرار وطراران خنجر گزار اس داستان دلستان کو یون تحریر کرتے ہین عمرو اتفاقی کہ در سخن فرواند ؛ شرح این داستان چنین کردند ؛ سابق مین گزارش کرچکا ہون کہ داراب وجہانگیر داخل قصر عشرت ہین ہر وقت معشوقان پری چہرۂ حاضر خدمت چابک وفتاح کشوری ایک قصر مین قید ہین عیارون کا سامنا ہفت پیکر کا نہین ہوا کئی مرتبہ نگہبان نے عرض بھی کی ہفت پیکر سے حکم ہوا کہ ان مکارون کو پڑا رہنے دو تکلیف اُٹھائین قید خانے مین پڑے ہی رہین ایک دن چابک سوچا کب تک پڑے رہو گے کچھ نکلنے کی تدبیر کرین ایک دن صبح کو جو اُٹھا چیخین مار کر رونے لگا نگہبان نے پوچھا ارے قیدی کیون روتا ہی چابک نے کہا کہ ابھی مین نے قدرت کو خواب مین دیکھا مین نے

قدرت کو سجدہ کیا اب مجھے قتل کر ڈالو زبان میری کاٹو کہ اس زبان سے قدرت پر لعنت کی لیکن اب مین آگاہ ہوا کہ وہی پیدا کرنے والا ہی اُسنے سب کو شرف عطا کیا نگہبانون نے افسر سے عرض کی افسر نے کہا کہ اسکو قید سے رہا کر دو پاس اسکے آقا کے پہونچاؤ قید چابک کی کاٹی در قصر عشرت پر جو چابک کو لائے دیکھا تو یہین لندھور و قاسم کی در قصر عشرت پر اُتری ہین اندر آیا جہانگیر کو بڑے عیش و عشرت مین دیکھا بیٹھے ہین پہلو مین معشوقہ پریچہرہ ناچ گانا ہو رہا ہی چابک کو دیکھکر جہانگیر خوش ہو گئے فرمایا ای چابک تم بغیر عیش و نشاط خاک تھا چابک نے محبت مین ہفت پیکر کی جہانگیر کو مبہوت دیکھا آٹھ پہر ہفت پیکر کا نام زبان پر چابک خاموش ہی مگر موافق مزاج جہانگیر باتین کرتا ہی ایک دن عرض کی کہ ای شہریار برائے شکار چلیے جہانگیر نے طرف نخل وحی کے دیکھا آواز دی کہ یا خداوند اگر حکم ہو برائے شکار جاؤن نخل سے پتہ گرا اُسپر مرقوم تھا کہ برائے شکار جاؤ جہانگیر نے ملازمون کو حکم دیا پہلیے قراول حاضر ہوئے چابک جہانگیر کو لیکر واسطے شکار کے چلا معشوقہ کو بھی ساتھ لیا بارگاہ زربفتی ساتھ ہی صحرا مین آئے شکار کھیلنے لگے دن کو شکار کھیلتے ہین رات کو آکر معشوقہ سے صحبت ہوتی ہی ہنگامہ عیش و نشاط گرم ہوتا ہی دو دن شکار مین گذرے تیسرے دن چابک شب کو اسی فکر مین نکلا کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ آقا اس بلا سے مہلت پائین پھرتا پھرتا شب ماہ ہی صحرا مین ایک باغ دیکھا اندر سے گانے کی آواز آئی چابک عیار دیوار پر چڑھ کے باغ مین اُترا دیکھا صحن باغ مین چبوترے پر ایک نازنین بیٹھی ہی ناچ گانا ہو رہا ہی دو تصویرین سامنے رکھی ہین اُنپر ہاتھ پھیرتی ہی کبھی ماش کے دانے مار دیتی ہی چابک یہ معاملہ دیکھ رہا ہی گانے والی برائے رفع حاجت آئی چابک نے گائن کو بیہوش کیا اُسکی شکل بنکر محفل مین آیا ایسا گایا کہ مالک سب کی افسر منتظم جادو بیقرار ہو گئی چابک کو بہت کچھ دیا کہا تو آج تو ایسا گائی کہ بیقرار کر دیا خانہ دل غم و عیش سے بھر دیا دونون باتین حاصل ہوئین فرحت تازہ و سرور بے اندازہ چابک نے کہا اب دن کو گاؤنگی منتظم نے کہا ہان ہمکو فرصت بہت کم ہی جہانگیر جو قصر عشرت مین ہی اُسکا انتظام میرے سپرد ہی چابک خاموش ہوا کہا کہ ای ملکہ عالم مین ساقی گری خوب کرتی ہون کنجی میخانے کی مجکو دیجیے منتظم نے کنجی چابک کو دی چابک نے میخانے مین آکر شراب تقسیم کرنا شروع کی پانچ سات گلابیان نہایت لطف سے محفل مین لایا پیشواز منگا کر پہنی زنانے کپڑے پہنکر خوب ناچا خوب گایا جام لبریز کر کے سر پر رکھا توڑے لیتا ہوا سامنے منتظم کے آیا سر جھکا کر کہا کہ ایسی شاہزادیون کو

سر سے شراب پلانا چاہیے یہ کہکے جھکا منتظم نے جام لیا بیخوف پی گئی چابک نے دورہ باندھا وگھڑی مین سب کو شراب پلائی منتظم گھبرا کر اپنے مقام سے اُٹھی گر کر بیہوش ہوئی ساتھ والیان بھی اُٹھ اُٹھ کر گرین سب بر لب فرش فرش ہوئین چابک نے خنجر کھینچا یہان بارگاہ جہانگیر مین وہ وقت ہی کہ معشوقہ سے اختلاط ظاہری کر رہے ہین کہ چابک نے خنجر مارا منتظم کا سر کٹا سر کٹتے ہی ایک شعلہ بھڑک کر گرا تمام کنیزین جلنے لگین باغ مین آگ لگ گئی چابک منتظم کو مار کر بھاگا یہان وہ وقت ہی کہ جہانگیر نے اُس معشوقہ کے گلے مین ہاتھ ڈالکر بوسہ لیا اُس نازنین نے ایک چیخ ماری اور گر کر بیہوش ہوئی جہانگیر بھی بیہوش ہو گئے سب لشکر والے غافل پڑے ہین کہ چابک آ کر پہونچا دیکھا سب بیہوش پڑے ہین بارگاہ مین آیا دیکھا پہلو مین جہانگیر کے ایک سیاہ روز نگن پڑی سو رہی ہی جہانگیر بھی بیہوش ہین چابک نے پہلے جہانگیر پر گلاب کیوڑہ بید مشک چھڑکا جہانگیر نے آنکھ کھولی گلے مین تصویر ہفت پیکر تپلے بازو پر بندھے ہین جہانگیر نے کہا کہ ای چابک یہ ہفت پیکر کون شخص ہی پتلے کسنے تیرے میرے بازو پر باندھے چابک نے رو رو کر سب کیفیت بیان کی کہا آپ کے غلام نے جا کر منتظم کو مارا تب حضور اپنے ہوش مین آئے دیکھیے معشوقہ آپکی سو رہی ہی یہ دام مکر بچھانے پھیلایا تھا جہانگیر نے کہا کہ ای چابک پروردگار ہر جگہ مالک ہی نہین معلوم قاسم نوجوان کسکے سحر مین مبتلا ہین اب چل کر اُنکی تدبیر کرین صبح کو پشت مرکب پر سوار ہوکے چابک نے رکاب پر ہاتھ رکھا پانچ سو جوان ہمراہ تھے اُنکو ساتھ لیکر اُس صحرا سے نکلے کوہ یاقوت پر صبح کو ہفت پیکر کا جلوس تھا یاقوت تاجدار سامنے حاضر ہی کہ تصویر سے آواز آئی کہ ای بندگان من عیار مکار نے بڑی بے ادبی کی کہ منتظم جادو کو مارا جہانگیر کو لیکر نکل گیا کوئی ایسا سردار ہی کہ مشکین باندھکر جہانگیر کو لائے بڑے بڑے جادوگر بڑے بڑے پہلوان جمع ہین ہر ایک نے قصد کرکے عرض کی کہ اگر حکم خداوند ہو فوراً مشکین باندھکر لائین سرکش فیل سوار غیر ساحر ہی چالیس ہزار فوج کی جمعیت سے تلاش جہانگیر مین چلا جہانگیر اُس جنگل سے نکلے کئی صحرا طی کر چکے ہین کہ ایک گانون سامنے معلوم ہوا چند مکان خام اور پختہ اور چھپر ہزارون پڑے ہوئے اندر سے گانون کی گرد اُڑتی دیکھا ایک جوان قوی تن قوی من ایک ٹٹوے پر سوار تیغہ چوڑا کمر سے لگا ہوا ڈھال سیاہ درون کی پشت پر تیر کمٹھا بائین ہاتھ پر لگائے ہوئے پشت پر بارہ ہزار ملازم دھوتیان باندھے ہوئے مرزائی پہنے ہوئے اُوراج کے ملے گلون مین ایک دانہ اُوراج کا اور ایک سونے کا اس طرز سے مرزائی پر

اُسکو پہنا ہی میخوار زمیندار جہانگیر کا آگر سدِ راہ ہوا پکار کر آواز دی کہ ہمارے ڈانڈے سے لشکر نہ لیجاؤ جہانگیر اسی مقام پر اُتر پڑے زمیندار نے بھی خیمہ استادہ کرایا مقابلے مین جہانگیر کے اُترا دن سے طبل جنگی بجوا دیا جہانگیر بے سامان ہین ایک نقارہ لشکر مین تھا وہی بجوایا رات بھر تیاری ہوئی صبح کو میدان مین آئے زمیندار نے آگر ٹٹو کو بڑھایا پکار کر آواز دی کہ وہ جوان کہان ہی جہانگیر کسکا نام ہی جہانگیر نے مرکب نکالا آگر نگاورزن ہوئے قریب تھا کہ زمیندار ٹٹوے سے گر پڑے اپنے کو سنبھالا جہانگیر پر نیزہ مارا جہانگیر نے تیسری طعن مین نیزہ نکالدیا زمیندار نے تلوار کا ہاتھ مارا جہانگیر نے روک کر ہاتھ مارا کہ زمیندار کے دو ٹکڑے ہوئے فرداً فرداً جوان جہانگیر کے مقابلے مین آئے چودہ افسر جہانگیر کے ہاتھ سے مارے گئے گنوارون کا برا بند ہی جہانگیر للکار رہے ہین کوئی مقابلے مین نہین آتا بعض آواز دیتے ہین کہ گسیان اب آپ جائیے آپکو کون روکتا ہی جہانگیر کہتے ہین تمسکو مسلمان کر کے جائینگے گنوار ہاتھ جوڑ رہے ہین کہ آپ کو روکا تھا اب نہین روکتے جائیے گانون کے بیچ سے چلے جائیے کھیت بھی پامال ہونگے تو ہم بھی کچھ نہ کہین گے جہانگیر مبارزطلبی کر رہے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی سرکش فیل سوار مع چالیس ہزار فوج کے آکر پہونچا جہانگیر کو جو دیکھا آواز دی کہ او جوان تو نے غضب کیا کہ خداوند کو چھوڑا یہان بھاگ کر آیا اب تجھے گرفتار کر کے لیجاؤنگا گنوارون سے پوچھا گنوارون نے دُہائی دی کہ چودہ افسر ہمارے مارے گئے ای پہلوان قدرت ہمکو اس ظالم کے ہاتھ سے بچاے سرکش نے کہا کہ ای جہانگیر اب جا کر اُترو ہم طبل جنگی بجوائینگے اگر صبح کو تمنے ہمسے اصلاح کی خدمت خداوند مین باآبرو تمکو لے چلین گے اب یہی سرکشی باعث خرابی ہی اگر خلاف کیا لون لیجائینگے کہ جیسے گنہگار کو لیجاتے ہین یہ کہکے پلٹا گنوارون کو بھی ساتھ لے گیا قریب کو پشت پر لیکے اُترپڑا جہانگیر اپنے مقام پر آکر فروکش ہوئے سرکش نے طبل جنگی بجوایا جہانگیر نے حکم دیا یہان بھی طبل جنگی بجا لشکرون مین تیاریان ہونے لگین لیکن سرکش تنہائی مین بیٹھکر بلک بلک کر دعائین مانگنے لگا کہ یا خداوند ہفت پیکر یہ جوان نہایت زبردست ہی چودہ افسر گنوارون کے جسکے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین ایسے ظالم سے کیونکر بچونگا یا خداوند مدد کیجیے پہلو سے خیمے سے آواز آئی کہ غلام حاضر ہی جو ارشاد ہو بجالاؤن یہ کہکے عیار اسکا صرصر بادپیما سامنے آیا عرض کی کہ غلام نے ابھی خواب مین خداوند کو دیکھا حکم ہوا کہ تیرا آقا دعا مانگ رہا ہی جا کر اُسکی شراکت کر بندۂ مغضوب کو

پکڑا سرکش خوش ہوگیا کہا کہ ای صرصر اپنے کو جلد پہونچا گرفتار کیسے کے لا صرصر باد پیما صورت بدل کر باہر نکلا ایک ضعیفہ کی شکل بنکر لشکر جہانگیر مین آیا چاپک اپنے مقام پر پڑا سو رہا ہی صرصر نے نقب لگائی پہر رات رہے تہ نقب توڑا جہانگیر کو دیکھا سو رہے ہین قریب آیا کچھ مین بیہوشی رکھکر بیہوش کیا پشتارہ باندھا اُسی نقب سے لے نکلا بھاگا بھاگ جاتا ہی چاپک پڑا سو رہا تھا عالم خواب مین صاحبقران کو دیکھا فرماتے ہین کہ کیون چاپک یہ غفلت تیرے آقا کو عیار لیے جاتا ہی چاپک گھبراکر اٹھا دوڑا ہوا دربارگاہ پر آیا نگہبانون سے پوچھا خیر و عافیت تو ہی نگہبانون نے کہا کہ اب تک تو خیریت ہی چاپک اندر آیا پلنگ خالی پایا نقب دیکھکر بدحواس ہوا فوراً نقب مین کود پڑا نقب طی کرکے نقش پا دیکھتا ہوا صحرا مین پہونچا دیکھا کہ عیار ایک مقام پر ٹھہرا ہی پشتارہ زمین پر رکھدیا ہی چاپک دوڑا آواز دی کہ او مکار و غدار تجکو کیا جانے دونگا منم چاپک صبا رفتار یہ کہکے نیمچہ مارا دونون مین نیمچہ چلنے لگا سناٹا جنگل کا چاپک نے تنگ کر دیا ہی ناظرین کو یاد ہوگا کہ طلسم ہوشربا مین عمرو کو یہی جواب دیتا تھا اس کن سے لڑ رہا ہی کہ صرصر کو حیران کر دیا ہی اتنی دیر تلوار چلی کہ سپیدۂ سحری نمودار ہوا صرصر نے دیکھا کہ اب یہ مجکو گرفتار کرلے گا اندھیرے مین بچ رہا تھا اب روشنی مین جان بچنا دشوار ہی بیقرار ہوکر آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر غلام کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے جیسے ہی صرصر باد پیما نے یہ کہا ایک پنجہ آسمان سے گرا چاپک کو اُٹھا لے گیا صرصر باد پیما نے پشتارہ اُٹھایا لیکر بھاگا تعریف ہفت پیکر کرتا ہوا لیکن چاپک کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ ایک ساحرہ بیٹھی لیکر آئی نیمچہ کھینچے کہ رہی ہی کہ او ظالم تو نے عیار پہلوان قدرت کو رد کا ذرا خوف نہ کیا ابھی تجکو قتل کرتی ہون چاپک نے ہاتھ باندھکر کہا کہ ای ملکۂ عالم مین تو ہمیشہ سے اس فکر مین تھا کہ کوئی ساحرۂ جلیل مجکو ملے خدمت مین خداوند ہفت پیکر کی بجا لائے مین یہین سے قدرت کو سجدہ کرچکا لیکن جمال دیکھ لون تو اعتقاد مضبوط ہو کلنگ جادو نے کہا کہ او عیار میرے ساتھ مکر کی باتین نہ کر چاپک نے کہا کہ ملکۂ عالم جو دل مین ہی عرض کرتا ہون میرے پاس کچھ مال ہی وہ اپنی حفاظت مین رکھیے جا بجا اکثر ساحرون کو مارا اُنکا مال لوٹا وہ حاضر ہی بطور حفاظت اسکو اپنے پاس رکھیے جب عنایت خداوند میرے حال پر ہو اور مین بندگان خاص مین منسوب کیا جاؤن اُس وقت آپ سے لے لون گا کلنگ نے کہا کہ کیا شی ہی کہا حضور سب کچھ ہی جو آپ کہین وہی دون ایک ڈبہ

میرے پاس ہی تاج افراسیاب کا اُسمین جواہر ہی جیب مین سے دکھایا مہاجنون نے یہ کہاکہ اسکی قیمت کوئی
بڑا مہاجن لگائیگا کلنگ نے کہاکہ مین تو دیکھون چابک نے توڑے سے نکال کر ایک ڈبہ پیش کیا
کلنگ نے دیکھاکہ ایک چاندی کا ڈبہ کیسا خوبصورت بنا ہی کہ سبحان اللہ کلنگ بیقرار ہو گئی کہا کہ
میان چابک اسے کھول کر دیکھون چابک نے کہا حضور اسے دیکھیے نہین آپ تو میرے مال کی فقط
نگہبان ہین میرا دل بیتاب ہوتا ہی آپ کھولنے کا نام لیتی ہین مین بیقرار ہون باغ سیب مین جاکر عیاری کی
افراسیاب ایسے ہوشیار کو بیہوش کیا تب یہ چیزین دستیاب ہوئین آپ اُنھین دیکھنے کو کہتی ہین خیر
دیکھ لیجیے جیسے ہی کلنگ نے ڈبہ کھولا دھوان نکلا کلنگ بیہوش ہوئی چابک نے خنجر مارا
اندھیرا ہو گیا چابک کود کر بھاگا آوازین پشت پر سے آتی ہین کہ او ظالم غضب کیا کہ ایسی ساحرہ
کو مارا قدرت تجھ سے بدلہ لین گے جب کئی کوس نکل آیا تو آواز آئی کشتی مرا نام من کلنگ جادو
بود پھر آوازین آنا موقوف ہوئین چابک صورت بدلکر بھاگا ہوا لشکر سرکش مین آیا دیکھا فوج مین
چاؤ چاؤ کر ہو رہا ہی کہ پسر حمزہ کو گرفتار کر منگایا اب پہلوان صاحب قتل کرین گے چلو چلکر پسر حمزہ کو دیکھ
لوبین کوئی کلمات حسرت کہہ رہا ہی کہ بھائیو مسلمان بلا کے ہین طلسم نور افشان کو فتح کیا افراسیاب
ایسے ساحر کو مارا اب طلسم ہفت پیکر پر سب کی لشکر کشی ہی دیکھین کیا ہوتا ہی چابک سُنتا ہوا بارگاہ
مین آیا دیکھا سرکش تخت پر بیٹھا ہی جہانگیر سامنے مسلسل و مطوق بیٹھے فرما رہے ہین کہ او مکار عیار کے
بھروسے پر دعوی پہلوانی انشاء اللہ کھل جائیگا سرکش کہتا ہی کہ او پسر حمزہ دم بھر مہلت نہ دونگا
سر کاٹ کر تیرا بخدمت مین خداوند کی روانہ کرونگا مین جس پر چڑھ کر گیا اُس ملک کو ویران کیا میرے
ہاتھ سے کبھی حریف نہین بچا ارے جلاد کو بلاؤ چابک ڈھاٹا باندھے ہوئے شلنگین لگاتا ہوا خنجر کھینچے
ہوئے سامنے آیا کہاکہ ای شہنشاہ پہلوانان مین مسلمانون کے نام کا دشمن ہون جسکو اشارہ کیجیے اُسے
قتل کرون سرکش نے کہاکہ اس مسلمان کا سر کاٹ لے چابک جھپٹ کر قریب جہانگیر کے آیا اشارہ
کیا کہ آقا غلام آپ کا حاضر ہی ذرا سنبھل کر بیٹھیے غلام ہتھکڑی کاٹتا ہی جہانگیر یون ہی زنجیر ہلا رہا تھا اتنے تو
تیور پر بل پڑ گئے سنبھل کر بیٹھے سرکش نے حکم دیا چابک نے خنجر مارا ہتھکڑی کٹی خانۂ زرین آکر قید کو
توڑ کر پھینک دیا ایک پہلوان کو اُٹھا کر مار الغرہ کر کے لڑنے لگے پانچ سی سواران کے گوش بر آواز
تھے اپنے آقا کے نعرے کی آواز سُنتے ہی جا پڑے چابک نے چند حقے آتشبازی کے مارے جہانگیر

لڑتے ہوے باہر نکلے ایک سوار کو مار کر گھوڑا الیا سرکش گینڈے کو اڑا کر باہر نکلا جہانگیر کو لڑتے دیکھکر جا پڑا
کئی ہاتھ تلوار کے مارے جہانگیر نے کلائی پر ہاتھ ڈالا تلوار چھین کر پھینک دی کمر مین ہاتھ ڈال کر
اُٹھا لیا سرکش نے کہا کہ ای شہریار الامان فرمایا امان بشرط ایمان سرکش نے کہا کہ غلام مسلمان ہوتا ہی
جہانگیر نے ہاتھ سے رکھدیا سرکش قدمون سے لپٹ گیا کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا پکار کر آواز دی کہ خبردار
کوئی ہاتھ نہ اُٹھائے افسران فوج آ کر حاضر خدمت ہوے خیمے بارگاہین موجود ہین بارگاہ استادہ ہوئی
جہانگیر سرکش کو ساتھ لیکر بارگاہ مین آئے صحبت آراستہ ہوئی کہا ای برادر شاہزادہ خاور سپاہ
ہماری فوج کا افسر بلا مین مبتلا ہی ہفت پیکر پرست ہو گیا ہی مین چاہتا ہون کہ اپنے کو تا بہ طلسم
ہفت پیکر پہونچاؤن قاسم کو چھڑاؤن سرکش نے عرض کی کہ غلام آپکو لے چلیگا مگر ای شہریار
کیا تدبیر ہوگی یہ مقامات عجائب و غرائب سے مملو ہین سحر کا اُسکے زور بندھا ہوا ہی جو کہتا ہی وہی ہوتا ہی
کیونکر کہون کہ آپ چلیے جہانگیر نے کہا کہ ای برادر جب تلوار کھینچی کوئی شعبدہ سحر سامنے نہین آتا جب
مین نور افشان مین پہونچا اول تیغہ بلاکش ملا پھر لوح بھی لی گُل حیات کوکب پہ قبضہ کیا میان
کوکب کی جان پر بنی تھی صاحبقران آگئے مجکو زیر کیا مین نے سب تحفہ جات کوکب کے
سپرد کیے یہان بھی سبب پیدا ہوگا قاسم کی رہائی ہم دست جیبون کے ہاتھ سے ہو دست راستی کا امین و کفیل
نہ ہوا اور سب جوان چلے ہین کشتی گیر و کشتی گیر زادہ بلکہ خبر پائی ہی کہ نور الدہر نے کوئی طلسم فتح کیا
لیکن ہمارا شیر دلیر بھی برابر پہونچا دوسرا طلسم ایرج نے فتح کیا افسوس ہی کہ یہ لوگ پہونچے اور ہم
نہ پہونچین سرکش نے عرض کی کہ حضور وہان بڑی مشکلین ہین مین کیونکر عرض کرون کہ تا بکوہ ہفت پیکر
پہونچین اور جو شخص اُسکے عجائب وغرائب مین مبتلا ہو اُسکو آپ رہا کرلین نہایت ہی دشوار ہی جہانگیر
فرماتے ہین کہ ای برادر تم چل کر دیکھنا کیسی تلوار چلتی ہی الامان الامان کی صدا بلند ہوگی سرکش نے
عرض کی کہ غلام دامن دولت نہ چھوڑے گا حضور کے ساتھ چلیگا کہا کہ لشکر تیار کرو سرکش نے نکل کر
قرنا کرائی لشکر تیار ہونے لگا چابک قریب جہانگیر کھڑا ہی چپکے چپکے کچھ عرض کر رہا ہی کہ لشکر مین ہلڑ ہوا
باعث یہ ہی کہ کوہ الماس پر تصویر ہفت پیکر اپنے بندون سے باتین کر رہی ہی کہ الماس تاجدار
نے عرض کی یا خداوند سرکش فیل سوار جو پہلوان گیا تھا اُسکا کچھ حال نہ معلوم ہوا تصویر نے جماہی
لی آواز دی کہ ارے سرکش پر کیا گذری ایک طائر پہلو سے کوہ سے پیدا ہوا آواز دی کہ یا خداوند

سرکش مسلمان ہوگیا اُس مغضوب کا ساتھ دیا تصویر نے آواز دی کہ ای طائر قدرت گنہگار کو لینا وہ طائر غائب
ہوا اہالی لشکر جہانگیر نے دیکھا کہ ایک جوان سیاہ رُو پکارتا ہوا کہ ارے گنہگار کہان ہو راہ مین جسنے روکا
کسی کو طمانچہ مارا کہ اُسکا سر اُڑ گیا کسی کو لات ماردی وہ پامال ہوا اس طرح لشکر والون کو مارتا ہوا
جہانگیر کا نام زبان پر چلا آتا ہی ہر کارون نے بڑھکر خبر دی ایک زنگی لشکر کو پامال کرتا ہوا آتا ہی جہانگیر
تلوار کھینچکر اُٹھے چابک ایک جانب بھاگا گوشے سے آکر دیکھنے لگا جہانگیر تلوار کھینچے ہوے سامنے
اُس زنگی کے پہونچے زنگی نے للکارا کہ منم شہباز رازدار میرے سامنے یہ بے ادبی جہانگیر نے چاہا
کہ ہاتھ تلوار کا مارون اُسنے تلوار چھین لی کمر مین ہاتھ ڈال کر اُٹھا لیا آواز دی کہ او سرکش تجکو خوف نہ آیا
قدرت کو بُرا کہا تلوار کھینچکر سرکش بھی جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا ایک ہاتھ پر جہانگیر چڑھا ہوا ہی دوسرے
ہاتھ سے تلوار سرکش کی بھی چھین لی کمر مین ہاتھ ڈال کے سرکش کو بھی اُٹھا لیا دونون کو لیکر
لشکر والون کو آواز دی کہ تم یہین پڑے رہو آب و دانہ تم سب پر بند جو حکم خداوند ہوگا ویسا کیا
جائیگا یہ کہہ کے اشارہ کیا منہ سے دھوان چھوڑا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ورہ کوہ کُھل گیا دھوان نکل رہا
ہی اسقدر دھوان منہ سے نکلا کہ سارے لشکر کو دھوئین نے گھیر لیا دھوئین مین اہل فوج مبتلا ہوے
جہانگیر و سرکش کو لیکر طرف آسمان کے چلا کوہ الماس پر پہونچا تصویر سے عرض کی کہ یا خداوند
یہ گنہگار حاضر ہین بقہر و غضب تمام آواز آئی کہ ان دونون کو قصر مشقت مین لیجاؤ ذرا اپنے
حال زار کو دیکھین یہ جو تصویر نے آواز دی جہانگیر اور سرکش کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا
آنکھین بند ہونے لگین بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ ایک قصر تنگ و تاریک ہی جہانگیر نے اپنے
کو قریب سرکش فیل سوار پایا زنجیرین ہلانے لگے اندھیرے مین سر ٹکراتے ہین کسی مددگار کو نہین پاتے
ہین دن بھر اسی آفت مین گذرا شام جو ہوئی دروازہ کھلا وہی زنگی سیاہ رو تیرہ درون دو روٹیان اور
ایک آبخورہ پانی کا لیکر آیا جہانگیر نے پھینک دیا کہا یہ لیجاکر ہفت پیکر کے سر پر مارو
صاحبقران کے بیٹے کیواسطے یہ کھانا کیا رئیس زادے قید نہین ہوتے اُس زنگی نے کہا کہ او
جوان قیدی کو یہی کھانا ملتا ہی اول تمکو قدرت نے قصر عشرت مین داخل کیا اُسکا انجام یہ ہوا کہ تم قصر عشرت
سے نکل گئے اب چندے تمکو اسی مصیبت مین رہنا پڑیگا جب تک کہ قدرت کا حکم نہ ہو تب تک یہانسے
رہائی نہ پاؤگے یہ کہکے زنگی چلا گیا جہانگیر نے کھانا نہ کھایا سرکش نے کھایا کہا کہ ای شہریار پر اب

بس یہین ہین کیا اختیار جہانگیر نے کہا کہ ہم نہ کھائین گے دوسرے دن پھر زنگی آیا جہانگیر کا عجب حال دیکھا
ہرچند زنگی نے بھی کہا کہ ای شخص کھانا کھالے کیون جان دیتا ہی یہان کوئی پوچھنے والا نہین ہی اور ای گنہگار
اب تجھ سے بات نہین کیجاتی ہی جہانگیر نے کہا کہ رزاق مطلق مجکو رزق پہونچائے گا زنگی چلا گیا مگر پھرتا
ہوا جاتا ہی کہ اسنے دیکھا ایک لڑکا نہایت حسین و کمسن بیٹھا ہوا نخل کے نیچے رو رہا ہی زنگی نے کہا ای لڑکے
تو کون ہی کیون روتا ہی لڑکے نے کہا کہ باپ میرا شکار کو آیا ایک شیر نے اُسکو کھالیا تین دن
سے اس جنگل مین مارا مارا پھرتا ہون زنگی کو اس لڑکے کے حال پر رحم آیا کہا کہ میرے ساتھ چل مین ایسے
مقام پر تجھے پہونچادون کہ نہایت چین سے رہیگا لڑکا اُٹھ کھڑا ہوا زنگی لڑکے کو لیکر چلا جنگل مین ایک
قصر تھا اُسمین لایا کنیزین وہان پھر رہی تھین اُنھون نے پوچھا ارے سیاہ صحرائی یہ لڑکا کون ہی
زنگی نے کہا کہ اسکے باپ کو ایک شیر کھا گیا تھا یہ بھوکا پیاسا جنگل مین پڑا تھا مین اسکو لے آیا ہون خدمت
مین ملکۂ عالم کی رہیگا کھانا ملا کرے گا تم سب کا کام کرے گا ملکہ کہان تشریف رکھتی ہین کنیزون نے کہا
کہ ملکہ ماہ رخسار بارہ دری مین تشریف رکھتی ہین ابھی سو کے اُٹھی ہین زنگی لڑکے کو لیے ہوے بارہ دری
مین آیا ایک نازنین آفتاب عالمتاب نہایت حسین و جمیل مسند پر بیٹھی ہی سیاہ صحرائی نے سلام کیا لڑکے کو دیکھکر
ملکہ نے پوچھا کہ ارے یہ لڑکا کسکا ہی سیاہ نے کہا کہ حضور اس طرح اسکا باپ مارا گیا یہ بھوکا پیاسا مارا
مارا پھرتا تھا ملکہ نے لڑکے سے اشارہ کیا لڑکا بیٹھ گیا سیاہ صحرائی نے عرض کی کہ حضور ایک نیا معرکہ
گذرا ہی آپ نے جو حکم دیا تھا مین جاکر دو افسرون کو پکڑ لایا ایک شخص اُنمین ایسا حسین و جمیل و شکیل ہی کہ جی
چاہتا ہی اُسکی صورت دیکھا کرین آج تیسرا دن ہی کہ اُسنے کھانا نہین کھایا جب سمجھاؤ تو کہتا ہی کہ ہمارا
رزاق مطلق پہونچائیگا آج تو بیہوش پڑا تھا ماہ رخسار نے کہا کہ ارے وہ بڑا رئیس زادہ ہی مین نے
سُنا ہی کہ حمزہ عرب کا بیٹا ہی بلا مین پھنس گیا ہی ہم آج کھانا بھیجین گے قدرت کا تو یہ حکم ہی کہ تڑپا تڑپا
کے مار ڈالو قدرت نے تو اسکو عیش و چلبش دیے قصر عشرت سے یہ نکل گیا قدرت کی پرورش
کا کچھ خیال نہ کیا یہ سُنکر سیاہ صحرائی تو چلا گیا لڑکا کام خدمت مین مصروف رہا جب دن قلیل باقی رہا تو جہان
کو بلا کر حکم دیا کہ ارے نرگس ہمارے خاصے سے کھانا لیکر قید خانے مین جا قید خانے مین دو آدمی ہین جسنے
تین دن سے کھانا نہین کھایا اُسکو کھانا کھلا آ نرگس کھانا لیکر چلی اُسی قید خانے مین آئی جمال ہمیشہ جہانگیر
پر جو نگاہ پڑی بیقرار ہوگئی جہانگیر سر بسر زنجیر پر خم کیے اپنے خدا کو یاد کر رہے تھے کہ نرگس نے

قریب آکر کہا کہ میان اُٹھو کھانا کھالو ملکہ ماہ رخسار کو دعا دو اُنکے تصدق سے یہ کھانا ملتا ہی جہانگیر نے بقہر و غضب اُسکی جانب دیکھکر کہا کہ او شفتل کچھ دیوانی ہوئی ہی صدقہ تو جا کر کسی محتاج فقیر کو کھلا اُنکو کیون ہمارے حال پر رحم آیا جو جبر چاہین کرین ہم کبھی ایسا کھانا نہ کھائین گے نرگس مٹک کر اُٹھی کہتی ہوئی کہ میان کچھ دیوانے ہوے ہو نہ کھاؤ گے نہ کھاؤ قیدی کے واسطے خاطر کیا ملکہ کو خیال آگیا کہ اپنے خاصے سے یہ کھانا بھیجا تم نخرے کرتے ہو جہانگیر نے جھڑک دیا نرگس بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی یہان دسترخوان بچھا ہو ملکہ لڑکے سے باتین کر رہی ہین ایسی لڑکے نے میٹھی میٹھی باتین کین کہ ماہ رخسار نہایت محبت سے باتین کر رہی ہی کہ نرگس بکتی ہوئی آکر پہونچی ملکہ نے پوچھا کہ ارے نرگس کیا ہوا نرگس نے کہا کہ واری وہ جوان تو بڑا سخت مزاج ہی بھوک سے آنکھون مین دم ہی اُسپر تڑاستے ہین مین نے جو کہا کہ ملکہ کی ترقی حسن و جمال کی دعا کرو اُنکا صدقہ قیدخانے مین کھانا ملتا ہی یہ سُنکے وہ بہت جھلا یا واری مین سچ کہون مجھے اُسکا ٹرانا بہت ناگوار ہوا مین کھانا لیکر چلی آئی ملکہ نے کھانے سے ہاتھ کھینچا کہا او نرگس تیری آنکھین پھوٹین ایسے جلیل سے یہ سخت کلامی کیون وہ کھانا کھا تا ہم خود کھانا لیکر جائین گے یہ کہکر کنیزون سے اشارہ کیا کہ روشنی تیار کرو کنیزون نے لالٹینین الماس نگار و یاقوت نگار ہاتھ مین لین ملکہ کے ساتھ ہوئین ملکہ خرامان خرامان چلین یہان جہانگیر کو آج چوتھا دن ہی دل بیقرار ہی بھوک سے شکم و پشت ملا ہوا سر بزانو بیہم خم کیے بیٹھے ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے کہ دروازہ کھلا جہانگیر سنبھل کر بیٹھے کہ روشنی ہو واسطے چند کنیزون نے آکر لالٹینین رکھین بعد تھوڑے عرصے کے ایک ماہ تابان و مہر درخشان نہایت حسین و جمیل دریاے جواہر مین غوطہ زن غنچہ دہن رشک چمن خرامان خرامان قیدخانے مین آئی مسکرا کر کہا کہ نرگس وہ میان جی ان قیدی کہان ہین نرگس نے جہانگیر کی طرف اشارہ کیا اب جو نگاہ ملکہ ماہ رخسار کی جمال بے مثال جہانگیر پر پڑی عجب جوان حسین کو دیکھا آنکھون مین حلقے یہ آنکھین نرگس شہلا تھین یا نرگس بیمار رہین یا آہوان خطا و ختن کھینچے ہوے تلوار ہین ابروے خمدار کمان کیانی تیر مژگان براے شکار طائر دل لیس ہین گردن صراحی دار چوڑا سینہ پھٹا ہوا گرتہ زیب جسم دیکھتے ہی ماہ رخسار کا یہ حال ہوا کہ پیشانی پر پسینہ آیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا جہانگیر کی بھی جو نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک معشوقہ خوبرو خوش خو عنبرین مو لنشان شب فراق گیسو بقول شاعر شیرین کلام نظم

ہمیشہ مستعد کارزار رہین پلکین
کبھی خنجر کبھی تیر کٹار ہین پلکین

سیہ گھٹائین برستی ہین جیسے بارش مین
یہان گذرتی ہی آنکھونمین رات وعدے کی
وہ آنکھ جس سے بچھڑتی ہے سے بچھڑ گئین یہ بھی
گھڑی ہی سینون کو تانے ہوے صف عشاق
یہ کاوش مژہ لیجائے گی کہین بس مرگ
جگر کی پھانس ہی مژگان یار کی الفت
غضب ہے شوخ نگاہی تمھاری آنکھونکی
جھپک گئی تھین شب ہجر مین کہین ای دل
نہ تنگ ہو چلے بہت آ ہوے چشم یار سے دل
رُلا رہی ہی نمو یاد حق جو آنکھون کو
بھالال شارو نمین کیا کچھ نہین ہین کہ لیتین

فراق یار مین یون اشکبار ہین پلکین
گواہ طول شب انتظار ہین پلکین
شریک گردش لیل و نہار ہین پلکین
سنبھالین تیر سے اگر تیرہ وار ہین پلکین
کہ اپنے کام مین زیر مزار ہین پلکین
بجود لمین مجھ کے نہ نکلین وہ خار ہین پلکین
کہ جسکو دیکھ کے خود بے قرار ہین پلکین
ہماری آنکھ سے کیا شرمسار ہین پلکین
کہ تیر افگن و ضیغم شکار ہین پلکین
جگر کے ٹکڑے ہین منصور دار ہین پلکین
زبان چشم سخنگو سے یار ہین پلکین

عجب جبین و مہ جبین کو دیکھا کہ جہانگیر کے ہاتھ پانون مین رعشہ پڑ گیا قلب ٹھر اگیا سر جھکا لیا ملکہ اپنے کو سنبھالے لگین بعد عرصہ دراز کہا کہ کیون صاحب کھانا کیون نہین کھا یا جہانگیر نے کہا کہ طبیعت بے لطف تھی آپ کی کنیز ہمکو صدقہ کھلاتی تھی ہمنے نہ کھایا ملکہ نے آنکھ سے اشارہ کیا قید جہانگیر کی کٹ کر گری مسکرا کر اُٹھین کنیزون سے اشارہ کیا کہ انکو باغ مین لاؤ یہ مقام ہمارے بیٹھنے کا نہین ہی جہانگیر نے دامن پکڑ لیا کہا کہ ای ملکۂ عالم اگر ہمکو رہا کیا تو ہمارے رفیق کو بھی رہا کرو ملکہ نے مسکرا کر اشارہ کیا سرکش کے بھی جسم سے قید گری سرکش بھی اُٹھکر ساتھ ہوا ملکہ آگے آگے جہانگیر اور سرکش کو لیکر چلین شدت سے بھوک کی جہانگیر سے چلا نہین جاتا کبھی اکڑتے ہوے چلتے ہین کبھی سرکش کا ہاتھ تھام لیا آکر باغ مین پہونچے دیکھا کہ باغ پر بہار جنت نظیر شب کا وقت چاندنی کی بہار نسیم چلتی ہی بھینی بھینی بو پھولون کی آتی ہی روش پٹریان آراستہ ایک جانب جوانان چمن کا نکھار نرگس شہلا کی دیدہ بازی سوسن کی زبان درازی عشق پیچان نے دام پھیلایا ہی طائران باغ کو پھنسایا ہی کبک خوش رفتار قہقہہ زن بار اثمار سے سر بسجدہ شاخہاے نخل چمن پھولون کے جابجا انبار باغ پر بہار عندلیبان خوشنوا کی پکار شراب شبنم ہر گلعذار سرشار تماشا جہانگیر دیکھتے ہوے بارہ دری مین پاس ملکہ ماہ رخسار کے آکر بیٹھے سرکش تحمل سو آ

اقبال پر شاہزادے کے عش عش کرتا ہے پیچھے آکر جہانگیر کے بیٹھا اُسوقت ہنگامۂ صحبت گرم ہے ملکہ نے
دستر خوان کو اشارہ کیا دستر خوان بچھا ملکہ نے اشارہ کیا کہ تشریف لائیے خاصہ حاضر ہے تناول فرمائیے
جہانگیر آبیٹھے چابک نے جو اپنے آقا کو دیکھا ملکہ کو آکر سلام کیا جسکو سیاہ صحرائی لایا تھا وہ چابک
صبا رفتار ہے آکر رومال ہلانے لگا جب ملکہ خاصہ نوش کر چکین جہانگیر نے اول کھانے مین اسکا کیا
جب ملکہ مطیع اسلام ہوئین تب جہانگیر نے کھانا کھایا جب کھانا کھا چکے ملکہ نے اشارہ کیا کہ گائن کو
بلاؤ چابک نے دست بستہ عرض کی کہ اگر حکم ہو کوئی چیز غلام گائے ملکہ نے اشارہ کیا کہ ساز درست ہو
چابک بیٹھکر تانین مارنے لگا اب تو سب تعریفین کر رہے ہین ملکہ کہتی ہین کہ میان طفل صحرائی کیا کہنا
سب یہی کہتے ہین کہ لڑکا خوب گاتا ہے کیا خوش آواز ہے صدا مین سوز و گداز ہے قضائے کار سیاہ صحرائی
جو قید خانے مین آیا دیکھا کہ ہتھکڑیان بیڑیان کٹی پڑی ہین دونون قیدی ندارد و بدمزاج وہان سے پلٹا
باغ مین ملکہ کے آیا گانے کی آواز سُنی کنیزون سے پوچھا کہ کون گا رہا ہے ایک نے اُن مین سے کہا کہ آج
ملکۂ عالم نے بڑی گستاخی کی بالکل خوف خداوند بھولین تمھارا بھی خیال نہ کیا قیدیون کو زندانخانے سے
لے آئین اُنکے پاس بیٹھی ہین طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جوان نے کھانا نہین کھایا تھا اُسپر عاشق ہین
یہ خبر سُنکر سیاہ صحرائی جھلاتا ہوا کہتا ہوا کہ ملکہ کی کیا شامت آئی ہے مشکین باندھکر پاس خداوند کے
لیجاؤنگا سزا ملیگی یہ عہدہ نکل جائیگا مجکو برائے حفاظت حکم ہوگا یہ کہتا ہوا بارہ دری مین آیا دیکھا کہ
ملکہ ماہ رخسار نے عمدہ لباس جہانگیر کو پہنایا ہے چابک بیٹھا ہوا گا رہا ہے سرکش پشت پر چپکا بیٹھا
ہے کہ سیاہ صحرائی نے آواز دی کہ کیون ملکۂ عالم یہ کیا حرکت کی یہ تمکو مناسب تھا کہ اس قیدی کو خداوند
کے سامنے نہ لایا ایسا دل بیزار تھا کہ اپنی جانب نہین توجہ کرائی یہی فرمایا کہ اسکو سزا دو جب تو ہمارے
سپرد ہوا تم اسکو رہا کر کے یہان لائین اور پہلو مین جگہ دی ہے کچھ خوف خداوند نہین بلا تکلف
بیٹھی ہو خیر جو کچھ کیا بہت اچھا کیا اب دونون کو مجھے حوالے کر دو مین جاکر انکو قید کر دون مین عرض
کرتا ہون کہ خداوند سے نہ کہونگا اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ بہت بُری طرح پیش آؤنگا سامنے
خداوند کے لیجاؤنگا وہ سزا ملیگی کہ عمر بھر یاد کرو ملکہ نے بعجز کہا کہ اے سیاہ صحرائی اب جو ہمنے کیا اس
مقدمے مین ہمارے شریک رہو اب تو جو کیا سو کیا انکو قید خانے نہ لیجاؤ دشمنون کی انکے جان
جائیگی غضب ہے کہ اس شیر نے چوتھے دن کھانا کھایا سیاہ صحرائی نے کہا کہ مین انھین کھینچتا ہوا لیجاؤنگا

جاکر وہین قید کرونگا یہ کہکے طرف جہانگیر کے چلا جہانگیر نعرہ کرکے اُٹھے سیاہ صحرائی نے اشارہ کیا کہ تلوار ہاتھ سے نکل گئی لڑکھڑا کر زمین پر گرے سرکش اپنے مقام سے اُٹھا اسنے پھر کچھ اشارہ کیا سرکش بھی گرا ملکہ ہان ہان کرکے اُٹھی کہتی ہوئی کہ او سیاہ کچھ دیوانہ ہوا ہی خبردار انکو گرفتار کرکے نہ لیجا اگر گرفتار کرکے لیجائیگا تو بہت بُری طرح پیش آؤن گی سیاہ نے کلمات سخت ملکہ کو کہے جب تو ملکہ نے موے زلف توڑا کھینچ مارا زنجیر آہنی قریب تھا کہ گردن مین سیاہ کے پڑے سیاہ نے نام ہفت پیکر کا جو لیکر اشارہ کیا زنجیر گلے مین ملکہ کے پڑی جھٹکا مارا کہ ماہ رخسار زمین پر گرین سیاہ صحرائی چلا کہ سر کاٹ لون چاپک صبا رفتار نے جو یہ معرکہ دیکھا کہتا جاتا تھا کہ آقا ے نامدار انکو سزا دیجیے ملکہ نے بہت خلاف کیا جب اسنے ملکہ کو بھی گرایا اور خنجر کمر سے کھینچا اور طرف جہانگیر کے چلا یہ کہتا ہوا کہ خوب تو نے مکر پھیلایا اسی وجہ سے کھانا نہین کھایا تھا ملکہ ایسی پری کو تسخیر کرلیا ملکہ کی اُس وقت بیقراری زنجیر آہنی گلے مین پڑی ہی آنکھین نکل آئین ہین جہانگیر کے قتل کرنے کو سیاہ صحرائی چلا کلمات سخت کہتا ہوا کہ مین خداوند سے عرض کرلونگا ایسے مغضوب کا قتل ہونا ہی بہتر ہی چاپک کہتا جاتا ہی کہ حضور نے خوب سزا دی جھپٹ کے پشت پر آیا حلقہ کمند کا مارا اسباب بھی مار دیا سیاہ صحرائی چرخ کھا کے گرا جہانگیر و ملکہ دیکھ رہے ہین کہ چاپک نے لپٹ کر خنجر مارا سیاہ صحرائی کا شکم چاک قصہ پاک مرنے سے اُسکے اندھیرا ہوگیا عرصے تک سنگباری و برفباری رہی بعد اُسکے آواز آئی گشتی ہرا نام من سیاہ صحرائی بود ملکہ کی بھی زنجیر جلی جہانگیر نے اُٹھتے ہی چاپک کو گلے سے لگا لیا فرمایا کہ ای برادر تم کیونکر پہونچے چاپک نے کہا کہ مین کل سے حاضر ہون خدا کی قدرت کہ آپ بھی یہین آئے جہانگیر نے کہا کہ ملکہ پروردگار نے اپنا فضل بشریک کیا یہ مفتری مارا گیا اب مہربانی تمھاری یہ ہی کہ ہمین ٹھیک راستہ بتاؤ کہ ہم طلسم ہفت پیکر پر جائین نہین معلوم کہ قاسم پر کیا گذری ماہ رخسار نے کہ وہ قصر عشرت مین چین کر رہے ہین اور صاحبقران ایک پہلوان سے مقابلے مین فروکش ہین اور بھی تمھارے بھائی بھتیجے لشکر لیکر گئے ہین یقین ہی کہ پہونچے ہون لیکن ای شہریار اصل کیفیت یہ ہی کہ طلسم ہفت پیکر نہایت مقام سخت ہی وہان جاکر کیا کیجیے گا مجھسے خبر متعلق تھی اب مین خبر نہ پہونچاؤنگی لیکن ہفت پیکر کے سلام کو ضرور جاؤنگی ایسا نہ ہو دراندازی کرین کہ ماہ رخسار نہین آئی اور کوئی فتور نہ برپا ہوا دل تو یقین یہ ہی کہ سیاہ صحرائی کے مرنے سے ہفت پیکر باہر ہو کچھ بلا نازل ہو تو عجب نہین یہ

سیاہ صحرائی بڑا ساحر تھا اسکا مرنا قدرت کو شاق ہوگا جہانگیر نے کہا کہ کچھ ہو ہم طرف طلسم ہفت پیکر
ضرور جائینگے ماہ رخسار نے کہا مین نے سر ہتھیلی پر رکھا آپ کے ساتھ ہون جو کچھ گذرے جہانگیر
نے کہا کہ فوج ہماری بلوائی جائے ماہ رخسار نے ایک کنیز کو حکم دیا کہ انکا لشکر لاؤ چابک نے کہا کہ
مجکو بھی ساتھ لیچلو کنیز نے تخت سحر تیار کیا چابک کو اسپر بٹھا لیا آکر لشکر والون کو اطلاع کی کہ آقا تمھارے
باغ ماہ رخسار پر ہین تم سب وہین چلو لشکر کوچ کر کے آیا جہانگیر نے بیرون باغ آکر بارگاہ استاد کرائی
سرکش بھی ساتھ ہی بارگاہ استادہ ہوئی بارگاہ مین داخل ہوے سب سردارون سے حال بیان کیا
سب نے کہا کہ حضور چل کر طلسم ہفت پیکر فتح کرین ایرج و نور الدہر روانہ ہو چکے ہین یقین ہی کہ
سرحد مین پہونچے ہون اُن دونون شیرون نے دو طلسم فتح کیے جسکی وجہ سے راستہ کھلا دو دن جہانگیر
نے بمشکل مقام کیا تیسرے دن رات کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ماہ رخسار نے بارہ ہی کنیزین ساتھ لین
ایک ابر تیار کیا قصد ہی کہ روانہ ہون صحرا سے گرد اٹھی سو علم سیاہ نشان لاکھ فوج کا ظاہر ہوا ایک پہلوان
مضبع گنبد سر بیتلم سوار و پیدل پشت پر اس دھوم سے آکر پہونچا مقابلے مین جہانگیر کے اُترا آواز دی
کہ ای ماہ رخسار تمنے وہ حرکت کی کہ غضب قدرت مین گرفتار ہوئین منم سلطان ساحران تمھاری
بھی گرفتاری کا حکم ہی بہتر یہ ہی کہ چلی آؤ ورنہ سر میدان گرفتار کرونگا حکم ہی کہ بذلت لاؤ ماہ رخسار نے
جہانگیر سے کہا کہ دیکھیے آمد فوج شروع ہو گئی یہ ساحر جو آیا ہی نہایت زبردست ہی جہانگیر نے کہا
کہ جب ہمین انکے خداوند سے جنگ منظور ہی تو یہ بیچارے کیا ہین جیسا کچھ ہوگا وہ دیکھا جائیگا لشکر مین
چرچے ہونے لگے چابک نے کہا کہ حضور کیون گھبراتے ہین انشاء اللہ رات ہونے دیجیے گرفتار
کر لاؤنگا سلطان ساحران اُتر پڑا اسنے طبل جنگی بجوایا یہان خبر پہونچی یہان بھی طبل جنگی بجا تیاریان
ہونے لگین چابک رنگ و روغن عیاری کا لگا کے لشکر مین سلطان کے آیا دریافت کیا معلوم
ہوا کہ سلطان سحر تیار کر رہا ہی چابک نے ایک مقام سے نقب دینا شروع کی سلطان بیٹھا سحر
تیار کر رہا ہی اسباب سحر سامنے رکھا ہی کہ زمین کانپی طبقہ ٹوٹا ایک ساحر زمین سے نکلا پکارتا ہوا کہ منم فرستادہ
خداوند ہفت پیکر سلطان ٹھہر گیا ساحر نے نکلتے ہی نامہ دیا سلطان نے کہا کہ ارے تو زمین سے
کیون آیا کہا قدرت نے فرما دیا تھا کہ عیار اُسکا بلاے روزگار ہی ایسا نہو کہ تجھے گرفتار کر کے مار ڈالے اسلیے مین
اس طور سے آیا آپ نامہ پڑھیے سلطان نے نامہ کھولا اسمین لکھا تھا کہ ای سلطان تمھاری مدد کو یہ ساحر

آتا ہی جو تعلیم کرے بموجب اُسکے کاربند ہونا خلاف اسکے حکم کے نہ کرنا اُسی وقت **سلطان** نے کہا کہ ای ساحر کل جنگ ہی **ماہ رخسار** نہ آئی عشق مین **جہانگیر** کے مبہوت ہی **سیاہ صحرائی** کو قتل کرایا آپ **جہانگیر** کا ساتھ دیا ساحر نے کہا کہ حضور انگیٹھی آگ کی منگائین آگ روشن کرین تو مین عرض کرون **سلطان** نے انگیٹھی منگائی آگ اُسمین روشن کی لوبان اپنے پاس سے ساحر نے نکالا کہا یہ لوبان آگ پر ڈالیے **سلطان** نے لوبان ہاتھ مین لیا قصد کیا کہ آگ پر ڈالون کہ اسباب سحر جو سامنے رکھا ہی ایک پتلی سنہری اُٹھکر ناچنے لگی کہتی جاتی ہی کہ گھڑی دو مین مر لیا باجیگی **سلطان** نے پلٹ کر طرف **چابک** کے دیکھا کہا کہ ای ساحر دیکھو تو پتلی کیا کہتی ہی جیسے ہی **چابک** طرف پتلی کے پلٹا **سلطان** نے ایک دو تھڑ زمین پر مارا آواز دی کہ او نا عیار مجکو ایسا نا سمجھ سمجھا ہی آج سب مسلمانون کی قضا میرے ہاتھ سے ہی **چابک** زمین پر گرا پتلی نے منہ پر ہاتھ پھیر دیا رنگ روغن عیاری کا اُڑ گیا صورت اصلی ظاہر ہوئی **سلطان** نے **چابک** کو گرفتار کیا خدمتگارون کو آواز دی خدمتگارون نے آکے ایک عیار کو پڑے ہوے دیکھا کہا کہ اسکو لیجا کے قید خانے مین قید کرو خدمتگار کشان کشان لے چلے داروغہ جیل خانے کو آواز دی **زندان جادو** دوڑا ہوا آیا **چابک** کو سپرد کیا **زندان جادو** **چابک** کو لیکر قید خانے مین آیا **چابک** نے کہا کہ ای **زندان** **سلطان** ہماری سماعت نہین کرتے ورنہ **جہانگیر** اور **ماہ رخسار** کو گرفتار کرلاتے تم ہماری سفارش کرو ہمکو رہا کرادو ہم قدرت خداوند **ہفت پیکر** سے آگاہ ہوے کہ سونے کی پتلی ناچتی تھی **ہفت پیکر** مین یہ قدرت ہی پھر ہم کیون ایسے کو سجدہ نکرین یہ کہکے سجدے کرنے لگا کہ یا خداوند **ہفت پیکر** مین دل سے تیرا مطیع ہوا مجکو حکم ہو کہ مین جاکر **جہانگیر** اور **ماہ رخسار** کو پکڑ لا دن بندون مین خداوند کے ہمیشہ رہون **زندان جادو** نے کہا کہ ای عیار طرار ایسا نہ ہو کہ مین تجکو رہا کرون اور تو پلٹ کر نہ آئے **چابک** نے کہا جو زبان سے کہون اور وہ نہ ہوے ابھی جاکے دونون کو لاتا ہون **زندان** نے عہد واثق لیکر **چابک** کو رہا کیا **چابک** عیار قید خانے سے نکل کر بھاگا حیران ہی کہ کیا تدبیر کرون جنگل مین پھر رہا تھا کہ دیکھا دو گنوار آتے ہین بڑھکر **چابک** نے دونون کو بیہوش کیا ایک کو **جہانگیر** بنایا اور ایک کو بشکل **ماہ رخسار** دونون کے پشتارے پشت پر باندھے لشکر مین **سلطان** کے آیا لوگون نے پوچھا کہ مہتر صاحب کسے لائے **چابک** کہتا ہوا کہ یارو کیا پوچھتے ہو مجکو خداوند کا ارشاد ہوا مین اُن سردارون کو پکڑ لایا کہ جنکے نہ ہونے سے لشکر بے سردار ہو گیا کل سب لشکر بھاگ جائیگا یا آکر اطاعت کرینگے یہ کہتا ہوا سامنے **زندان** کے آیا

کہا اے افسر عالی مین ان دونون کو لایا زندان خوش ہوگیا کہا کہ ای چابک کمال کیا کہا حضور یہ کتنی بڑی بات ہی میرا اعتقاد تھا شراب پلا کر بیہوش کر لایا ای زندان جب لشکر حمزہ مقابلہ قدرت مین آئے گا وہ عیار کہ جسکے نام لینے کی منادی ہی اُس سے مقابلہ پڑیگا تب عیاریان دیکھنا آپ خیمے مین بیٹھیے میرا کمال دیکھیے آپکے سامنے چند شعر گاؤن صبح ہوتے افسر کے پاس چلیے گا کہ میدان کارزار مین نہ جائے افسران عالی کو پکڑ لیا جس طرح نبے لشکر کو ہٹا دیجیے آپ ایسے بہت خوش ہون گے زندان کو لاکر خیمے مین بٹھایا بایان بجا کر کچھ اشعار گائے زندان بہت خوش ہوا جام شراب بھر اکہا اسے نوش کیجیے عجب لطف آپکو ملے گا قدرت میرے سامنے آئینگے فرماتے ہین کہ زندان کو راضی کرد تمکو راضی کر کے جاؤنگا یہ کہہ کے شراب پلائی زندان گھبرا کے اُٹھا لڑکھڑا کے زمین پر گرا چابک نے اُٹھتے ہی اسکا سر کاٹا اور نکل کر بھاگا سلطان ساحران اپنے مقام پر بیٹھا سحر تیار کر رہا ہی کہ کان مین آواز آئی کشتی عرانام من زندان جادو بود یہ صدا سُنتے ہی سلطان دوڑا آ کے دیکھا بیر عمل مچا رہے ہین کچھ بن نہین پڑتا سلطان اُس خیمے مین آیا آ کے دیکھا کہ دو پشتارے رکھے ہین اُنکو کھول کے دیکھا کہ دو گنوار اُس پشتارے مین بندھے ہوے پڑے ہین ملازمون نے سب حال بیان کیا کیفیت سب سُنکر سلطان بہت جھلایا صبح ہو چکی تھی لشکر کو تیار کیا طرف میدان کارزار کے چلا یہان صبح کو جہانگیر نے اُٹھکر نماز پڑھی دعا کی کہ پروردگار مجکو جلد طلسم ہفت پیکر مین پہونچا یہ کہکر سلاح جسم پر آراستہ کر کے ماہ رخسار بھی آکر موجود ہوئین جہانگیر باہر نکلے لشکر تیار ہوا چاہا کہ طرف میدان کارزار کے جائین کہ ابر سیاہ اُٹھا بڑے زور سے مینھ برسنے لگا لشکر والے گھبرائے برف گرنیلگی ماہ رخسار نے طرف آسمان کے دیکھا کہا ای شہریار یہ سحر ہی سلطان کا یہ کہکے چند گولے مارے برف گھلنے لگی ابر شکست ہوا دھوپ نکل آئی لشکر نے تہلکہ سے نجات پائی طرف میدان کارزار کے چلے دیکھا کہ سلطان کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی یہی قصد ہی کہ لشکر کو مٹاؤن ہرکارون نے برف کی خبر دی پھر ابر کا مٹنا بیان کیا سلطان بہت جھلایا یہان جہانگیر میدان مین آئے ہین کہ سامنے سے چابک آیا سب کیفیت بیان کی کہا کہ حضور میدان مین چلیین مین کنارے کنارے آتا ہون جہانگیر میدان مین آئے ماہ رخسار برابر ہین کہ سلطان نے گینڈا میدان مین بڑھایا میدان مین آکر آواز دی ملکہ ماہ رخسار صاحب آئیے آپنے میرا ابر برف مٹایا اس طرح گرفتار کر کے لیجاؤن کہ سب کو تمھارے حال سے عبرت ہو

ہمنے رات بھر کی مہلت دی تمنے آکر شراکت نہ کی اب میدان مین نکلو تو حال معلوم ہو ماہ رخسار نے
جہانگیر سے اجازت مانگی جہانگیر نے کہا کہ مین خود جاؤنگا ماہ رخسار نے جہانگیر کو روکا خود میدان مین آئی
آپسمین سحر چلنے لگے دو چار سحر آپس مین رفع دفع ہوے دونون برابر سحر کر رہے ہین کہ سلطان نے
ایک چیخ ماری ہفت پیکر کا نام لیا گولہ پھینکا گولہ جا کر پھٹا اُسمین سے دھوان نکلا ماہ رخسار بیہوش
ہو کر گری سلطان نے گرفتار کیا دو پہر ہو چکی تھی ماہ رخسار کو لیکر پلٹا کہ گیا کہ کل سب سے سمجھ لون گا
ایک زندہ نہ بچیگا بی ماہ رخسار پر بڑا گھمنڈ تھا آکر ایک خیمے مین قید کیا سلطان آکر اپنی بارگاہ مین بیٹھا
سرداروں کو ترغیب دے رہا ہی کہ بلوہ کر کے کل سب کو گرفتار کر لینا کل مسلمان بچنے نہ پائین کہ عرض ہوئی
در دولت پر جہانگیر دست بستہ حاضر ہی آپ سے تنہائی مین ملاقات چاہتا ہی سلطان خوش ہو گیا
سرداروں سے کہا کہ باہر جاؤ پسر حمزہ کو یہان بھیجو سردار باہر گئے جہانگیر کو دیکھا کہ سر جھکاے ہوے
جھکے کھڑے ہین سردار الگ ہوے جہانگیر اندر آئے سلطان کو جھک کر سلام کیا سلطان ساحران
اُٹھ کھڑا ہوا کہا کہ ای شیر بیشۂ صاحبقران تشریف لائیے کیا وجہ آنیکی ہوئی جہانگیر نے کہا کہ مین برائے
اطاعت حاضر ہون مجھے خدمت خداوند ہفت پیکر مین لیجلیے پھر وہی قصر عشرت ملے سلطان نے
کہا کہ مین آپ کی سفارش کرونگا وہی قصر عشرت رہنے کو ملیگا آپ سے خداوند کو ایک ملال ہو چکا ہی
لیکن ضرور رحم فرمائین گے جہانگیر نے باتین کرتے کرتے اِدھر اُدھر دیکھا سلطان نے پوچھا کہ کیا
تلاش ہی جہانگیر نے کہا کہ شب سے مین نے شراب نہین پی سلطان نے اُٹھکر گلابی اُٹھائی کہا لیجیے
نوش فرمائیے جہانگیر نے جام لبریز کیا کہا کہ پہلے آپ پیجیے مجکو یقین ہو کہ میری خطا معاف فرمائیے گا
سلطان خوشی خوشی جام پیگیا پیتے ہی گھبرا کر کہا کہ یہ کیسی شراب تھی دل گھبرانے لگا جہانگیر نے کہا کہ ذرا اُٹھکر
ٹہلیے سلطان اپنے مقام سے اُٹھا لڑکھڑا کے زمین پر گرا نعرہ ہوا کہ منم چابک صبا رفتار خنجر مارا کہ شکم
سلطان کا چاک ہوا ماہ رخسار جو خیمے مین بیہوش پڑی تھی اُسکو ہوش آیا تڑپ کر جو بلند ہوئی سنا
کہ صدائین آرہی ہین کشتی مرا نام من سلطان ساحران بود اب تو ماہ رخسار کڑک کر گرنے لگی
لشکر سلطان پر آگ برسادی لشکر والون نے کھینچ کھانچ کے لاشہ سلطان کا اُٹھایا ایکطرف صحرا کے
بھاگے جہانگیر اپنے مقام پر بیٹھے تھے نہایت تردد تھا کہ لشکر دشمن مین ہنگامہ سُنا باہر نکل کر دیکھا کہ لشکر
بھاگا جاتا ہی ماہ رخسار اور چابک آکر پہونچے سب کیفیت بیان کی جہانگیر نے کہا کہ بس اب کوچ کرد

طرف طلسم ہفت پیکر کے چلین ماہ رخسار نے کہا کہ کل سویرے چلیے جہانگیر نے کہا اب ایسا نہ ہو کہ اور کوئی ساحر آجائے تو بڑی مشکل پڑیگی بھائی چابک نے بڑا کام کیا کہ سلطان کو مارا جہانگیر تو فکر کوچ مین ہین لیکن ساحر جو لاشہ سلطان لیکر بھاگے ایک صحرا مین آکر اُترے اُس صحرا کا حاکم زندہ مزاج ہی لشکر سلطان مین آیا حال پوچھا دریافت کر کے لاشہ سلطان پر آیا آواز دی کہ ای سلطان بڑا مقام تعجب ہی کہ تم عیار کے ہاتھ سے مارے گئے جاؤ جا کر سب کو گرفتار کر لاؤ یہ جو زندہ مزاج نے آواز دی لاش کو یکایک جنبش ہوئی با خداوند ہفت پیکر کہکر اُٹھ کھڑا ہوا زندہ مزاج سے ملا کہا بھائی تمنے بڑا احسان کیا ابکی جا کر آفت برپا کرونگا فوج کو ساتھ لیکر چلا یہان جہانگیر فروکش ہین قصد ہی کہ کوچ کرین صحرا سے گرد اُڑی وہی سلطان ساحران فوج کو حیا سے ہوے آکر پہونچا پکار کر آواز دی کہ ای فرقۂ خدا پرستان دیکھو قدرت نے مجکو زندہ کیا یا تو بہشت مین سیر کر رہا تھا یا فرشتے لاکر پہونچا گئے اب تم لوگ کیدہر بچو گے اب تو جہانگیر کو بڑی حیرت ہوئی ماہ رخسار نے کہا کہ ای شہر یار ہفت پیکر بڑا شعبدہ باز ہی کوئی اور ساحر ہی وہ اُسی صورت پر آیا چابک نے کہا کہ مین انکی بھی جا کر گردن لیتا ہون یہ کہکے چند شاگرد ساتھ لیے ایک طرف روانہ ہوا یہان کوتوال لشکر شبگرد کوتوال بیٹھا تھا کہ اسنے دیکھا ایک بڑھیا جوان عورت کا ہاتھ پکڑے جاتی ہی جوان عورت کے رونے کی آواز آتی ہی کوتوال نے کہا کہ اس ضعیفہ کو بلاؤ جب ضعیفہ سامنے آئی پوچھا یہ عورت تیری کون ہی کہا حضور یہ میری نواسی ہی اسکو سسرال لیے جاتی ہون یہی باعث اسکے رونے کا ہی یہ جو ضعیفہ نے کہا جوان عورت نے مُنھ کھولا کوتوال کی نگاہ پڑی ایک بجلی چمک گئی کلیجہ پکڑ لیا بڑھیا سے کہا کہ صاف صاف بتا یہ کون ہی بڑھیا یہ کہکے دوڑی کہ مین اور لوگون کو گانون سے بلا لاؤن یہ کہکے ایک جانب غائب ہوگئی کوتوال نے کہا کہ اس عورت کو ہمارے خیمے مین پہونچاؤ ملازمون نے لاکر خیمے مین پہونچایا کوتوال صاحب ہنستے ہوے آئے پاس بیٹھ گئے کہا صاحب تم حال اپنا بیان کرو نازنین رونے لگی کہا کہ یہ کُٹنی تھی میرے گھر سے مجکو نکال لائی یہان یہ فقرہ دیتی تھی میرے گھر مجھے پہونچا دیجیے وہ گانون یہان سے دور ہی جہان بھینسین بندھتی ہین اُسی مقام پر مکان ہی وہان مجھے پہونچا دیجیے کوتوال نے کہا کہ مین نے محافہ طلب کیا ہی پیادے ساتھ کر کے تمکو روانہ کرونگا ذرا اچھی طرح بیٹھو رو دھو نہین مین تمھارا خیر خواہ ہون اُس نازنین نے گاڑھے کی چادر اُتاری دیکھا شبنم کا دوپٹہ اطلس کا پائجامہ دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوے سامنے بیٹھی ہی یہ بناوٹ دیکھکر بیقرار ہو گیا

کبھی منتین کرتا ہی کبھی کہتا ہی غلام ہون تابعداری سے کبھی مُنھ نہ موڑونگا عمر بھر خدمتگذاری کرونگا شکر
سلطان کا کوتوال ہون خزانہ بھی میرے سپرد ہی نازنین نے جو یہ سُنا کہا کہ صاحب میرے مان باپ سے
مجھے ملا دو بڑے افسوس کی بات ہی وہ سب روتے ہونگے جب مجکو گھر مین نہ پایا ہوگا حیرت ہوئی ہوگی کہ لڑکی
کہان گئی مین کمبخت یہان پہونچی اور آپ تو بسبب سن وسال کے میرے نانا معلوم ہوتے ہین شمشگرو اُن
بھولی بھولی باتون پر دیوانہ ہوگیا منتین کرنے لگا گلابی اُٹھا کے لایا کہا لو صاحب شراب پیو نازنین نے
جام لبریز کیا کہا کہ پہلے آپ پیجیے شمشگرو نے خوشی خوشی جام پیا گھبرا کے اُٹھا گرتے ہی بیہوش ہوا
چاپک نے اُٹھکر کوتوال کو کنارے ڈال دیا اُسی کے کپڑے پہنکر کوتوال کی شکل بنا طرف سلطان
کے چلا سلطان اپنے مقام پر بیٹھا ہی کہ خبر پہونچی کوتوال لشکر آتے ہین پاس سلطان کے آیا جھک کر
سلام کیا کہا کہ حضور نے سُنا لشکر مسلمان آمادہ ہی کہ شب کو حضور پر شبخون مارے دیکھیے کیا کیفیت ہو
سلطان نے کہا کہ لشکر طیار رکھو جس وقت مسلمان شبخون کے طور پر آئین آتے ہی وہ سحر کرد کہ سب گرفتار
ہون بیہوش ہوکر گرین کہا حضور ایسا ہی ہوگا چاپک نے باتین کرتے کرتے میز پر سے گلابی اُٹھائی جام
لبریز کیا کہا کہ حضور نوش کرین تو غلام بھی پیے یہ کہہ کے جام دیا سلطان جام پی گیا پیتے ہی گھبرایا کہا کہ
اس شراب مین کیا تھا معلوم ہوتا ہی کلیجے مین آگ لگ گئی گھبرا کر اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کر گرا
چاپک نے زبان مین سوزن دیا پشتارہ باندھکر پشت پر لگایا سراچہ چاک کرکے لے بھاگا یہان
جہانگیر اور ماہ رخسار دربار مین بیٹھے تھے حیرت مین تھے کہ سلطان مارا بھی گیا پھر وہی سلطان
جنگ پر آیا عجب شعبدہ ہی ماہ رخسار کہ رہی ہی حضور یہ کرامت دکھانا منظور ہی شعبدے دکھاتا ہی اس
حیلے سے تسخیر کرنا منظور ہی کہ ہُلڑا ہوا کہ چاپک سلطان کو گرفتار کرلایا چاپک سامنے آیا پشتارہ
سامنے ڈال دیا کہا حضور یہ سلطان حاضر ہی ماہ رخسار نے کہا کہ ستون سے باندھو دو ستون
سے سلطان کو باندھا فتیلہ رفع بیہوشی دیا سلطان کی آنکھ کھُلی ماہ رخسار نے کہا کہ او ساحر
صاف بتا کہ تو کون ہی بہتر یہ ہی کہ اطاعت کرو ورنہ قتل کرینگے دربار اسنے دیکھا جہانگیر کی شوکت
دیکھکر حیران ہوگیا ماہ رخسار ایسی ساحرہ خدمت مین حاضر ہی اشارہ کیا کہ زبان سے سوزن نکالیے
تو حال مفصل بیان کرون جہانگیر نے اشارہ کیا کہ اسکی زبان سے سوزن نکالو ماہ رخسار سنبھلی اسباب
سحر ہاتھ مین لیا چاپک صبارفتار نے زبان سے اسکے سوزن نکالی سوزن کے نکلتے ہی

قدمون پر جہانگیر کے گرا کہا کہ ای شہریار ہامان جادو میرا نام ہی زندہ فراج کے ان کارخانون کا منتظم
ہون اُسنے مجکو حکم دیا کہ بشکل سلطان جاکر لڑو کہ قدرت خداوندی مسلمانون پر ظاہر ہو غلام چلا آیا اب مجکو
آپکے مذہب کا اعتقاد ہوا اطاعت کرتا ہون حکم ہو تو جاکر اپنے لشکر کو لاؤن حاضر خدمت کر دن ملکہ
ماہ رخسار نے کہا کہ جاؤ ہامان صحرا نورد خوشی خوشی اپنے لشکر مین آیا افسرون کو آواز دی کہ یار دین تو
مطیع اسلام ہوا مین نے جہانگیر کی اطاعت کی جسکو میرا ساتھ دینا ہو میرے ہمراہ آئے ورنہ پاس
ہفت پیکر شعبدہ باز کے جائے بارہ ہزار جادوگر ہامان صحرا نورد کے ساتھ ہوے باقی رو کے
پیٹتے طرف طلسم ہفت پیکر کے روانہ ہوے ہامان صحرا نورد خوشی خوشی آکر شریک جہانگیر ہوا جہانگیر نے
اسکو بارگاہ مین دین ہامان بھی اُترا اب جہانگیر کا ارادہ ہی کہ مین طرف طلسم ہفت پیکر کے کوچ کرون
ماہ رخسار و ہامان کو حکم ہی کہ تم لوگ ہمارے لشکر سے الگ رہو ہمارے واسطے بدنامی ہی ماہ رخسار
نے عرض کی کہ ای شہریار ایک مقام یہان کا سحر سے مملو ہی جس طرف سے گذریگا ساحر روکین گے
کنیز جو ساتھ ہوگی راستہ بتائیگی ان ساحرون کا شریک ہونا غنیمت جانیے یہ جو ساحر شریک ہوا ہی اپنے
ہم آپنے انکو مطیع کیا ان سب کا ساتھ رہنا ضرور ہی جہانگیر نے قبول کیا چابک نے بھی سمجھایا کہ ای شہریار یہ حضور کا اسباب شوکت
صحرا تک تو پہونچا ئیگا جہانگیر نے کوچ کیا ہامان صحرا نورد اپنے صحرا
مین لایا عرض کی یہ صحرا غلام کا آباد کیا ہوا ہی امیدوار ہون کہ دو شبین اس مقام پر تشریف رکھیے
جو کچھ عجائب و غرائب غلام کے قبضے مین ہین اُن سب کو لے لون تو آپکے ساتھ چلون آگے
جنگل ہی کہ اُسکا وادی فرحناک نام ہی فرحناک جادو جو وہان کی حاکم ہین اُس سے مقابلے پڑینگے
غلام سمجھ لیگا جہانگیر اُسی مقام پر اُترے لیکن ساتھ والے جو ہامان کے بھاگے کوہ ہفت رنگ پر آئے
ہفت رنگ جادو جو یہان کا حاکم ہی سامنے تصویر کے کھڑا ہوا حالات گذشتہ عرض کر رہا ہی اور یہ بھی
عرض کرتا ہی کہ ہر طرف سے مسلمانون نے بلوہ کیا ہی دربند ہاتھ سے جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ بارہ چودہ ہزار
جادوگرون نے فریاد کی کہ یا خداوند ہفت پیکر اصل یہ ہی کہ ہامان صحرا نورد جسکو قدرت نے صورت
سلطان دی تھی وہ مسلمان ہوگیا جہانگیر کا ساتھ دیا اب لیے ہوے جہانگیر کو آتا ہی کسی کو بھیجیے ایسا
نہ ہو جو ان صاحب اقبال فتح کرتا ہوا آتا ہی یہان تک نہ آجائے کہ قدرت کو تکلیف ہو تصویر سے آواز
یہ قہر و غضب آئی وہ بندۂ مغضوب کیا چیز ہی اُسکی بھی یہ مجال ہی کہ یہانتک آسکے برق قہر کو حکم دون کہ

سب کو جلا کر خاک کرے ابھی قدرت مسلمانون کے زور دیکھتے ہین ایک دن سب کو مٹا دینگے ارے
کوئی حاضر ہی ایک پہلوان بیٹھا ہی مجمر آتشخوار اسکا نام ہی اپنے مقام سے اُٹھا کہا یا خداوند غلام کو حکم ہو کہ جا کر
جہانگیر کو باندھکر لائے ارشاد ہو تو گشت کر دون جسقدر مسلمان آئے ہین سب کو گرفتار کر لاؤن ایک
دن مین سب حاضر ہون حکم ہوا کہ ای مجمر جاؤ جہانگیر کو گرفتار کرکے لاؤ مجمر اپنے مقام سے جھومتا ہوا اُٹھا
پکار کر آواز دی کہ ارے میرے ساتھ والے کہان ہین گوشہ صحرا سے بیس ہزار جادوگر مع بارگاہ و سامان
سفر حاضر ہوئے مجمر تخت پہ سوار ہوا فوج کو ساتھ لیکر چلا منزل در منزل آتا ہی جسکو مسلمان سُنا اُسکو سزا
دی اپنے ساتھ لیا بیس ہزار ساحر اب اسکے ساتھ ہین جس صحرا مین جہانگیر اُترے تھے تیسرے دن ارادہ
کیا ہی کہ کوچ کرین صحرا سے گرد اُڑی مجمر آتشخوار بیس ہزار جادوگرون سے آکر پہونچا مقابلے مین آکر جہانگیر
کے اُترا بارگاہ استادہ کرا کر باہر ٹہلنے لگا ہامان صحرا نورد انتظام لشکر جہانگیر کر رہا ہی کہ مجمر نے اپنے
کنارے لشکر کے آکر آواز دی کہ او ہامان تو بندہ مغضوب خداوند ہفت پیکر کو اپنے جنگل
مین لایا ما بدولت تشریف لائے ہین تم حاضر نہ ہوئے ہامان نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی مجمر نے
آواز دی کہ ای ہامان توبہ کر جلد میرے پاس حاضر ہو ورنہ آتش قہر و غضب سے جلا دونگا یہ آواز
جو کان مین ہامان کے پہونچی دیوانہ ہو گیا بیقرار ہو کے دوڑا آواز دیتا ہوا کہ ای مجمر میری خطا معاف کر
مسلمانون نے مجھپر سحر کیا تھا یہ کہتا ہوا پاس مجمر آتشخوار کے پہونچا قدمون پہ گر پڑا کہتا ہی کہ واسطہ
خداوند ہفت پیکر کا خطا میری معاف کر مجمر نے ہامان کے منھ پر ہاتھ پھیرا ہامان مجمر آتشخوار کے
ساتھ ہو گیا کہتا ہی کہ کیون ای مجمر مسلمانون نے کیا مجھ پر سحر کیا تھا کہ مین خداوند ہفت پیکر سے پھر گیا
اب آنکھ کھلی جلوۂ قدرت خداوند ہفت پیکر نظر آتا ہی دل گھبراتا ہی مجمر آتشخوار نے پشت پر
ہاتھ پھیرا ہامان مطمئن ہوا مجمر آتشخوار ہامان کو ساتھ لیکر اپنی بارگاہ مین آیا کہا لشکر کا انتظام کرو
ہامان انتظام لشکر کرنے لگا جہانگیر بارگاہ مین بیٹھے ہین قریب ملکہ ماہ رخسار گلچینی گلشن جمال کی کرہی
ہی کہ ہرکارے حاضر ہوئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ ای شہریار عجب معرکہ ہوا ہامان جا کر شریک
مجمر ہوا اُسکے لشکر کا انتظام کر رہا ہی یہ سُنکر جہانگیر کے ہوش اُڑ گئے کہا ملکہ ماہ رخسار یہ شعبدہ
دیکھا ماہ رخسار نے سر جھکا لیا کہا کہ میدان مین سمجھا جائے گا یہان مجمر نے طبل جنگی بجوایا شاہزادہ جہانگیر
کے یہان بھی طبل جنگی بجا چابک صبا رفتار اُسیوقت ایک ساحر کی شکل بنکر لشکر مجمر آتشخوار ۲

مین آیا پھرتا پھراتا دربارگاہ پر پہونچا خدمتگار بنا کھڑا ہی خود بخود حاضر حاضر کہتا ہوا اندر پہونچا دیکھا کہ باامان
مقام صدر پر بیٹھا ہی اور جادوگر جمع ہین مجمر یہان نہین ہی چابک نے ایک خدمتگار سے پوچھا کہ شہنشاہ
کہان ہین خدمتگار نے چابک کا ہاتھ پکڑ لیا کہ ارے تو کوئی عیار ہی ساحرون نے سر اُٹھایا کہ چابک نے
خنجر مارا کہ خدمتگار لڑکھڑا کر گرا چابک کود کر بھاگا ایک غار مین آکر چھپا دیکھا کہ ساحر دوڑے دوڑے پھر رہے
ہین ہر مقام پر غل پڑا ہی کہ عیار آیا تھا خدمتگار کو مار کر چلا گیا چابک حیران ہی کہ مین نے صرف اتنا پوچھا اُسپر
ظاہر ہو گیا کہ عیار ہی کیونکر عیاری ہو گی حیران حیران غار سے نکلا چند قدم چلا کہ آواز آئی او نا عیار کہان
جاتا ہی چابک نے پلٹ کے دیکھا کہ مجمر آتشخوار ایک نخل کی بیخ سے نکلا چابک بھاگا مجمر نے پھر آواز
دی کہ کہان جاتا ہی ٹھہر جا ای نخل قدرت اسکو لینا درخت سے چند پھول چابک پر گرے بوجو دماغ
مین آئی چابک گرا دیکھا کہ ایک جادوگر کھڑا ہی مجمر تو غائب ہو گیا اُس ساحر نے نعرہ کیا کہ منم
نخل قدرت یہ کہ کے چابک کا ہاتھ پکڑ لیا کہا کہ چل تجکو شہنشاہ مجمر بلاتے ہین چابک نے کہا
کہ ای نخل قدرت اب تجکو اعتبار خداوند ہفت پیکر ہوا مجھے اعتقاد قدرت تعلیم کرو معلوم ہوا
کہ درخت بھی قبضے مین ہین مجمر کے آواز دیتے ہی تم پیدا ہوے نخل قدرت نے کہا کہ ای عیار زمین
و آسمان بنایا ہوا خداوند کا ہی جس وقت جہان پکارو اُسی مقام پر مدد کرتے ہین جب تم اس مذہب
مین آؤ گے تب کرامتین خداوند کی دیکھو گے چابک نے کہا مین قائل ہوا میری مشکین کھول مین
ابھی جہانگیر کو پکڑ لاؤن نخل قدرت نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت ہی صبح کو جب مجمر آتشخوار آواز دیگا
ماہ رخسار اور جہانگیر دوڑے چلے آئینگے چابک نے کہا اور جو کام کو حکم ہو وہ بجا لاؤن جس عیار
طرار کا نام نہین لیتے وہ میرا باپ ہی اُسکو گرفتار کر کے لاؤنگا نخل قدرت نے چابک کو رہا کیا
ساتھ لیکر باتین کرتا ہوا چلا راہ مین چابک ایک مقام پر رُکا کہا کہ ای نخل قدرت مجکو قدرت
معلوم ہوتے ہین تعریفین میری کر رہے ہین یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا حلقہ ہائے کمند مارے نخل گرا
چابک نے خنجر مارا نخل کو قطع کر کے بھاگا آوازین کان مین آ رہی ہین کہ لینا جانے نہ پائے چابک
بھاگا ہوا لشکر مین آیا اہالی طلایہ نے پوچھا کہ کیون مہتر صاحب کسواسطے گھبرائے ہوے ہو چابک نے
کسی کو جواب نہ دیا بارگاہ جہانگیر مین آیا جہانگیر سے سب حال بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ پروردگار
مالک ہی چابک نے کہا کہ ای آقاے نامدار مجمر آتشخوار پر عیاری مشکل سے ہو گی مگر پھر جاتا ہون شاہزادہ

جہانگیر نے ہر چند منع کیا چابک نے کہا کہ آقا صبح کو قیامت ہوگی زبانی ساحر کے سُنا کہ مجمر آتشخوار کے آواز دیتے ہی ماہ رخسار و جہانگیر خود چلے آئین گے غلام کو ٹرا تردد ہی یہ کہہ کے چابک چلا صورت بدلکر لشکر مجمر مین آیا جا بجا پھرنے لگا ایک مقام پر دیکھا کہ نہایت اندھیرا ہی ایک نخل کے سایے مین مجمر کھڑا ہی چابک کو دیکھکر آواز دی کہ او ساحر کہان جاتا ہی میرے پاس آ مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہی چابک قریب آیا مجمر نے کہا کہ تو کون ہی کہان جاتا ہی چابک نے کہا کہ حضور کا ملازم ہون عیار کی فکر مین نکلا ہون مجمر نے کہا کہ جا کر تلاش کر جب کوئی شخص مجکو پوچھے فوراً گرفتار کر لینا میرے پاس لانا چابک نے کہا کہ اے شہریار اور کوئی نشان معقول بتائیے مجمر نے کہا کہ اب جاین اور فکر مین کھڑا ہون وہ سحر کر رہا ہون کہ صبح کو جہانگیر اور ماہ رخسار خود بخود چلے آئین اسوقت اور جانب خیال ہی اب تو چابک باتین کرنے لگا کہ اے شہنشاہ مین نے بھی فکر کی ہی کہ جہانگیر کو پکڑ لاؤن آپ تک پہونچاؤن بڑا اُس مغضوب نے ستم کیا کہ ماہ رخسار نے اُسکی اطاعت کی مجمر نے کہا کہ ماہ رخسار جہانگیر پر عاشق ہی وہ صورت جہانگیر کو بھول جائے نام جہانگیر کا نہ لے کہا اے شہنشاہ آپ کا سحر ول پر قبضہ کریگا مین وہ سحر کرون کہ غرق زمین ہو جائے مجمر نے کہا کہ یہ بندگان قدیم خداوند ہین ان پر یہ بدعت نہین چاہیے صرف اُن کی یہ خطا ہی کہ کیون مسلمانون کا ساتھ دیا اُسکی سزا دونون کو دینی چاہیے ایسا سحر کرون کہ آپ چلے آئین باتین کرتے کرتے چابک نے کہا کہ دیکھیے جہانگیر آتا ہی اسی وقت آپ کے سحر نے تاثیر کی مجمر پلٹا چابک نے دل پر پتھر رکھکر حلقہ ہائے کمند مارے مجمر گرا چابک صبا رفتار نے حباب مار کر بیہوش کیا چاہا کہ پشتارہ باندھون کہ زمین شق ہوئی ایک ریگ ماہی نکلی مجمر آتشخوار کے لپٹ گئی لیکر غرق زمین ہوئی یہ معاملہ دیکھکر چابک بھاگا اب دیکھا ستارۂ سحری آسمان پر چمک چکا ہی کوتوال فلک چہارم گشت کر کے بر سر چرخ زبرجدی آیا جہانگیر و ماہ رخسار فوج کو ساتھ لیے ہوے آتے ہین لشکر پشت پر ماہ رخسار بھی اسباب سحر سے آراستہ چابک کو جو جہانگیر نے دیکھا پوچھا کہ کیون بھائی کیا ہوا کہا حضور مجمر آتشخوار بلا سے روزگار ہی مین نے بیہوش کیا غرق زمین ہو کر غائب ہوا ایک ریگ ماہی لیگئی جہانگیر نے کہا کہ دیکھا جائیگا یہ کہتے ہوے میدان مین پہونچے دیکھا کہ اُس طرف سے لشکر لیے مجمر آتا ہی آپ تو آگے بڑھا ہوا اہتمام انتظام فوج کرتا ہوا میدان مین پہونچا صفین جمین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے کہ مجمر میدان مین آیا پکار کر آواز دی کہ کیون ماہ رخسار قدرت نے تمکو عہدۂ جلیل دیا تم بندۂ مغضوب

خداوند پر عاشق ہوئین آؤ میرے پاس چلی آؤ اگر اسکے خلاف کرو گی تو بڑی سزا ہو گی مجمر نے یہ باتین کین ماہ رخسار کا چہرہ سرخ ہوا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے کنیزون سے کہا کہ تم جانو تمھارا کام جا نے خواہ لشکر مسلمانان مین رہو خواہ میرے ساتھ آؤ مین تو خدمت مجمر مین جاتی ہون اس وقت اُس کے سمجھانے سے آنکھین کھل گئین یہ کہکے چلی کنیزون نے چاہا کہ روکین ماہ رخسار نے گولہ مارا کئی کنیزون کے سر پھٹے کنیزین الگ ہوئین ماہ رخسار بھاگی کنارے پر لشکر اسلام کے آئی ہی ایک ساحر کھڑا تھا اُسنے کہا کہ کیون ملکہ کیون گھبرائی ہو ماہ رخسار نے کہا کہ گھبرانا کیسا مجھے مجمر بلاتا ہی مین جاتی ہون ساحر نے کہا کہ دیکھیے اس طرف سے کون آتا ہی جیسے ہی ماہ رخسار پلٹی ساحر نے حلقہ ہائے کمند مارے حباب مارکر بیہوش کیا پشتارہ باندھکر لے بھاگا سامنے جہانگیر کے آیا کہا کہ حضور ماہ رخسار جاتی تھین اُن کو تو مین گرفتار کر لایا جہانگیر نے کہا کہ لیجاکر قید کرو چابک نے ماہ رخسار کی زبان مین سوزن دی ایک خیمے مین لاکر قید کیا ماہ رخسار کو جو ہوش آیا زبان مین سوزن ہی سر ٹکرا رہی ہی غل مچا رہی ہی کہ مین پاس مجمر کے جاؤنگی یہان مجمر کو ہرکارون نے خبر دی کہ ماہ رخسار کو گرفتار کر لیا ایک خیمے مین قید کیا ہی وہ سر ٹکرا رہی ہی مجمر نے کہا کہ دیکھو تدبیر ہوئی جاتی ہی یہ کہکے دو گولے جھولی سے نکالے چابک تو لشکر جہانگیر سے نکل کر بھاگا درۂ کوہ مین آکر ٹھہرا کہ مجمر نے گولہ مارا وہ گولہ لشکر اسلام پر جاکر پھٹا دھوان نکلا دوسرا گولہ پھینکا وہ بھی جاکر پھٹا اُس سے بھی دھوان نکلا جہانگیر اپنے مقام پر کھڑے کھڑے تھرا گئے گھوڑے سے کود پڑے پکار کر آواز دی کہ ای چابک کہان ہو چابک درۂ کوہ مین کھڑا تھا فوراً آواز دی کہ غلام حاضر ہی جہانگیر نے کہا کہ مین پرورش خداوند کو یاد کرتا ہون کہ کیا کیا میرے حال پر عنایت فرمائی قصر عشرت مرحمت ہوا اب مجھے لوگون نے ناحق برگشتہ کیا کہ مین مقابلۂ ملازم قدرت مین آیا اب پاس مجمر کے جاتا ہون وہ میری خطا قدرت سے معاف کرا دیگا یہ کہکر جہانگیر پیدل چلا جس ملازم نے روکنے کا ارادہ کیا آواز دی کہ ہٹ جا تجکو کیا اختیار ہی یہ کہکر جہانگیر سامنے مجمر کے آئے کہا ای مجمر آتشخوار مین تجھ سے اقرار اطاعت خداوند ہفت پیکر کرتا ہون کہ مجکو خدمت مین خداوند ہفت پیکر کی لے چلو مین عذر کر لونگا مجمر نے کہا کہ ای شیر بلبغۂ سپہ سالار قدرت تمپر نہایت عنایت قدرت ہی لیکن خیال کرو کہ تم قصر عشرت سے شکار کا حیلہ کرکے نکلے اور یہ لڑائیان شروع کر دین بس شرمندہ ہونا ضرور ہی ہتھکڑیان بیڑیان منگاؤن انکو پہن لو تب میرے ساتھ چلو مین خدمت خداوند مین پہونچا دون

یہ کہکر آہنگر کو آواز دی ہتھکڑیان بیڑیان حاضر ہوئین جہانگیر نے اپنے ہاتھ سے خوشی خوشی ہتھکڑیان پہنین بیڑیان پاؤن مین آراستہ کین جب ہتھکڑیان بیڑیان پہن چکے طوق بھی گلے مین پہنا زنجیر ہلانے لگے غل مچانے لگے آواز دی کہ او مجمر تو نے میرے ساتھ مکر کیا مین ہفت پیکر پر لعنت کرتا ہون مجمر نے ملازمون کو آواز دی کہ ماہ رخسار کو ڈھونڈھکر لاؤ ان دونون عاشق و معشوق کو ایک ارابے پر سوار کر داس ذلت سے انکو لیجاؤن کہ دیکھنے والے عبرت کرین بندگان خداوند کو معلوم ہو کہ گنہگار آئے ملازمان مجمر آتشخوار ماہ رخسار کو لائے زبان مین سوزن ہی قلب پر ہجوم رنج و محن ہی جہانگیر کو جو قید دیکھا منھ پیٹ لیا ارشاد کیا کہ ای شہریار کیا ہوا جہانگیر نے طرف مجمر آتشخوار کے اشارہ کیا کہ اس ظالم نے مکر سے مجھکو قید کیا اب چلو سامنے ہفت پیکر کے آفت برپا کرینگے اہل لشکر پر یہ گذری کہ وہ وہ ئین نے سارے لشکر کو گھیرا سب بیٹھ گئے خاک منھ پر مل رہے ہین پریشان پریشان غل مچا رہے ہین کنیزان ماہ رخسار خاک پر لوٹ رہی ہین لشکر کو اس حال مین چھوڑ کر مجمر نے ایک ارابے پر دونون عاشق و معشوق کو سوار کیا ہامان انتظام کرتا ساتھ ہی اس کروفر سے مجمر گینڈے پر سوار ہوا طرف طلسم ہفت پیکر کے چلا چاپک بھی فقیر بنا ہوا ساتھ ہی جس منزل پر مجمر اُترتا ہی چاپک صبارفتار بہ شکل خدمتگار اُس بارگاہ مین جاتا ہی مجمر کو نہین پاتا ہامان بیٹھا ہی اور سردار بھی حاضر ہین چاپک خوف سے کسی سے پوچھتا نہین کئی منزلین اسی طور سے گذرین پانچوین منزل ہی ایک صحرا مین جاکر مجمر اترا جب لشکر اُتر چکا قیدیون کو قیدخانے مین چھوڑ آپ ٹہلتا ہوا ایک جانب چلا چاپک نے جو دیکھا یہ عقب مین چلا تھوڑا راستہ طی کر کے سامنے ایک باغ کے پہونچا کنیزین دروازے پر حاضر تھین اُنھون نے جھک کر سلام کیا کہا کہ ای شہنشاہ مجمر آپ کو ملکۂ عالم یاد کرتی ہین بعد عرصۂ دراز کے آپنے سرفراز کیا مجمر آتشخوار نے کہا کہ جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ نیازمند حاضر ہی چاپک صبارفتار نے عیاری کر کے ایک کنیز کو بیہوش کیا اُسکی شکل بنا ہوا کنیزون مین کھڑا ہی تھوڑے عرصے کے بعد ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی عرض کی کہ حضور تشریف لیچلیے مجمر اندر چلا چاپک بھی بہ شکل کنیز ساتھ ہی وسط باغ مین پہونچا باغ نہایت آراستہ چہار جانب باغ مین روشنی نہر و چراغان پر جوبن بہار پر گلشن مجمر دیکھتا ہوا سامنے چبوترے کے پہونچا دیکھا کہ ایک نازنین مسند پر مثل طاؤس طناز سرگرم ناز و نیاز دریائے جواہر مین غوطہ مارے ہوے گلے مین آڑی ہیکل طوق جسمین چاند سورج دہ لگے ہین

پڑا ہوا بڑی بڑی آنکھین سرمہ دنبالہ دار زیب چشم نہایت مغرور مجمر کو جو آتے ہوے دیکھا اپنے مقام سے اُٹھی مجمر کا استقبال کیا لاکر مسند پر بٹھایا گائنون سے اشارہ ہوا گائنون نے غزلین شروع کین اشعار وصل وہجر جو گائین عاشق ومعشوق کی طبیعتین بھر آئین دونون کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے گائنین بدلی جاتی ہین جب چابک نے دیکھا کہ ہنگامۂ عیش ونشاط گرم ہی عاشق معشوق کو دیکھکر بے شرم ہی چابک نے اتنے عرصے مین ایک گائن کو بیہوش کیا اُسکی شکل بنکر محفل مین آیا مجمر سے آنکھ ملاکر یہ غزل عاشقانہ بصد اشتیاق شروع کی

نظم

صبح محفل مین جو ذکر گیسوی جانانہ تھا		پنجۂ خورشید تابان پر گمان شانہ تھا
سحر تھا رقص پری رو نغمہ تھا جادو نما		ہر بشر دیوانخانے مین غرض دیوانہ تھا
خواب مین نیرنگی عالم نظر آئی مجھے	ق	شہر دیکھا اک عجائب جس جگہ ویرانہ تھا
ایک سو سبزہ مصفا اک طرف آب روان		میکدہ مسجد کہین کعبہ کہین بتخانہ تھا
جلتے جاتے اک طرف دیکھی عجیب بزم طرب		جو مہیا اُس جگہ سامان تھا سب شاہانہ تھا
دخت رز کا تھا کہین جلوہ کہین ساغر کا دور		جو بشر تھا محو ذوق بادۂ مستانہ تھا
مجکو بھی جام صبوحی بھر کے ساقی نے دیا		کیا کہون کیا ذائقہ تھا جسپہ دل دیوانہ تھا
جوش مستی سے گرا جسدم زمین پر یک بیک		ہو گئے نشے ہرن دیکھا وہی ویرانہ تھا
ہمدمو کیا پوچھتے ہو تم بقول اوستاد		خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اس رنگ مین چابک نے یہ غزل گائی عاشق ومعشوق رونیلگے گلرخسار نے کہا کہ ای شبو آج تو تو نے خوب آفت برپا کر دی کیا غضب کے اشعار گائے دل بیقرار کر دیا چابک نے اور غزلین گائین ساری محفل تعریفین کر رہی ہی مجمر بھی ہوش کھو بیٹھا ہی چابک نے دست بستہ عرض کی لونڈی ساقی گری خوب کرتی ہی میخانے کی کلید مجھے مرحمت ہو تو مین حضور کو تماشا دکھاؤن ملکہ نے کنجی دی چابک جھپٹ کر میخانے مین آیا شراب کی چند گلابیان آراستہ کین کشتی مین لگا کر محفل مین آیا مجمر تعریفین کرتا ہی کہ ای شبو کس مزے سے شراب لائی ہی خواہ مخواہ جی چاہتا ہی کہ پیے چابک نے دوسری پشواز پہنی غزل عاشقانہ گائی گت بھی خوب ناچا جھک کر جام لبریز کیا سر پر رکھا ٹھوکرین توڑے لیتا ہوا آکر سامنے مجمر کے جھکا یا عرض کی کہ ایسے شاہون کو سر سے شراب پلانا چاہیے مجمر نے دونون ہاتھ بڑھائے بے اندیشۂ انجام جام لے لیا محبت معشوق مین

مبہوت بیٹھا تھا کسی سحر کا خیال نہ کیا بے اندیشۂ انجام جام پی گیا چابک نے دوسرا جام گلرخسار کو دیا یہ تعریفین کرنے لگی خوشی خوشی جام پی گئی اتبو چابک نے دورہ باندھا کنیزون کو بھی پلانا شروع کیا تھوڑے عرصے مین ساری صحبت کو شراب پلائی جو کنیزین شراب اُٹھا کرلے گئی تھین وہ درختون کے نیچے بیٹھی پی رہی ہین کوئی یہ کہکر دوڑی کہ جانور اڑا جاتا ہی دوسری یہ کہکر اُٹھی ارے درخت گرا جاتا ہی جو اُٹھی وہ گرکر بیہوش ہوئی تھوڑے ہی عرصے مین سب کنیزین بیہوش ہوئین یہان گھبرا کے مجمر اُٹھا یہ کہتا ہوا ارے خداوند آتے ہین نانہ مین بھی اُٹھی اُٹھتے ہی دونون گرے گرکر بیہوش ہوے چابک خنجر برہنہ لیکر اُٹھا اوّل اپنے مجمر کو قتل کیا جب مجمر کو خنجر مارا اور مجمر کا کٹا ایک آواز ہیبت ناک آئی درخت جلنے لگے زمین سے شعلہاے آتش نکلنے لگے تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من مجمر آتشخوار بود اب روشنی ہوئی چابک نے گلرخسار کو بھی قتل کیا اسکے مرنے پر بھی اندھیرا ہوا کنیزون کو قتل کرنے لگا ملکہ ماہ رخسار قید خلنے مین بیٹھی رو رہی تھین کہ یکایک دناٹا ہوا زمین کانپی زبان سے خودبخود سوزن نکل گئی ماہ رخسار نے کہا ای شہریار معلوم ہوتا ہی مجمر کو کسی نے قتل کیا طریقے سے معلوم ہوتا ہی میرے ہوش وحواس درست ہین یہ کہکے ماہ رخسار نے ہاتھ ہلایا قید جہانگیر بھی کٹکے گری جہانگیر اپنے مقام سے اُٹھے ماہ رخسار بلند ہوئی سحر کرنے لگی جبکہ گولہ پھینکا پتھر برسنے لگے لشکر والے یا تو پڑے سو رہے تھے آنکھ جو کھلی معلوم ہوا ہوائے تند چل رہی ہی پتھر برس رہے ہین ایک طرف سے نعرۂ شیر کی آواز آئی منم شاہزادہ جہانگیر والاتدبیر صاحب عظم وشان اور فرزند صاحبقران والی قاف دُنیا یہ کہکر خیمے گرانا شروع کیے ہزارہا کافر جلے خیمون مین دبکر مرے اب جو ساحر اُٹھے بھاگنے لگے اندر سے کنیزونکو قتل کرکے چابک نکلا نکلتے ہی دیکھا اپنے کہ جہانگیر لڑ رہے ہین آسمان سے ملکہ ماہ رخسار سحر کر رہی ہین جادوگر بھاگ رہے ہین چابک نے حقہ ہاے آتشبازی مارے سیکڑون جادوگر جلے ہامان کو بھی ہوش آیا یہ تو محبت جہانگیر مین کامل ہی جو بت سنگی اسکے گلے مین پڑے تھے انکو توڑ کر پھینکا یہ بھی نکلکر لڑنے لگا سحر جو کیا سب طرف سے جادوگر بھاگے تھوڑے عرصے مین دیکھا خیمے بارگاہین پڑی رہگئین جادوگر سب بھاگ گئے ماہ رخسار وجہانگیر وہامان وچابک اب آمادہ ہوے ماہ رخسار نے تخت سحر تیار کیا اُسپر جہانگیر وچابک وہامان کو سوار کیا ایک سحر کیا اژدران آتش فشان پیدا ہوے انھون نے بارگاہون کو اپنی پشت پر لاد لیا مجرے کروفر سے لشکر مین اپنے آئے دیکھا اہل فوج نے رہائی پائی سب حیران ہین کہ جو ساحر شاہزادے کو گرفتار کرکے لیگیا تھا شاید وہ مارا گیا جب تو ہم لوگون نے

رہائی پائی اس خیال مین تھے کہ آسمان سے تخت آکر ماہ رخسار کا پہونچا لشکر مین خوشیان ہونے لگین ایکدن وہان مقام کیا دوسرے دن کوچ کیا سامنے ایک قلعے کے آکر پہونچا اُس قلعے کا حاکم سفاک تیرہ درون قلعے سے دیکھ رہا ہی کہ ایک لشکر آتا ہی آکے اُسی صحرا مین اُترا ایک طرف ملکہ ماہ رخسار فروکش ہوئین ہامان بھی اُترا سفاک نے ہرکارے بھیجے ہرکارون نے آکر خبر کہی کہ فرزند صاحبقران ساحر و غیر ساحرون کو تسخیر کرکے طرف ہفت پیکر کے جاتے ہین یہ سنکر سفاک نے کہا اپنے ڈانڈے سے نہ جانے دونگا لاکھ سوار و پیدل کا لشکر لیکر قلعے سے باہر نکلا کہلا بھیجا اے فرزند صاحبقران مین نے سُنا ہی کہ آپ ساحر و غیر ساحرونکو لیکر طرف ہفت پیکر کے جاتے ہین میرا قلعہ راہ مین ہی مین اپنی طرف سے نہ جانے دونگا جہانگیر نے سُنکر جواب سخت دیا کہ جا کر سفاک سے کہو جسطرح منظور ہو ہمکو روکین یون چلے بھی جاتے مگر اب قلعہ فتح کرکے جائینگے سفاک اپنے مقام پر ہنسا کہا ایک جادوگر اور ایک جادوگرنی جو ساتھ ہی اُسکا گھمنڈ ہی وہ تدبیر ہو کہ وہ لوگ دخل بھی نہ دیسکین یہ کہکر طبل جنگی بجوایا یہان بھی خبر سُنکر طبل جنگی بجا دونون طرف تیاریان ہونے لگین سفاک پہر رات رہے ایک تنہائی کے خیمے مین آیا بلاک بلاک کے دعائین کرنے لگا پکارتا ہی یا خداوند ہفت پیکر فرزند حمزہ کے ساتھ ساحر ہین پھر سحر نہ ہو سحر کا مجھکو بڑا کھٹکا ہی ایسا نہ ہو کہ مین قدرت کے مذہب سے مثل ان لوگون کے یعنی ہون یہ نہین چاہتا بلاک بلاک کے دعا کی نام ہفت پیکر کا لیکر پکارا کیا صبح کو گینڈے پر سوار ہوا مع فوج ایک لاکھ جوان مسلح ہوکے میدان مین پہونچے جہانگیر بن صاحبقران سوکر اُٹھے نماز پڑھکر سلاح جسم پر آراستہ کیے بیرون بارگاہ آئے دریافت کرتے ہین کہ صاحب کیا معرکہ گذرا کہ ابھی تک ماہ رخسار و ہامان نہین آئے کہ کنیزان ماہ رخسار روتی ہوئی آئین کہا حضور ملکہ کو تپ محرقہ ہی بیہوش پڑی ہین یہ سُنکر جہانگیر کو بڑا ملال ہوا کہ ملازمان ہامان حاضر ہوے عرض کی ہامان کے سینے مین درد ہی وہ حاضر نہین ہوسکتے جہانگیر ناچار فوج کو لیکر میدان مین آئے سب غیر ساحر ساتھ ہین میدان مین آکر دیکھا سفاک تو میدان مین آچکا ہی صفین آراستہ کر رہا ہی جہانگیر نے بھی لشکر کو ٹھہرایا صفین جمین نقیبون نے نقابت کرنا شروع کی سفاک نے گینڈا نکالا چابک گوشۂ صحرا سے دیکھ رہا ہی کہ سفاک جو میدان مین آیا ایک زاغ سیاہ نخل سے اُڑکر جنگل مین آیا چابک نے اُس زاغ کا پیچھا کیا عقل سے کہتا ہی اس زاغ کی ذات سے کچھ فتور ہی چابک نے ایک گوشے سے چھُپ کے دیکھا وہ زاغ نخل سے اُترا غلطک مارکے ایک جادوگر کی شکل بنا جھولی سے اسباب سحر نکالا بیٹھکر سحر کرنے لگا چابک نے دیکھا مانس کے واقف اسیطرف

پھینک رہا ہی اسم سحر پڑھتا جاتا ہی چابک کنارے آیا اور رنگ و روغن عیاری کا نکالکر سفاک کی شکل بنا دوڑا ہوا سامنے اُس ساحر کے آیا پکار کر کہا ای بھائی تمنے سب کچھ خوب کیا ماہ رخسار و ہامان میدان کارزار مین نہین آئے کیا عمدہ سحر کیا لیکن جہانگیر بن صاحبقران کچھ پڑھتا ہوا میدان مین آیا ہی معلوم ہوتا ہی پسر حمزہ ساحر ہی اُس ساحر نے کہا ای سفاک مسلمان سحر کو بُرا جانتے ہین وہ کبھی سحر نہ کریگا تو بے خوف جا کر مقابلہ کر فوراً غالب آئیگا مین زور اُسکا گھٹا رہا ہون تیر اندر بڑھا رہا ہون جاتے ہی غالب آئیگا باپ اُنکا حمزہ عرب صاحب اسم اعظم الٰہی ہی یہ جوان کوئی بات نہین جانتا چابک نے کہا تمھارے کہنے سے دلکو تسکین ہوئی اب مین جاکر اُسیکو ٹوکون اُسیکا نام لون اور پکارون ساحر نے کہا ہان جاؤ جب تو سفاک نے گلابی شراب کی بغل سے نکالی کہا لو بھائی ایک جام تو پی لو تمنے اسوقت خوش کر دیا جام لبریز کر کے پیش کیا ساحر بے اندیشۂ انجام پی گیا گھبرا کر اُٹھا لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوا چابک نے اپنے نام کا نعرہ کیا اور جھپٹ کر خنجر مارا ساحر کا شکم چاک قصہ پاک بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کُشتی مرا نام من زاغ جادو بود صحرا مین تو یہ ساحر مارا گیا چابک اُچکتے ہوئے چلے کہ جاکر آقا سے اطلاع کرون یہان سفاک میدان مین نکلا پکار کر آواز دی پسر حمزہ کہان ہی نکلے تو احوال معلوم ہو جہانگیر نے مرکب نکالا سفاک سے نیزہ چلنے لگا ایک مقام پر کن دیگر جہانگیر نے نیزہ مارا سینے کو توڑ کر پار گذرا اکھیڑ کر زمین پر مارا کہ استخوان چور چور ہوے فوج والے سفاک کے دوڑ پڑے ادھر ماہ رخسار اور ہامان نے بھی صحت پائی خبر سُنی کہ آقا سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی آکر شریک ہوے علم فوج سرنگون کیا فوج مین الامان الامان کی صدا بلند ہوئی جہانگیر نے تلوار روکی قلعے مین داخل ہوے قلعہ سفاکیہ مین عملداری کی بارگاہین استادہ ہوئین سفاک کا بیٹا اورنگ فیل زور اُسکو بلوا کر تخت پر بٹھایا دیر ثبت کدے کھُدے مسجد و نکی بنا ہوئی جہانگیر نے کہا ملکہ قلعہ بھی خدا نے دلوایا وقت بیوقت جو ضرورت پڑے تو مقام سکونت دستیاب ہوا ای ہامان اب یہان درستی کر کے تیاری کر و کسیطور سے تا بہ طلسم ہفت پیکر پہونچین ہامان نے عرض کی کُل سامان تیار ہی حضور کے حکم کی دیر ہی جسوقت مناسب ہو کوچ کیجیے مگر طلسم ہفت پیکر ایسا سخت مقام ہی کہ جہان گذر انسان کا ناممکن ہی جہانگیر نے کہا خدا سے ما بزرگ است ہم انشاء اللہ اُسطرف ضرور جائینگے ہامان نے کہا بسم اللہ ہم سب براے جانبازی موجود ہین جہانگیر تیسرے دن فوج دریا موج ساتھ لیے بارگاہین خیمے سراپردے اُٹھا لے بارگاہ کا ہامان لیکر آگے بڑھا ماہ رخسار

ابر مین مخفی ہوئین بارہ چودہ ہزار جادوگر جانان صف شکن بڑے زور و شور سے طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتے ہین کہ وقت پر انکا حال تحریر کیا جائے گا

دو کلمہ داستان حیرت بیان شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن کا مع لشکر پہونچنا قریب قلعۂ بیم جادو باقی حالات متعلقہ داستان ہذا غزل مصنف عوض ساقی نامہ

بیتا بیان یہ برق جہان تاب مین نہین
جو دل مین اضطراب ہی سیماب مین نہین

امیدین رہنے دیتی ہین کب دل مین یاس کو
دشمن کا دخل صحبت احباب مین نہین

آہون کی گرمیون سے ہی خشک اپنی چشم تر
پانی کا قطرہ دیکھیے گرداب مین نہین

آہون کے اڑ رہے ہین شرر کیا شب فراق
ایسی چمک تو کرمک شب تاب مین نہین

بیتا شجر سے گرتے ہی ہوتا ہی پائمال
برباد ہی جو صحبت احباب مین نہین

فرقت مین یاس و حسرت و ارمان ہین میرے پاس
اسباب اور عالم اسباب مین نہین

کیا غفلتین ہین اہل جہان کو ہزار حیف
ہین بے خبر خیال عدم خواب مین نہین

چہرے سے کیا حضور کے عاشق مثال دین
یہ زرق برق عارض مہتاب مین نہین

آنکھین پھری تھین دل بھی ہوا مجھسے منحرف
تام و فا کہین دل احباب مین نہین

دریاے اشک چشم مین جو زور و شور ہین
جوش و خروش یہ کسی سیلاب مین نہین

خال سیہ کا جو رخ تابان پہ ہی فروغ
تارونکی یہ چمک شب مہتاب مین نہین

داغون سے عشق خال کے خالی فراق مین
تل بھر جگہ مرے دل بیتاب مین نہین

خواب عدم سے کون جگائیگا اے قمر
اپنا خیال خاطر احباب مین نہین

چہرہ رہروان منازل جانبازی وطے کنندگان مراحل عشقبازی اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر مرصع خیال سخن آفرین + سخن را بکرسی نشاند این چنین + تحریر ہوا ہی کہ شاہزادۂ بدیع الزمان فرزند رشید صاحبقران مع فوج ظفر موج طرف طلسم ہفت پیکر کے چلے تھے ہر وقت قاسم کا خیال ہفت پیکر پرست ہونے کا ملال ہر منزل پر یہی فرماتے ہین پروردگار مجھکو جلد پہونچا کہ قاسم کی رہائی اسکے شعبدے سے ہو وہ شیر نہیب حق مین آئے وہ بھی جرأت دکھائے دسوین منزل تھی

ایک صحرا مین جو آکر اُترے نوبت نقارے بجے یہان سے دو کوس پر ایک قلعہ ہی کہ قلعۂ امید و بیم اُسکو کہتے ہین
عین راہ طلسم ہفت پیکر پر واقع ہوا ہی بیم جادو اُس قلعے کا حاکم و ناظم ہی بالاے قلعے سے اُسنے دیکھا
ایک لشکر اُتر رہا ہی ہرکارے سے اشارہ کیا دریافت تو کر ہرکارہ گیا اور آکے خبر دی کہ فرزند امیر والا
تدبیر شاہزادہ بدیع الزمان طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتے ہین اُسیوقت اِسنے حکم دیا لشکر تیار ہو
ہم اپنی سرحد سے نہ جانے دینگے مقابلے مین آنکے اُترا طبل جنگی بجوایا اُمیّہ بن عمرو عیار بدیع الزمان
صورت بدلکر لشکر مین آیا پھرتا ہوا قریب بارگاہ بیم جادو پہونچا پشت پر ایک مزبلہ تھا وہان سے بیٹھکر ایک
نقب لگائی مہرۂ نقب کا جا کر بارگاہ بیم جادو مین توڑا دیکھا پڑا سو رہا ہی چھپٹ کے قریب آیا کانٹے سے دوشالہ
ہٹایا چاہا بیہوش کرے کہ بیم نے آنکھ کھولدی کہا ارے تو کون ہی اُمیّہ بھاگا بیم اُٹھکر پیچھے دوڑا طلاے پر
ورقاے زنجیر خوار تھا اُمیّہ بھاگا ہوا آتا ہی ورقا نے آواز دی ای اُمیّہ کیا ہی اُمیّہ نے چاہا کہ مُنہ سے کہے
کہ بیم جادو میری فکر مین آتا ہی کہ بیم کڑک کے گرا اُمیّہ کی کمر مین پنجہ دیا لے اُڑا ورقا نے تیر مارا وہ تیر اُلٹا
پلٹ کر ورقا پر جاکے گرا ورقا کو معلوم ہوا کہ ایک عقاب گرا ورقا کی بھی کمر مین پنجہ دیا لے اُڑا ورقا و اُمیّہ
کو اُٹھا لیگیا لشکر مین غلغلہ ہوا کہ اُمیّہ و ورقا کو بیم جادو اُٹھا لیگیا بدیع الزمان بارگاہ سے نکل آئے
دریافت کیا احوال معلوم ہوا اُمیّہ نے جاکر عیاری کی بھاگا ہوا آیا بیم جادو اُمیّہ و ورقا کو اُٹھا لے گیا
بدیع الزمان نے کہا ساحرونکے عجائب و غرائب تو ایسے ہی ہوتے ہین رنجیدہ ملول بارگاہ مین آکر بیٹھے رات گذری
صبح کو لشکر تیار کیا میدان کارزار مین آئے دیکھا بیم جادو لشکر سمیت میدان مین آیا صفین آراستہ ہوئین
بیم نے بعد صفوف آرائی گینڈا نکالا پکار کر آواز دی ای فرزند رشید صاحبقران بہتر یہ ہی کہ یہان سے پلٹ
جایئے ورنہ میرے مقابلے مین آیئے آج ہی قید تمہاری روانہ کرونگا بدیع الزمان نے مرکب نکالا
جیسے ہی مقابلے مین بیم کے پہونچے بیم نے آواز دی یا خداوند ہفت پیکر پسر حمزہ میرے مقابلے مین
آتا ہی میری مدد کیجیے پسر حمزہ کو بلایئے ایک عقاب گرا بدیع الزمان کو اُٹھا لیگیا بیم نے پکار کر آواز دی اور
کوئی میرے مقابلے مین نہ آئیگا فضل بن گیلہ ہور خون آشام مرکب اُڑا کر چاہتا تھا قریب بیم کے پہونچے
دیکھا بیم جادو ہونٹھ ہلا رہا ہی فضل نے تیر مارا وہ تیر اُلٹا پلٹا پنجہ کمر مین فضل کے پڑا اُٹھا کر لیگیا ساتون بھائی فضل
کے پے در پے مقابلے مین بیم کے نکلے عقاب اُٹھا کر لیگیا قارن بلند کمان نے سردارونکو روکا کہ مقابلے مین ایسے
شخص کے نہ جاؤ جو جاتا ہی اُسکو عقاب اُٹھا لیجاتا ہی اب جانا بیکار ہی دو پہر ڈھلے بیم پلٹا پکار کر آواز دی ای

وہی طائر آئیگا اُٹھا لیجائیگا مقابلہ نہ ہوسکیگا کہ بیم نے گینڈا نکالا پکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے قارن نے جاہا گینڈا بڑھاؤن کہ سب سردار گرد آگئے کہتے ہین اسے قارن کسکے مقابلے مین جاؤگے کیا کروگے اُسنے سحر کر رکھا ہی عقاب آتا ہی آدمی کو اُٹھا لیجاتا ہی کون ایسے مکار سے مقابلہ کرے قارن کہتا ہی اُسکی بات کا جواب تو دین مبارز طلبی کر رہا ہی اُسکے سامنے جا مین جو کچھ ہو مالک کے قانون مین تو فرق نہ آئے سردار بیقرار ہین پروردگار سے دعائین مانگ رہے ہین بیقرار ہو کر پکار رہے ہین ای رب کریم رحم کر اس ظالم سے بچائے نظم

گر بندۂ مطالب خود از خدا طلب	در دل مدار غیر خدا ما سوا طلب
در کار ہر چہ ہست ترا از خدا طلب	مطلب طلب مراد طلب مدعا طلب
در دل امید نیک و بد از بندگان مدار	گر بندۂ خدائی و مرد خدا طلب
گردن مکش ز حکم الٰہی و دم مزن	سر نہ بخاک عجز و ہمیشہ رضا طلب
ہر مطلبی کہ ہست ز مطلوب خویش خواہ	ہر مطلبی کہ ہست ازان آشنا طلب
آرام جان ز حضرت جانان سوال کن	تسکین کنی ز درگہ آن دلربا طلب

بیقرار ہو کر جو سب نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا قضائے کار نقابدار زرین پوش جنگل مین شکار کھیل رہا تھا عیار نے خبر دی کہ لشکر بدیع الزمان تباہ ہوتا ہی نقابدار نے باگ پھیری باز سفید سر پر سایہ فگن بارہ ہزار جوانان صف شکن ہمراہ آتے ہی مرکب بڑھایا لیکن اسم اعظم پڑھتا ہوا سامنے بیم کے پہونچا آواز دی او مکار سحر سے مقابلہ کرتا ہی ہمپر سحر کر ہر چند بیم سحر کرتا ہی عقاب آسمان پر آتا ہی باز سفید منھ کھولکر چاہتا ہی عقاب پر جا پڑون عقاب بھاگ جاتا ہی باز گرد سر پھیر رہا ہی باز نہین آتا یہی چاہتا ہی عقاب میرے آقا کے قریب آئے تو اسکو مار دون نقابدار قریب بیم کے پہونچا آخر کو بیم نے حب والے ماش کے نقابدار پہ پھینکے شعلے بھڑکے لیکن نقابدار پر تاثیر نہ ہوئی کئی مرتبہ دستک بھی دی کوئی مراد حاصل نہ ہوئی اتنے نقابدار نے قریب پہونچکر نیزہ مارا اسم اعظم ورد زبان ہی سینے پر بیم کے پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا اُٹھا کر نقابدار نے زمین پر مارا استخوان چور چور فی النار ہوا ملازمان بیم جو سامنے کھڑے تھے لینا لینا کہکے آپڑے نقابدار بھی مرکب اُٹھا کر جا پڑا باز سفید نے کسیکو پنجہ مارا کسی پر منقار ماردی اِدھر نقابدار قتل کرتا ہوا آتا ہی ملازمان نقابدار بھی جا پڑے پہلے تیرونکی بوچھار کی ہزاروںکو قتل کیا نقابدار لڑتا ہوا قلب لشکر مین پہونچا علم فوج کو قلم کیا دہانے آکر بدیع الزمان وغیرہ کو چھڑایا کہا ای فرزند صاحبقران بڑے افسوس

قارن کل میرے ہاتھ سے کہان جاؤ گے کل سکو گرفتار کرلونگا یہ کہکے پلٹا آکے اپنے سردارونکو حکم دیا قیدیون کو اچھی طرح سے رکھنا کل سبکو گرفتار کرلونگا میرے ہاتھ سے کہان جائینگے ایک سردار ہی کہ نہنگ خونریز اُسکا نام ہی ایک گوشے سے سرداران **بدیع الزمان** کولایا ہیم نے حکم دیا کہ لیجاکر قید کرو نہنگ خونریز لیکر پلٹا باہر آکر ایک خیمے مین قید کیا چالیس ساحر اُسی مقام پر چھوڑے آپ چلا گیا نگہبانونسے کہدیا ہوشیار رہنا کل شہنشاہ ہمارے سبکو گرفتار کرلینگے اِن سبکو خدمت خداوند مین روانہ کرینگے دیکھین کون سردار لیکر جائے یہ کہکے نہنگ چلا گیا جمعدار دروازے پر بیٹھا ہوا طبلہ بجا رہا تھا اُمیّہ نے کہا جمعدار صاحب آپ خلاف قاعدہ بجاتے ہین جمعدار نے کہا ارے قیدی تجھے بھی طبلہ بجانا آتا ہی اُمیّہ نے کہا دوستون مین کچھ سیکھا تھا لیکن قاعدے سے جانتا ہون جمعدار نے قریب بُلایا اُمیّہ پاس آیا اُمیّہ نے کہا ہتھکڑیان بیڑیان جدا کیجیے تو مین طبلہ بجاؤن جمعدار نے ہتھکڑیان بیڑیان اُمیّہ کی اُتارین جانتا ہی چالیس آدمی بیٹھے ہین کہان جاسکیگا اُمیّہ نے بیٹھکر طبلہ بجایا ایک غزل سُنائی سب تعریفین کرنے لگے اُمیّہ نے کہا جمعدار صاحب بے نمک کی صحبت ہی شراب کا چرچہ کیجیے میرے پاس دو روپے ہین منگائیے جمعدار نے خوش ہوکر دو روپے لیے شراب منگائی کہا ارے دُبلے پتلے ہم تجھکو رہا کرادینگے تو خدمت مین ہیم جادو کی رہنا اُمیّہ نے کہا مجھے نوکر رکھا دیجیے تو بڑا احسان ہی اُمیّہ نے شراب مین بیہوشی ملائی سبکو پلانا شروع کی جب سب پی چکے بیہوش ہوکر گرنے لگے اُمیّہ نے سبکے سر کاٹے آکر **بدیع الزمان** وغیرہ کی قید کاٹی کہا ای شہریار نکل چلیے اُٹھ نو سردار امیہ سبکے آگے آگے سبکو لیکر چلا جب لشکر سے باہر نکلا سامنے ایک کوہ تھا دیکھا کوہ سے ایک گینڈا دوڑا ہوا آتا ہی سردار آگے بڑھ گئے کہ ہم گینڈے کو مارین جیسے قریب گینڈے کے پہونچے گینڈے نے مُنھ پھیرا دیکھا ہیم جادو سامنے کھڑا ہی سحر کر رہا ہی سب اُسی مقام پر گر پڑے لشکر والون کو آواز دی لشکر سے کئی ساحر آئے نہنگ خونریز سے کہا تمنے حفاظت نہ کی چالیس آدمیونکو مار کر عیار سبکو لیچلا تھا مجکو میرے سحر نے خبر دی مین اس مقام پر پہونچا لیجاکر قید کرو نہنگ خونریز سبکو لیکر قید خانے مین آیا لاکر قید کیا آپ بانے نگہبانی بیٹھا نقارہ رزمی دونون لشکر مین بج چکا ہی **قارن** بلند کمان لشکر **بدیع الزمان** مین تیاریان کر رہا ہی یہ خبر بھی ہرکارون نے پہونچائی کہ اُمیّہ نے عیاری کی آخر یہ انجام ہوا کہ وہ سب کو گرفتار کر لیگیا **قارن** نے کہا کل میدان مین جائینگے ہم بھی مثل آقا گرفتار رہونگے حوصلہ جرأت نہ نکلیگا جب صبح ہوئی دونون لشکر میدان کارزار مین آئے **قارن** بلند کمان سبکے آگے بڑھکر کھڑا ہوا اس خیال سے کہ جب ہیم آواز دیگا مین اُسکے مقابلے مین جاؤنگا

کا مقام ہوا تمنے بڑے طلسم پر چلے ہو اور ایک ساحر سے یہ کیفیت **بدیع الزمان** نے کہا کہ سحر کی تو ہمارے
لشکر مین ممانعت ہی ساحر کا سحر چل جاتا ہی مین طلسم **ہفت پیکر** پر ضرور جاؤنگا **نقا** بدار علداری **بدیع الزمان**
کی کراکے طرف **قاف** کے روانہ ہوا **بدیع الزمان** قلعہ **امید و بیم** پر آئے حکم کیا کسیکو تلاش کرو کہ
اُسکو بادشاہ کیا جائے **بیم** کا بھائی **فہیم جادو** اُسکو بلا کر کہا تمکو بادشاہ کرتے ہین **فہیم** نے عرض کی غلام
ساتھ چلیگا پھر **بدیع الزمان** نے ناچار ہوکر اور کو قلعے کا حاکم قرار دیا اور بادشاہ کیا **فہیم** کو ساتھ لیکر کوچ کیا
ایک صحرا مین آکر اُترے رات کو دیکھا جنگل مین دو مقام پر آگ روشن ہی پھر وہ دونون ملگئین اندر سے اُس
آگ کے شور و غل کی آواز آتی تھی جس سے ثابت ہوتا تھا کہ ہزارہا آدمی لڑ رہے ہین **بدیع الزمان** رات بھر
دیکھا کیے صبح کو دیکھا ہزارہا لاشہ اُس مقام پر پڑا ہی دریائے خون جاری معلوم ہوتا ہی رات بھر خوب لڑائی ہوئی
بدیع الزمان حیران ہوگئے کہا کچھ عجیب صورت کے لوگ ہین کالی کالی صورتین بڑے بڑے قد لعضو نکے جا رہا تھا ایک سر
کٹگیا ایک سر جسم پر موجود ہی **بدیع الزمان** اس عجائب و غرائب کو دیکھکر بہت حیران ہوئے اُمیہ نے کہا
یہ مقام دیوزاد اور جنات کا معلوم ہوتا ہی یہانسے کوچ کیجیے ایسا نہ ہو کچھ آفت برپا ہو **بدیع الزمان** نے کہا
اسکا دریافت کرنا ضرور ہی شبکو آکر دیکھینگے سب سردار بھی مانع ہوئے **بدیع الزمان** نے نہ مانا رات کو بیرون
بارگاہ آکر بیٹھے پھر وہ آگین ظاہر ہوئین جب وہ آپس مین ملین اور غل شور ہوا اپنے مقام سے اُٹھے خراماں
خراماں اُس مقام پر آئے سب سردار تو نہ گئے مگر **ورقا**ے **زنجیر خوار** ساتھ ہی اُمیہ بھی کنارے کنارے
آتا ہی **بدیع الزمان** قریب آگ کے پہونچے پکار کر آواز دی تم کون لوگ ہو جو آپس مین کشت و خون کرتے
ہوا پنے کو ظاہر کرو ایک آواز آئی اے جوان تو کون ہی جو ہمسے دریافت کرتا ہی **بدیع الزمان** نے اپنا
نام بتایا ایک تاجدار سامنے آیا کہا اے فرزند رشید **صاحبقران** ہم آپ کے بزرگونکو جانتے ہین سلطنت
آسمان پری کو بچایا **عفریت** کو مارا مین آپسے فریادی ہون مین بادشاہ چہارم قلعۂ **قاف** ہون
نیران جنی میرا نام ہی **فولاد دیو** کہ زبردستان روزگار سے ہی وہ میری بیٹی پر عاشق ہوا بیٹی میری **یاقوت پری**
ہی نام سے **فولاد** کے ڈرتی ہی ہمارے قلعے کو اُسنے پامال کیا ہم بھاگ کر اس صحرا مین آئے وہ روز لشکر کشی کرکے
آتا ہی ہزار دو ہزار کو قتل کرکے چلا جاتا ہی آج بھی آیا ہی یہ کہکے **نیران جنی** نے **بدیع الزمان** کی آنکھ مین سلائی
سرمۂ سلیمانی کی پھیری **ورقا**ے **زنجیر خوار** نے کہا آقا مجھے بھی ساتھ لیجیے **نیران** نے **ورقا** کی بھی آنکھوں مین
سرمۂ سلیمانی پھیرا **ورقا**ے **زنجیر خوار** کی بھی آنکھ روشن ہوئی دیکھا ہزارہا نرہ دیوان چقماق چادر زاغ نول

یہ حربے ہاتھ مین لیے ہوے جنات کو قتل کر رہے ہین جنات بھاگتے پھرتے ہین ایک دیو بڑا قد قامت
چو بدست کاندھے پر پامال کرتا پھرتا ہی دو دو کو گردن پکڑ کر لڑا دیتا ہی بدیع الزمان نے بڑھکر نعرہ کیا
او دیو مکار کیون غریبونکو قتل کرتا ہی دیو فولاد نے جو بدیع الزمان کو دیکھا آواز دی او پسر حمزہ کہان جائیگا
بڑھکر چوبدست ماری بدیع الزمان نے تیغ ظہور رث سے وار کو قلم کیا چاہا اُسنے کہ بھاگون بدیع الزمان
نے ہاتھ مارا دیو فولاد کے دو ٹکڑے ہوے ورقا بھی لڑتا ہوا آتا ہی اُمیہ نے چند شیشہ آتشبازی کے مارے
سو دو سو جلے آخر فریاد کرتے ہوے بھاگے بدیع الزمان نیران جنی کو لیے ہوے اپنی بارگاہ مین آئے
نیران نے بہت شکریہ ادا کیا کہ آپکی وجہ سے جان و آبرو بچی بیٹی مع چند پریزادونکے قلعہ چہارم قاف
مین ہی بدیع الزمان نے کہا ای نیران مین راہ مین ہون طلسم ہفت پیکر کا ارادہ ہی دیکھین کیا کیفیت ہو
کہ عرض ہوئی دروازے پر ایک جن حاضر ہی نامہ پردۂ قاف چہارم سے لایا ہی نیران نے کہا بلالو جن اندر
آیا بادشاہ کو سلام کیا نامہ ہاتھ مین دیا نیران نامہ پڑھکر رونے لگا بدیع الزمان نے کہا ای نیران
خیر تو ہی کہا ای شہریار فولاد جو آپ کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکے ملازم لاشہ لیے جاتے تھے راہ مین بھائی
اُسکا شداد مردار خوار ملا اُسنے جو بھائی کا مارے جانا سنا قلعہ چہارم قاف پر چڑھ گیا بیٹی نے لکھا ہی مین
قلعے مین بند ہون پریزاد لڑ رہے ہین اب وہ یورش کریگا تو ہماری جان کیونکر بچیگی بدیع الزمان
تو نام اُسکا یاقوت پری سنکر پریشان ہو ہی رہے تھے کہا ای نیران ہمکو جلد بھیجو فضل سے کہا تم لشکر کی
حفاظت کرو ہم کل آجائینگے آکے کوچ کرینگے نیران نے بدیع الزمان کو تخت پر سوار کیا اُمیہ نے کہا مین
ضرور ساتھ چلونگا ہر چند انکار کیا اُمیہ ساتھ ہوا نیران کے پانچ سو جن ساتھ مین بدیع الزمان کو
لیکر طرف پردۂ چہارم قاف کے چلا یہان شداد مردار خوار نے دو تین روز تو پیغام سلام کیا چوتھے دن
طبل یورش بجوایا ملکہ یاقوت پری بالائے قلعہ آئین پریزادین گھیرے ہوے ہین جام زہر بھر کر آگے
اپنے رکھا ہی فرماتی ہین جب وہ پھاٹک توڑیگا مین اپنی جان دیدونگی مردہ آکر پائیگا شداد مردار خوار
بلوہ کرکے چلا پریزادون نے اوپر سے پتھر برسائے کئی سو دیو مارے گئے شداد مردار خوار اکیلا چلا پتھرون کو
خالی دیتا ہوا برابر خندق کے پہونچا یاقوت پری نے چاہا کہ جام زہر پی لے کنیزین لپٹ گئین یاقوت
نے کہا کیا میری آبرو لوگی جان جانا بہتر ہے پریزادین بیٹھ رہی ہین شداد چاہتا ہی کہ خندق فرادن کہ آسمان
سے آواز آئی او مکار رہ گئے نہ بڑھنا سنو شاہزادۂ بدیع الزمان فرزند رشید صاحبقران نامی صاحبقران

سنکر شداد کانپ گیا کہنے لگا مجھسے کیا مطلب بھائی صاحب کے خون کا بدلہ لینے آیا تھا نہ بن پڑا ادھر نیران
نے بدیع الزمان کو تخت سے اُتارا شداد بھاگ نہ سکا بدیع الزمان کو ایک چوبدست لگائی بدیع الزمان
نے چوبدست قلم کی اُسنے ڈنڈوڑ کھینچ مارا بدیع الزمان خالی دیکر اُس خونخوار پر جا پڑے اُسنے چاہا بیٹھرون
بدیع الزمان نے ہاتھ مارا شداد کے دو ٹکڑے ہوے دیوزادون پر جا پڑے جب دو چار سو دیو
مارے گئے کچھ دیو لاشہ شداد کا لیکر بھاگے بدیع الزمان بہ فتح و فیروزی طرف قلعے کے چلے
نیران جنی شاہزادے کو لیکر قلعے مین آیا یاقوت پری واسطے استقبال کے آئی نگاہ جو پڑی جمال
بدیع الزمان کو دیکھکر عاشق ہوئی بدیع الزمان کو بھی پسینہ آگیا نیران جنی بیچ مین ہے دونون نے
حجاب سے سر جھکائے و زدیدہ نگاہون سے آپس مین دیکھ رہے ہین جب دارالامارہ مین یاقوت
تخت پر بیٹھی پریزادین گرد جمع ہوئین بدیع الزمان دنگل زرین پر بیٹھے کہ یاقوت نے کہا
شکارگاہ سلیمانی مین کیا عمدہ شکار ہوا واشارہ کیا کہ آپ بھی مشتاق ہین وہان ہمارے اور آپ کے ملاقات
ہوگی اب یاقوت نے پریزادونکو حکم دیا اسباب شکار کل در دولت پر حاضر رہے سویرے ملکہ
سوار ہوئین جب ملکہ جا چکین تو بدیع الزمان نے نیران جنی سے کہا اگر آپ فرمائیے تو ہم بھی واسطے
شکار کے جائین نیران نے کہا بہت مناسب ہے بدیع الزمان بھی سوار ہوے اُمیہ کو ساتھ لیکر چلے
مگر ملکہ یاقوت پری شکار کھیلتی ہوئی قریب ایک پہاڑ کے پہونچین دیکھا درۂ کوہ کھلا ہے ہوا جو ٹھنڈی
آئی ملکہ پشت مرکب سے اُترکر قریب درۂ کوہ آئین یکایک درۂ کوہ سے ایک غبار بلند ہوا ملکہ اُس
غبار مین غائب ہوگئین ساتھ کی پریزادین دوڑین ملکہ کو جب نہ پایا روتی پیٹتی پلٹین طرف بادشاہ
کے چلین راہ مین بدیع الزمان ملے کنیزون نے سب حال بیان کیا یہ سنکر بدیع الزمان
بیقرار ہو گئے کہا وہ مقام ہمکو بتاؤ پریزادین ساتھ ہوئین قریب درۂ کوہ آئے دیکھا درے مین
سناٹا ہے اُمیہ نے عرض کی اے شہریار مقام طلسم معلوم ہوتا ہے شب کو عبادت کیجیے جو کچھ ہدایت
ہو وہ کیجیے بدیع الزمان نے نہ مانا فرمایا تم باہر ٹھہرو مین اندر جاکر دیکھون کہ اسمین کیا شی ہے
یہ کہکے بڑھے جب پاس درۂ کوہ کے آئے دور سے دیکھا کچھ لوگ بیٹھے ہین ہاتھون سے منع
کر رہے ہین کہ اے شخص ادھر نہ آنا بدیع الزمان کب سنتے ہین آگے بڑھے ایک شخص اُنمین سے اٹھا
اُسنے ایک چیخ ماری اور آواز دی اے محافظان طلسم گلزار سلیمانی یہ آنے والا نہین مانتا یہ جو کہکر ۱۰

اُسنے چیخ ماری آسمان سے ایک پنجہ پیدا ہوا کمر میں بدیع الزمان کی پڑا لیکر بدیع الزمان کو باہر ہوا بدیع الزمان کی آنکھیں بند ہوگئیں متوجہ ہوا ہے آنکھ کھل جاتی ہے تو دیکھتے ہیں ایک دیو مجھکو لیے جاتا ہے چاہتے ہیں اُسکے گریبان میں ہاتھ ڈالوں ہاتھ نہیں اُٹھتا آخر بیہوش ہوگئے بعد تھوڑے عرصے کے جو آنکھ کھلی دیکھا اپنے کو ایک باغ میں ہوں لیکن باغ ویران کچھ چمن پھولونکے ہیں چند شخص بیٹھے ہوے گل چینی کر رہے ہیں اُن سب نے بدیع الزمان سے کہا ای نوجوان تو بھی آ گل چینی کر بے مشقت کیے یہاں وجہ معاش نہیں ملتی بدیع الزمان نے کہا کیا ہم مالی ہیں جو گل چینی کریں وہ لوگ خاموش ہو رہے شام کو وہ سب ڈونے پھولونکے لیکر چبوترے پر آکے بیٹھے تھوڑے عرصے کے بعد ایک پریزاد آئی اُسنے آکر سب سے پھول لیے دو دو روٹیاں ایک ایک آبخورہ پانی کا دیا بدیع الزمان نے کہا ای پریزاد ہم بھی تو اسی مقام پر ہیں تو نے ہمکو نہ دیا اُسنے کہا یہ موٹے موٹے ہاتھ پانوں حرام کا کھانا چاہتے ہو بدیع الزمان نے ایک طمانچہ مارا کہ پریزاد کا سر اُڑ گیا گرتے گرتے لاش سے آواز پیدا ہوئی کہ ای صاحبان طلسم گلزار سلیمانی اس جوان کو لینا دیکھا اسنے کئی سے دیوزاد گوشۂ باغ سے پیدا ہوے بدیع الزمان اُنسے لڑنے لگے کئی دیو مارے تھے کہ ایک دیو سیاہ رو نے آکر حلقہ ہاے کمند مارے بدیع الزمان بندھکر گرے بیہوش ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھ کھلی دیکھا ایک مکان تنگ و تاریک ہے اپنے کو مسلسل و مطوق پایا اندھیرے میں گھبرا کے دعائیں کرنے لگے دیکھا کہ زمین شق ہوئی ایک پریزاد نکلی کاسۂ شیر برنج ہاتھ میں ایک ہاتھ میں صراحی پانی کی سامنے بدیع الزمان کے پیش کیا بدیع الزمان نے کھیر کھائی پانی پیا وہ پریزاد مگس رانی کرتی رہی کہا ای جوان میں تیری خدمتگزار ہوں مجھے تیرے حال پر رحم آیا میں تجھکو نکال لیچلونگی طلسم سے نکلا میں بھی تیرا ساتھ دونگی بدیع الزمان نے کہا اب طلسم میں قدم آیا ہے بے اسکے فتح کیے ہوے نہ جائینگے یا موت لیکر آئی ہے پریزاد رونے لگی کہا ای جوان جسوقت تو نے اُس پریزاد کو باغ میں مارا میں الگ سے دیکھ رہی تھی دل پر میرا زور نہیں اُسیوقت سے گرفتار دام زلف ہوئی دل پر قابو نہیں میں تجھکو لیے چلتی ہوں آیندہ تیرا اقبال ہے میں کنیزان ملکہ آسمان پری سے ہوں اِس طلسم میں آکر پھنس گئی یہاں والوں نے مجھپر طلسم باندھ دیا قیدیوں کی نگہبان ہوں یہ کہکر کمر میں پنجہ دیا غرق زمین ہوئی نقب سحر سے لے نکلی ایک باغ میں لاکر بدیع الزمان کو پہونچایا کہا یہاں چھپکر بیٹھو رات کو یہاں دُردانہ پری آتی ہے اُسکے پاس لوح طلسم ہے کسی تدبیر سے اُس سے

لوح حاصل کرو اگر لوح پائی فتاحی طلسم مین مصروف ہونا جہان موقع ہوگا مین بھی اپنے کو پہونچاؤنگی اہالی
طلسم بڑے بڑے ساحران نمادار ہین فکر کرینگے دھوکے دینگے لیکن جو لوح ملجائے تو اوس سے ہوشیار رہنا بخوبی
سمجھا کر وہ پریزاد باغ مین بدیع الزمان کو چھوڑ کر چلی گئی بدیع الزمان درختونکی آڑ مین چھپکر بیٹھے جب
لیلی شب نے زلف عنبرین کھولی باغ مین خود بخود روشنی ہوئی ستارے چمکنے لگے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا
چند پریزادین آئین اونھون نے آکر چبوترے پر فرش کیا آپ بھی اوسی مقام پر بیٹھین دمبدم طرف آسمان
کے دیکھ رہی ہین کہ یکایک ایک آندھی چلی دیکھا ایک پریزاد کمسن تخت پر سوار مع چند پریزادون کے
آکر پہونچی مسند پر بیٹھی ناچ گانا ہونے لگا اب بدیع الزمان حیران کہ مین اسکے سامنے کیونکر جاؤن
ایسا نہو سحر کرے ایک صندوقچی رکھی ہے کہ در باغ پر طلا ہوا چند پریزادین دوڑی ہوئی آئین کہا حضور دیو
سیماب خبر پاگیا کہ آپ اس باغ مین ہین آپ کی تلاش مین آیا ہے کئی سو پریزادونکو مار ڈالا ملکہ گھبرا گئین اپنے
مقام سے اوٹھین چاہتی ہین کہ صندوقچی کو اوٹھائین دیو سیماب سامنے آپہونچا دو چار پریزادون نے
چاہا بڑھکر روکین دیو سیماب نے اونکو مار کسیکو چیر ڈالا کسی پر لات ماردی ملکہ دُردانہ پری بدحواس
ہوکر تخت پر سوار ہوئین اور بھاگین دیو سیماب نے کہا ای دردانہ آج کہان جاؤگی وہین پہونچونگا جہان
تم جاؤگی آگے تخت ملکہ دُردانہ کا اور عقب مین دیو سیماب چلا لاشے پریزادونکے پڑے رہگئے ابتو
بدیع الزمان نے دیکھا صندوقچی رکھی ہے اوٹھکر دوڑے صندوقچی کو اوٹھایا اب جو کھولا ایک برق چمکی
تختی الماس کی اسپر لکھا ہوا لوح طلسم گلزار سلیمانی بدیع الزمان نے لوح کو گلے مین ڈالا کہ وہی
پریزاد آکر پہونچی کہا ای شہریار مبارک ہو لوح طلسمی بے مشقت آپ کو ملی لیکن اب فوراً برائے فتاحی
جائیے مین جاکر کہین پر مخفی ہوتی ہون یہ کہکر پریزاد گئی بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا
ای فتاح طلسم و ای سیاح این عجائبات جب باغ دردانہ سے لوح حاصل ہوا اسم حاشیۂ لوح پڑھنا
اسی باغ مین ایک دریا ظاہر ہوگا اپنے کو دریا مین گرا دو بحکم مالک بحر و بر مقام مقصود تک پہونچوگے
بدیع الزمان نے اسم پڑھا دیکھا غراٹے کی آواز ہوئی اور ایک دریائے زخار موج مارتا ہوا ظاہر
ہوا بدیع الزمان بے خوف اوسمین کود پڑے معلوم ہوا شاہزادے کو کسی بلندی سے کودا ہون اب جو
پاؤن زمین پر قائم ہوئے دیکھا ایک صحرائے سبزہ زار ہے ایک جانب سے آواز آئی او طلسم کُن
تجھے کسنے اس مقام پر پہونچایا دیکھا ایک دیو منہ کھولے ہوئے آتا ہے بدیع الزمان تلوار

کھینچکر اُس دیونی پر جا پڑے دیونی نے بڑھکر چنگل مارا بدیع الزمان نے چنگل کو اُسکے خالی دے کر ہاتھ تلوار کا مارا دیونی کے دو ٹکڑے ہوے دونوں ٹکڑے تڑپ تڑپ کر دو دیونیان تیار ہوئین دونوں نے حملہ کیا پھر بدیع الزمان نے ہاتھ تلوار کا مارا جب ایک کو قتل کرتے ہین دو بنکر تیار ہوتی ہین تھوڑے عرصے مین کئی سو دیونیان ایک صورت کی ہر طرف سے بدیع الزمان پر حملے کر رہی ہین قریب ہے کہ وہ انکو پکڑ لیین کاٹ مین بھی تلوار کی فرق آنے لگا کہ کان مین آواز آئی اے طلسم کشا مقام افسوس ہے کہ لوح نہین دیکھتے بدیع الزمان کو یاد آیا جست کرکے ایک گوشے مین آکے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ اگر اسطرح دیونیان جمع ہو جائین تو خیال کرکے دیکھو شاخ نخل پر ایک طائر زمزمہ سرائی کر رہا ہے جب مُنھ کھولکر آواز دے اگر قادر انداز بے مثل ہو تو تیر اُسکے حلق مین مارو اگر اور کسی مقام تیر پڑیگا تو سنگ سیاہ ہو جاؤگے رہائی نہایت مشکل ہوگی بدیع الزمان نے کمان کیانی کاندھے سے اُتاری تاک کے تیر مارا حلق مین طائر کے پڑا توڑ کر گردن کے پار گذرا اُس طائر کے جسم سے شعلہ ہاے آتش نکلے تمام دیونیان جلکر خاک سیاہ ہوئین آواز آئی کشتی مرا نام من عفریتۂ خونخوار بود مار کر اُسکو بدیع الزمان پلٹے تھے کہ وہی پریزاد کہ جو قید خانے سے لائی تھی اُسنے آکر مبارکباد دی کہا اے شہریار ایسی غفلت نہ فرمائیے یہ طلسم گلزار سلیمانی ہے یہ کہکر رخصت ہوئی بدیع الزمان نے پھر لوح کو دیکھا مرقوم تھا اپنے کو باغ گلعذاران مین پہونچاؤ بدیع الزمان حیران کہ باغ گلعذاران کس مقام پر ہے ہر چند لوح مین دیکھتے ہین سواے اس لفظ کے اور کوئی لفظ مرقوم نہین پریشان پریشان ایک جانب چلے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ ایک دیو سامنے سے آیا آہستے آکے جھک کے سلام کیا کہا اے فرزند صاحبقران آپ ہی نے عفریتۂ خونخوار کو مارا مین امیدوار ہون کہ میری بھی آرزو حصول ہو اور عرض میری قبول ہو بدیع الزمان نے کہا کر بیان کہ کہا اے فرزند رشید صاحبقران ایک مقام ہے کہ اُسکو باغ گلعذاران کہتے ہین وہان دیو کیتوس مردار خوار رہتا ہے میری بیٹی سمناک دیونی براے شکار دشت مین آئی تھی اُسکو یہ جبر پکڑ کر لیگیا باغ گلعذاران مین لیجا کر رکھا ہے اب امیدوار ہون کہ حضور تشریف لیچلین آپ کشندہ عفریت کے فرزند ہین آپ کیتوس پر غالب آئینگے بدیع الزمان خوش ہو گئے پوچھا تیرا نام کیا ہے اُسنے کہا مجھے محراب دیو کہتے ہین ملازمان آسمان پری سے ہون بدیع الزمان نے کہا اے محراب مجھے باغ گلعذاران مین لے چل دیو

محراب نے بدیع الزمان کو کاندھے پر سوار کیا لیکر بلند ہوا بعد عرصۂ دراز کے طرف زمین کے چلا بدیع الزمان کے دماغ مین بوے خوش آئی نگاہ اُٹھا کے دیکھا باغ نہایت سرسبز و شاداب اور گلہاے رنگا رنگ شگوفہ ہاے بوقلمون نہرین پانی سے بھری ہوئین آب صاف و شفاف ایک جانب دیوزاد بھر رہے ہین دارین کاندھون پر زاغ نول ہاتھ مین ٹہلتے پھرتے ہین محراب نے کہا ای شہریار مین آپ کو ایک گوشے مین اُتارتا ہون دیو کیتوس آئیگا بموجب حکم لوح کام کیجیے گا گوشے مین اگر محراب نے بدیع الزمان کو اُتارا آپ علحدہ ہوا بدیع الزمان گوشے مین بیٹھے دیکھ رہے ہین کہ آندھی سیاہ چلی دیکھا تخت پر ایک دیو سوار چالیس فرہ دیو تخت کو کاندھے پر اُٹھائے ہوے لاکر زمین پر پہونچایا وہ دیو بیٹھا ہوا کہ رہا ہی ابھی ملکۂ عالم نہین آئین بدیع الزمان جب لوح دیکھتے ہین لوح منع کرتی ہی کہ ابھی دخل نہ دو بدیع الزمان ٹھہر جاتے ہین تھوڑے عرصے کے بعد ایک آندھی سیاہ اُٹھی آگ آسمان سے برسنے لگی پھول برسے بعد اُسکے ایک تخت پر دیکھا ایک دیونی ساحرہ سوار کنیزین گھیرے ہوے زمین پر آکر پہونچی تخت رکھا گیا کیتوس مردار خوار اپنے مقام سے اُٹھا اُس دیونی کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا لاکے مسند پر بٹھلیا پوچھا آج دیر کیون لگی دیونی نے کہا ای کیتوس کیا کرون جب ارادہ کرتی تھی کہ جاؤن دل دھڑکتا تھا تو نے سُنا طلسم کشا آگیا ہی اور طلسم کشا آدم زاد بھی ہی یہ سُنکر کیتوس ہنسا کہا ای ملکہ گلعذاران جادو اگر لشکر آدم زادان سامنے آوے تو پھنکے لگاؤن طلسم کشا کی کیا مجال ہی کہ مجھ تک آسکے توڑ مروڑ کے کھا جاؤن گلعذاران دیونی ساحرہ نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کہ ای کیتوس یہ خیال نہ کر و طلسم کشا فرزند حمزۂ عرب ہی جسنے دیو عفریت کو مارا پسران حمزہ دیو کش ہین بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا اب رات کم باقی ہوجا پڑ و گلعذاران وکیتوس دونون قتل ہون یہان عاشق و معشوق شراب پی رہے ہین کہ باغ سے آواز آئی باشیداے کافران بچیا وای نابکاران مژدہ خا نعرۂ بدیع الزمان

بدیع الزمانم کہ در روز کین
توانم کشم آسمان بر زمین
گر بسر فتنہ باختہ نام شد
ز تیغم بسا کفر اسلام شد

نعرہ بدیع الزمان سے کیتوس وگلعذاران تھرا گئے کیتوس نے آواز دی پسر حمزہ کو لینا چالیس ہزار نرہ دیوان گرد بدیع الزمان کے آگئے چہار طرف سے حربے پڑنے لگے اب یہ بیچ مین اُن دیوزادون کے لڑ رہے ہین چاہتے ہین کہ لڑتا بھڑتا قریب کیتوس

وگلعذاران پہونچون دیو نہین جانے دیتے دیونی سحر کر رہی ہو آگ برسادی کبھی پانی برسا دیا بدیع الزمان لوح چمکاتے ہین دیوزاد بھاگتے ہین جسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے رات بھر باغ مین تلوار چلی گریبان سحر چاک ہوا بدیع الزمان نے دیکھا چند دیو مارے گئیے باقی غلغلہ کر رہے ہین بدیع الزمان نے پریشان وبیقرار ہوکر دعا کی کہ ای رب کارساز وای حاکم بے نیاز دشمنون کے ہاتھ سے بچا لے نظم

امداد مشکل از شہ مشکل کشا طلب
فائز کند بمنزل مقصد ترا طلب
فانی است عمر و دولت دنیا و مال و جاہ
ای بندہ بندگی کن و شاہنشہی بخواہ
مطلوب گر چہ دور نباشد زما نگر
حاجت فقط ز حضرت حاجت روا طلب
باشد اگر براہِ خدا رہنما طلب
ہرگز وفاے عہد نہ زین بے وفا طلب
ای خاکسار خاک شوہ کیمیا طلب
بہر وصول شرط شود ہند یا طلب

بانگ کر جو بدیع الزمان نے دعا کی قضاے کار نقابدار زمرد پوش جو ہوا خواہ بدیع الزمان پردۂ قاف مین ہو وہ اُڑا ہوا جاتا ہو اُسنے جو دیکھا کہ بدیع الزمان شیرانہ لڑ رہے ہین تو ہین سے نقابدار نے نعرہ کیا آقاے نامدار مین آ پہونچا بارہ ہزار نرہ دیوان سے آکر گرا وہ شمشیر زنی کی کہ ہر طرف سے صداے احسنت وآفرین بلند ہوئی اتنی مہلت جو بدیع الزمان نے پائی لڑتے بھڑتے سامنے کیتوس کے پہونچے کیتوس نے وار ماری بدیع الزمان نے خالی دیکر ہاتھ مارا کہ کیتوس کے دو ٹکڑے ہوے گلعذاران دیونی نے گریبان پھاڑ ڈالا وہ سحر کیا کہ نقابدار گھوڑے سے گرا ساتھ والے تصویر تصور ہو کر رہگئیے ہاتھ شمشیر زنی سے رکے حیران حیران مثل آئینہ نگران ہین بدیع الزمان نے بڑھکر لوح چمکائی نقابدار کو سنبھالا کہا ای شیر بیشۂ جرأت خوب وقت پر آگئے ہوشیار رہو نقابدار پھر گھوڑے پر سوار ہوا پھر لڑائی مین مصروف ہوا ساتھ والے بھی لڑنے لگے گلعذاران نے جو یہ معرکہ دیکھا قصد کیا کہ نکل جاؤن پھر بدلہ طلسم کشا سے لونگی غلطک مار کر پر پروانہ پیدا کیے قصد کیا کہ بلند ہوکر نکلون بدیع الزمان نے تیر مارا کہ ساحرہ کے سینے پر پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا دیونی گر پڑی جسم سے اُسکے شعلہاے آتش نکلے دیوزاد جلنے لگے جلکر خاک ہوے آواز آئی کشتی مرا نام من گلعذاران جادو بود اب باغ مین سناٹا ہوا نقابدار نے آکر بدیع الزمان کو سلام کیا عرض کی بڑے عرصے کے بعد آپکا قاف مین آنا ہوا بدیع الزمان

نے فرمایا طلسم مین یاقوت پری بنت نیران جنی قید ہو گئی ہو اُسکی رہائی کو آیا ہون کہ دیو محراب
بھی آیا کہا ای شہریار اب آپ کو مقام ہستی تک پہونچاؤن لقا بدار کھڑا بدیع الزمان سے باتین
کر رہا ہو کہ آسمان سے نقابدار یاقوت پوش طرفدار قاسم جاتا تھا باغ مین جو بدیع الزمان کو
دیکھا جلگیا آواز دی او زمرد پوش تو اپنے آقا سے باتین کر رہا ہو یہ کہکے گرا اس جلدی مین ہاتھ
مارا کہ زمرد پوش کا سر زخمی ہوا محراب پر جا پڑا محراب کو قتل کیا کہا او پسر حمزہ یہ مددگار تیرا نہ ہوگا
قاف مین عمر بھر سرگردان رہیگا زمرد پوش تو زخمی ہو کر نکلگیا بدیع الزمان اکیلے رہگئے یاقوت
بھی بھاگا یہ کہگیا کہ آپ اسی مقام پر رہیے بدیع الزمان نے جو لاشہ محراب کا دیکھا پریشان ہوے
کہ اگر یہ ماہبر زندہ ہوتا مقام ہستی تک پہونچا دیتا لوح کو دیکھا لوح مین یہ مضمون نکلا کہ سوائے
محراب کے اور کوئی مقام ہستی تک نہین لیجا سکتا اب بدیع الزمان حیران ہین کہ کیا کرون لوح مین
یہ علم نکلا ہو محراب مارا گیا اب کیا تدبیر کرون پھر لوح کو دیکھا یہ مضمون نکلا کہ سوائے دیو کے کوئی
مقام ہستی تک نہین پہونچا سکتا بدیع الزمان سرنگون کھڑے ہین لاشہ کیوس و گلعذاران
پڑا ہوا ہو کہ آسمان سے رونے کی آواز آئی کوئی ہاے ہاے کر کہ رہا ہو کہ ای برادر تجھکو کسنے مارا اگر
تیرے قاتل کو پاؤن ہڈیان چبا کر کھا جاؤن دیکھا بدیع الزمان نے ایک دیو لاش پر کیوس
کی آکر گرا ہاے بھائی ہاے بھائی کہکر رونے لگا یہی کہ رہا ہو کہ قاتل کو تیرے کیونکر پاؤن
بدیع الزمان سامنے آئے آواز دی او بے حیا منم قاتل کیوس دیو نے کہا منم دیو فیل سر
یہ کہکے اُس دیو نے دوڑ کر چنگل مارا منظور ہوا گولی بنا کر کھا جاؤن بدیع الزمان نے کلائی پر ہاتھ
ڈالا فیل سر لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی بدیع الزمان نے اُکھیڑ کر مارا کہ دیو چارون شانے چت گرا
بدیع الزمان کود کر چھاتی پر سوار ہوے فرمایا کہ شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہو فیل سر نے
کہا آپ کا نام نامی اسم گرامی کیا ہو بدیع الزمان نے کہا فرزند صاحبقران کشندۂ عفریت
و سمندون ہون فیل سر یہ سنکر قدمون پر گرا کہا شکر ہو کہ آپ کے قدمون تک پہونچا فرمایا مجھکو مقام ہستی تک
تو پہونچا دیگا وہ مقام کتنی دور ہو فیل سر نے عرض کی کہ اگر انسان جانیکا ارادہ کرے دو سو برس
مین پہونچے مین تیسرے دن آپ کو پہونچا دونگا بدیع الزمان کاندھے پر فیل سر کے سوار
ہوے فیل سر بدیع الزمان کو لیکر چلا برابر کہکشان فلک کے بلند ہو گیا ایک دن اور ایک شب

بہت

فیل سر اڑا ایک پہاڑ دکھائی دیا کہ نہایت ویران ہی بڑے بڑے نخل ہر طرف جانور پھر رہے ہین اُس پہاڑ
پر لاکر فیل سر نے بدیع الزمان کو اُتارا بدیع الزمان نے کہا ای فیل سر اس مقام پر کون بستا ہی یہ تو کوہ
بالکل ویران ہی عرض کی غلام نہین جانتا مقام ہستی اسکو کہتے ہین بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا
حکم نکلا گوشے مین بیٹھکر اسم حاشیۂ لوح ورد زبان کرو قدرت پروردگار کا تماشہ ظاہر ہوگا بدیع الزمان
نے بیٹھکر اسم مذکور پڑھا پڑھکر جو دم کیا ایک آندھی سیاہ چلی اب جو آندھی برطرف ہوئی دیکھا صحرائے
پُر بہار عندلیبان خوشنوا کی پکار درخت بار اثمار سے سر بسجود قدرت معبود ظاہر ہی دم بھر مین تمام
صحرا سبزہ زار ہوگیا دوبارہ جو اسم پڑھکر دم کیا دیکھا کہ پھر آندھی چلی جب آندھی دفع ہوئی دیکھا
بہت سی نازنینان مہ جبین ایک بارگاہ لیکر آئین اُس بارگاہ کو استاد کیا دست بستہ کھڑی ہوئین سہ بارہ
جو بدیع الزمان نے اسم پڑھا دیکھا پھر ہوا چلی بعد تھوڑی دیر کے ایک تخت پر ایک نازنین نہایت
حسین گرد کنیزان ماہ پیکر عارض رشک قمر نازک بدن سمنبر آکر پہونچی داخل بارگاہ ہوئی پھر تو
بدیع الزمان نے اس معاملات کو دیکھکر چاہا اپنے مقام سے اُٹھون کہ ایک نازنین آئی برائے
تعلیم خم ہوئی دست بستہ عرض کی آپ کو ملکۂ عالم یاد فرماتی ہین بدیع الزمان نے لوح کو ملاحظہ کیا
حکم سے آگاہ ہوکر ساتھ اُس نازنین کے بارگاہ مین آئے دیکھا وہ نازنین اپنے مقام سے برائے
استقبال اُٹھی جھک کر سلام کیا گورے گورے ہاتھ پھیلا کر اشارہ کیا کہ آیئے بدیع الزمان ساتھ
اُسکے بارگاہ مین آئے مسند پر بیٹھے نازنین نے کہا ای شہریار میری جانبازی آپ پر ثابت ہوئی
یا لوح کو ملاحظہ کیجیے کہ آپ پر ثابت ہوجائے بدیع الزمان نے چاہا لوح کو نکالون ملاحظہ کرون
اُس نازنین نے کہا ذرا تامل کیجیے میرے بزرگ کاہن تھے اُنھون نے حکم لگایا ہی کہ اس طلسم کو فرزند
صاحبقران فتح کرینگے اور ہمارے خاندان کی دختر اُنکے عقد مین ہوگی کمینز آپ کو تا بادشاہ طلسم ضرور
پہونچا دیگی ورنہ بڑی کوشش کرنا ہوگی بادشاہ طلسم کا ملنا دشوار ہی برسون ڈھونڈھیے گا بادشاہ کو
نہ پایئے گا مین ساتھ اپنے لیچلونگی بس اب لوح کو ملاحظہ کیجیے بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا نوشتہ
پایا کہ ای طلسم کشا یہ ملکہ گلپوش تمھاری خیر خواہ ہی اسکے ساتھ دربار شاہ طلسم مین جاؤ نہایت
تکلف سے بادشاہ پر دست انداز ہوگے بدیع الزمان نے کہا ای گلپوش مجھے اپنے ساتھ دربار
شاہ طلسم مین لیچل گلپوش نے کہا تخت پر سوار ہوجیے بدیع الزمان تخت پر سوار ہوے کنیزون نے

تخت اُٹھایا لیکر چلین ایک باغ مین لاکر اُتارا کہ یکایک باغ مین ہلڑ ہوا کئی ہزار نرہ دیو آپڑے پکارتے ہوے او گلپوش تو شاہ کی کیون دشمن ہوئی طلسم کشا کو لیکر چلی ہم تجھکو قتل کرینگے اتبو بدیع الزمان لڑنے لگے ایک طرف ہٹکے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا غول مین دیو اشکال جسکے ہاتھ مین زاغ نول ہے اُسکو قتل کرو سب دیو بھاگ جائینگے بدیع الزمان لڑتے بھڑتے قریب اشکال کے پہونچے اشکال نے زاغ نول مارا بدیع الزمان نے روک کر ہاتھ مارا کہ دیو اشکال کے دو ٹکڑے ہوے اشکال مرکر گرا آواز آئی او گلپوش ہوشیار ہو جا گلپوش یہ صدا سُنکر دوڑی کہ عقب مین بدیع الزمان کے جاکر چھپے کہ ایک شعلہ بھڑک کر گرا گلپوش نے ایک چیخ ماری یہ سُنکر بدیع الزمان دوڑ پڑے جبتک قریب پہونچین اتنے عرصے مین لاشہ اشکال کا جلا وہ نازنین بھی جلکر خاک ہوئی بدیع الزمان کو نہایت افسوس ہوا بعد مارے جانے اُس نازنین کے بدیع الزمان نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اگر گلپوش قتل ہو تو سامنے نخل نرگس ہے اسکو بہ قوت صاحبقرانی اُکھیڑو نقب کی راہ سے دربار شاہ طلسم مین پہونچو گے بدیع الزمان نے نخل جو اُکھیڑا ادھر نقب پختہ ظاہر ہوا بسم اللہ کہکر نقب مین داخل ہوے عرصہ دراز تک نقب مین راستہ چلے اب جو سر نکالا دیکھا گلزار جادو تخت پر بیٹھی ہے دربار جما ہوا ہزارہا دیوزاد بیٹھے ہین بدیع الزمان نے سر نکالتے ہی نعرہ کیا

نعرۂ بدیع الزمان

بدیع الزمانم یل شیر دل	ستم قاتل کافران جہان	نہال گلستان صاحبقران
فراری شد آن کافر پر دغا	کہ سہراب و رستم ز تیغم خجل	ز گنجاب گشتم چو جنگ آزما
یل صف شکن نامور پہلوان	علم تیغ در باختر شد بہ جنگ	نقا گشتہ حیران چو آئینہ زنگ
	بدیع الزمان ابن صاحبقران	گلزار جادو تخت سے اُٹھی

کہا ارے طلسم کشا کو مارلو سحر کرنے لگی آگ برسائی تلوارین گرائین بدیع الزمان لوح چمکا رہے ہین ہزارہا نرہ دیو حربے لیکر بدیع الزمان پر گرے چاہتے ہین قتل کرین بدیع الزمان شیرانہ جنگ کر رہے ہین گلزار جادو نے دوڑ کر ہاتھ تلوار کا مارا بدیع الزمان نے سپر پر روکا اُلجھا دوبے سے ہاتھ نکالکر تلوار کا ہاتھ مارا گلزار جادو نے سر آگے کر دیا تلوار سر پر پڑی دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی اُس ساحرہ کے اسطرح کا اندھیرا ہو گیا کہ کچھ معلوم نہین ہوتا بعد تھوڑے عرصے کے روشنی ہوئی دیکھا لاشہ کوئی نہین معلوم ہوتا بدیع الزمان حیران کہ یہ کیا معرکہ ہوا.

لوح کو گھبرا کے دیکھا نوشتہ پایا ای فتاح طلسم گلزار جادو شعبدہ کر کے نکل گئی اب اُسکو تلاش کرو جبتک
گلزار نہ قتل ہوگی ہزار طرح کے فتور برپا ہو نگے بدیع الزمان نے ہر چند دیکھا کچھ اور نوشتہ نہ پایا حیران
حیران اُس قصر سے نکلے ایک ہفتہ جا بجا پھرے قریب ایک پہاڑ کے پہونچے اُسکے دامنے مین
بیٹھے دعا کو ہاتھ اُٹھائے کہ ای کریم و رحیم گلزار جادو کا مقام ملے کہ اُسکو قتل کرون اور طلسم سے
فراغت پاؤن لشکر والونسے جا کر ملون بیقرار ہوکر دعا جو کی کان مین آواز تسبیح خوانی کی آئی کوئی
مرد بزرگ بہ فصاحت تسبیح پڑھ رہا ہی بدیع الزمان اُس آواز پر متوجہ ہوئے گھاٹیان طی کر کے
پہاڑ پر آئے دیکھا ایک حجرہ پتھر کا بنا ہی ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے تسبیح خوانی کر رہے ہین بدیع الزمان
نے بڑھکر سلام کیا اُس مرد بزرگ نے آواز دی ای فرزند صاحبقران ای فاتح طلسم گلزار سلیمانی ہم
کئی دن سے آپ کا انتظار کر رہے ہین اس خلق سے بدیع الزمان سے بات کی کہ بدیع الزمان
خوش ہو گئے سلام کر کے قریب مرد بزرگ کے بیٹھے کہا آپ اس تنہائی کے مقام مین تشریف رکھتے
ہین جہان انسان کا نام نہین ایسے مقام پر آپ نے خورش کیونکر پہونچتا ہی ہر امر کی تکلیف ہوتی ہوگی
اُس مرد بزرگ نے کہا ای فرزند رشید صاحبقران وہ رزاق مطلق کارساز برحق ہی اُسپر تکیہ کر کے
یہان بیٹھے ہین سب چیزین لطف سے بہم پہونچتی ہین آج شب کو تشریف رکھیے اس امر کو بھی دیکھ لیجیے
کہ کیونکر بہم پہونچتا ہی بدیع الزمان بہ فرحت اُس مقام پر بیٹھے شام کو پلٹ کے دیکھا پہلوے
سجادہ پر دسترخوان رکھا ہی گرم گرم دھوان نکل رہا ہی اُس مرد بزرگ نے کھولا دو قابین مرغ پلاؤ
کی دیکھین کہا لو بابا ایک میرے واسطے اور ایک مہمان کا حصہ بدیع الزمان نے جو اُس پلاؤ
کو نوش کیا تمام دنیا کی نعمت کا اُسمین مزہ تھا جس شی کا اُسمین مزہ تصور کرتے ہین اُسی شی کی لذت
ملتی ہی جب شکم سیر ہو گئے کھا چکے کھانے سے قابونکو اسیطرح معمور پایا ایک طرف دیکھا کوزہ آب
رکھا ہی پانی پیا برف سے زیادہ سرد شب کو بدیع الزمان اُسی مقام پر رہے وہ مرد بزرگ
تسبیح خوانی کر رہا ہی بعد نماز سحر پھر اسیطرح کھانا آیا بدیع الزمان نے پھر خاصہ گوشت کیا
بدیع الزمان نے مرد بزرگ سے پوچھا آپ کا اسم گرامی کیا ہی زاہد نے کہا ابرار عبادت گزار
مجھکو کہتے ہین کئی سو برس ہوے اس مقام پر عبادت کرتے ہوے آج آٹھوان دن ہی کہ بزرگان
دین نے فرمایا فرزند صاحبقران تلاش مین گلزار کے سرگردان ہین تم نشان بتا دینا بین

اُسیدن سے انتظار مین تھا لیکن آپ کا آنا بعد آٹھ دن کے ہوا ایک شہر میرے پاس ہو آپ کا گذر بڑے مقام سخت پر ہوگا وہان اس فقیر کو یاد فرمانا پھر زیر جا نماز سے ایک نقش جو تختی پر کندہ تھا نکال کر کہا اِسکو بازو پر باندھیے اور پہاڑ سے اُتر کے اسم حاشیۂ لوح وردِ زبان کیجیے سامنے آپ کو شہر عظیم الشان معلوم ہوگا وہی قلعۂ طلسم ہو اگر آپ نے اپنے کو با احتیاط دارالامارہ مین پہونچایا تو گلزار رعنا پیرا کے آپ قاتل ہین اُسی مقام پر جو جو آپ کو تلاش ہو سب کچھ دستیاب ہوگا اور نقش مین فقیر کے یہ تاثیر ہو کہ جب ساحرونسے آپسے مقابلہ پڑے تصور مین یہ نقش پیش نگاہ رہے کسی کا سحر آپ پر تاثیر نہ کریگا اُسکی حفاظت رہے بدیع الزمان ابرار عبادت گزار سے رخصت ہوے جب زیر کوہ آئے پہاڑ نظرونسے غائب ہوگیا او رحیرت بدیع الزمان کی بڑھی لوح طلسمی کو گلے سے اُتار اسم حاشیۂ لوح پڑھکر دم کیا ایک غبار بلند ہوا ہوانے غبار کو ہٹایا دیکھا سامنے ایک شہر عظیم الشان ہو پھاٹک کھلا ہوا کاہ فروش ہیزم فروش گٹھے لیے شہر مین جاتے ہین بدیع الزمان اُٹھے بسم اللہ کہکے شہر مین آئے دیکھا شہر آباد رعایا دلشاد ہر کوچے مین رئیسونکی سواریان جاتی ہین بدیع الزمان دیکھتے ہوے چوک مین پہونچے دیکھا عمدہ کمرے اُسپر نازنینان مہ جبین دمہ جبینان مہ تمکین کرسی پر بیٹھی ہین اکثر کمرون پر جابجا مُجرا ہورہا ہو سیکڑون عاشق کمرون کے نیچے کھڑے ہوے التجا کر رہے ہین کہ غلامونکو خدمت مین رکھیے ہم بھی آکر قدمونکو بوسہ دین وہ مغرور حسن وجمال کچھ جواب نہین دیتین جمال بدیع الزمان کو دیکھا کہ ایک جوان خوش رو خوشخو غزال چشم شیر خشم قبضۂ تلوار قبضے مین سپر پشت پر کمان کیانی دوش پر ہزار تیرونکا ترکش مثل دُم طاؤس بائین ہاتھ پر سب نازنینان مہ جبین اُٹھ کھڑی ہوئین پیلے تو اشارے کرنے لگین پھر ہاتھ جوڑکر بلانے لگین کہ اے رستم خصال یوسف جمال ہمارے پاس آؤ ہم مشتاق دیدار تھے ہماری خوش نصیبی کہ تمکو خدانے یہان پہونچایا اب بے پروائی کیسی نہین جب بدیع الزمان نے ان باتونکا جواب ندیا تو پکارنے لگین کہ اے مغرور حسن کہانتک غرور کریگا بدیع الزمان نے لوح پر نگاہ ڈالی ممانعت نکلی کہ اے طلسم کشا یہ عجائب طلسم ہو انپر توجہ نہ کر واپنے کو دارالامارہ شاہی تک پہونچاؤ بدون ملاحظۂ لوح کوئی کام نہ کرنا بدیع الزمان چلے شہر مین ہلڑ ہو کہ طلسم کشا آگیا بدیع الزمان یہ آوازین سُنتے ہوے قریب دارالامارہ شاہی کے پہونچے دیکھا سات ہزار ملازم جمع ہوے

کھڑے ہین گھوڑا ہاتھی پالکی جابجا سواریان سرداران کی موجود ہین پردۂ زنبوری کھنچا ہوا ہی قرق زنجیر سنہری لگی ہوئی ہی ایک جوان درگہ سالار قوی تن قوی من تیغۂ برہنہ لیے ٹہل رہا ہی جب بدیع الزمان قریب پہونچے کل فوج نے سلام کیا بدیع الزمان سلام لیکر قریب درگہ سالار کے پہونچے فرمایا اپنی ملکہ سے عرض کرو کہ ایک جوان آپ کی ملاقات کو آیا ہی درگہ سالار اندر چلا بدیع الزمان اُسکے پیچھے داخل بارگاہ ہوے دیکھا ایک ساحرہ سن رسیدہ تخت پر بیٹھی ہی دنگل وکرسیون پر سردار بیٹھے ہین درگہ سالار نے جاکر عرض کی ایک جوان دروازے پر آیا ہی امیدوار باریابی ہی کہ بدیع الزمان نے بہیبت وجلالت آواز دی سلام میرا اُسپر ہو کہ جو پروردگار کو لاشریک جانتا ہی یہ سُنتے ہی گلزار جادو نے آواز دی ارے طلسم کشا کیونکر آگیا یہ مقام وہ ہی کہ ہوا کا گذر ہونا دشوار ہی لینا اس شخص کو زندہ نہ بچے چہار جانب سے تلوار کھینچکر سردار اُٹھے بدیع الزمان کو گھیر لیا تلوار چلنے لگی گلزار جادو نے اُٹھکر سحر کیے کہ زمین کو جنبش ہوئی بدیع الزمان کا پانون نہین جمتا بدیع الزمان نے لوح کو چمکایا جنبش زمین کی موقوف ہوئی جب لوح کو چمکایا سردار غل مچاتے ہین کہ اے ملکہ ہمکو طلسم کشا نہین سوجھتا آنکھون سے نہین معلوم ہوتا بدیع الزمان اُنکو قتل کرتے ہوے قریب تخت کے پہونچے گلزار جادو تڑپ کے بلند ہوئی بدیع الزمان نے لوح کو چمکایا ایک برق تڑپ کر آسمان سے گری گلزار جادو کے دو ٹکڑے ہوے سردار جلنے لگے ایک سناٹا ہوا کہ زمین کانپنے لگی گھڑی بھر کامل اندھیرا رہا بعد عرصۂ دراز کے آواز آئی کشتی مرا نام من گلزار ساحرہ بادشاہ طلسم گلزار سلیمانی بود چند عرصے کے بعد دیکھا قلعہ وغیرہ غائب ایک قصر مین اپنے کو پایا ایک مکان سے کراہنے کی آواز آتی ہی بدیع الزمان نے جاکر قفل کاٹا اندر قصر کے پہونچے دیکھا کئی سو جوان سلسل مطوق بیٹھے افسوس کر رہے ہین کوئی کہتا ہی آج کیا معرکہ ہی کہ ساران سیاہ ہمارے گرد سے غائب ہوے کہ بدیع الزمان پہونچے سبکو قید سے رہا کیا اُن سب سے پوچھا اور کوئی بھی قیدی یہان ہی یہ لوگ سب گھبرا گئے کہا اے شہریار زندان خانۂ طلسمی یہی مقام کہلاتا ہی لیکن کئی دن سے پہلو مین جو قصر ہی اُسمین سے رونیکی آواز آتی ہی کوئی ملک کے پکارتا ہی افسوس اُس شیر کو ہماری خبر کون سنائے کہ ہماری مدد کو آتے ہمکو اس مصیبت سے چھڑاتے بدیع الزمان نے اُس قصر کو کھولا دیکھا قصر مین ایک قفس لٹکا ہی اُسمین یاقوت پری ہی بدیع الزمان نے صندلی لگا کر قفس کو اُتار لیا یاقوت پری کو اُسمین بیہوش پایا قفس سے نکالا حال زار دیکھا آنکھون سے

اشک حسرت ٹپکائے وہ اشک جب عارض پر یاقوت پری کے گرے آنکھ کھولکر بدیع الزمان کو
دیکھا بتعجیل اُٹھ بیٹھین پوچھا ای شہریار آپ کو کسنے خبر پہونچائی بدیع الزمان نے کہا طلسم گلزار سلیمانی
فتح کیا تب تم تک پہونچے ایک طرف سے ایک مرد بزرگ آیا کنجیان ہاتھ مین کہا ای شہریار امانت
آپ کی غلام کے قبضے مین ہی اسکو لیجیے کوٹھے کھولیے کئی سے دیو بھی قید تھے انکو بھی قید سے چھڑایا کئی ہزار
صندوق اسباب کے نکلے دیوزاد ونکے سر پر لدوائے اوّل شہر مین یاقوت پری کے آئے اور
نیران جنّی بصدق دل مسلمان ہوا یاقوت پری کو ساتھ بدیع الزمان کے منسوب کیا بدیع الزمان
نے کہا ابھی مقدمۂ طلسم ہفت پیکر باقی ہی اگر زندہ بچے تو آکر شادی کرینگے ناموس ہمارا اسی مقام
پر رہے بہت سا مال نیران جنّی کو دیا اُمیّہ کو بھی ساتھ لیا سلاح طلسمی اُمیّہ کو پہنایا تخت پر سوار ہوے
دیوزاد اسباب لیے ہوے ساتھ ہین شکارگاہ سلیمانی سے گذرتے ہوے جبل اعلیٰ تک پہونچے
اُمیّہ نے کہا آج اسی پار رہجائیے کل دُنیا مین پہونچ جائیے گا بدیع الزمان اُسی مقام پر اُترے
بارگاہ اِستادہ ہوئی رات کو پلنگ پر آکے لیٹے اُمیّہ قریب ہی باتین اُمیّہ سے طلسم کی کر رہے ہین
نقش عبادت گزار کا ملنا اُمیّہ سے بیان کیا کہا وہ میرے بازو پر ہی انشاء اللہ سرحد ہفت پیکر مین
کام آئیگا اُمیّہ خوشی کر رہا ہی کہتا ہی ای شہریار یہ تحفہ خوب ملا اس طلسم سے مراد حاصل ہوئی کہ ایک
ایک آواز کان مین آئی ای فلک کجرفتار وای گردون غدّار کہان تک کجروی کریگا دلکو غم والم سے
بھریگا اس سے تو موت بہتر زندگی نے پریشان کیا بدیع الزمان نے کہا ای اُمیّہ کوئی دردرسیدہ
روتا ہی اُمیّہ نے کہا حضور مقام سرحد قاف ہی کوئی غول وغیرہ روتا ہوگا اسپر متوجہ نہ ہوجیے مگر
بدیع الزمان نے نہ مانا اُمیّہ کو ساتھ لیکر صدا کے نشان پر چلے جب باہر نکلے صدا پُر درد آ رہی ہی
صدا مین وہ درد ہی کہ آواز سُنکر دل بیقرار ہوتا ہی کوئی آدھ کوس راستہ طی کر کے جنگل مین پہونچے دیکھا
سائے مین ایک شجر کے ایک جوان بیٹھا ہوا گریہ وزاری کر رہا ہی کبھی بیتاب ہو کے اُٹھ کھڑا ہوا گرد
نخل پھرا پھر لڑکھڑا کر گرا کئی مرتبہ اُٹھا مگر اُٹھ نہ سکا اپنی کم طاقتی پر روتا ہی گرد مین اٹا ہوا گریبان پھٹا ہوا
بدیع الزمان نے جو یہ حال پُر ملال دیکھا دل بیتاب ہو گیا فرمایا کیون اُمیّہ تو اس بیقراری کو
دیکھتا ہی نہین معلوم کیا اِسکو صدمہ پہونچا جو اس جنگل مین یون بیقرار اور اشک بار ہے اُمیّہ نے
عرض کی ای شہریار کوئی تو ایسا صدمہ پہونچا کہ اسقدر بیتاب ہی بدیع الزمان قریب آئے فرش خاک پر

بیٹھ گئے شانہ پکڑ کے ہلایا کہا ای جوان مزاج کیسا ہی کچھ صدا نہ دی جب کئی مرتبہ بدیع الزمان نے
پکار کے کہا ای برادر آنکھیں کھولو منھ سے بولو جواب تو دو ہم تمھارا حال پوچھنے آئے ہین اُس جوان نے
آنکھ کھولی کہا آپ کون بزرگ ہین کہ مجھ غریب بیکس کا حال پوچھنے آئے ہین مین کیا اپنا حال کہون
بدیع الزمان نے کہا ضرور کہنا پڑیگا تمکو بہت بیتاب پاتے ہین اُس جوان نے سراپاے بدیع الزمان
دیکھکر پوچھا حضور کا نام کیا ہی بدیع الزمان نے نام اصلی بتایا نام صاحبقران سُنکر وجد مین آگیا اپنے
مقام سے اُٹھا جھک جھک کے سلام کرنے لگا کہا ای یاور غریبان وای دادرس بیکسان آپ سے کہنے کا
لطف ہی آپ کے بزرگون نے کافرونکو گھُس گھُسکے مارا ہر ایک کی مشکل مین شریک ہوے لیکن اب
امیدوار ہون کہ جو حال عرض کرون اُسکی مراد پاؤن بدیع الزمان نے فرمایا حتی الوسع کوشش کرینگے
وہ جوان رونے لگا کہا ای شہریار مجھے اقلیم تاجدار کہتے ہین میرا بیٹا دیہیم زور آزما نہایت جری بہادر
پہلوے جبل الاعلیٰ مین میرا ملک ہی شکار کو وہ وہان آیا ایک طاؤس پر تیر مارا ساتھ والے اُسکے کہتے
ہین تیر پڑتے ہی طاؤس تو غائب ہوگیا غبار بلند ہوا صدائین ہیبت ناک آنے لگین بعد تھوڑے
عرصے کے ہمنے دیکھا کہ دیہیم گھوڑے پر نہین ہی مرکب خالی کھڑا ہی ساتھ والے کوتل مرکب
لیکر میرے پاس آئے مجھسے حال بیان کیا مین اُس جنگل مین آیا جس مقام پر کہ وہ طاؤس غائب
ہوا تھا وہان آکر رفیق مصاحب جمع ہوے سب رونے لگے مین بھی پچھاڑین کھانے لگا اب سُنیے کہ جب
سب رونے تھے ایک صداے ہیبت ناک آئی کہ کیون یہان روتے ہو جاؤ ورنہ اُسی بلا مین پھنسوگے
سب لوگ وہانسے بھاگے مین بیتاب ہوکر یہان نخل کے سائے مین بیٹھا کہ کبھی تو مطلب حاصل
ہوگا پروردگار نے آپ کو پہونچایا کہ عنایت فرماتے ہین جو کیفیت تھی مین نے عرض کی اب
سرکار کو اختیار ہی بدیع الزمان طرف اُمیّہ کے متوجہ ہوے اُمیّہ نے اشارہ کیا ای شہریار ایسے
مہمات مین نہ پھنسیے براے خدا لشکر مین اپنے پلٹ چلیے بدیع الزمان نے کہا ای اُمیّہ مقدمہ سخت
طلسم ہفت پیکر درپیش ہی اگر ہم کسیکی مدد کرینگے خدا ہماری مدد کریگا یہ کہکر اقلیم سے کہا ای اقلیم وہ
مقام کہان ہی اقلیم بدیع الزمان کو ساتھ لیکر سامنے اُس نخل کے آیا وہان کچھ نشان نہین پایا
جاتا نخل موجود ہی طائر بھی وہان کوئی نہین کہ لشکر سے بدیع الزمان کے ایک سوار دوڑا ہوا آیا
کہا حضور آپ کے لشکر پر آگ برس رہی ہی کئی سو آدمی جلگئے بدیع الزمان گھبرا کر پلٹے آکے دیکھا

کئی سو لاشے پڑے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہی بدیع الزمان نے گھبرا کر دعا کی کچھ مطلب حاصل نہوا آخر تعویذ بازو سے کھولا اُسکو چمکایا آواز آئی کشتی مرا تا ممن نیران جنی بو دسبکے حواس درست ہوے اُن سب نے عرض کی ای شہریار معلوم یہ ہوتا ہی کہ جنات دیوزاد کا یہ مقام ہی آپ نے نقش چمکایا کوئی جن مارا گیا اب آپ کو مشکل پڑیگی بدیع الزمان نے کہا سمجھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ یاقوت پری آکر پہونچی بدیع الزمان کو جو پریشان پایا کہا حضور نہ گھبرائین یہانسے قریب ایک قلعہ ہی قلعۂ جنیان صحرائی کہلاتا ہی کسی جن نے شعبدہ کیا ہوگا یہ چند باتین کرکے یاقوت چلی گئی دوسرے دن بدیع الزمان پشت مرکب پر سوار ہوے پانچ کوس چلے تھے دیکھا ایک قلعہ نہایت وسیع خلقت کی آمد و رفت پائی جاتی ہی بدیع الزمان نے فرمایا ای آصف یہی قلعہ جنیان صحرائی ہی مین قلعے مین جاتا ہون بدیع الزمان قلعے مین آئے پھرتے پھراتے سیر تماشہ دیکھتے ہوے قریب دار الامارۂ شاہی پہونچے گھوڑے سے اُترے دروازے پر درگہ سالار بیٹھا تھا اُس سے کہا کہ جاکر اپنے بادشاہ سے کہو کہ شاہزادۂ بدیع الزمان فرزند صاحبقران تمہاری ملاقات کا مشتاق ہی درگہ سالار گیا جاکر بادشاہ سے کہا بادشاہ گھبرا گیا کہا فرزند صاحبقران کو بلا لو بدیع الزمان اندر پہونچے اہل اسلام کی طرح سلام کیا بادشاہ تخت سے اُٹھا کہا آئیے تشریف لائیے یہ غریب خانہ آپ ہی کا ہی دنگل زرین بچھوا دیا بدیع الزمان دنگل پر بیٹھے بادشاہ نے ساقی بچے کو اشارہ کیا اُسنے بڑھکر جام بدیع الزمان کو دیا بدیع الزمان نے جام برہاتھ رکھدیا بادشاہ نے گھبرا کر کہا کہ کیون شہریار کیا ہمسے انکار ہی بدیع الزمان نے کہا ای بادشاہ ایک کار ضروری کو آیا ہون دہیم زور آزما بیٹا اقلیم تاجدار کا تمہارے یہان کوئی اُسکو گرفتار کر لایا ہی اُسکو منگا دو اگر اسکے خلاف کیا مین بدون حصول مطلب نہ جاؤنگا بادشاہ روتا ہوا اُٹھا کہا ای شہریار غلام کی داد کو پہونچیے وہ داد یہ ہی کہ میرا فرزند بشکل طائر صحرا مین نخل پر بیٹھا تھا دہیم زور آزما نے بنجیلا کے تیر مارا ایسے مقام پر پڑا کہ وہ نوبت بجان و کارد باستخوان ہی اُسکی صحت کی تدبیر ہو تو مین اُسکو حوالے کردون بدیع الزمان نے کہا اُس تیر خوردہ جوان کو لاؤ لوگ دوڑے ہوے گئے اور سامنے بدیع الزمان کے پلنگ لاکر اُس جوان زخمی کا رکھا تب بدیع الزمان نے دیکھا پہلو پر اُسکے زخم کاری ہی کہ وہ جوان تڑپ رہا ہی فرمایا سجادہ بچھاؤ سجادہ بچھا کر دعا کی کہ ای کارساز بے نیاز اسکے زخم کو صحت ہو بدیع الزمان نے

بیقرار ہوکے دعا کی نقابدار زرین پوش آکر پہونچا مرہم سلیمانی دیا وہ مرہم جو لگایا گیا فوراً زخم اندمال پا گئے بدیع الزمان نے بادشاہ سے کہا اب دہیم کو بلائیے بادشاہ نے دہیم کو بلایا بدیع الزمان کے سپرد کیا کہا آپ لیجائیے ہمسے بھی خراج مقرر رہو ہم ہر ششماہی مین برائے تسلیم حاضر ہوا کرینگے بدیع الزمان نے قبول کیا دہیم کو لیکر چلے آپ آئے آگے ہین پیچھے پیچھے دہیم وسط شہر مین پہونچے ہین کہ ایک آندھی سیاہ چلی زمین کانپی پلٹ کے دیکھا دہیم غائب نہایت برہم ہوئے اُمیہ سے کہا جاکر شاہ سے کہو کہ تمنے تو ہمکو دیا ملازم تمہارے دہیم کو اٹھا لیگئے یہ سنکر بادشاہ دوڑا ہوا آیا کہا اے شہریار ہماری کیا مجال کہ ہم آپ کے حکم کے خلاف کرین لیکن اُسی پہاڑ پر ایک ساحرہ رہتی ہے اُسکی یہ حرکت ہے دہیم کو وہی لیگئی قسمین کھاکر جو بیان کیا بدیع الزمان کو یقین آیا آگے آگے آپ پیچھے پیچھے اُمیہ قریب کوہ پہونچے دیکھا پہاڑ نہایت بلند مرتفع ہے خیال مین گذرا کہ ای بدیع الزمان ایسا نہ ہو ملعونہ کچھ فتور برپا کرے تعویذ کھولا اُسکو چمکایا ایک صدائے مہیب آئی ایک پنجہ کمر مین اُمیہ کی پڑا اُٹھا کر آسمان پر لیگیا اِس زور سے جھونکا ہوا کا چلا کہ نقش ہاتھ سے چھوٹا چاہا دوڑ کر اٹھا دین ایک پنجہ گرا بدیع الزمان کی آنکھین بند ہوگئین نہین معلوم ہا کتنے عرصے تک بیہوش رہے اب جو ہوشیار ہوئے تو ایک مکان تنگ و تاریک دیکھا اپنے کو مسلسل و مطوق پایا حیران ہوئے کہ یہ کیا معرکہ ہے شام کو ایک زنگن آئی بدیع الزمان کے سامنے دو روٹیان رکھکر چلی گئی بدیع الزمان نے غصے مین وہ بھی نہ کھائین بھوکے رہے دوسرے دن وہ زنگن آئی پوچھا کیون جوان تو نے کھانا کیون نہین کھایا بدیع الزمان نے کہا خاک کھائین روکھی روٹی کیونکر کھائین کہا اے جوان تو بڑا گنہگار ہے ملکہ عالم کا اس سے زیادہ حکم ہے کہ اس جوان کو ایسے صدمے پہونچاؤ کہ تڑپ تڑپ کر جان دے مجھکو رحم آیا مین دو روٹیان رکھکر چلی گئی آپ نے نہ کھائین آپ کو اختیار ہے رزق کا نہ پہونچنا باعث خرابی ہے اے جوان ہم زیادہ رحم نہین کر سکتے تمکو اپنے فعل کا اختیار ہے یہ کہکے زنگن چلی گئی سیماے گوہر پوش جو ساحرہ یہان کی حاکم ہے اُسکی دختر ہے سلیم یاقوت پوش زنگن اُسکی ملازم ہے قید خانے سے جو پلٹی سلیم کے سامنے آکر بیٹھی سلیم نے پوچھا کیون آج پریشان بیٹھی ہے کہا واری فرزند صاحبقران قید خانے مین آکر قید ہوئے آپ کی والدہ نے آب و دانہ بند کیا فرماتی ہین یہ وہ لوگ ہین جنھون نے بزرگان دین کو قتل کیا

مذہب ہٹایا جہانتک ہو سکے اِنکو تکلیف پہونچاؤ کہ یہ جوان تڑپ تڑپ کر مرے مگر واری کیا عرض کرون
کیسا حسین وجمیل خوش مزاج سر رستم کا تاج آج نہایت پریشان تھا زنگن نے رو رو کر جو بیان کیا
سلیم بیتاب ہو گئی کہا آج ہم بھی قید خانے چلینگے قیدی کو دیکھینگے کس رنگ ڈھنگ کا جوان ہے
حسن توانِ مسلمانونکا مشہور ہے فرزندان حمزہ سب حسین وجمیل دیکھا در ہین یہ بھی جوان اگر ایسا ہو تو
عجب نہین یہ کہکے زنگن کے ساتھ چلی جب زندانخانے مین آئی بدیع الزمان کو آج دو روز گذرے
کہ بالکل کچھ نہین کھایا شکم و پشت ملا ہوا سر نگون بیٹھے ہین کہ دروازہ کھلا دیکھا آگے ایک نازنین پیچھے
وہی زنگن بدیع الزمان نے نازنین کو دیکھکر سر جھکا لیا سلیم کی جو نگاہ جمال بدیع الزمان پر پڑی
بیتاب ہو گئی قریب آ گے بیٹھی زنگن کو تو اشارہ کیا فلان کام کے واسطے جاؤ جب زنگن گئی کہا اے
شہریار مین آپ کی رہائی کو آئی ہون دو دن سے آپ نے خاصہ نہین نوش کیا شکم و پشت ملا ہوا ہے
پہلے آپ کو اپنے باغ مین لیچلون پھر گھر بار چھوڑ کر آپ کو لے نکلون بدیع الزمان نے کہا
کیون یہ تکلیف گوارا کرو سلیم نے کہا اوّل میری مان نے مجھکو بلوایا اور وہ نقش سپرد کیا بعد اُسکے
آپ کو قید کیا سب اوصاف بیان کیے کہ یہ فرزند صاحبقران ہین دامہ شمشش کے قاتل علم
سپاہ گری مین کامل کُل مذہبونکے دشمن ساحرونکے راہزن انکا قتل کرنا ہی بہتر ہے مین نہ آگاہ تھی
کہ یہ آفت برپا ہے ورنہ مین روز اوّل خبر لیتی بدیع الزمان نے کہا جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہی
ہوتا ہے مقام تاسف ہے کہ ہم اس مقام پر آکے قید ہو گئے ورنہ ابتک قریب طلسم ہفت پیکر پہونچ جاتے
یہ جو سلیم نے سُنا آنکھون مین آنسو بھر آئے سحر کر کے قید بدیع الزمان کاٹی بعد قید جدا کرنے
کے کمر مین پنجہ دیا اے اُڑی اپنے باغ مین لا کر پہونچایا کھانا پیش کیا بدیع الزمان نے مذہب
کا ذکر کیا سلیم مطیع اسلام ہوئی کہا اے شہریار مین خدمتگزاری کو حاضر ہون لیکن زنگن جس کام
کو گئی تھی وہانسے پلٹ کے آئی قید خانہ خالی دیکھا گھبرا گئی چہار طرف دوڑی دوڑی پھرتی ہے
کہین ٹھکانہ نہ پایا گھبرائی ہوئی سامنے سیما ے گوہر پوش کے آئی کہا واری کیا عرض کرون
مین نے پسر حمزہ کو کھانا نہین پہونچایا آپ کی صاحبزادی یہ حال سُنکر قید خانے مین آئین
مجھکو ایک کام کو بھیجدیا اب قید خانے مین قیدی نہین ہے یہ سنکر سیما گھبرا گئی خود اپنے مقام سے
اُٹھی کنیزون سے کہا صاحبزادی نے بڑا غضب کیا پسر حمزہ کو چھڑا لیگئین لیکن زندہ نہ جانے دونگی

اُس شوخ دیدہ کی قضا آئی ہے جہاں ملیگی وہاں قتل کرونگی یہ کہکے پر پرواز پیدا کیے تلاش کرتی ہوئی
چلی سلیم نے نقش بازو پر بدیع الزمان کے باندھ دیا کنیزوں کو جمع کر رہی ہے جواہرات کے
صندوقچے ابھی آتے جاتے ہیں چاہتی ہے بدیع الزمان کو لے نکلوں کہ کنیزوں نے بڑھکر خبر دی
آپ کی مادر مہربان آتی ہیں یہ سنکر سلیم گھبرا گئی بدیع الزمان کو ایک کمرے میں چھپایا آپ سینہ سپر
ہو کے کھڑی ہوئی سیما سے گوہر پوش نے آواز دی او گیسو بریدہ تو نے قیدی کو کیا کیا سلیم
نے جواب دیا امرا دریں نہیں جانتی سیما نے اتر کر پانچ چار کوڑے جو کنیزوں کو مارے ایک گھبرا کے
بول اٹھی وار ہے قیدی کو کمرے میں چھپایا ہے سیما کمرے کی جانب چلی سلیم نے بڑھکر روکا کو اس کمرے
میں نہ جانے دونگی آیندہ آپ کو اختیار ہے آپس میں سحر چلنے لگا کنیزیں جابجا سے مرگئیں ہنگامہ
گرم ہوا بدیع الزمان نے کمرے سے دیکھا کہ سیما نے زمین ہلا دی ہر مرتبہ بیٹی پر سے گیتی ہے جا جلاکر
اپنے مقام سے اٹھے تیغہ ہاتھ میں نقش بازو پر تلوار کھینچے ہوئے باہر نکلے سیما سے گوہر پوش
نے پکار کر آواز دی او پسر حمزہ تو کمرے میں چھپا بیٹھا تھا یہ کہکے ایک گولہ سلیم پر مارا شعلہ ہائے
آتش نے سلیم کو گھیر لیا خواصیں گرنے لگیں ہنگامہ گرم ہے بدیع الزمان یہ حال دیکھکر بہت
سیما نے جو دیکھا بیٹی کو شعلہ آتش میں پھنسا چکی تھی کڑک کر گرمی کمر میں پنجہ دیا چاہا کہ بدیع الزمان
بدیع الزمان نے طوق زریں پر سیما کے ہاتھ ڈالا جھٹکا مارا سیما نے کہا او پسر حمزہ یہ کیا کرتا ہے
بدیع الزمان نے دوسرا جھٹکا مارا سیما الٹ گئی ہر چند چاہتی ہے سحر کردن ممکن نہیں بدیع الزمان
دیکھ رہے ہیں کہ سیما نے جو گولہ مارا شعلہ ہائے آتش نے سلیم کو گھیر لیا ہے اور سلیم دہائی دے کر
کبھی پکارتی ہے اے کریم کارساز اس آفت سے بچا لے شاہزادے کو نجات دے بدیع الزمان
نے تیسرا جھٹکا مارا سیما زمین پر گری بدیع الزمان نے ایک گھونسہ مارکر سر سیما کا پھٹ گیا
اندھیرا ہو گیا آندھی سیاہ اٹھی سنگ باری برف باری ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام میں
سیما گوہر پوش ہوں سلیم نے رہائی پائی شعلہ آتش پانی ہو کر غائب ہوے بدیع الزمان
سلیم کے بارہ دری میں آئے فرمایا امتیہ عیار بھی ہمارا قید ہے کنیزوں نے خبر دی فلاں فلاں
قید خانے میں سیما نے رکھا تھا وہاں سے امتیہ کو بھی لائے دو ہمیں تا جدا ساتھ ہے بارہ ہزار جادوگر
یہاں سے ساتھ ہوے مطیع اسلام ہو کر کہا ہم دامن دولت نہ چھوڑینگے بدیع الزمان نے سلیم کو

اُن سب کا افسر کیا سبکو ساتھ لیکر قلعے پر آئے وہیم زور آزما کو اُسکے باپ سے ملایا اُسی طرح پھر لشکر
کو آراستہ کرکے چلے سلیم ابر مین مخفی ہوئی اس کرّ و فر سے جبل اعلیٰ کے پار آئے اب مقامات دُنیا
ملنے لگے دیکھتے ہوے لشکر مین پہونچے قارن وغیرہ کو بڑی خوشی ہوئی بدیع الزمان لشکر مین
اُترے صبح کو سب سردار بارگاہ مین آئے اُمیّہ بھی حاضر ہی سلیم بھی مشتاق بیٹھی ہی کہ خدمتگار
روتے ہوے آئے عرض کی کوئی شاہزادے کو چھپر کھٹ سے چُرا لے گیا سب سردار مسلح بیٹھے ہین
یہی قصد ہی کہ اگر دریاے آتش ہو اُسمین پھاند پڑین لیکن گوہر بحر صاحبقران کو پائین اُمیّہ
خدمتگارون کے ساتھ بارگاہ مین آیا دیکھا سراچہ چاک پیرے کا نشان ظاہر ہی کہنے لگا کوئی شخص دُشمن
لگا ہوا تھا مین شب کو اسوجہ سے غافل رہا کہ مجھکو یقین کامل تھا کوئی حریف مقابلے مین نہین
کچھ مقام تردد نہین ہی دوسری جگہ سے یہ معاملہ ہوا آپ لوگ لشکر سے ہوشیار رہین مین تلاش
مین آقاے نامدار کی جاتا ہون جبتک مین نہ آؤن یہان سے لشکر نہ ہٹانا سلیم نے کہا اے اُمیّہ
مین بھی چلونگی اُمیّہ نے کہا آپ الگ آئیے مین جاتا ہون اُمیّہ بانہاے عیاری سے راستہ ہوکر
چلا لیکن سلیم نے پر پرواز پیدا کیے اُڑتی ہوئی چلی مگر اُمیّہ ہر مقام پر تلاش کرتا ہوا جاتا ہی کہین
فقیر بنا کہین خوانچے والا ایک دن فقیر کی شکل بنکر ایک گاؤن کے بازار مین پیسہ پیسہ تحصیل رہا ہی
کہ ایک طرف سے ہلڑ ہوا اُمیّہ دیکھنے لگا بیچ مین ایک قفس کہاریان ناظر بجانے گرد قفس کو گھیرے
ہوے کئی ہزار جوان پشت مرکب پر آتے ہین اُمیّہ نے لوگون سے پوچھا یہ کسکی سواری آتی ہی
لوگون نے کہا کہ یاقوت الماس چشم اس قریے کی حاکم صبح کو تفریحاً نکلی ہین اپنے باغ جاتی
ہین اُمیّہ نے بھی پیچھا کیا جب کوس بھر گاؤن سے نکل گئے ایک باغ دکھائی دیا دروازے پر
حاجب دربان حاضر ہین قفس جاکر رکھی گئی ایک نازنین شعلۂ جوالہ سُرخ لباس پہنے ہوے
اُتری قنائین کھڑی ہوگئین کنیزین بھرے پر آئین اندر سے گانے کی آواز آئی اُمیّہ چاہتا ہی
اپنے کو اندر پہونچاؤن یکایک لیلی شب نے نقاب سیاہ چہرے پر ڈالی مجنون روز بصد سوز
داخل دشت نجد مغرب ہوا اُمیّہ پھرتا ہوا پشت باغ پر آیا کمند مار کے دیوار پر چڑھا دیکھا چبوترے پر
باغ کے فرش ہی اُسپر مسند بچھی ہی ایک نازنین گلنار پوش بصد جوش و خروش مسند پر بیٹھی ہی گرد کنیزین
گا ناچ رہی ہین اُمیّہ دیوار سے اُترا اندھیرے مین درختون کے چھپکر بیٹھا ایک گائن جو براے رفع حاجت

آئی اُسکو بیہوش کیا اُسکی غش کل بنا سامنے ملکہ یاقوت الماس چشم کے آیا بیٹھکر گانے لگا خیال لگا ہوا
ہی کہ کسیطرح اپنے آقا کو دریافت کرون جان توڑ توڑ کے گا رہا ہی محجوب ہنگامہ گرم ہی کہ آسمان پر برق
چمکی ہوا ٹھنڈی چلی برق آنکر شق ہوئی ایک تخت اُسپر ایک نازنین گرد کنیزین تخت آ گرا اُترا وہ جو
نازنین پہلے سے بیٹھی تھی واسطے تعظیم کے اُٹھی کہا بوا کہان سے آئی ہو نرگس شہلا نے کہا بوا
یاقوت الماس چشم بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا بہانے ملاقات چلی آئی کہا بوا بیٹھو نرگس شہلا بیٹھی مگر چو کنا
چہار جانب دیکھتی ہی یاقوت نے کہا بوا اسوقت تمکو پریشان پاتی ہون نرگس شہلا نے کہا ہان بوا سر مین
خلل ہی ہنڈا پھیکا ہی کل سے کھانا نہین کھایا یاقوت نے کہا بوا خیر تو ہی باعث رنج وملال کیا ہی مفصل بیان
کرو تمنے اس پردے مین بیان کیا کہ مفصل حال نہ کھلا کہ آپ کس رنگ مین ہین کیا دشمنون کو رنج پہونچا
ہمسے تو بیان کرو جب یاقوت نے دلدہی کرکے پوچھا اور نہایت ذوق وشوق سے کہا کہ بوا ہمسے
نہ چھپاؤ ہمسے تمسے بچپن سے دوستی ہی کبھی کوئی بات نہین چھپائی آج تم چھپاتی ہو اور مفصل نہین
بتاتی ہو مین اپنی جان دیدونگی جو مفصل نہ بتاؤگی تو مین آج جانے نہ دونگی جب یاقوت نے
بہت پوچھا نرگس بے اختیار رونے لگی کہا بوا کیا پوچھتی ہو کیا حال بیان کرون کیونکر چھپاؤن
ابھی تو یہ کیفیت ہی

نظم

جاتے تھے صبح رہگئے بیتاب دیکھکر	طالع ہمارے جو نکب پڑے خواب دیکھکر
پایا جو دشمنون نے ترے پاس اعتبار	آنکھین مجھے چراتے ہین احباب دیکھکر
یہ تشنہ کامی نگہ گرم دیکھنا	حیرت سے رو دیا طرف آب دیکھکر
توبہ کہان کدورت باطن کے ہوش تھے	غش ہوگیا مین رنگ مئی ناب دیکھکر
اٹھی نہ نعش بھی ترے کوچے سے بعد قتل	ہم رہ پڑے زمین کو شاداب دیکھکر
روئے وہ میرے حال پر حیران کیون نہو ان	آنکھین بھی کھل گئین گہر نایاب دیکھکر
شوق وصال دیکھکہ آیا عدو کے گھر	بھولا نہ کچھ مجھے شب مہتاب دیکھکر
ہے ہے تمیز عشق وہوس آج تک نہین	وہ چھیڑتے ہین مجھے بیتاب دیکھکر
مومن بہ تاب کیا کہ تقاضائے جلوہ ہو	کافر ہوا ہین دین کے آداب دیکھکر

نرگس نے یہ غزل اسطرح پڑھی کہ یاقوت بے اختیار رونے لگی کہا بوا گیا سوز وگداز ہی تمھاری

باتون مین دل بہلتا ہو سچ کہو کیا معرکہ ہو کہا ہوا آج چوتھا دن ہو کہ میر دن باغ مین کھڑی تھی ایک عیار
کو دیکھا گرد مین اٹا ہوا گریبان پھٹا ہوا پشتارہ بدوش آتا ہو جب میرے قریب پہونچا تو چادرہ اُس
جوان کے چہرے سے ہٹ گیا بوا کیا بیان کرون بجلی چمک گئی دل بیقرار ہوا ہر چند کہ میرا نام نرگس شہلا
ہو مگر ایسی آنکھین نہین دیکھین اگر دیکھے دیدہ غزال شرما کے نرگس آنکھ نہ ملائے پیشانی تختی نور
عارض انور سے روشنی کا ظہور لبون مین مسیحائی شباب کی رعنائی زیبائی ہاتھ پانون گول گول دندان
گہر آبدار کا مول ہاتھونسے ید بیضائی آشکار چہرہ سرشار مست مے محبت صاحب شوکت ولیا قت
ہوا مین دیکھکر حیران ہوگئی عیار کو مار کر بھگا یا پشتارہ اٹھا کر مکان پر لائی جلسہ آراستہ کیا کنیزون کو
جمع کیا اُس مغرور حسن وجمال کو لاکر بٹھایا جب شراب ہم لوگون نے پی اُس شخص کو بھی چاہا پلائین
اُسنے انکار کیا لاکھ طرح پر چاہا کہ شراب پلائین اُس ضدی نے شراب نہ پی اقرار وصل بھی نہ کیا
آج آٹھ دن سے روز سمجھاتی ہون عجائب وغرائب سحر سے بخوبی ماہر ہو حال ہجر و وصل کا اُسپر
بخوبی ظاہر ہو ہر چند کنیزون نے سمجھایا اُسنے آجتک نہین مانا اس قلق سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے
ہو کوئی دم چین نہین ملتا راتون کو تڑپتی ہون رات کا کٹنا دشوار بڑی مشکل سے رات گذرتی ہو
آج ایک ہفتہ گذرا اُسی حال پُر ملال مین ہون اسوقت بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا کہا چلو بہن کو
دیکھ آئین مین تمھارے پاس گھبرا کے چلی آئی اُمتیہ نے جو معاملہ سنا جی مین کہتا ہو آقاے نامدار کا
ذکر ہو مگر کچھ کہہ نہین سکتا چُپ سر جھکائے بیٹھا ہو کہ صاحب خانہ نے کہا بوا حقیقت مین تمھارا درد
لادوا ہو کسیکے دلپر کیا اجارہ ہو اسوقت اُمتیہ بول اُٹھا اے ملکۂ عالم مزاجون کی تفریق ہو ہمین پہلے
سامنا ہوتے ہی راضی کرادین دوسرے دن آپ جفائین کیجیے وہ سر نہ ہلائین ایسا راضی کرادین
کہ کبھی انکار نہ کرے یہ جو اُمتیہ نے بیان کیا نرگس نے کہا بوا تمھارا گھر ہو چلو اگر یہ کام تمھارے
ہاتھ سے نکلا مین عمر بھر ممنون احسان رہونگی یاقوت الماس چشم نے کہا اچھا بوا کل ہم اسکو
لیکر آئینگے آج کے دن اور تکلیف اُٹھا لو کل سے پھر کوئی پوچھنے والا نہین انکی بھی کارگزاری
دیکھو یہ کہکے گائن سے اشارہ کیا ایک چیز اور گا دو اُمتیہ نے اور غزل گائی سب اہل محفل
تعریفین کرنے لگے اُمتیہ جھک جھک کے سبکو سلام کرنے لگا اہل محفل نے خوب خوب
تعریفین کین نرگس نے کہا بہن کل جلسہ تیار رہیگا ہر شخص کو تمھارا انتظار رہوگا مین مشتاق ہون

یاقوت نے کہا بُوا ہم ضرور آئینگے نرگس شہلا اُسیوقت روانہ ہوئی بعد عرصہ دراز ستارۂ سحری چمکا اب سب نے دیکھا باغ پُر بہار گائن کے جوبن کا اُبھار دن تمام ہوا دہان نرگس شہلا نے جلسہ آراستہ کیا بدیع الزمان کو بُلا بُلا کر شاہزادے کو محفل مین بٹھایا ناچ گانا بھی ہوتا ہی مگر بدیع الزمان کا ایک ہی قول ہی نرگس کف افسوس مل رہی ہی غصے مین آنکھین بدلتی ہی اور رہجاتی ہی یہان یاقوت نے ڈومنی نقلی کو تخت پر سوار کیا طرف باغ ملکہ نرگس کے چلین نرگس انتظار مین تھی کہ یکایک آسمان پر برق چمکی دیکھا ملکہ یاقوت الماس چشم تخت پر سوار مع گائن کے آکر پہونچین نرگس خوش ہوگئی گائن نے آتے ہی بدیع الزمان کو ایک دوہتھڑ مارا کہا واہ رے مردوے اسی مُنھ پر دعوئی جرأت و لیاقت کا جہان آئے وہان قید ہوکر بیٹھ رہے بدیع الزمان نے یہ سنکر مُنھ پھیر لیا سب اہل محفل نے ملکہ یاقوت کو بٹھایا گائن سے کہا بنفشہ تمنے دیکھا مردوے کے مزاج کا کیا رنگ ہی بنفشہ نے کہا مین نے پہلے ہی سمجھ لیا ملکہ نرگس کی خدمتگزاری کریگا نرگس خاموش محفل مین گانا ہونے لگا تھوڑی دیر کے بعد گائن نے عرض کی شراب کا دورہ چلے نرگس نے کلید منجانے کی گائن کو دی گائن دوڑ کر منجانے مین آئی شراب مین بیہوشی ملائی سب نوکرون کو تقسیم کی گلابیان تیار کر کے محفل مین لائی کھڑی ہوکر پہلے گت ناچی بعد اُسکے غزل کو گانا شروع کیا جام سر پر رکھکر کہا پہلے حضور مین پھر ہم بھی پی لینگے سر پر جام رکھکر ٹھوکرین لیتی ہوئی قریب نرگس کے آئی سر جھکایا کہ ایسی بیبیونکو سر سے شراب پلانا چاہیے نرگس نے دونون ہاتھ پھیلائے اور جام لیکر بے اندیشۂ انجام پیگئی اتنے گائن نے دورہ باندھا دو گھڑی کے عرصے مین سبکو شراب پلائی ایک چیز گائی دو چار تانین جو لگائین نرگس گھبرا کر اپنے مقام سے اُٹھی لڑکھڑا کر گری بیہوش ہوئی یاقوت جو اُٹھین یہ بھی گرین سبکو بیہوش کر کے اُمیّہ نے سب طرف نگاہ دوڑائی بدیع الزمان سے پوچھا اگر آپکو نرگس پر توجہ ہی تو اسکو مسلمان کرنے کی تدبیر کیجائے ورنہ قتل کیا جائے دونون شاہزادیان جلیل ہین اور دونون آپ پر مائل ہین تب بدیع الزمان نے اشارہ کیا اُمیّہ نے دونون کو ستون سے باندھا اور دونون کی زبان مین سوزن بھی دے دی تھی خنجر پکڑ کے کھڑا ہوا دونون کو ہوشیار کیا اب جو آنکھ کھلی دونون نے دیکھا ایک عیار خنجر برہنہ لیے کھڑا ہی چاہتا ہی خنجر ماردون نرگس نے گھبرا کر آنکھین بند کرلین یاقوت

نے کہا ارے یہ کیا ہوا پکار کر اُمیّہ نے آواز دی مین عیار ہون شاہزادۂ والاقدر کا روز انکے
لیے فکر کرتا تھا آج یہان بھی پہونچ گیا رنگ جما مناسب یہ ہی کہ شاہزادے کی اطاعت کرو تمھاری
ساتھ والیان سب بیہوش ہین کوئی تمھارے حال سے آگاہ نہ ہوگا اسطرح جو اُمیّہ نے کہا
دونون نے اشارہ کیا کہ زبان سے سوزن نکالو ہم اطاعت کرتے ہین اُمیّہ نے دونون کی
زبان سے سوزن نکالی دونون مطیع اسلام ہوئین نرگس نے اُٹھتے ہی اپنی ساتھ والیون کو ہوشیار
کیا جو اُٹھی وہ مطیع اسلام ہوئی بارہ ہزار جادوگرنیان مطیع ہوئین یاقوت نے کہا مین اپنے
ساحرونکو لاؤن لشکر مین آئین بارہ ہزار جادوگر ساتھ لیے باقی اُسی مقام پر چھوڑے قلعہ یاقوت
و نرگس مین عملداری بدیع الزمان کی ہوئی بدیع الزمان نے دونون ملکونسے چوبیس
ہزار جادوگر لیے دونون نازنینان مہ جبین نے دو لکھ ابر دامنے بائین لشکر بدیع الزمان کے
تیار کیے ایک لکھ ابر یاقوت نگار دوسرا زمرد نگار دونون جادوگرنیان اُسمین مخفی ہوئین اور جو
ساحر ساتھ ہین وہ بھی اُنکے ساتھ ہوے اس دھوم سے طرف طلسم ہفت پیکر کے چلے منزلین
طے کرتے ہوے جاتے ہین ساتوین منزل ہی منظور ہی کہ جا کر طلسم ہفت پیکر مین
مقام کرین اُسی مقام پر لڑین بھڑین نام کرین قاسم کی رہائی ہو اُس فکر مین ایک وادی
فرح خیز مین آکر فرکش ہوے ملحوظ خاطر حاضرین والا مقام رہے کہ جب شب کو بدیع الزمان
فروکش ہوتے ہین کنیزان نرگس و یاقوت کا گرد پہرہ ہوتا ہی دونون شاہزادیان خود آمادہ
بہ جانبازی رہتی ہین اُس وادی فرح خیز مین جو لشکر اُترا بدیع الزمان شام سے خاصہ
وغیرہ کھا کے پلنگ پر سوئے قاسم کے واسطے آج دل بیقرار ہی فرماتے ہین اے معبود ایسا
سامان ہو کہ قاسم رہائی پائے مذہب باطل پرستی سے مُنھ پھیرے مذہب حق مین داخل ہو ایسی
ایسی باتین دل سے کیا کیے آرام کیا یاقوت و نرگس بالائے قُبّہ بارگاہ بیٹھی ہین کنیزین
دروازے پر کیا مجال جو کوئی آنے جانے پائے قضائے کار نمرود جادو اِس صحرا کا حاکم ہی
اپنے مقام پر اُسنے بیٹھے بیٹھے کہا کوئی ایسا ہی کہ پسر حمزہ کو گرفتار کر لائے کہکشان جادو
دایہ اُسکی پیر فرتوت ساحرۂ لاثانی پیر فلک کی نانی سامنے نمرود کے آئی کہا اے فرزند پسر حمزہ
کے ساتھ دو شاہزادیان کامل و اکمل سحر مین طاق شہرۂ آفاق نگہبانی کر رہی ہین دروازے پر

کنیزین موجود ہین لیکن کنیز جاتی ہی جن پڑتا ہی تو لیکر آتی ہون کہکشان یہ کہکر بلند ہوئی قریب لشکر بدیع الزمان کے پہونچی زمین پر اُتری دونون پانون زمین مین مارے نقب سحر کاٹتی ہوئی چلی بارگاہ بدیع الزمان مین نکلی سحر کرنے لگی کہ جھک کر نرگس نے دیکھا کہا یوا یاقوت قریب پلنگ شاہزادے کے ایک ساحرہ کھڑی ہی سحر کر رہی ہی یاقوت نے جو دیکھا جل گئی وہین سے آواز دی او ملعونہ تو کون ہی یہ کہکر تڑپ کے گری مگر کہکشان نے جھولی پر ہاتھ ڈالا کچھ ماش کے دانے مار دیے جب نرگس نے دیکھا یاقوت گری اور بیکار ہوئی اسنے وہین سے گولہ مارا وہ گولہ کہکشان پر آنے لگا کہکشان پرانی ساحرہ ہی اُف جو کرتی ہی گولہ طرف نرگس کے پلٹا نرگس نے اپنا گولہ دفع کیا اور کڑک کر گری کہکشان نے اُف جو کی منھ سے دھوان نکلا منھ پر نرگس کے پڑا نرگس لہرا کر گری ہنگامہ جو ہوا بدیع الزمان کی آنکھ کھل گئی دیکھا نرگس و یاقوت بیہوش پڑی ہین ایک جادوگرنی چاہتی ہی سر کاٹ لون بدیع الزمان نے نعرہ کیا او ملعونہ یہ کیا کرتی ہی خبردار ہاتھ نہ مارنا جست کر کے سامنے کہکشان کے آئے کہکشان نے ایک گولہ مارا شعلہ ہاے آتش نے بدیع الزمان کو گھیر لیا اب دروازے سے کنیزین وغیرہ بھی آنے لگین کہکشان تڑپ کے نکلی پر پرواز پیدا کر کے روانہ ہوئی بدیع الزمان نے نقش چمکایا شعلے غائب ہوے نرگس و یاقوت کو اُٹھایا اُٹھتے ہی اِن دونون نے عرض کی حضور وہ ساحرہ نکلگئی آپ کو گرفتار کرنے آئی تھی بدیع الزمان نے کہا حقیقت مین وہ ساحرہ زبردست تھی نکل گئی خیر میدان مین سمجھا جائیگا یہ کہکر سوار ہوے طرف میدان کے چلے اُدھر سے نمرود جو سو کر اُٹھا پوچھ رہا ہی کہ رات کو کہکشان کہان گئی تھی کیا معرکہ گذرا یہ ذکر تھا کہ کہکشان آ کر پہونچی تمام کیفیت بیان کی نمرود نے بڑا افسوس کیا کہا گیا کہون اے کہکشان تو نے بہت بڑا کام کیا تھا لیکن یاقوت و نرگس کو حفاظت کا بڑا خیال ہی اب میدان مین چلکر سمجھ لونگا یہ کہکے میدان کارزار مین آیا اُدھر سے بدیع الزمان آئے صفین جمین کہکشان میدان مین آئی پکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے بدیع الزمان نے چاہا مرکب نکالون کہ یاقوت و نرگس دوڑ پڑین کہا حضور کنیزون کے موجود ہوتے آپ میدان مین نہ جائین ساحرہ کہن سال ہی یہی آپ کو چرانے آئی تھی اب میدان مین نکلی ہی سلیم جادو طاؤس بڑھا کر سامنے بدیع الزمان کے

آئی عرض کی کنیز کو اجازت ملے یاقوت و نرگس نے کہا ای سلیم ہم جا کر مقابلہ کرین سلیم نے نہ مانا قدموسے بدیع الزمان کے لپٹ گئی عرض کرتی ہی ای شہریار کنیز نے قصد کیا ہی اب اگر نہ جاؤنگی تو باعث بدنامی ہی یہ کہکے اجازت لی سلیم سامنے کہکشان کے آئی کہکشان نے گولہ پھینکا سلیم نے گولے کو گولے پر لیا ود وسحر آپس مین چلے تھے کہ کہکشان نے ایک دو پتھر زمین پر مارا غبار اڑا غبار نے سحر سلیم کا خاک مین ملایا سلیم لہرا کر گری کہکشان نے گرفتار کر لیا پھر مبارز طلبی کی ابکی مرتبہ یاقوت نکلی چند ساحر اور بھی چلے تھے کہ کہکشان نے خاک اڑائی یاقوت بیہوش ہوکر گری نرگس دوڑ پڑی کئی بارگاہ مین استادہ مین نمرود جادو تخت پر سوار دیکھ رہا ہی کہ کہکشان نے جو نرگس کو آتے ہوے دیکھا وہی حرکت قدیم کی کہ ایک دو پتھر زمین پر مارا اور آواز دی ای خاک بار جادو اس حریف کو لینا خاک اڑی نرگس گر کر بیہوش ہوئی کہکشان اٹھا کر الگ لائی زبان مین سوزن دی پکار کر آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان اب کل تمسے سمجھ لونگی یہان سے پلٹ جاؤ یہ کہکے طبل امان بجوا کر پلٹ گئی نمرود بلبلاتا ہوا بارگاہ مین آیا کہا کیون کہکشان پسر حمزہ کو چھوڑ دیا کہکشان نے کہا ای شہریار جب مین قریب بدیع الزمان کے گئی مین نے سحر کیا سحر نے کچھ تاثیر نہ کی اسوجہ سے تردد ہوا میرے خیال مین یہ ہی کہ سحر کو اور سخت کر لون تین جادوگرنیان جو نامی تھین انکو گرفتار کر لیا ہر چند کہ لشکر بہت ہی ایک سحر مین سب کا خاتمہ کر دونگی یہ تینون بہت زبردست ہین اسوجہ سے انکو گرفتار کر لیا اب کل بدیع الزمان کو ضرور گرفتار کر لونگی یا رات کو لاؤنگی بدیع الزمان پریشان پریشان پلٹے آنکر داخل بارگاہ ہوے فرماتے ہین ای امیہ کچھ فکر چاہیے امیہ نے عرض کی غلام فکر مین گیا تھا گرد بارگاہ نمرود حصار سحر ہی اب مکان پر کہکشان کے جاتا ہون یہ کہکے امیہ نکلا وہان نمرود نے طبل جنگی کو حکم دیا بدیع الزمان کو خبر پہونچی یہان بھی نقارۂ رزمی گڑ گڑایا دونون لشکر دن مین تیاریان ہونے لگین امیہ بصورت ساحر لشکر مین پھرنے لگا دریافت کیا معلوم ہوا کہ سامنے بارگاہ کہکشان ہی امیہ ایک خدمتگار ساحر کی شکل بنا ہوا دربارگاہ کہکشان پر آیا جب اندر پہونچا کہکشان نے کہا ای ساحر ذرا میرے پاس آ تو بڑا بے ادب معلوم ہوتا ہی مین تجکو تعلیم کرون جیسے ہی امیہ قریب آیا کہکشان نے ہاتھ پکڑ لیا کہا او نا عیار اب کہان جائیگا مین نے

تجکو بھیجا نامیرا سحر مجکو برابر خبر دیتا ہی مجکو پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا جب تو لشکر مین آیا یہ کہلے ایک کنیز کو
آواز دی اری او نرگس اس عیار کو لیجا جہان جادوگرنیان قید ہین وہان اسکو بھی قید کر نرگس
نے اُمتیہ کا ہاتھ پکڑ لیا لیکر چلی راہ مین اُمتیہ نے کہا ای ملکہ عالم اب ہم لوگون کے واسطے کیا ہوگا
نرگس نے کہا پسر حمزہ گرفتار ہوا اور سکو قتل کیا عمرو و ہمارا بادشاہ بڑا سخت مزاج ہی جو کہتا ہی
وہی کرتا ہی ان لوگون کے بارے مین حکم دے چکا ہی جو کہا ہی وہی کریگا اُمتیہ نے کہا ملکہ مین تو غریب
ہون اس شخص کے ساتھ چلا آیا آپ میرے بچانے کے لیے تدبیر کر دیجیے یہ کہکے کچھ اشرفیان نکالین
کہا یہ حاضر ہین لے لیجیے میری جان بچائیے نرگس سوچی کہ اسکے پاس مال بہت کچھ ہوگا
کنارے لائی کہا ای اُمتیہ مین سفارش کرکے تجھے چھڑوا دونگی پسر حمزہ نہ بچیگا اُمتیہ نے کہا اپنی
جان بچے آقا خواہ قتل ہون خواہ بچین جب جنگل مین آئے تنہائی مین نرگس کو لیکر اُمتیہ
باتین کرنے لگا باتین کرتے کرتے ایک ڈبیہ نکالی کہا یہ لیجیے اسکو کھول کر نہ دیکھیے ساری ہوش ربا کی
جان ہی اسکو کھو لیے گا نہین بعد دو چار دن کے میری ڈبیہ مجکو پھیر دیجیے گا نرگس نے کہا کچھ
دیوانہ ہوا ہی مین اسے ضرور دیکھونگی اُمتیہ نے کہا یہ تو وہ تحفہ ہی جسکا مثل دُنیا مین نہین ہی
جون جون اُمتیہ دیکھنے کو منع کرتا ہی اسکا اشتیاق بڑھتا جاتا ہی نرگس نے کہا مین اسکو کھولتی
ہون اُمتیہ نے ہرچند منع کیا مگر اسنے نہ مانا جیسے ہی ڈبیہ کو کھولا ایک دھوان نکلا اتو نرگس
بیہوش ہوکر گری اُمتیہ کھینچ کر کنارے لایا کپڑے اور زیور اُتار لیا دماغ پر پٹی بیہوشی کی چڑھائی
کنارے اسکو ڈالدیا رنگ و روغن عیاری کا لگاکر بشکل نرگس بنکر تیار رہوا طرف بارگاہ
کہکشان کے چلا راہ مین دیکھا ایک خیمہ ہی اُسپر چند ساحر نگہبانی کر رہے ہین پوچھا یہ کیا مقام ہی
اور یہان کون قید ہی جادوگرون نے کہا نرگس دیا قوت وسلیم اسی مقام پر قید ہین اُمیہ
خاموش ہو رہا کہ پلٹ کر سمجھونگا خیمہ کہکشان پر آیا کہکشان نے پوچھا کہ ای نرگس آسے
قید کر آئی ہو تو اپنے کام مین مصروف ہو کل تو بڑی لشکر کشی ہوگی دیکھیے کیا ہو نرگس نقلی نے
عرض کی حضور ایک ایک سحر مین مسلمانون کو پامال کرینگے پسر حمزہ کو پکڑ لائینگے سب کے پہلے صف اوّل
پر مین ہی جاکر مقابلہ کرونگی کہکشان نے کہا ای نرگس ایک سحر ایسا کرون کہ سبکے سر اُڑ جائین
اُمیتہ نے عرض کی آج صبح سے میرا پھیری مین رہی شراب پینے کی مہلت نہ پائی

اگر حکم ہو ایک گلابی کنیز بھی پی لے یہ کہکے گلابی اُٹھائی جام لبریز کیا چاہا کہ پیئے مُنھ مین طمانچہ مارا کہا کیا بے ادبی ہی مالک کے سامنے پہلے کنیز کیونکر پیئے پہلے حضور نوش فرمائین کہکشان نے کہا نرگس تم پیو یہان کوئی تکلف نہین ہی نرگس نے جام شراب نوش کیا دوسرا جام لبریز کیا آنکھ بچاکر بیہوشی ملائی جام پیش کیا کہکشان نے ہر چند انکار کیا مگر نرگس نے نہ مانا جام لیکر بے اندیشۂ انجام پی گئی پیتے ہی گھبرائی کہا میرا دل اُلجھتا ہی گھبرا کر اُٹھی بیہوشی تاثیر کر چکی تھی لڑکھڑا کر گری اُمیہ خنجر پکڑ کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا گردن پر رکھکر کھینچا کہ سر جدا ہوا اندھیرا ہو گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من کہکشان جادو بود مار کر کہکشان کو اُمیہ بھاگا قید خانے پر آیا جان نثار جادو وہان نگہبان ہی پکار کر پوچھا نرگس کہان سے آتی ہو نرگس بیٹھ گئی کہا ای جان نثار اب کل مقابلہ ہی پسر حمزہ کو گرفتار کرینگے باتین کرتے کرتے کہا رو پیہ ہمسے لو شراب منگاؤ تم بھی پیو ہم بھی پین ملازم اُسکے دوڑ کر لائے نرگس نے سب کو شراب پلائی جب سب بیہوش ہو کر گرے اُچھلے اُمیہ نے جان نثار کا سر کاٹا اور جادوگرون کو قتل کیا قید خانے مین گھُسکر تینون کی زبان سے سوزن نکالی کہا بلند پروازی کر کے نکل چلو تینون جادوگریان تڑپ کے بلند ہوئین لشکر کو دیکھکر ماش کے دانے پھینکے کسی کا سر پھٹا کسیکا ہاتھ ٹوٹا پتھر برسائے کوئی روکنے والا نہین جسطرح جی چاہا اُسطرح سحر کیا دس بارہ ہزار جادوگر لشکر نمرود کے مارے گئے نمرود اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ یکایک کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من کہکشان جادو بود گھبرا کر نمرود اُٹھا جب اور برادر جادوگرون کے مرنے کی آواز آئی کہا ارے دریافت تو کرو یہ کیا سحر کہ ہی ہرکارے گئے دوڑے ہوے آئے کہا حضور عیار نے بدیع الزمان کے کہکشان کو مارا جان نثار جادو کو بھی قتل کیا قیدیون کو اپنے رہا کر لیا وہی جادوگر آسمان سے سحر کر رہے ہین ہزارہا جادوگر مارے گئے اور سحر پھینک رہے ہین یہ سُنکر نمرود اپنے مقام سے اُٹھا باہر آکر دیکھا یاقوت و نرگس و سلیم مثل شعلۂ جوالہ آسمان پر چمک رہی ہین جب جی چاہا ماش کے دانے گولہ ترنج و نارنج پھینک مارا ملازمان نمرود جو قصد کرتے ہین انکا سحر اُن تک نہین پہونچتا نمرود نے یہ دیکھتے ہی گولہ جھولی سے نکالا نرگس پر پھینک مارا خوش نگاہی نرگس کی گم ہوئی آواز دی ای یاقوت جادو سحر نمرود کا

جل گیا آنکھوں سے نہین سوجھتا ہی زمین پر گرا چاہتی ہون نور سحر کا نباہتی ہون سلیم نے جھپٹ کر کمر مین
نرگس کی پنجہ دیا لیکر بلند ہوئی یاقوت نے کچھ سحر کیا لیکر نرگس کو نکل گئین نمرود لپٹا ہوتا لاغر
کہکشان آکر دیکھا پھر جان نثار کو مرا ہوا پایا بہت جھلایا حکم دیا طبل جنگی بجے تیاریان ہونے
لگین نمرود ہو مخانہ مین آکر بیٹھا سحر آراستہ کرنے لگا اوّل ابر سحر بنایا اسمین چھ پان کٹاریان
بھرین رال کے گولے تیار کیے آخر اپنے خیمے سے نکلا کہ اتنے مین شہنشاہ زرین آفتاب نیزہ خطوط
شعاعی ہاتھ مین لیکر تیغۂ ضو کو حمائل کرکے توسن چرخ زبرجدی پر سوار ہوکر فوج ضیاء وشعاع کو
کو ساتھ لیکر وارد میدان کارزار ہوا نمرود حیران ہی کہ پسر حمزہ کس بھروسے پر میدان مین آتا
ہی اُسکے عیار نے میرے ملازمونکو مارا اُسکا زور دیکھ لیا اب کیا منھ لیکے مابدولت کے مقابلے
مین آتے ہین افسوس شرماتے نہین یہ کہتا ہوا میدان کارزار مین آیا ستر اسی ہزار ساحر وغیر ساحر
پشت پر ہین ایک ایک اُنمین سامری عہد جمشید زمان میدان مین آکر ہو نچا لشکر بدیع الزمان
بھی بڑے کر و فر سے آیا دونون لشکر میدان مین آکر ٹھہرے نقیب نقابت کرکے ہٹے نمرود نے
مرکب بڑھایا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو
نکلے بدیع الزمان نے گھوڑا بڑھایا یاقوت و نرگس و سلیم دوڑ پڑین کہا کہ ای شہریار
آپ مقابلے مین نہ جائین کنیزین برای جانبازی حاضر ہین بدیع الزمان نے فرمایا میرا ہی
جانا مناسب ہی تم لوگ تامل کرو نرگس نے نہ مانا رخصت لیکر بدیع الزمان سے سامنے
نمرود کے آئی آپس مین دو چار سحر چلے تھے کہ نمرود نے گولہ مارا اور زمین پر دو تھر مارا نرگس
کے گرد گرد ہو گئی نرگس تڑپ کر نکلی بلند ہوئی آسمان سے آکر ایک گولہ مارا قریب نمرود کے
آکر پھٹا کچھ جھنگے سے پیدا ہوے نمرود انکی جانب دیکھنے لگا نرگس نے دو تین سحر ایسے کیے
کہ نمرود مبہوت ہو گیا چاہتا ہی کہ خدمت مین بدیع الزمان کے جاؤن لیکن پھر رک جاتا ہی
نرگس نے اپنے کو گرایا اور گولہ مارا گولہ سامنے آکر نمرود کے پھٹا دھوان اُس سے نکلا مرود
کا عجیب حال ہوا معلوم ہوتا ہی آنکھونسے نہین سوجھتا آخر جھولی مین ہاتھ ڈال کے سرمہ دانی
نکالی سرمہ آنکھون مین لگایا اب آنکھون مین روشنی ہوئی زمین پر ایک دو تھپڑ مارا غبار پیچیدہ
ہوا نرگس زمین پر گری بیہوش ہو گئی نمرود چاہتا تھا گرفتار کر لون بدیع الزمان نے

گھوڑا اڑا دیا لغو گیا لو نمرود مردود خبردار اس پر ہاتھ نہ ڈالنا اس جلدی مین گھوڑا ڈال دیا نمرود
جھکنے نہ پایا تھا کہ بدیع الزمان نے آکر نرگس کو پشت پر لیا سینہ سپر کر کے مقابلہ کیا نمرود
جمال جہان آرائے بدیع الزمان دیکھکر حیران ہو گیا کہا ای شہریار اگر آپ میری اطاعت کرین
چالیس ملک کا حاکم ہون آپ کو بادشاہ کرون بڑے مرتبے بڑھاؤن بدیع الزمان نے کہا کیا
بیہودہ بکتا ہی جو تجھسے ہوسکے قصور نہ کر ای نمرود ہمین ہوس سلطنت نہین خواہش ترقی دین اسلام
ہی اسی کد و کوشش مین ہمارا نام ہی نمرود نے پیچھے ہٹ کر ایک گولہ مارا کچھ قطرات خون بھی
اپنے جسم سے شریک کیے بدیع الزمان نے فوراً تعویذ چمکایا بدیع پر کچھ تاثیر نہ ہوئی مرکب
مہمیز کیا نقش کو جو سامنے نمرود کے چمکایا نمرود کی آنکھون مین اندھیرا آیا اوپر سے
بدیع الزمان نے ہاتھ مارا کہ نمرود کے دو ٹکڑے ہوئے اہالی فوج نمرود نے گریبان
پھاڑ ڈالے اور یہ کہتے ہوئے دوڑے کہ چراغ ملک نمرودیہ گل کر دیا پسر حمزہ کو مار لو
چہار جانب سے سحر کرتے ہوئے دوڑے بدیع الزمان پر تلوار کھینچکر جا پڑے نرگس کو ہوش
آیا یاقوت وسلیم و نرگس یہ تینون جادوگرنیان لشکر نمرود پر آپڑین تلوار چلنے لگی سحر ہونے
لگا ملازمان بدیع الزمان لڑتے بھڑتے قریب قلعہ نمرودیہ کے پہونچے چاہتے ہین خندق
فراؤن کہ ملازمان نمرود سد راہ ہوے خندق لاشون سے پٹ گیا بدیع الزمان خندق فرا کر
برابر پھاٹک کے آئے پھاٹک کو گرز سے توڑا اندر قلعے کے آئے دو گھڑی قلعے مین بھی تلوار چلی آخر
سب فریاد کرنے لگے کہ ای شہریار امان دیجیے بدیع الزمان نے تلوار روکی جادوگر مطیع ہوئے
اب بدیع الزمان نے قلعے پر قبضہ کیا مال بہت کچھ نکلا سرداروں سے کہا جلد تیاری کرو تا کہ
ہم اپنے کو سرحد ہفت پیکر مین پہونچائین تب ہمارے دل کو خوشی حاصل ہو ایک شب
اس قلعے مین رہے صبح کو یاقوت و نرگس و سلیم نے دو لکہ ابر تیار کیے ایک زمردنگار اور ایک
یاقوت نگار ایک داہنے ایک بائین بیچ مین لشکر بدیع طرف طلسم ہفت پیکر کے روانہ ہوئے

دو کلمہ داستان شوکت بیان رستم نوجوان فرزند رشید صاحبقران کا مع سمک یلداقی بن عمرو طرف طلسم ہفت پیکر چلنا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ از تصنیف مصنف

پلا ساقیا جام آتش فشان
کہ طبع رسا بر سر کد ہوئی
ہر اک نخل سر سبز و شاداب ہی
کہ صمرا پہ اب ہی گمان چمن
کہ ترچھی کلہ سر پہ لائے ہی
گلستان مین بلبل نے چرچہ کیا
اکڑتا ہی پھر سرو نو خاستہ
ہی پھولونسے لبریز صحن چمن
بہار گلستان کے ہین زور شور
عنا دل کو گلزار مین عید ہی
یہ اٹکھیلیان آ گئین ویدہ ہین
کہین پر ہی بیلا کہین موتیا
گلابی اُٹھا سا تیے سیمبر
لکھو داستان جلالت نشان
کہ پھر آگئی رنگ پر داستان
بہار آگئی یہ یقین ہو گیا
دل عاشق زار بیتاب ہی
بہار آگئی گلشن دہر مین
وسے منزل عشق کرنا ہی طی
مجھے دید گل کی تمنا ہوئی
اُدھر باغ کا کھل گیا راستہ
جو پھولو نکے ہر جا پہ انبار ہین
چہکتے ہین طائر تو رقصان ہین مور
کہین نرگس باغ مستانہ وار
نگہبانیان بھا گئین دید مین
جو قمری کی کو کو سے سر پھر گیا
کہ میکش کسنائین خوشی کی خبر
بہار مضامین کی آمد ہوئی
فرحناک تھا باغ مین جو گیا
یہ ہر سبزۂ سبز جان چمن
یہ مضمون ہی مشہور ہر شہر مین
جو پھولون سے گلزار سارا بھرا
نہالان گلشن کی شوخی بڑھی
عنا دل ہین گلزار مین نغمہ زن
یہ آنکھون مین گلچین کے بھی خار ہین
زمین چمن قابل دید ہی
دکھاتی ہی آنکھونکی اپنے بہار
کہین رائے بیل اور کہین موگرا
تو سرو چمن آنکھ سے گر گیا
قلم رنگ پر آگئی داستان

چہرہ رستم دلان میدان کارزار و سہراب و شان تہور شعار

اِس داستان شوکت بیان کو صفحہ قرطاس پر یون تحریر فرماتے ہین شعر کجا بودم اکنون فتادم کجا عنان سخن شد ز چنگم رہا + دگر بار در گفتگو آمدم + بدیدار نیکان نکو آمدم + نشست خود آرم دگر بار جہت بفرمان حی الذی لایموت + جب رستم پیل تن نے فرزند کے ہفت پیکر پرست ہونے کی خبر پائی نہایت بیتاب ہوئے اُسی شب کو سمک ملداتی سے کہا کہ خواجہ زادونکو بلاؤ خواجہ زادے بارگاہ رستم مین آئے رستم نے خلعت دیا اور کہا ملاحظہ فرمائیے کہ فتاحی طلسم ہفت پیکر کسکے نام پر ہی خواجہ زادون نے تختۂ تعقل پر قرعۂ تفکر کو پھینکا بعد عرصہ دراز سر اُٹھایا عرض کی فتاحی طلسم ہفت پیکر حضور کے نام ہی لیکن حضور جس وقت کوچ کرین اوّل طرف مغرب کے روانہ ہون پھر پروردگار آپ کو طلسم ہفت پیکر مین پہونچائیگا راستہ اصلی ملجائیگا رستم نے کشتیان جواہر کی دیکر خواجہ زادونکو رخصت کیا سمک سے کہا رات کو نکل چلو آلا گردو مالا گرد نے لشکر

تیار کیا سمک یلداقی بن عمرو منتظم کار تھا آخر طرف مغرب کے کوچ کیا تیسری منزل تھی کہ صحرا سے
گرد اُڑی بہتان شراب خوار تین لاکھ فوج سے آتا تھا رستم کو دیکھکر بہتان اسی مقام پر اُترا
دریافت کیا بیٹا صاحبقران کا طرف طلسم ہفت پیکر کے جاتا ہی کہلا بھیجا کہ آکر خدمتگزارون
مین حاضر ہو ورنہ وہ حال کرونگا کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تمھارے حال پر گریہ وزاری کرینگے
اور مجھے ذرا ترس نہ آئیگا رستم نے پیغامبر کو نکلوا دیا یہ خبر جو بہتان کو پہونچی غصے مین طبل جنگی بجوایا
کہتا تھا دیکھو پسر حمزہ سے کیونکر پیش آتا ہون ہمراہی کہ رہے ہین کہ حضور نامی گرامی کا فرزند ہی
آخر بھاگ جائیگا آپ کی شمشیر کی تاب نہ لائیگا کیسے کیسے پہلوان مارے کیسے کیسے دیو للکارے آپسے
کون لڑ سکتا ہی ان باتون کو سنکر بہتان بہت خوش ہوتا ہی کہتا ہی یارو صبح کو میدان مین قیامت
برپا کرونگا پسر حمزہ کی مشکین باندھکر لاؤنگا اگر اسکے خلاف ہو پہلوان دوران نہ کہنا رستم نے
مابدولت کے نام سے کفن مین منھ چھپایا نہنگان دریا و شیران صحرا دن کو آکر بندگان لات و
منات کو کھا جاتے غریب مہلت نہ پاتے نہنگان دریا نے مابدولت کے نام سے چادر آب کو
منھ پر کھینچا شیران دشت دامن صحرا مین مخفی ہین صرف مابدولت کا خوف ہی ورنہ آفت برپا
کرتے شب بھر اسیطرح بُلبلایا کیا بوقت سحر اکڑتا ہوا میدان مین آیا موچھون پر تاؤ پھیر رہا ہی
جب نقیب نقابت کرکے ہٹے گینڈے کو بڑھایا میدان مین آیا فنون سپاہ گری دکھائے جب
خوب غرق عرق ہوا دو سپر دلسے یون پسینہ ٹپکا جیسے دو کالی گھٹائین برستی ہین پکار کر
آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان جسے تمنا مرگ کی ہو نکلے آکر مقابلہ کرے رستم نے چاہا تھا کہ
گھوڑا اُڑا دون کہ نہنگ بچۂ دریائی نے گینڈا بڑھایا میدان کارزار مین آیا بہتان سے
لگاور چلی نہنگ بچۂ دریائی کو دیکھکر حیران ہو گیا گھبرا کے پوچھتا ہی ای جوان تو نے پسر حمزہ
کی کیون اطاعت کی نہنگ بچۂ دریائی نے کہا ہمین آقا نے زیر کیا کیون نہ اطاعت کرتا
بہتان نے کہا ای جوان کیونکر پسر حمزہ نے تجکو زیر کیا نہنگ بچۂ دریائی نے کہا آقا میرے
رستم نے چند پہلوانون کو ساتھ لیکر مرزوق شاہ فرنگی پر لشکر کشی کی تھی میرا ملک راہ مین تھا
وہ بدعت تھی میری کہ راستہ بند تھا جب آقا سے لوگون نے کہا تب آقاے نامدار نے فرمایا کہ ہم اسی
راستے سے جائینگے مین سنکر نکل آیا میرے مزاج مین وحشت بھی تھی اس رنگ مین رستم سے

لڑاکر خون کا دریا جسم سے بہ رہا تھا مگر اُس شیر دلیر نے کسی مقام پر کمی نہ کی آخر مجھے زیر کیا ہین اُنکی خدمت
مین حاضر رہتا ہون میرے بھی ملک کے سپہ سالار اُنکے ساتھ ہین سرفتنۂ ملک فرنگستان لقب
ہے آج بہرام فلک کی مجال نہین کہ اُنسے آنکھ ملاے اور ایک زور ہمارے آقا کا مشہور ہے
کہ لندھور بن سعدان جانشین صاحبقران جنکو فرزندان حمزہ چچا کہتے ہین اُنکو مع ہاتھی اُٹھا لیا
لیکن قربان جرأت صاحبقران کہ ایسے فرزند کو زیر کیا ان باتون کو سنکر بہتان دنگ ہو گیا
جی مین اپنے کہتا ہے کہ عجب شخص سے مقابلہ پڑا دیکھیے کیا ہو عرصۂ دراز تک باتین نہنگ بچہ دریائی
سے رہین بعد اُسکے نیزہ چلنے لگا نہنگ بچہ دریائی نے نیزہ اُسکا توڑا بہتان نے قبضے پر
ہاتھ ڈالا نہنگ نے گروہ سپر کا سر پر کھینچا اوپر سے بہتان نے ہاتھ مارا سپر کٹی خود کو کاٹکر
تا دو ابرو تیغہ پہونچا نہنگ بچہ دریائی نے داستانہ ارا تیغہ جھٹکے سر سے نکالا سر کے
زخم کو جو اسطرح نہنگ نے دیکھا گینڈے کو پیچھے ہٹایا بہتان تلوار کھینچے ہوے قریب
پہونچا ہاتھ تلوار کا مارا گینڈے کا سر اُڑ گیا نہنگ بچہ دریائی گرا بہتان کو دکر لپٹ گیا
نہنگ بھی لڑنے لگا سر پر زخم کاری تھا لنجھیا لنجھیا کے لڑنے لگا ایک مقام پر بہتان
ریل کر لیچلا تھا نہنگ پلٹا پیر جو بڑھاے وہان پر موش خانہ تھا دونون باتون نہنگ
کے موش خانے مین جا پڑے بہتان نے جو کہہ مارا گولہ نہنگ بچہ دریائی کا اُتر گیا
بہتان نے اسی حال مین نہنگ کی مشکین باندھ لین اپنے دربار مین لایا رفقا سے صلاح
کی کہ اس جوان کے بارے مین کیا کرون سب نے کہا اپنے ملک مین لیچلیے وہان چلکر سوال
ہفت پیکر پرست ہونے کا کیجیے اگر مانے تو فبہا ورنہ قتل کیجیے گا یہ راے بہتان کو
پسند آئی ایک نامہ بنام رستم لکھا کہ اے رستم ہفت کوہ کہ مقام سکونت بدولت کا ہے
تمھارے سردار کو لیے جاتے ہین اگر اسنے ہمارا مذہب اختیار کیا آبرو پائیگا ورنہ قتل
کیا جائیگا ایک جمعدار کو بلاکر یہ نامہ دیدیا کہ پہ رستم کو پہونچا دینا اور اسیوقت تیاری کی
فوج اپنی لیکر روانہ ہو گیا رستم پلٹے اپنی بارگاہ مین آئے مگر واسطے نہنگ بچہ دریائی کے
پریشان سمک سے کہا ذرا دریافت کرو کہ کیا معرکہ گذرا سمک نے ہرکارے روانہ کیے
کہ خبر دریافت کرکے لاؤ ہرکارے بھاگے یہان سردارون نے رستم سے کہا اگر مدد کو

حریف روانہ ہوگیا رستم کو بڑا تردد ہوا فرمایا کہ نہین معلوم ہمارے سردار پر کیا گذری سمک جلد خبر لینگا اگر میرے سردار کا ایک موے جسم بھی کم ہوا تو تجھسے سمجھونگا سمک نے پھر اُسی وقت ادہر ہرکارے روانہ کیے صبح کو رستم بیٹھے ہین کہ ملازم نے آکر وہ نامہ جو بہتان دے گیا تھا اُسکی خدمت مین رستم کی پیش کیا رستم نے نامہ پڑھا پڑھکر بہت گھبرائے پیشانی پر پسینہ آگیا زانو بدلنے لگے تردد مین بیٹھے ہین لیکن بہتان جو اپنے مقام پر پہونچا قلعہ ہفت کوہ اُسکا نام ہی اُسکی یہ کیفیت ہی کہ سات پہاڑ ایک مقام پر آکے ملگئے ہین سات پھاٹک ایک کے بعد ایک واقع ہوا ہی ساتوان پھاٹک نہایت بلند و مرتفع ہی اُس مقام پر آکے مسند پر بیٹھا کہا اُس پہلوان کو لاؤ کشان کشان نہنگ کو لیکر سامنے بہتان کے لائے نہنگ نے مثل اہل اسلام کے سلام کیا بہتان نے مُنھ پھیر لیا نہنگ نے کہا ہم ایسے سردار ونکی کیا حقیقت جانتے ہین مکر سے ہمکو گرفتار کرکے لایا اسیر یہ غرور او نامرو جو تجھسے ہوسکے قصور نہ کر بہتان نے حکم دیا اس جوان کو نخل مین اُلٹا لٹکا دو جب مذہب خداوند قبول کرے قید سے رہا کرو اور جب تک نہ قبول کرے نخل مین برابر لٹکا رہے ہرکارے اہل اسلام کے یہانتک پہونچے اور یہ معرکہ دیکھکر بھاگے کہ آقا کو خبر جاکر پہونچائین یہان رستم برہم بیٹھے تھے کہ ہرکارون نے سب خبر مفصل آکر عرض کی کہا نہنگ کو نخل مین لٹکا دیا ہی دیکھیے اب کیا ہو ہر ایک کو تردد ہی کہ اُس جوان پر کیا گذری رستم نے خبر سنتے ہی آہ کی اور سینے پر ہاتھ مارا کہا اُس بہادر کے ساتھ یہ مغرور یون پیش آیا مین بھی دیکھو اب کیا آفت برپا کرتا ہون یہ کہکے پشت استر مالا کبود پر سوار ہوے طرف قلعۂ ہفت کوہ کے چلے وہ مرکب جسپر کبھی پھندنا نہ چھوایا تھا آج کوڑے پر کوڑا پڑ رہا ہی گھوڑا اطرارے بھرتا ہوا جاتا ہی یہان بہتان بیٹھا ہوا ہی نہنگ بچۂ دریائی نخل مین لٹکا ہوا ہی بہتان پکار پکار کے کہ رہا تھا ای نہنگ خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کرو ورنہ جان نہ بچیگی نہنگ نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی جو تجھسے ہوسکے قصور نکر کہ دربارگاہ پر ہلڑ ہوا گھبراکر بہتان نے پوچھا یہ کیا معرکہ ہی جو جاتا ہی وہ پلٹ کے نہین آتا اسیر اور زیادہ جھلا رہا ہی کہ جو وہان جاتا ہی پلٹ کے کیون نہین آتا کیا وہان جاکر مرجاتا ہی آخر اُٹھ کھڑا ہوا ٹہلنے لگا اب کوئی پہلوان کچھ نہین کہتا سب خاموش ہین بہتان ٹہل رہا ہی

کہ ہنگامہ زیادہ ہوا ایک شیر کی آواز آئی نعرہ رستم ارشد اولاد امیر عرب ✤ کیست علمشاہ چو رستم لقب ✤
دیگر علمشاہ رومی شہ فیل زور ✤ کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور ✤ بہتان نے حیران ہوکے کہا یہ کون
ایسا زبردست ہی کہ ہمارے مکان مین یہ ہنگامہ کر رہا ہی یہ کہکے چاہا بڑھون کہ دیکھا ہزارون آدمی
بھاگے ہوے آتے ہین سر برابر برس رہے ہین جسنے پلٹ کر سامنا کیا لپک کر اُسکے ہاتھ مارا
کہ دو ٹکڑے ہوے چالیس پچاس ہزار جوان تھوڑے عرصے مین مارے دریاے خون
بہا دیے لاشے تڑپ رہے ہین اب جو نگاہ اُٹھائے کے بہتان نے دیکھا رستم علمشاہ
شیرانہ نہنگانہ لڑ رہے ہین لڑتے لڑتے آگئے بہتان نے زنجیر ولنے کمر باندھی اور سلاح جسم پر
آراستہ کیے آگے بڑھا آواز دی او پسر حمزہ یہ سامنے ابدولت کے بے ادبی علمشاہ گھوڑے پر
سے کود پڑے اوّل قریب اُس نخل کے پہونچے کہ جہان نہنگ بچۂ دریائی لٹکا تھا درخت
قلم کیا نہنگ کو روک لیا رستم نے قید جسم سے نہنگ کے دور کی زمین پر کھڑا کیا نہنگ نے
بھی ایک جوان کو مار کر تیغہ لیا آگے رستم عقب مین نہنگ اب یہ دو شیر لڑتے ہوے جاتے
ہین پرے کے پرے اُلٹ پلٹ کر دیے رستم جھپٹ کر قریب بہتان کے پہونچے جیسے ہی رستم
قریب پہونچے بہتان نے خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا رستم کو نہایت غصہ تھا جیسے ہی تیغہ
سر پہ چمکا سپر کو چہرے کی پناہ کیا کوئی وار اسطرح رستم نے روکے چوتھی مرتبہ آواز دی اوسکا نہ
تیری قضا قریب آگئی تیغہ کپتان نیام انتقام سے کھینچا معلوم ہوا اژدہا غار سے بل کرکے
نکلا خبردار خبردار کہکے بہ قوت جما جبرائی ہاتھ تلوار کا مارا بہتان نے سپر کو اُٹھا دیا تلوار جو
پڑی سپر کے دو ٹکڑے ہوے اب جو تیغہ تڑپ کے گرا سر اسر کلے و جبڑے کو کاٹا یا قبہ سپر پہ چمکا تھا
یا زمین مین جا کے تلوار نے بوسہ دیا غل یو ہوا کہ بہتان مارا گیا چہار طرف سے لوگ دوڑ پڑے
علمشاہ کو گھیرا مگر رستم نہنگانہ لڑ رہے ہین چاہتے ہین کہ ہفت کوہ سے نکلون مگر وہ لوگ
نہین نکلنے دیتے چہار جانب سے بلوہ ہی چاہتے ہین رستم کو قتل کرین جو پہلوان آیا رستم
نے اُسکو واصل جہنم کیا کوئی وار خالی نہین جاتا چہار طرف کے پہلوان رستم کو گھیرے ہوے
ہین تلوارین مار رہے ہین علمشاہ جسطرف پلٹ پڑے صف کو ویران کرکے پلٹے نہنگ لڑ رہا ہی
کہ بیرون کوہ سے نعرہ ہوا سنہ آلا گرد و مالا گرد فرنگی طنبور گڑگڑائے پلٹنین لہرا گئین

اندر درۂ کوہ کے گھس آئے چالیس افسر جو اندر آئے علمشاہ کو گھیر لیا لڑتے بھڑتے بیرون کوہ لیچلے
ارادہ ہی کہ باہر لیجائین کفار روک رہے ہین چاہتے ہین انکو نہ جانے دین جمکر تلوار جو چلی ہزار ہا
کفار مر مر کر گرے خون کا دریا بہا دیا مرکب کو ملازمان علمشاہ نے تھام لیا پیدل لڑ رہے ہین
دو پہر کامل تلوار چلی تیسرے دروازے پر بمشکل علمشاہ پہونچے ہین کھڑے جھوم رہے ہین
چہار طرف سے کافرون کے وار چل رہے ہین رستم نے جسکو روک کر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے
کیے کئی پہلوان اسی مقام پر کھڑے کھڑے قتل کیے چاہتے ہین لڑ بھڑ کر باہر نکلون کہ ایک صدائے
مہیب کان مین آئی کہ او جوان اب باہر نکلنا چاہتا ہی یہا لنسے نکلنا دشوار ہی کدو کوشش بیکار ہی
پلٹ کے علمشاہ نے دیکھا کہ سمک یلدراقی ایک مقام سے دیکھ رہا ہی کہ آقا لڑ رہے ہین ایک
برق چمکی اُس برق سے ایک پنجہ پیدا ہوا کمر مین علمشاہ کی پڑا پڑتے ہی لے اُڑا آلا گرو نے کہا
اے سمک آقا کو کوئی لیے جاتا ہی سمک نے کہا مین جاتا ہون گھوڑا آلا گرد کو دیا آپ اُسی
جانب دوڑا چاہتا ہی قریب آقا کے پہونچون اس آفتِ آسمانی سے بچاؤن مگر ممکن نہین ہوتا
جست و خیز کرتا ہوا جاتا ہی حیران کہ اے سمک کیا کرون آقاے نامدار کو کیونکر چھڑاؤن
یہان آلا گرد و ما لا گرد لڑتے ہوے باہر نکلے فوج دشمن نے فرار بر قرار کیا سب لشکر
علمشاہ کا اسی مقام پر پہونچا بارگاہ استادہ ہوئی سب سردار آکر بیٹھے یہی باتین ہو رہی ہین
کہ آقا کو کون لیگیا شاید کوئی ساحرہ یا ساحر اُس درے مین رہتا تھا وقت پر آ کے لیگیا
خدا ہمارے آقا کو ہمسے ملائے مگر سمک جو عقب مین چلا تھا دیکھا جنگل مین چہار دیواری
باغ کی ہی اسمین پنجہ علمشاہ کو لیکر اُترا سمک پہلوے باغ پر آیا دیکھا ایک بڑی چھری ہی
اسمین بڑی بڑی سلاخین لوہے کی لگی ہین سمک نے بیٹھ کر سلاخین کاٹین اندر باغ کے
داخل ہوا یہ نہین پایا جاتا کہ رستم کہان ہین آکر ایک جھاڑی مین چھپا دیکھ رہا ہی چبوترہ
جو باغ کا ہی اسپر فرش بچھا ہوا ہی ایک ساحرہ تاج سر بر نہایت حسین و جمیل بیٹھی کہہ رہی ہی
کہ ارے اُس ظالم کو لاؤ دو کنیزین گئین رستم کو لیے ہوے سامنے آئین کنیزون نے عرض
کی اے ملکۂ رنگین ادا خطا تو اس سے بڑی ہوئی کہ آپ کے عاشق کو مارا ہم یہ عرض کرتے
ہین اسکی خطا معاف فرمائیے رنگین ادا نے مُنھ پھیر لیا اپنے مقام سے اُٹھی کہتی ہوئی

مین اپنی جان دونگی یہ کہکے گریبان مین رستم کے ہاتھ ڈالا کہا کیون ظالم تونے غضب کیا میرے
عاشق کو مارا اب چاہنے والا کہان ملیگا مین ابھی تجھکو قتل کرونگی یہ کہکے آواز دی ارے کوئی
حاضر ہی دو جلاد قوم کے زنگی تیغہ ہاے برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے آئے شلنگین لگانے لگے
رنگین ادا نے اشارہ کیا دونون جلاد تلوارین کھینچکر چلے آواز دیتے ہین ای ملکۂ عالم حکم اوّل
ہی سمجھ بوجھ کے حکم دیجیے سمک نے جو یہ معرکہ دیکھا گھبرا گیا کہ ایسا نہ ہو آقا قتل ہو جائین تو غضب ہو
حیران حیران اسی سوچ مین بیٹھا تھا کہ ایک کنیز واسطے رفع حاجت کے آئی سمک نے اُسے بیہوش
کرکے کنارے ڈالدیا اُسکی شکل بنکر محفل مین آیا سامنے آکر سلام کیا کہا ملکۂ عالم آج صحبت کیا
بے سمان رہیگی شراب ضرور منگائیے رنگین ادا نے اشارہ کیا شراب میخانے سے لاؤ کنیزین
جاکر میخانے سے گلابیان شراب کی لائین سمک نے گلابی ہاتھ مین لی شراب مین بیہوشی ملائی
محفل مین لیکر آیا جلادون سے کہا ٹھہر جاؤ ابھی اس جوان کو قتل نکرو جلاد ہٹے سمک نے
جام شراب سے لبریز کیا رنگین ادا کے سامنے پیش کیا رنگین ادا نے ہاتھ بڑھا کے جام لیا
چاہا پی جاؤن کہ جام تڑاق سے ٹوٹا معلوم ہوتا ہی کہ بازو پر جو پتلی بندھی تھی اُسنے کچھ اشارہ کیا
اُسکے اشارے سے جام دو ٹکڑے ہوا رنگین ادا نے ہاتھ ہلایا پوچھا ارے تو کون ہی فوراً
رنگ وروغن عیاری کا سمک کے چہرے سے اتر گیا پانون زمین نے تھام لیے رنگین ادا نے
آواز دی او ظالم اب تجھے کچھ معلوم ہوا ہم ہمہ دان و ہمہ گیر ہین رہنے والے سرحد طلسم ہفت پیکر
کے ہین صاف بتلا کہ تو کون ہی جب نیمچہ لیکر رنگین ادا دوڑی تو سمک منتین کرنے لگا کہا حضور
یہ جوان جسکو آپ لائی ہین اسکا عیار ہون سمک بن عمرو میرا نام ہی یہ سنتے ہی رنگین ادا
نے کہا ان دونون کو قید کرو کنیزون نے کہا یہ ظالم کیونکر آیا ایک کنیز نے عرض کی واری
معلوم ہوتا ہی جب آپ اسکے آقا کو لیکر چلین یہ بھی حضور کے نشان پر چلا آیا آنا کیا مشکل ہی
عیار فوراً پہونچ جاتے ہین آخر آہنگر کو بلایا دونون کو مسلسل و مطوق کیا اور حکم دیا ان دونون کو
قید خانے مین لیجاؤ کشان کشان کنیزین لیچلین رنگین ادا بہت روئی ابھی ان دونون کو
قید خانے تک لیکر نہ پہونچی تھین باغ ہی کے اندر ہین کہ آسمان سے ایک لکۂ ابر پیدا ہوا
اُس ابر سے ایک تخت نمایان ہوا تخت پر ایک جادوگر تاج سر پر رکھے ہوے پتھر کے بت بازو پر

ہنستے ہوئے اُسکو دیکھکر رنگین ادا دوڑی پکارتی ہوئی تمکو سامری سب آفتوں سے بچائے میرا اسوقت تمھارے آنے سے دل بحال ہوگیا مین نہایت پریشان ہورہی تھی جی چاہتا ہے کہ گریبان چاک کرون کہان اُس چاہنے والے کو ڈھونڈھون اُس تاجدار نے کہا ملکہ رنگین ادا آج تمکو بہت پریشان پاتے ہین مفصل حال تو بیان کرو رنگین ادا نے سر جھکا لیا کہا ای فغفور کیا تجھسے بیان کرون کہ جو ہجوم غم والم ہی عجب معرکہ درپیش ہوا بہتان شراب خوار بت کا میرا چاہنے والا جو فرمایش کی اُسکو ڈھونڈھ کے لاتا تھا میرا حکم بجا لاتا تھا اُسکا ملک میرے قبضے مین تھا میری حکومت کل اُسکے قبضے مین ہے کوہ مقام کیسا سخت وصعب ہی انکے نام نامہ آیا کہ پسر حمزہ اسطرف آتا ہی اور کاہن ظاہر کررہا ہی کہ وہی طلسم کشا ہی اُسے گرفتار کرلاؤ بہتان فوراً روانہ ہوگیا وہان جاکے سردار کو اُسکے گرفتار کیا ہاے کیا کہون اُسکو لاکے درخت مین لٹکایا پسر حمزہ خبر سُنکر دوڑا اِسکے اُسکے مقابلہ ہوا پسر حمزہ نے اُسکو قتل کیا مین وقت پر پہونچ گئی جنازہ اُسکا دیکھا قاتل کو پکڑ لائی میان عیار آگئے اب دونون کو گرفتار کیا ہی یقین ہی کہ انکے ساتھ والے بھی آئینگے سب کو گرفتار کرونگی اور قتل کرونگی ان عیارون کا چھوڑنا اچھا نہین جو قتل ہو وہی بہتر فغفور نے کہا ای ملکۂ عالم تجھین اختیار ہی ورنہ یہ کسکی مجال نہین کہ تمھاری عملداری مین آسکے ایک سحر کردون کہ زمین کانپ جائے جو دشمن جہان ہو آکر حاضر ہو ہر طرح قتل کرسکتے ہین رنگین ادا نے کہا بہت دشوار ہی فغفور نے کہا ابھی سحر کرون سارا لشکر کھنچا ہوا چلا آئے میرا حکم بجا لائے کیا مجال جو حکم سے گردن تابی کرین رنگین ادا نے کہا ای فغفور ابھی تھوڑا زمانہ گذرا کہ ملک نور افشان کیسا آباد رعایا دلشاد ان مسلمانون نے جاکر اُسے تباہ کیا خصوصاً ہوشربا بھی کس زور وشور سے فتح کیا کیسے کیسے ساحر مارے گئے اب ادھر متوجہ ہوے ہین دیکھیے کیا ہوا ابھی ابتدا ہی فغفور نے کہا ای ملکۂ عالم نہ گھبراؤ مین تو ایک دن مین لڑائی فتح کرلونگا آپ اِن سبکو جمع ہونے دیجیے دم بھر مین سمجھ لونگا رنگین ادا نے کہا ای فغفور جب وقت آئیگا تو بھاگے بھاگے پھروگے فغفور نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا او رنگین ادا مردان عالم کہین پیچھے قدم ہٹاتے ہین مُنھ پر تلوارین کھاتے ہین رنگین ادا ہنسنے لگی کہا ای فغفور خاموش رہو طبیعت کو ملال ہوتا ہی خود بخود دل روتا ہی یہ کہکے آواز دی

ارے کوئی حاضر ہو کنیزین سامنے آئین کہا شہنشاہ کی خاطر کرو آج بعد مدت تشریف لائے
ہین انکی خاطر واجب لازم ہی کنیزین دوڑین گلابیان شراب کی لائین جام لبریز کر کے سامنے
فغفور کے پیش کیا فغفور نے کہا مین جام نہ پیونگا ہر چند کنیزون نے کہا مگر اس ملعون نے نہ مانا
رنگین ادا نے کہا کیون صاحب کیون نہین پیتے فغفور نے کہا میرا دل نہین چاہتا ہی
رنگین ادا نے کہا آپ کو پینا ہوگا مکان پر جا کے کیلئے کوئی فساد نہ برپا کیا کرو فغفور نے کہا
ہم تو آپ کے چاہنے والون مین ہین خواہ نہ مانیے خواہ مانیے رنگین ادا بولی سبکو پہچان لیا
دشمنون نے ہلکو تا کا کوئی بچانے نہ آیا فغفور نے کہا ہم آج سے حاضر رہینگے جو ارشاد ہو
بجا لائین حکم مین فرق نہ آنے پائے رنگین ادا کو بڑا غصہ ہی کہہ رہی ہی صاحبو سب اپنی جان
بچاتے ہین میان فغفور کو دیکھیے کیا باتین بناتے ہین فغفور نے کہا ای ملکہ رنگین ادا ہم خاص
اسی واسطے آئے تھے کہ بہتان شراب خوار مارا گیا شب کو آج پہلو خالی رہیگا اسوجہ سے
حاضر خدمت ہوے تمھاری باتون سے اور ہی کچھ پایا جاتا ہی کسی سے وعدہ ہوگا جب تو ہمین
نکالتی ہو یہی ارادہ ہی کہ ہم یہان نہ رہین جس سے وعدہ ہو وہ آئے شکر ہی کہ خداوند ہفت پیکر
نے ہمکو تمھاری محبت دی ہی تمھارے نام پر جان دیتے ہین رنگین ادا نے جواب دیا
مین ایسی محبت سے باز آئی دس کنیزین موجود ہین جو آپ کے منھ مین آیا وہ آپ نے
بک دیا تمھاری چاہت کا میرے دلکو یقین نہین آتا بس اب بہتر وہ ہی کہ ہمکو میرے باغ
سے نکل جاؤ مین ایسے چاہنے والون سے باز آئی آپ تشریف لیجائیے یہ کہکے کنیزون نے
اشارہ کیا کہ باہر باغ کے انکو کر دو دو کنیزین اٹھین ایک نے جا کر ہاتھ تھاما کہا میان فغفور صاحب
چلیے اتنا برا کلمہ جو کنیز نے کہا فغفور کو غصہ آیا کہا لو اور مزا دیکھو ہمکو نکالنے آئی ہی یہ کہکے کنیز کو
ایک طمانچہ مارا کہ سر کنیز کا اڑ گیا جیسے ہی سر کنیز کا اڑا کہ ملکہ رنگین ادا کو غصہ آیا گولہ جھولی سے
نکالکر مارا گولہ جو پھٹا اس سے برق چمکی برق شانے پر پڑی کہ شانہ نشانہ ہوا فغفور جھومتا ہوا
بڑھا کہتا ہوا او گیسو بریدہ اپنے سحر پر بڑا ناز ہی بڑی شعبدہ باز ہی یہ کہکے ہاتھ ہلایا ایک طائر
جھنکارین مارتا ہوا ظاہر ہوا اور یہ پکارتا ہوا واہ بی رنگین ادا میرے مالک کو آپ نے
زخمی کیا رنگ جماؤن شعبدہ دکھاؤن اب تو بلا تکلف دونون مین سحر چلنے لگا رنگین ادا نے

ہاتھ ہلایا برق گری طائر کے دو ٹکڑے ہوئے طائر کا مرنا فغفور کو بہت ناگوار ہوا تلوار کھینچکر چلا لیکن کنیزون نے روکا تا بہ رنگین ادا نہ جانے دیا پھر دونون مین سحر چلنے لگا فغفور نے جو جھمکر سحر کیا کئی سحر عورتون کے سر اُڑ گئے لاشے پڑے زمین پر تڑپ رہے ہین رنگین ادا نے جو مصاحبون کے لاشے دیکھے غصے مین جا پڑی دونون مین سحر چلنے لگا کہ آسمان سے ایک آواز آئی او نابکارو دشمن کو چھوڑ کر آپس مین لڑتے ہو دیکھا ایک ساحر سیہ فام آسمان سے ایسے کلمات سخت کہتا ہوا آتا ہے کہ جیسے کوئی اپنے نوکر کو کہتا ہے فغفور سے آنکھ ملا کر آواز دی او بیحیا اب تو رنگین ادا سے عذر کر ورنہ خراب ہوگا اور رنگین ادا سے آنکھ ملا کر آواز دی او گیسو بریدہ ننگ خاندان چاہنے والے سے یہ باتین قدرت نے یہی تقدیر کی ہے کہ اگر ایک کی ایک اطاعت نہ کرے مشکین باندھکر لاؤ رنگین ادا نے کہا مین تو اسکی اطاعت نہ کرونگی یہان تو یہ ہنگامہ سمک اور علمشاہ جو بندھے کھڑے تھے سمک نے ایک کنیز کو اشارہ کیا بوا تمھارا کیا نام اُسنے کہا سوسن زبان دراز میرا نام ہے سمک نے کہا بوا سوسن ذرا میرے پاس آؤ تو مین حال مصیبت کا بیان کرون کنیز قریب آئی سمک نے کہا بوا یہ کمند تو ڈھیلی کردو بہت زور سے کس دیا دل بیچین ہے جیسے ہی حلقہ ڈھیلا ہوا سمک نے تڑپ کے حلقہ ہائے کمند سوسن زبان دراز کے گلے مین ڈالدیے اور ایک جھٹکا مارا حباب مار کر کنیز کو بیہوش کیا اُسی کی شکل بنکر دوڑا وہ جو ساحر آسمان سے آیا ہے آتے ہی رنگین ادا پر سحر کرکے سحر بھلا دیا رنگین ادا حیران کھڑی ہے فغفور کی طرف جو چلا فغفور نے گولہ مارا اس ساحر نے گولے پر ہاتھ مار دیا گولہ پلٹ کے سینے پر فغفور کے پڑا فغفور مثل ہیزم خشک جلنے لگا جلکر خاک ہوا اب رنگین ادا کی طرف وہ ساحر چلا منظور ہوا کہ رنگین ادا کو گرفتار کرون پکارتا ہوا کہ او رنگین ادا تجھے کچھ خوف نہین خداوند سے نہین ڈرتی اس ذلت سے بیجلونگا کہ بہت پچھتائیگی رنگین ادا خاموش کھڑی ہے کچھ مُنھ سے نہین بولتی کنیزون نے سحر کا عطر سنگھایا عطر سونگھتے ہی اب تو رنگین ادا کو جوش آیا چہرہ سُرخ ہوا چاہا اُس ساحر پر جا پڑون سمک بشکل کنیز قریب اُس ساحر کے پہونچا باتین کرنے لگا باتین کرتے کرتے کہا دیکھیے ابر سیاہ اُٹھا کوئی ساحر آتا ہے وہ پلٹا سمک نے حلقے کمند کے گلے مین ساحر کے ڈالدیے اور یہ کہکر پلٹا سمک نے حباب مارا

بیہوش ہوکے گرا سمک نے فوراً سر کاٹ ڈالا رنگین ادا کو سحر یاد آیا کہا ای سوسن تو نے بڑا کام
کیا ظلم سے اس ظالم کے بچایا ورنہ مشکین باندھکر لیجاتا سحر تو بھلا ہی چکا تھا اصل کیفیت یہ ہی کہ
خداوند نے جان بچالی ورنہ مشکل ہوتی یہ سُنکر سوسن نقلی نے کہا ای ملکۂ عالم سمک بن عمرو
عیار علمشاہ ملکہ رنگین ادا یہ کارنمایان دیکھکر خوش ہوگئین اور فوراً حکم دیا کہ رستم کو لاؤ کنیزین
اسیوقت رستم کو لیکر حاضر ہوئین ملکہ نے سحر کیا تمام قید جسم سے رستم کے کٹکر گری اور کہا صاحب
تمنے دیکھا کہ سمک نے کیا کارنمایان کیا اور اب مین تمھاری کنیز ہون مطیع اسلام ہوئی ملکہ نے
رستم کا ہاتھ پکڑ لیا اندر بارگاہ کے لائین مسند پر بٹھایا اور سمک نے اپنا رنگ جمایا غزلین گارہا
ہی کہ پہلوے باغ سے رونے کی آواز آئی کہ کوئی دردرسیدہ یہ کہکے رو رہا ہی ای فلک کجرفتار وای
گردون غدار کبتک گردش دکھائیگا ہمارے مٹانے سے تجکو کیا ہاتھ آئیگا رستم نے کہا ملکہ یہ کون
روتا ہی کہ اسکے رونے سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہی رنگین ادا نے کہا ایسی آواز کبھی میرے
کان مین نہین آئی ارے کوئی کنیز تو نہین روتی ہی کنیزون نے عرض کی باہر سے باغ کے رونیکی
آواز آتی ہی رستم اپنے مقام سے اُٹھے اور کہا اسکے دشمن کو قتل کرونگا یہ کہکے رستم گئے عقب
مین سمک اُسکے پیچھے رنگین ادا ساتھ ساتھ ہوئین رنگین ادا کہتی جاتی ہی ای شہریار سمجھ کے
دریافت کیجیے گا باغ سے جو نکلے چاندنی پھیلی ہوئی ذرہ ہاے ریگ بیابان ستارہ ہاے آسمان
سے ہمسری کر رہے ہین ایک شخص ایک نخل کے سائے مین بیٹھا ہوا غریو کر رہا ہی لوگون کو جاتے
ہوے دیکھا چاہتا ہی کہ نخل مین چھپ جاؤن کہ علمشاہ نے مثل اہل اسلام کے سلام کیا
اُس جوان نے بھی مثل اہل اسلام کے جواب سلام دیا علمشاہ آکر قریب بیٹھ گئے کہا ای
جوان تیری صداے دردناک نے عیش وراحت کو منغص کر دیا کیا رنج وملال ہی ظاہر کرو
کیا خیال ہی اُسنے کہا ای شہریار حال قابل کہنے کے نہین ہی کیا کیفیت اپنی بیان کرون آپکو
ملال ہوگا علمشاہ نے کہا خاص اسی واسطے آئے ہین کہ مطلب تمسے سنین حل مشکل مین
کوشش کرین یہ سُنکر اُس شخص نے ایک آہ کی کہا ای شہریار کیا حال زار اپنا بیان کرون
اگر عرض کرون تو دل سنگ آب ہو انسان مثل ماہی بے آب بیتاب ہو یہان سے
پشت پر میری ایک قلعہ ہی اُس قلعے کو قلعۂ آفتاب نگار کہتے ہین غلام وہانکا حاکم ہی اور

آفتاب تاجدار نام ایکدن واسطے شکار کے نکلا سامنے ایک کوہ ہی کہ کوہ ظفر پیکر اُسکو کہتے
ہین وہان ایک قزاق رہتا ہی ظفر انتساب اُسکا لقب ہی دختر اُسکی مہ جبین سفید پوش
نہایت حسین وجمیل صحرا مین شکار کھیل رہی تھی مجھ بدنصیب کی نگاہ پڑی عاشق ہوا وہ تو چلی
گئی مین رنجیدہ گھر پر اپنے آیا جب میرا حال ابتر ہوا وزیرون ومشیرون نے دریافت کیا مین نے
کل احوال بیان کیا تب وزیرون نے ایک نامہ اُسکے باپ کو لکھا کہ ہمارا بادشاہ تمھاری بیٹی پر
عاشق ہی بہتر یہ ہی کہ اُسکو ہمارے شاہ کے ساتھ منسوب کردو اُس مغرور نے صاف جواب
لکھا کہ ہم جری بہادر صف شکن ہین ہرگز اپنی بیٹی کی شادی بادشاہ کے ساتھ نہ کرینگے ای شہریار
فراق مین اُسکے روتے روتے عرصہ گذرا اب عنایت رب اکبر دیکھیے کہ وہان غراب بن
اہرمن دیو خونخوار نے اُس قزاق کے باغ پر قبضہ کرلیا قزاق کو غصہ آیا گینڈے پر سوار ہوکے
برائے مقابلہ گیا غراب غرش کرتا ہوا باغ سے نکلا قزاق سے مقابلہ پڑا غراب کے ہاتھ مین
چوبدست آہنی تھی قزاق پر ماری قزاق مع گینڈے پرا ٹھا ہوکر رہگیا غراب تو پردہ قاف
گیا یہان لاش قزاق کی ملازم اُٹھا کر لیگئے سب نے صلاح کرکے صاحبزادی کو اُسکی بادشاہ کیا
سب قزاقون نے عرض کی غلامان جانباز لوٹ مار کرلائینگے اور خدمتگزاری مین مصروف
رہینگے وہ شاہزادی شمشیر زن صف شکن تھی اُسنے کہا مین تمھارے ساتھ چلا کرونگی اس طور پر
اُسنے کئی سال کاٹے ایک دن صحرا مین میرے اُسکے سامنا ہوا ہجر مین بیقرار تھا قدمون پر
گر پڑا اور یہ کہا کہ ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان اتبو دامن صبر ہاتھ سے چھوٹا اپنی
غلامی مین قبول کرو اُس بانی مہر ووفا نے اس میری التجا کو قبول کیا اور یہ بھی کہا کہ تم نامہ
بھیجو ہم قبول کرکے جواب دینگے پھر تھوڑی دیر کے وہ اپنے قلعے کی جانب روانہ ہوئی اور مین خوشی خوشی
اپنے مقام پر آیا نامہ اشتیاق آمیز لکھا شتر سوار نامہ لیکر پہونچا وہ نامہ ملکہ کے ہاتھ مین دیا
ملکہ نے مشیران سلطنت سے صلاح کی کہ تم سمجھو کہ کیا خوشی ہی سب نے یہی عرض کی جسمین
آپ کو آرام وچین ہو اسی مین ہم بھی راضی ہین سردارونسے دریافت کرکے قبول کیا مین نے
بہانسے تحفے تحائف بھیجے وہ تحفے بھی قبول ہوے ہر حیلے مین پیغام جانے لگے بعد تھوڑے
دنون کے تقریب شادی ہوئی غلام ... سے مسلمان تھا القصہ جب ... اُسنے بھی

قبول کیا بارہ ہزار فوج کو آراستہ کرکے پہلوانان نامی وگرامی بھی ساتھ تھے جاکر پہونچا عقد ہوا بعد اُسکے دولھن کو لیکر چلا راہ مین ایک مقام ہی اُس مقام کو دشت ابیض کہتے ہین قیطاس اژدر در وہانکا حاکم وناظم ہی وہ شکار کو نکلا تھا ملکہ ماہپاران عربی پر سوار تھین ہم بھی ہمراہ آتے تھے ملکہ نے جو گھوڑا دوڑایا نقاب چہرۂ بے نظیر ملکہ سے ہٹی قیطاس دیکھکر ملکہ کو عاشق ہوا لوگونسے پوچھا یہ نازنین کون ہی لوگون نے نیاز مند کا نام لیا کہ فلان قزاق کی دختر فلان شاہ بیاہ کرلیے جاتا ہی اُسنے آدمی میرے پاس بھیجا مین نے جواب سخت دیا اُسنے کہلا بھیجا تھا کہ ملکہ کو میرے پاس چھوڑ جاؤ میرے جواب سے وہ نہایت غصہ ہوا اور تلوار کھینچکر آپڑا کئی سو سردار اُسنے قتل کیے مجھکو زخمی کیا مین بیہوش ہوکر گھوڑے سے گرا ساتھ والے میرے یہ زبردستی دیکھکر بھاگ گئے ملکہ کا مرکب اُسنے آگے کرلیا لیکر وہ گھر کو وہین چلا گیا میرے ملازم مجکو اُٹھا لائے مین نے یہانسے عیار کو واسطے خبر کے بھیجا وہ خبر لایا کہ قیطاس نے لاکھ جبر کیا مگر ملکہ نے اُسے نہین قبول کیا سمجھاتے سمجھاتے وہ بھی عاجز آیا آخر ملکہ کو قفس آہنی مین بند کیا دو غلامان زنگی کے سپرد ہی شب کو اپنی صحبت مین بلاتا ہی منت وخوشامد کرتا ہی لیکن اُس ثابت قدم کوے محبت نے کسیطرح اُس ظالم کو قبول نہین کیا قید رہنا گوارا کیا مگر وصل سے اُس ظالم کے انکار کیا کئی سال اسی مصیبت مین غلام کو گذرے آخر بیقرار ہوکر تین دن سے اِس دشت مین نکل آیا حال اپنا تباہ کرتا ہون نہ جیتا ہون نہ مرتا ہون خیال مین اُسی محبوب کے رو رہا تھا کہ پروردگار نے آپ کو بھیجا اے شہریار یہ غلام کی کیفیت ہی رستم پیل تن نے کہا ہمین بتاؤ کہ قیطاس کس مقام پر ہی چلکر ہم اُس سے مقابلہ کرین اور تمھاری معشوقہ کو دلوائین آفتاب تاجدار نے رستم کو تو اسی مقام پر ٹھہرایا اور آپ طرف اپنے قلعے کے روانہ ہوا تھوڑے عرصے مین بارگاہین اور خیمے لیکر آیا ایکگاہ استادگرانی رستم کو لاکر داخل کیا اور آپ خاطر مین مصروف ہوا رستم پیل تن نے رنگین ادا سے کہا تم چلکر باغ مین ٹھہرو ہم انشاء اللہ مطلب اس جوان کا پورا کرکے آتے ہین رنگین ادا نے کئی کنیزین واسطے خبر کے چھوڑین اور آپ طرف اپنے باغ کے گئی دوسرے دن رستم نے آفتاب تاجدار کو تخت پر سوار کیا آپ پایۂ تخت پر ہاتھ رکھا طرف

قیطاس کے چلے یہان قیطاس نے خبر سنی کہ آفتاب تاجدار پسر حمزہ کو لیکر آتا ہی معشوق کے لینے کا ارادہ ہی چوبیس ہزار فوج سے بیرون درہ کوہ آیا مقابلے مین رستم کے اُترا آپس مین پیغام وسلام ہوے قیطاس نے اپنے زور کے گھمنڈ مین طبل جنگی بجوا دیا رستم کو خبر ہوئی یہان بھی نقارہ رزمی گڑ گڑایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کر گئے ہٹے قیطاس اژدر درنے گینڈا اُبھایا میدان مین آیا آکر سلحشوری دکھائی آواز دی ای قرتہ خداپرستان میرے مقابلے مین پسر حمزہ آوے رستم نے مرکب بڑھایا آکر ہنگا ورزن ہوے چار قدم گینڈا قیطاس کا اور چار قدم مرکب رستم کا ہٹا قیطاس کی جو نگاہ جمال بمثال رستم پر پڑی بیتاب ہوگیا کہا ای شیر بیشۂ جرائت اگر آپ میری اطاعت کرین تو اپنے لشکر کا بادشاہ کردون رستم نے کہا ای قیطاس اژدر درہ اگر تو اسلام اختیار کرے سب سرداروں پر مقدم بٹھاؤن سپہ سالار بناؤن یہ سنکر قیطاس قہقہہ مار کر ہنسا کہا ای جوان مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہی اسوجہ سے ایسے کلمات کہے بہتر اسی مین ہی کہ میری اطاعت کر رستم نے کہا اب فیصلہ ہوتا ہی وار کرو ایسی فضول باتون سے کیا فائدہ قیطاس کو غصہ آیا نیزہ اُٹھا کر مارا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ چلنے لگا دونون لشکرگران مین صداے احسنت و آفرین بلند ہوئی پہر بھر کامل نیزہ چلا ایک مقام پر علمشاہ نے مشت قیطاس کو سست پایا گانٹھکر تھپیڑا مارا ہاتھ سے قیطاس کے نیزہ نکللیا قیطاس نے قہر وغضب مین آکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا جبر دار خبردار کہکے ہاتھ مارا علمشاہ نے تلوار کو تیغہ کپیتان فرنگی پر روکا اُچھا وہیں سے ہاتھ نکالکر ہاتھ تلوار کا مارا قیطاس نے بھی خالی دیا دو چار وار رد و بدل ہوے تھے کہ ایک مقام پر قیطاس نے باڑھ بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالا رستم نے بھی خالی دیا قیطاس پلٹا رستم نے فوراً کلائی پر قیطاس ازور رور کی ہاتھ ڈالدیا قیطاس نے گریبان پر ہاتھ ڈالا دونون جوان گتھے ہوے زمین پر آئے کشتی ہونے لگی دونون لشکر نگران مثل آئینہ حیران یہ دونون شیر لڑرہے ہین جہان اٹک کر لڑے پسینے کے پتلے بن جاتے ہین پھر وہانسے بڑھتے ہین دن بھر اسی ریل پیل مین گذرا ہنگام کو قیطاس

رستم کو روک کر کھڑا ہوا کہا ای جوان تو مجھسے دن بھر خوب لڑا مین نے بھی تامل کیا کہ عقدۂ جرأت کھلے
تو حال معلوم ہو دو دن واسطے لڑائی کے رات واسطے عیش و آرام کے اب جاکر آرام فرمائیے کل
میدان مین آئیے رستم نے کہا ہمارا دستور نہین ہے زیر و زبر کیے نہین پلٹتے قیطاس نے کہا ای جوان
سپہ سالار اپنے اپنے مقام پر بیٹھتے ہین رستم نے کہا جھک مارتے ہین روشنی کو حکم دو دونون طرف سے
روشنی آئی سارا میدان روشن اور منور ہوا ایسی روشنی ہوئی کہ اگر سوئی ڈالدیجے تو اٹھا لیجیے پھر
آپس مین کشتی ہونے لگی آسمان بھی بہ این پیرانہ سالی ایک چشمہ ماہ تابان کو آنکھ پر رکھکر براے
تماشاے کشتی میدان گاہ جہان مین جلوہ فرما ہے ستارے آسمان پر نہین ہین فرشتون نے اپنی
آنکھین لگا دی ہین سب لوگ تماشا دیکھنے مین مصروف ہین تمام رات کشتی رہی صبح کو علمشاہ
زیادتیان کرنے لگے مبصر تعریفین کر رہے ہین ہر طرف یہی ذکر ہے کہ دونون جوان بے نظیر ہین
انکا کوئی ہمسر دنیا مین نہین ہے تیسرے دن قیطاس نے کہا ای جوان آج تیسرا دن ہے
کہ دونون لشکر بے خور و خواب ہین اور ہمارے تمھارے کسیطرح فیصلہ نہین ہوتا اب
اور ایک زور آخر کرتا ہون یا تجھکو اٹھا لیا یا اپنی جان کو نثار کرونگا یہ کہکے دونون مونڈھے
تھامے چھاتی مین رستم کی سر اڑا یا ریل کرلے دوڑا رستم دم کے شمار پر ہٹتے چلے آتے ہین
نو قدم ریل کر لایا رستم ہٹتے آئے مونڈھے پکڑ کر ہکہ مارا بایان گھٹنہ رستم کا آشنا بہ زمین ہوا قیطاس
اوپر چھایا کمر مین ہاتھ ڈالے اسطرح کے زور کیے کہ اگر پہاڑ پر زور کرتا تو اُسکو بھی اُکھیڑ لیتا اُس
کوہ وقار کے لنگر مین حس و حرکت بھی نہ پائی تھک کے ہاتھ اُٹھا لیا کہا اب مجھسے زور نہین
ہو سکتا اب آپ کے زور کا مشتاق ہون یہ سُنکر رستم اُٹھے قیطاس کو لے دوڑے انیسوین
قدم پر لاکر ہکہ مارا دونون گھٹنے قیطاس کے آشنا بہ زمین ہوے چاہا لنگر قائم کرون مگر رستم
نے دونون ہاتھ ستون کیے کمر مین ہاتھ ڈالکر بہ قوت صاحبقرانی زور کیا پہلے زور مین زمین
چھڑائی دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا اُسنے چاہا بغلون مین پانون
اڑا کر کچھ داؤن پیچ کرون رستم نے دونون پانون اُسکے پکڑ کر اسطرح چرخ دینا شروع کیا کہ
سر کا خود کہین کمر کا خنجر کہین مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ کھانے لگا رستم نے اُکھیڑ کر
مارا کود کر چھاتی پر سوار ہو کر کندۂ زانو کو دبا کر فرمایا حالا در شناختن پروردگار

چہ میگوئی قیطاس نے غصے مین جواب دیا کہ مین آپکا مذہب اختیار نہ کرونگا آخر مین جو اسنے کلمہ سخت
کہا رستم کو بہت ناگوار ہوا ایک ہاتھ سر کے نیچے ایک ٹھوڑی پر رکھکر جھٹکا مارا مع نعرہ گردن جھٹکی
فوج والے دوڑ پڑے ادھر سے بھی لوگ چلے دونون لشکر ملگئے آخر بلا زبان قیطاس لاشہ اپنے
مالک کا لیکر طرف صحرا کے بھاگے رستم فتح کر کے داخل قلعہ ہوے آفتاب تاجدار کو بڑی خوشی
ہوئی رستم نے فرمایا ملکہ کا قفس لاؤ قفس آیا ملکہ کو قفس سے نکالا آفتاب تاجدار کے سپرد
کیا آفتاب ملکہ کو دیکھکر خوش ہوگیا ملکہ مہ جبین سفید پوش کو بھی بڑی خوشی ہوئی دونون
عاشق و معشوق ملے جلسہ ناچ و راگ و رنگ کا رہا بعد کئی دن کے رستم نے سمک سے کہا
لشکر کو یہان پہونچاؤ سمک نے شاگردون کو روانہ کیا لشکر ظفر اثر بھی آکر پہونچا دو روز اُسی
صحرا مین مقام کیا تیسرے دن حکم ہوا لشکر تیار رہو کوچ کیا جائے طرف طلسم ہفت پیکر
کے کب پہونچنا ہوگا واقف کارون نے عرض کی طلسم جالینوس کا ڈانڈا ملا ہی عجب مقام
پُر فضا ہی ملاحظہ پر موقوف ہی علمشاہ کو دیکھنے سرحد طلسم جالینوس کا بھی اشتیاق
ہوا بہ کر و فر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی طرف طلسم ہفت پیکر کے کوچ کیا ملکہ رنگین ادا بھی
ساتھ ہین منزل در منزل جاتے ہین ایک شب کو ایک مقام پر فرد کش ہوے شب کو توپ کی
آواز کان مین آئی کہا اے سمک دریافت تو کرو اسوقت مین کسکا دل گردہ ایسا ہی کہ اسطرح
توپ چلائے سمک باہر نکلا شاگردون کو بھیجا ہرکارے تھوڑی دیر مین پلٹ کے آئے عرض
کی ایک قلعۂ کہنہ پر ایک پہلوان چڑھکے آیا قلعے پر قبضہ کیا بادشاہ وہانکا نیر دولتمند پہلوان
کے ہاتھ سے مارا گیا بیٹا نیر کا سیار کرگدن سوار بھاگ کر صحرا مین فرد کش ہی چاہتا ہی پہلوان
پر شبخون مارون نہین معلوم کہ کیا باعث ہی کہ رک گیا رستم نے کہا اے سمک تم جاکر دریافت کرو
اُس پہلوان نے کیون اُس تاجدار کو مارا کیا باعث ہوا وہ پہلوان کون ہی باعث اُس سے
بغاوت کا کیا ہی سمک پاس سیار کرگدن سوار کے پہونچا سیار کرگدن سوار حیران و پریشان
ہی باپ مارا گیا جنگل مین فرد کش ہی یہ جو سُنا کہ رستم کا عیار آیا ہی بہ اعزاز تمام بلوایا سمک کی
بہت خاطر کی سمک نے سبب پوچھا سیار کرگدن سوار نے رو رو کر سب حال بیان کیا کہ
بہن ہماری نہایت حسین ہی ایک دن برائے شکار گئی تھی میثاق ہنر برکش پہلوان اس

حوالی مین رہتا ہی دیکھکر ملکہ کو مائل ہوا والد کو ہمارے پیغام دیا والد نے بوجہ امورات سلطنت
کے جواب باصواب ندیا اُسکو ناگوار ہوا لشکر کشی کرکے آیا والد سے طالب ہوا والد نے کہا جبرًا
ہم بیٹی نہ دینگے اُسنے یلغر کیا والد لڑ بھڑ کر مارے گئے دو ہزار جوانون نے میرا ساتھ دیا مین لڑتا بھڑتا
یہان چلا آیا ہمشیرہ بھی میرے ساتھ ہی اسقدر مجھکو احتیاط تھی کہ جب نکلکر بھاگا تو اُسکو بھی اپنے
ساتھ ہی رکھا اپنے سے جدا نہین کیا سمک یہ حال دریافت کرکے خدمت مین رستم کی آیا
سیارہ کمر گردن سوار نے ایک عرضی بھی رستم کو لکھی کہ غلام کی سرپرستی فرمائیے اس پہلوان کے
ہاتھ سے بچائیے سمک وہانسے آیا رستم سے حال بیان کیا عرضی سیارہ کمر گردن سوار کی پیش
کی رستم عرضی دیکھکر بہت شرمندہ ہوئے فرمایا کہ ہم جاکر میثاق سے نہ برگشتہ پہلوان سے مقابلہ
کرینگے اور کل جاکر دربار مین اُس سے سمجھینگے رستم تو اس فکر مین ہین وہان میثاق کو خبر
پہونچی کہ فلان مقام پر شاہزادہ فروکش ہی لشکر تیار کرکے رات ہی رات آتا ہی کے سیارہ کو گھیر لیا اور
طبل جنگی بجوایا سیارہ کمر گردن سوار نے خبر سُنی اسنے بھی طبل جنگی بجوا دیا دونون لشکرون مین
تیاریان ہونے لگین سیارہ کمر گردن سوار کے دو ہزار جوان جو قلعے سے ساتھ آئے ہین سب
جانباز و سرفروش ہین شاہزادے کے خیر خواہ ہین چار پہر رات تیاری رہی میثاق کے
ہمراہ بائیس ہزار جوان ہین اُسکو اپنی جمعیت کثیر پر غرہ ہی جب ان دو ہزار جوان نے دست بستہ
عرض کی حضور کچھ تشویش نہ فرمائین جبتک ہم لوگ زندہ ہین کیا مجال ہی کہ آپ تک کوئی آسکے
ہم سب جان نثار اپنی جانین نثار کرینگے اور حضور کو بچا لینگے صبح کو میثاق بائیس ہزار فوج لیکر
میدان مین آیا سیارہ کمر گردن سوار ایک مرکب عربی پر سوار دو ہزار جوان ساتھ میدان مین جو اگر یہ
معاملہ دیکھا گھبرا گیا اُسکے ساتھ بائیس ہزار جوان اپنے ساتھ دو ہزار پائے بہت پریشان ہوا
یہ بھی خوف ہی کہ اگر یہ بیجا بلوہ کرے دو ہزار کا پکڑ لینا کوئی بڑی بات نہین ہی مگر آکر سامنے صفین
باندھین میثاق نے گینڈا ابکالا پکار کر آواز دی اے شاہزادہ والا قدر بہتر یہ ہی کہ میرے
پاس چلے آؤ شاہزادی کی میرے ساتھ شادی کردو قلعہ اپنا لو اپنی عملداری بھی تمھارے سپرد
کرونگا جس ملک کا نام لیجیے گا اُسکو چلکر فتح کرونگا کئی سو پہلوان ہمراہ رکاب موجود ہین
یہان چند کو ہمراہ لیکر آیا ہون اور آپ نے شکست کھائی بے مروپا اس مقام پر فروکش ہین

مین حاضر خدمت ہونگا نا زاٹھاؤنگا سیار کرگدن سوار نے کہا نہ تو یہ ہوسکیگا کہ پہلوان کی خدمت
مین حاضر ہون اور نہ یہ ہوسکیگا کہ اُسکی اطاعت کرون جو فلک گردش دکھاے اُسکے
دیکھنے مین کوئی چارہ نہین مگر دل دھڑک رہا ہی مُنھ پہ ہوائیان اُڑ رہی ہین خاموش قلب مجروح
مین سرنگون غم سے کلیجہ خون اس پریشانی مین کھڑا ہی کہ میثاق نے بقہر و غضب پکار کر آواز دی
اگر سپاہ ہیچ اسکو سیار نے دست راست کی طرف دیکھا بھائی اسکا مخمور توسن سوار گھوڑے
کو اُڑاتا ہوا قریب آیا کہا ای بھائی اجازت میدان بمشکل رخصت حاصل کی میدان مین آیا
جیسے ہی مقابلہ پڑا میثاق نے نیزہ مارا مخمور نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا چند طعنین
رد و بدل ہوئی تھین کہ میثاق نے گینڈا پیچھے ہٹا کر شانہ تاک کر نیزہ مارا شانہ مخمور کا فگار
ہوا اُدھر شانہ سے میثاق کے بھی خون جاری ہوا میثاق نے پکار کر آواز دی کیون
شاہزادے ہمین اب تک آپ سے محبت باقی ہی آپ کے بھائی کے شانے سے خون نکلا ہمنے
اپنا بھی شانہ زخمی کرلیا ہر طرح ہمین اطاعت سے واسطہ ہی آئیے چلے آئیے مین آپ کو پیچل کے
تخت پر بٹھاؤن اسلیے کہ تاج و تخت خالی پڑا ہی قلعے مین سناٹا ہی کیون ان دو ہزار کو
قتل کرائیے شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا حیران کھڑا ہی جی مین کہتا ہی ای سیار فلک نے
یہ سامان دکھایا کچھ بن نہین پڑتا کیا کرون اب کسے مقابلے مین بھیجون کہ اسکو جواب تو دے
اسکا زور چڑھا جاتا ہی بلبلا رہا ہی اس سوچ مین سیار کھڑا ہی اور میثاق گینڈے کو جھنیر کر رہا ہی
ساتھ والے سیار کرگدن کے حیران کہ کدھر بھاگ جائین کیونکر جان بچائین اس انتشار
مین تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی شیر کے نعرے کی آواز آئی نعرہ رستم ارشد اولاد امیر عرب
کیست علمشاہ چو رستم لقب دیگر علمشاہ رومی شہ فیل زور کہ بر تخت مرزوق انگندہ شور
سب دیکھنے لگے دیکھا شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت فرزند صاحبقران علمشاہ نوجوان
مرکب اُڑاتے ہوئے آپہونچے میثاق کو جو میدان مین پایا کہ کلمات سخت دست کہہ رہا ہی
علمشاہ نے وہین سے للکارا او مغرور عقل و فراست سے دور شاہزادے کو ایسی باتین
کہہ رہا ہی یہ کہکے گھوڑا اُڑایا تین ٹھیکون مین قریب میثاق کے پہونچے لگا در زن ہوے
چھ قدم گینڈا میثاق کا تین قدم مرکب رستم کا ہٹا میثاق گرتے گرتے گینڈے سے بچا

جمال بمثال پر نگاہ پڑی حیران ہوگیا کبھی ساتھ والے بھاگتے ہین کبھی نیزے لیے پلٹ پڑتے ہین صفین درہم و برہم سرنگون فوج کے علم میثاق حیران ہے رستم نے سیارکر گدن سوار سے پکار کر آواز دی اے شاہزادۂ والا قدر آسمان ریاست کے بدر گھبرانا نہین ہم خاص تمھارا حال سُنکر آئے ہین تردد نہ کرنا اتبو شاہزادہ سیارکر گدن سوار رستم کو دیکھکر خوش ہوگیا جھک جھک کے سلام کرنے لگا یہان رستم نے میثاق سے کہا نیزہ اُٹھاؤ ہمپر وار کرو یہ سنتے ہی میثاق کانپنے لگا مگر نیزے پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا آپس مین رد و بدل ہوئی نیزہ چلنے لگا ایک مقام پر گانٹھ کر نیزہ رستم نے پھیرا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے میثاق کے نکلگیا مثل خط شعاع آسمان پر چمکا مانند تیر شہاب زمین پر گرا لشکروں مین غریو ہوا شاہزادہ سیار اُچھل پڑا کہتا تھا قربان جرأت اس جوان کے کس لطف سے لڑا کیا اور کس سہولت سے نیزہ نکالا بہادر ایسے ہی ہوتے ہین میثاق نے جھلاکر قبضے پر تلوار کے ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا جب تلوار اُسکی قریب سر کے پہونچی سپر کو گردش دی داشتا نہ مارا تلوار پٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا چاہا مروڑ کر ہاتھ سے تلوار چھین لون میثاق نے گریبان پر ہاتھ رکھا دونون جوان لپٹے ہوے زمین پر آئے کشتی ہونے لگی رستم تڑپ تڑپ کے لڑنے لگے جہان پر پکڑ لائے دو گھِسّے مارے جن فنون پر میثاق کو دل سے وثوق تھا انمین عاجز آیا زرہ پارہ پارہ مزاج آوارہ بنجھیا لنجھیا کے لڑ رہا ہے رستم شیرانہ نہنگانہ رستمانہ لڑ رہے ہین جب ریل کر لیگئے جھٹ پٹ پکڑ لائے گردن پکڑ کے دو گھسّے مارے دو تین ڈنڈے ماردیے میثاق کی گردن سوجی ہوئی پیشانی سے خون ٹپک رہا ہے حیران و مضطر کہ مین کس بلا مین آکر پھنسا عجب شیر سے مقابلہ پڑا ہے دیکھیے کیونکر جان بچے دوپہر ڈھلی تھی کہ میثاق نے دونون مونڈھے رستم کے تھامے ریل کر لے دوڑا آٹھ سات قدم تک لایا وہان جاکے کہ مارا رستم لنگر مار کر بیٹھے اوپر آکر میثاق چھایا ایک زور لیا کیا کہ اگر پہاڑ پر گرتا اُکھیڑ لیتا مگر لنگر مین اُس کوہ وقار کے حرکت نہ پائی تھک کر ہاتھ اُٹھا لیا کہا آپ کے زور کا مشتاق ہون مثل شیر غضبناک کے رستم کو پایا ابروے خمدار پر بل پڑے ہوے تڑپ کے اپنے مقام سے اُٹھے

ریل کرلے دوڑرے چاہا اُسنے بایان گھٹنہ زمین پر قائم کرون علمشاہ نے واہنے بازو کا ہکہ
مارا ریل کرلے دوڑرے اُنیس بیس قدم لائے وہان پر آکر ہکہ مارا دونون گھٹنے آشنا بہ زمین
ہوے لنگر قایم کیا مگر میثاق نے کسی فن پر وثوق نہ پایا جھکر ملتجیا رستم نے کمر مین ہاتھ ڈالکر
نعرۂ تکبیر کی صدا بلند کی زنجیر کمر مضبوط پکڑکے زور جو کیا پہلے زور مین تا بہ گھنٹہ دوسرے زور
مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے اٹھ خود سر کو ملبند کیا داہنا قدم آگے بایان پیچھے ہٹایا چاہا
اُسنے لنگر مارون رستم نے چرخ دیکر زمین پہ مارا نقش باندھا چارون شانے چت گرا کود کر
چھاتی پر چڑھ بیٹھے فرمایا ای میثاق تم نے ہزارہا بندگان خدا کو بیخطا مارا کہ یہ شاہزادہ عاجز ہوکر
اس جنگل مین چھپا تمنے یہان بھی پیچھا نہ چھوڑا اب شناخت پروردگار مین کیا کہتے ہو یہ سنکر
میثاق نے کہا ای جوان اگر قتل کرنے کا بھی ارادہ کروگے تب بھی مذہب تمھارا قبول نہ کرونگا
یہ سنکر رستم کو غصہ آیا سینے سے اُٹھے ایک پانون دونون ہاتھونسے تھاما ایک پانون کو دونون
پانون سے دبایا چیر کر مثل کرباس کہنہ کے پھینک دیا فوج والون نے جو یہ معاملہ حیرت افزا
دیکھا فوج تو بیحساب ہی بائیس ہزار آدمی آپڑے تلوار چلنے لگی ادھر سے سیار نے جو رستم کو
تنہا دیکھا فوج کو اشارہ کیا کہ اس شہریار کی مدد کرو دو ہزار جوان آپڑے دونون لشکر
ملگئے تلوار چلنے لگی رستم لڑرہے ہین جسکو ہاتھ مارا دو ٹکڑے کیے تا کتا ک کے افسر
قتل کیے تلپ فوج مین رستم لڑرہے ہین تھوڑے ہی عرصے مین کئی ہزار جوان مارے
ستھراؤ کردیا لاشونسے میدان بھر دیا کفار بھاگتے پھرتے ہین ہر طرف امان امان کا غل ہی
افسر اعلی محبوب تیغ زن رومال سے ہاتھ باندھکر سامنے رستم کے آیا عرض کی اب
مجکو امان ملے سب مسلمان ہوتے ہین علمشاہ نے تلوار نیام انتقام مین کی محبوب کلمہ
پڑھکر بصدق مسلمان ہوا سیار کو ساتھ لیکر قلعے مین آئے ہمراہیان میثاق نے بھی
اطاعت کی سیار کو تخت پر بٹھایا اور فرمایا ای برادر سلطنت مبارک ہو تمھارے باپ کا
قتل ہمکو بہت ناگوار ہوا اس سیچیا نے بڑا فتور کیا فوج لیکر چڑھ آیا ای شاہزادہ والا قدر مناسب
یہ ہے کہ دین اسلام پر قائم رہو جب تمکو کوئی دبائے برابر ہمکو نامہ لکھو کسیکو تمھاری مدد کو
بھیجین گے کیا مجال کہ کوئی تمسے آنکھ ملاسکے سیار کردن سواد نے قبول کیا سیار نے

اُس قصر کو صفا کرایا فرش سے آراستہ کیا شیشہ آلات جھاڑ وغیرہ وہان لٹکائے رستم آکر مسند پر بیٹھے ناچ سامنے ہونے لگا اُسوقت ہنگامۂ عیش ونشاط گرم ہر ایک رند بادہ خوار بیشرم اور رستم کی سب تعریفین کر رہے ہین گرد قصر کے ایک سمت دریا اور ایک طرف صحرا ہی تماشا دیکھ رہے ہین کہ یکایک دریا مین ایک غرش پیدا ہوئی مچھلیان اُبھرنے لگین نہنگ شناوری کر رہے ہین کہ ایک طرف سے ایک بجرہ ظاہر ہوا پر بچہرہ بنگالنین چند ریون کی گاتیان باندھے ہوئے سُنہری ڈانڈے ہاتھ مین دریا نے ڈانڈا ہنیڈی پڑی ہی بجرا اسی جانب چلا آتا ہی ایک مہ جبین اُس بجرے پر سوار دریائے جواہر مین غوطہ زن چند کنیزین گرد گھیرے ہوے بجرہ اسی جانب آتا ہی علمشاہ بہ نگاہ غور دیکھنے لگے وہ شاہزادی بھی ادھر ہی دیکھ رہی ہی رستم اُٹھ کھڑے ہوے بنگالنین جو بجرے کو گھیرے تھین رستم نے اشارہ کیا ادھر کنارے پر بجرے کو لاؤ بجرا کنارے آکر ٹھہرا علمشاہ قصر سے اُترے جوش عشق مین اُس معشوق پُرفن کے زیر قصر آگئے دیکھا بجرا ٹھہرا ہی وہ نازنین کھڑی ہوئی تماشا دیکھ رہی ہی کہ علمشاہ پہونچے جانبین سے نگاہین چار ہوئین برچھیان کلیجونکے پار ہوئین علمشاہ نے بہ حسرت دیکھا اُس نازنین نے بنگاہ محبت دونون مین ٹکٹکی بندھ گئی علمشاہ اشارے کر رہے ہین وہ نازنین دانت کے نیچے اُنگلی دباتی ہی اور اشارہ سے منع کرتی ہی کہ ہمین اپنے قریب نہ بلائیے ہمارا وہان آنا بہتر نہین اگر ہماری ملاقات کا اشتیاق ہی تو آپ خود بجرے پر آئیے یہ جو مسکرا کر اُس نازنین نے کہا رستم طرف بجرے کے چلے وہ نازنین کنارے پر آکے ٹھہری کنیزونسے اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ ٹیرہ ڈالدو کنیزون نے ٹیرہ ڈالدیا علمشاہ ٹیرے کو طے کر کے بجرے پر آگئے اُس نازنین مہ جبین نے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا علمشاہ کو لیکر چلی یہانسے عیار وغیرہ پکار رہے ہین ای شہریار ہم لوگ ملاقات سے محروم رہینگے دیکھیے بجرہ چلا چاہتا ہی علمشاہ کچھ جواب نہین دیتے ماجھنین بجرے کو کھینے لگین اور لیکر روانہ ہوئین جب بجرہ بیچ دریا مین پہونچا ملازمان عیار نے بہت غل مچایا علمشاہ نے پلٹ کے دیکھا کہ بجرہ دریا مین پہونچا علمشاہ نے طرف اُس نازنین کے دیکھا کہ یہ کیا حرکت کی بجرہ کیون کنارے سے

ہٹایا اُسی مقام پر پہونچاؤ وہ نازنین پہلو سے رستم کے اُٹھی منگالنوں سے کہا جو مین نے کہا ہی وہ
کرو ہمارے حکم کے خلاف نہ ہو بس یہ کہنا تھا کہ منگالنوں نے بجرے پر ڈانڈین مارین بجرے
نے چرخ مارا چرخ مار کر بجرہ غرق دریا ہوگیا شور غل بلند ہوا ستیار قصر سے اُتر آیا جو لوگ
ستیار کے ساتھ تھے وہ بھی روتے ہوئے آئے پکار رہے ہین آقاے نامدار پر کیا گذری
یہ نازنین کون تھی منگا دمحبت ڈالکر بُلایا دام مکر مین پھنسایا یہ ذکر کر رہے تھے کہ صحرا سے
گرد اُڑی دیکھا سمک بن عمر و قنطورے وغیرہ سے آراستہ ہوکر جست و خیز کرتا ہوا
چلا آتا ہی دیکھا سردار غل مچا رہے ہین سمک نے پوچھا خیر تو ہی سیار کرگدن سوار نے
بڑھکر کہا اے عیار تو کسکی تلاش مین آیا ہی سمک یلداقی نے کہا مین رستم کا غلام ہون انھین
کی تلاش مین آیا ہون آقاے نامدار کہان تشریف رکھتے ہین سردار رونے لگے کہا اے
عیار ابھی ایک بجرہ اسطرف سے آیا ایک نازنین اُسپر سوار تھی شہریار اُس نازنین کو دیکھکر
قصر سے اُترے اُسنے بہ محبت بُلایا یہ بجرے پر گئے وسط دریا مین جاکر بجرہ خود بخود غرق ہوگیا
ہملوگ وہی افسوس کر رہے ہین نہ معلوم آقا پر کیا گذری میثاق کو آکر مارا ہماری عملداری
اگر قلعے پر کرائی اُس قصر مین برائے دعوت لاے تھے یہ نہ سمجھے تھے کہ آقاے نامدار یون
غائب ہو جائینگے اب اُنھین کی تلاش مین ہین ایسا اُسنے دام مکر پھیلایا کہ اُسمین جاکر آقا
پھنسے سمک نے کہا اصل یہ ہی کسی ساحر کی قضا آئی کہ آقا کو لیگیا ہم تلاش کرینگے یہ کہکے
سمک آگے بڑھا دریا مین ایک ڈھیلا پھینکا دیکھا ایک مچھلی دریا سے پیدا ہوئی مچھلی نے
بہت غوطے مارے دریا مین غوطے مار کر غائب ہوگئی بعد تھوڑی دیر کے وہی مچھلی مُنھ
مین وہی ڈھیلا لیے ہوئے آئی اُس ڈھیلے کو لاکر کنارے دریا کے پھینک گئی اور آپ
غائب ہوگئی سمک نے کہا یہ دریا بھی اُسیکے سحر کا ہی جو آقا کو لیگیا ہمنے ڈھیلا دریا مین
پھینکا ایک مچھلی اُسی ڈھیلے کو باہر ڈال گئی یہ کہکر سمک نے اُن سبکو تسکین دی کہ آپ لوگ
اپنے مقام پر جائین اور آقا کے واسطے دعا کرین مین تلاش مین اُس شہریار کی جاتا ہون
یہ کہکے سمک ایک جانب چلا سیار کرگدن سوار یہ کہتا ہوا پلٹا کہ مین کہان تلاش کرون
یہ عیار بلاے روزگار ہین یہ تلاش کرین تو شاید کر لین ہم جاکر کہان ڈھونڈھین اور کیونکر

خبر منگا ئین ہر کا رے روانہ کرتے ہین دیکھیے کیا خبر لاتے ہین چند ہر کارے واسطے خبر کے روانہ کیے
آپ بھی فکر مین بیٹھے لیکن رستم جب بجرے پر سوار ہوے معشوق پریچہرہ کو پہلو مین لیکر بیٹھے
جب بجرہ غرق ہونے لگا رستم اٹھے آنکھ بند ہوئی بجرہ ڈوب گیا طبیعت کو بڑا افسوس ہوا جب
رستم کی آنکھ کھلی اپنے کو ایک صحرا مین پایا حیران پریشان کہ مین کہان تھا کہان آگیا او صورت
اُس محبوب پریچہرہ کی آنکھون کے نیچے پھر رہی ہے حیران حیران ایک جانب چل نکلے ایک سڑک پر
رستم چلے آتے ہین یہ دیکھ رہے ہین کہ پار سڑک کے دروازہ ایک باغ کا مثل آغوش
عاشق بلکہ کھلا ہوا ہے سوچ رہے ہین کہ سڑک کو طے کرون تو باغ مین جاؤن یہ سوچکر رستم جلدی
چلے سڑک کو طے کیا قریب در باغ آئے جب ارادہ کرتے ہین اندر جاؤن دل دھڑکتا ہے پھر
ٹھہر جاتے ہین چند ساعت اسمین گذری کہ عورتون کے بولنے کی آواز آئی دیکھا پانچ چار کنیزین
ہاتھ مین ہاتھ ہنستی کھیلتی چلی آتی ہین رستم کو دیکھکر رکین رستم حیران ہوے کہ یہ کیون رکین
مین نے انکو آنے سے منع بھی نہین کیا ہین معلوم رکنے کا کیا سبب ہے اسی سوچ مین کھڑے تھے کہ صحرا
سے گرد اڑتی دیکھا سمک بن عمر وجست وخیز کرتا ہوا آتا ہے رستم عیار کو دیکھکر بحال ہوگئے
عیار نے جو آقا کو دیکھا خوش ہوگیا پکار کر آواز دی اے شہریار کیا عرض کرون جو کچھ
دل کی کیفیت ہے کسی ساحر نے شاید بیچ مین شعبدہ کیا اُس سے دل گھبراتا ہے نہین معلوم کیا
بنا اس طلسم کی ہے رستم نے کہا جو کچھ ہوگا ظاہر ہو جائیگا سمک نے کہا آپ اندر کیون نہین
تشریف لیگئے رستم نے کہا جب قصد کرتا ہون دل دھڑکتا ہے طبیعت پریشان ہے سمک نے کہا
حضور باہر آئین غلام پشت سے باغ مین جائے حال کھلیگا رستم باہر نکل آئے سمک پشت
باغ پر چلا آکر کمند ماری جست کرکے دیوار پر آیا دیکھا باغ جنت نظیر گلہائے رنگا رنگ شگوفہ ہائے
بوقلمون نہرین سلسبیل آسا حباب شناوری کر رہے ہین صدہا عورتین چمنستان مین ٹہل رہی ہین
گلہائے رنگا رنگ نخلہائے گل سے توڑ کر محرم سے محرم کیے ہین بعض نے پھول لیکر زمین پر
پھینکے ایک غبار بلند ہوا اُس غبار سے جگنو چمک رہے ہین بعض ہاتھ ہلاتی ہین برقین چمکاتی
ہین بعض شعبدے دکھاتی ہین بعض لڑ رہی ہین عجب عجب طرح کے وہ عورتین شعبدے
کر رہی ہین سمک دیکھکر حیران ہوا کہ آسمان سے برق چمکی سمک نے دیکھا ایک نازنین

نہایت حسین قمر عذار ماہ رخسار کبک رفتار شیرین گفتار تخت سے اُتری مسکرا کر کہا گلعذار ہمارے پاس تو آؤ جیسے ہی وہ خواص قریب گئی اُس نازنین نے ہاتھ ہلا دیا برق چمک کر گری اُس نازنین کے دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی اُس نازنین کے صدائین ہیبت ناک آنے لگین جب سمک نے ارادہ کیا کہ پلٹون جی مین کہتا ہے یہانکا سب حال تو سمجھ لون یہ سوچکر دیوار سے اُترا ایک زرغۂ نخل مین چھپ کر بیٹھا وہ نازنین آکر مسند پر بیٹھی کنیزین جب سامنے آئین تو ملکہ کو معلوم ہوا کہا ارے گلعذار ہماری خواص کو لاؤ کنیزون نے عرض کی اُس سے کچھ بے ادبی ہوئی حضور نے اُسکو قتل کیا اب وہ کہان ہے اُس نازنین نے کہا ہم ابھی اُسے بلواتے ہین فلان نخل کے سائے مین جا کر آواز دو وہ فوراً چلی آئیگی ایک کنیز نے جا کر آواز دی پہلوے باغ سے وہی گلعذار جس پر برق گری تھی وہ چلی آئی ہے آکر برائے تسلیم جھکی پوچھا کیون گلعذار کہان تھی حقیقت مین مین نے بڑی خطا کی تمکو خدمت خداوند ہفت پیکر مین بھیجا اُسنے کہا معاملۂ دُنیا و عقبیٰ سب دیکھ آئی پھر عرض کی واری خداوند ہفت پیکر تخت پر بیٹھے تھے جتنے سب اُن کے خداوند ہین وہ مونڈھون پر بیٹھے تھے اس سے معلوم ہوا کہ خداوند ہفت پیکر سب سے بڑے ہین لیکن وہ بڑے بے ادب ہین جو اُنسے لڑتے ہین اور بہت سے معاملات عقبیٰ دیکھے اگر اُنکو عرض کرون تو مہینون گذرین گنہگارون کا جہنم مین جانا عجب تماشا ہے اور بیگناہون کا بہشت مین پہونچنا عجب مزا ہے سب اپنے اپنے مقام پر خوش ہوتے ہین خواص سے یہ باتین ملکہ رعنائے شیرین کلام کر رہی ہین کہ ایک خواص اُدھر گذری جدھر سمک بیٹھا تھا سمک نے اُسکو اپنے قریب بُلایا اور بیہوش کرکے کنارے ڈالدیا آپ اُسکی شکل بنکر محفل مین آبیٹھا جب وہ کنیز باتین کرکے ہٹی تو ملکہ نے آواز دی اری لنسترن سمک کو خوف ہوا تھا کہ ایسا نہو مجھ بھی ہاتھ ہلا دے وہ خواص دور کھڑی تھی حاضر حاضر کہکر دوڑی اسطرح حاضر حاضر کہتی ہوئی آئی کہ ملکہ رعنائے شیرین کلام نے کہا واہ بی لنسترن دور کھڑی رہتی ہو ہمارے قریب نہین آتین کچھ ہمسے باتین کرو ہمارا ابھی دل بحال ہو لنسترن نے سر جھکا لیا کہا واری کیا پوچھتی ہو خداوند ہفت پیکر نے یہ عنایت فرمائی کہ اب مجکو سب نیک و بد حال معلوم ہوتے ہین ملکہ نے کہا تمنے آجتک نہ بیان کیا عیار فرزند حمزہ کا چلا تھا تمنے ذکر کیا تھا کہ عیار چل چکا ہے

پھر تمنے کچھ ذکر نہ کیا کہ وہ عیار کہان گیا ہمارے باغ مین تو نہ آیا یہان آتا تو مزا اُٹھاتا تمنے
اُسدن سے پھر نہ بیان کیا کہ عیار کہان گیا نسترن نے کہا دیکھیے عرض کرتی ہون اب
سماک کے کان کھڑے ہوے صورت اُس کنیز کی دیکھ رہا ہی کہ یہ کنیز کیا کہے چہار جانب دیکھنے
لگی کترا کے قریب سماک کے آئی سماک کا ہاتھ پکڑ کے کہا واری وہ مکار یہ بیٹھا ہی جیسے ہی
کنیز نے ہاتھ پر ہاتھ ڈالا سماک نے لپٹ کر خنجر مارا نسترن کا شکم چاک قصہ پاک کودکر سماک
ایک جانب بھاگا لینا لینا کہکر کنیزین دوڑین سماک کو بھلا کون پاتا ہی لڑ بھڑ کر نکلگیا اب تو
رعنائے شیرین کلام نے اسقدر کوٹ لیا کہا او غضب دیکھو نسترن کو قتل کر گیا اب تو
نگوڑا نہ آنیکا ارادہ کریگا سماک نسترن کو مار کر باہر نکلا اس فکر مین ہی کہ باغ مین پھر جاؤن
حال اپنے آقا کا دریافت کرون ایک کنیز کو پھر بیہوش کیا اُسی کی شکل بنکر باغ مین چلا محلدار نے
پوچھا بوا گل چہرہ کہانسے آتی ہو سماک نے کہا بوا اب تو خوف آتا ہی موئی ہٹی کی نشانی کو
دیکھنے گئی تھی نواسی میری ہی ہین دیکھکر چلی آئی خواہ مخواہ طبیعت کو لگاؤ ہوتا ہی کیون بوا محلدار
عیار نسترن کو مار گیا محلدار نے کہا ایک کنیز پایان لیے بیٹھی تھی اُسنے اُسکو کہا یہی سماک ہی اُسنے
خنجر مار دیا لڑ بھڑ کر نکلگیا ابتک مشہور ہی کہ عیار طرار تھا محلدار سے باتین کر کے اندر باغ کے آیا
ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا بوا گل چہرہ آؤ بیٹھو سماک بیٹھا بیٹھے بیٹھے عرض کی حضور کل شبکو
مین پڑی سو رہی تھی کہ خواب مین خداوند ہفت پیکر تشریف لائے میرے شانے پر ہاتھ رکھا
مین نے ہاتھ جھٹک دیا اور کہا کنارے بیٹھو کچھ دینے لینے آئے ہوا ہی داری قدرت کی
بڑی کرامتین ہین مگر وہی ملنا انکا ناممکن ہی ہمارے کہنے پر کیا موقوف ہی مین حضور کو سناؤن
علم موسیقی کا کمال دیکھئے مین یہ کہکے پایان بجا کے یہ غزل عاشقانہ شروع کی

نظم

خیر تم صبح شب وصل ہو جاتے جاؤ
مر گیا ہون مجھے قم کر کے جلاتے جاؤ

غش مجھے آیا ہی پہلو سے جو تم اُٹھے ہو
زلف مشکین کی ذرا بو تو سنگھاتے جاؤ

قبر عاشق سے صدا آئی چلا جب وہ مسیح
میرا مردہ ہی پڑا اسکو جلاتے جاؤ

دید بازی مین ہو غیرونسے بہت تم مشغول
ہمسے بھی آج ذرا آنکھ لڑاتے جاؤ

دست گستاخ مرے وصل مین بڑھتے جاتے ہین
ہی مزا آگا لیان تم مجکو سناتے جاؤ

ہی جو گھر سے مرے جانیکا ارادہ ای یار
ہاتھ سے اپنے مجھے زہر کھلاتے جاؤ

کاندھا دینا اگر ای یار نہین ہی منظور
ایک ٹھوکر ہی جنازے کو لگاتے جاؤ

تمسے کہتا ہون کہ پچھتاؤ گے ای حضرت دل
اُس ستمگر سے محبت نہ بڑھاتے جاؤ

دل مرا تیر مژہ سے جو کیا ہی زخمی
ہاتھ تلوار کا بھی مجھپہ لگاتے جاؤ

آج اگر ہار پہنکر ادھر آنکلے ہو
قبر عاشق پہ بھی وو پھول چڑھاتے جاؤ

قتل کرتے ہو اگر مُنھ نہ پھراؤ صاحب
اپنی صورت بھی تو عاشق کو دکھاتے جاؤ

ذبح کرتے ہو تو راحت کا ذرا دھیان رہے
میرے سینے کو نہ زانو سے دباتے جاؤ

اک نہ اک روز عوض اسکا ملیگا سطوت
یار جو ناز کرے دلسے اُٹھاتے جاؤ

اس رنگ مین سمک نے یہ غزل گائی کہ ملکہ رعنائے شیرین کلام نے قریب بلاکر موتیونکا ہار اپنے گلے سے اُتار کر گل چہرہ نقلی کے گلے مین ڈالدیا سمک نے جھک کر سلام کیا دست بستہ ملکہ سے عرض کی آج شب کو صحبت آراستہ ہو کنیز گائے پھر لطف حاصل ہو رعنا نے کہا تمھین اختیار ہی تمھاری خوشی پر موقوف ہی طریقہ صحبت کا تیار کر رکھو جسطرح تم کہتی ہو یہی ہو گا یہ کہکے خاموش ہو کر ملیٹھی تھی کہ سمک نے بڑھکر عرض کی اگر ممکن ہو سکے تو کنیز نگار کھیے کنجی میخانے کی مجھے دیجیے ملکہ کو گانا ایسا پسند آیا تھا کہ کنجی دیدی سمک کنجی لیکر میخانے مین آیا پکار کر آواز دی آج ہم ساقی ہوتے ہیں کوئی باقی نہ رہجائے سب لوگ دوڑ دوڑ کر آنے لگے شراب لیجانے لگے دو گھڑی رات گئے تاک شراب سبکو تقسیم کی چالیس گلابیان درست کر کے صحبت مین لایا تھوڑے ہی عرصے مین سب کو شراب پلائی ایک جام بھر کر رعنا کو بھی دیا رعنا نے بھی جام لیکر بے اندیشۂ انجام پی لیا نشے مین کہا بوا کوئی غزل گاؤ سمک نے کہا حضور خدا نہ کرے کوئی عارضہ آنکھون پر آوے دل گھبراتا ہی کلیجہ مُنھ کو آتا ہی بڑے بڑے عقیل و فہیم معاملے مین ان عوارض کے پھنس گئے یہ باتین کر کے سمک نے اور ایک غزل گائی تعریفین جو ہونے لگین سمک جھک جھک کر سب کو سلام کرتا ہی عرض کرتا ہی یہ عنایت خداوند ہفت پیکر ہی کہ ایسا کمال مجکو دیدیا میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ پسر حمزہ کو بلوائیے نشے مین قتل کیجیے رعنا نے کہا ای بوا کیونکر قتل کرون جب اُس ظالم کا ذکر آتا ہی

قلب تھرا رہا ہی جی چاہتا ہی اُسکا ہاتھ پکڑ کے کہین نکلجاؤن تو راحت پاؤن سمک نے کہا حضور دشمن خداوند ہفت پیکر ہی اُسکا قتل ہی ہونا بہتر ہی رعنائے شیرین کلام نے گھبار رستم کو لاؤ چار جشنین دوڑ ین بیرون باغ سے علشاہ کو لیکر آئین سامنے بٹھا دیا اپنے مقام سے ملکہ رعنائے شیرین کلام اُٹھی کہتی ہوئی او ظالم تیرے واسطے جان دینا گوارا ہی تو دیسے پیارا ہی شربت وصل سے سیراب کر برائے خداوند ہفت پیکر رستم نے کہا او ملعونہ تیری صورت اصلی دیکھ چکا علاوہ صورت کے چارسی برس کا سن بتاتی ہی پھر کمسن بنتی ہی رعنا بیٹھی رو یا کی کسی بات کا جواب نہین دیتی اب سمک نے گت شروع کردی غزل گائی ٹھمریان گائین جب دیکھا کہ رعنا خوش ہوئی جام لبریز کر کے سر پر رکھا ٹھوکرین لیتی ہوئی سامنے آئی کیا مجال تھی کہ قطرہ شراب کا گرے کنیزونسے اشارہ کیا تم بھی پیو کنیزین بھی پینے لگین کسی ذی حیات کو باقی نہ چھوڑا سب کو شراب پلائی رعنا سے آنکھ ملا کر دو شعر گائے رعنا یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھی کہ ای بوا تیرے گانے کو قدرت سُننے تشریف لائے ہین یہ کہکے رعنا چلی تھی کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے گری کنیزین لیٹا لیٹا کہکے ملین وہ بھی بیہوش ہوئین سمک یلداقی نیمچہ کھینچکر اُٹھا رستم ہان ہان کرتے رہے سمک کو ثابت تھا کہ رعنا ساحرہ ہی پہلے اُسی کو خنجر مارا رعنا کا مرنا کہ رستم مین جالا کی آئی تیغکپیان ٹیک کر اُٹھے لیکن رعنا جو مری ایک ابر گھر کر آسمان پر آیا برسنے لگا جسپر قطرہ پڑا وہ ہوشیار ہوکے اُٹھا سمک و رستم کو گھیر الگوئے ترنج و نارنج لیکر کنیزین چلین چاہتی ہین کہ خوب سحر کرین جلاکے خاک کردین اب تو سمک گھبرایا دعائین مانگنے لگا رستم نے بھی ہاتھ اُٹھا دیے کہا ای خالق لیل و نہار اب تو مالک و مختار ہی اس آفت سے بچالے اِن جادوگرنیون نے گھیرا ہی نظم

تمام خلق بہ تو راغب و تو ئی مرغوب — زمانہ طالب و ذات مبارکت مطلوب
کردار دای شہ خوبان بجز تو چہرۂ خوب — جمال و حسنِ دل آویز و فکر خوش اسلوب
گہے بہ زیرِ نظر آئی و گہے بالا — گہے بہ مشرق و مغرب گہے شمال و جنوب
فروغ نورِ تو آیہ زہر بس پردہ — توئی حجاب توئی حاجب و توئی محجوب
بہ نورِ عقل تو دیوانہ راکنی عاقل — بجذب عشق کنی اہل عقل را مجذوب

جہان سوار و پیادہ رکاب دار تواند	عنان بدست تو دارند راکب و مرکوب
بخلق مالک و مملوک ہر دو ملک تواند	مطیع و حاکم و محکوم غالب و مغلوب
چرا قبول خلایق نہ گردد این دیوان	کہ ہست دفتر توحید ہند یا مکتوب

بیقرار ہو کر جوان دونون نے دعا کی آسمان سے بجلی گرنے لگی چار چار کے سر اُڑ گئے کسیکا ہاتھ کٹا کسیکا مُنھ کٹا نعرہ ہوا منم ملکہ رنگین ادا کنیزون نے پکار کر آواز دی ای ملکہ عالم اس عیّار نے ملکہ رعنائے شیرین کلام کو مارا دیکھیے وہ لاشہ تڑپ رہا ہے رنگین ادا نے مُنھ پھیر لیا کہا او نا لائق کیا بکتی ہو اب تو رعنا قتل ہوئی اِس شیر کو بچانا چاہیے یہ کہکے دو تین گولے ایسے مارے کہ سب کے سر پھٹے کچھ بھاگین کچھ الامان الامان کر رہی ہین کچھ قتل ہوئین کچھ مطیع اسلام ہوئین اب رستم آ کر اُس باغ مین اُترے اور لشکر بھی آگیا بیرون باغ لشکر اُترا رنگین ادا رستم کو لیکر بارہ دری مین آکر بیٹھین دورۂ جام چلنے لگا رات بھر صحبت عیش و نشاط قایم رہی صبح کو رستم باہر باغ کے نکلے رنگین ادا ساتھ ساتھ ہین کہا ای رنگین ادا ایسا کام کرو کہ ہمکو تا بہ طلسم ہفت پیکر پہونچا دو رنگین ادا نے عرض کی تا بہ طلسم ہفت پیکر پہونچنے مین ہزارہا بندگان خدا کی خونریزی ہوگی معرکے عظیم پڑینگے رستم کی آنکھون سے اشک حسرت ٹپک پڑے فرمایا ای رنگین ادا جو کچھ ہو مین تا بہ طلسم ہفت پیکر پہونچا دو ایسا نہ ہو کہ ہمارے فرزند پر کوئی افتاد پڑے ہفت پیکر کو سجدہ کیا ہو رنگین ادا سے یہ باتین کر رہے ہین اور رنگین ادا سب کچھ سمجھا رہی ہین مگر یہ اپنی کہے جاتے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی علمشاہ ہاتھ پکڑے ہوئے رنگین ادا کا دیکھنے لگے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا دیکھا آگے آگے ایک پہلوان گینڈے پر سوار رفیق و شفیق گھیرے ہوئے چوبیس علمدار علمونکو جلوہ دیتے ہوئے نشان چوبیس ہزار فوج کا ظاہر ہوا لیکن کرگدن سوار مغرور معلوم ہوتا ہے ساتھ والونسے بات نہین کرتا چپ چلا آتا ہے کئی جادوگر بھی ساتھ ہین یہانسے بڑھکر ہرکارون نے پوچھا معلوم ہوا اغلاق کوہ شکن پہلوان کا نام ہے اور کئی پہلوان بھی ساتھ ہین زنجیر ونسے کمر باندھے ہوئے ٹہل رہے ہین معلوم ہوا کہ اب کوہ خاراشکن سے آتا ہے آج کوہ خاراشکن پر ہفت پیکر کا جلوس ہے وہین اُسکو خبر معلوم ہوئی

قتل ملکہ رعنا سے شیرین کلام کی اس پہلوان کے نام حکم ہوا کہ جاکر پسر حمزہ کی مشکیں باندھکر لاؤ ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے سامنے رستم کے آئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی رستم نے کہا خدا مالک ہی ہرکاروں نے تمام کیفیت عرض کی بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی کلام بہت کم کرتا ہی اپنے زور بازو پر بڑا نازہی رستم نے کہا خدا مالک ہی سمجھا جائیگا یہ کہکے رستم بیٹھے چاہتے ہین بارگاہ مین بیٹھین کہ صدائے طبل جنگی کان مین آئی علمشاہ نے سر اُٹھایا فرمایا دریافت توکرو کہ یہ نقارہ کیسا بجا ہی افسر لشکر کا کیا ارادہ ہی سمک نے عرض کی ہمارے ہرکارے ہر وقت لشکر دشمن مین رہتے ہین جو کچھ ہوگا وہ ضرور آکر خبر دینگے یہ باتین تھین کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے بعد دعا کے عرض کی اغلاق کوہ شکن نے طبل جنگی بجوا دیا کل اُسکا ارادہ ہی کہ معرکہ آرائے نبرد ہوآتش کین و عناد و فساد کو دوبالا کرے علمشاہ نے حکم دیا کہ ای مہتر والا گہر کہدو ہمارے لشکر مین بھی بہ فضل ایزدی طبل جنگی بجے جیسا کچھ نقاش ازل و کاتب قسمت نے ہماری تقدیر مین ترقیم کیا ہی وہی پیش آئی ہی سمک نے جاکر طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات تیاری ہوئی جس وقت کہ سامری آفتاب ہو مخانہ چرخ چہارم پوجا پاٹ کرکے نکلا جھولی ضیا کی گلے مین اسباب سحر شعاع ساتھ ساتھ میدان چرخ زبرجدی مین آکر ٹھہرا اغلاق کوہ شکن پوجا پاٹ کرکے اُٹھا مسلح ہوا میدان کارزار مین آیا صفین جمنے لگین اِدھر سے رستم فوج کو ساتھ لیکر سوار ہو میدان مین آئے دیکھا اغلاق کی صفین جمی ہوئی ہین آمادہ کھڑا ہی رستم نے صف بندی کا حکم دیا صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کرکا کہکر ہٹے کہ اغلاق نے گینڈا نکالا میدان مین آکر سلحشوری دکھائی بعد اُسکے آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے یہ جو آواز دی آلاگرد فرنگی نے مرکب نکالا سامنے رستم کے آیا عرض کی اجازت میدان ملے علمشاہ نے کہا ای آلاگرد میرا ارادہ ہی کہ مین خود نکلون کہ جنگ کو طول نہ ہو مین اپنے کو جلد طلسم ہفت پیکر مین پہونچاؤن آلاگرد نے عرض کی اب تو غلام گھوڑا نکال چکا اب اجازت ملے علمشاہ نے اجازت دی آلاگرد تگاورزن ہوئے آپسمین نیزہ چلنے لگا دو گھڑی کامل نیزہ چلا آلاگرد نے چاہا نیزہ نکالدون گانٹھ کے ہاتھ مارا دونون نیزے ٹوٹے

غلاق نے قبضے پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا آلاگرد نے مرکب بڑھایا منظور تھا کہ باڑھ بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدون گھوڑے نے سکندری کھائی گردہ سپر کا سر سے ہٹا اغلاق کا وار چلگیا سر آلاگرد کا زخمی ہوا اُسنے چاہا سر کاٹ لون رستم کو تاب نہ رہی وہین سے نعرہ کیا خبردار کیا کرتا ہی ہاتھ نہ اُٹھانا یہ کہکے مرکب ڈالدیا اتنی جلدی گھوڑے کو بڑھایا کہ ہاتھ اُسکا اُٹھا ہی رہا کہ رستم نے آلاگرد فرنگی کو پشت پر لیا اور سینہ سپر کیا اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے تیغہ کپتیان پر روکا اُنجھا ویسے ہاتھ نکالکر خبردار کہکے ہاتھ ماردیا اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ کپتیان دست زبردست رستم نوجوان اب جو تلوار پڑی سپر کے دو ٹکڑے کیے گویا ابر تیرہ و تار سے بجلی کڑکڑا کے خود سر پر گری تا دو ابرو کاٹا اُسنے داستانہ مارا تلوار سر سے نکلی گینڈے کی گردن قلم ہوئی اغلاق گینڈے سے کودا اہالی فوج نے گریبان پھاڑ ڈالے رستم پر آپڑے ادھر سے آلاگرد و بالاگرد فوج لیکر جا پڑے دونون لشکر ملگئے تلوار چلنے لگی اغلاق نے جو رستم کی زبردستی دیکھی ایک نخل کے سائے مین آیا پکارکر آواز دی یا خداوند ہفت پیکر غلام کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچائیے اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہون کہ سب افسرونکو چُن چُن کے اُسنے مارا جو مقابلے مین گیا وہ مارا گیا یہ باتین ویسے کرتا ہوا خود اُتارکر ہاتھ پر لیا بلک بلک کے دعا مانگ رہا ہی رستم لڑ رہے ہین کہ ایک جھونکا ہوا کا چلا غبار بلند ہو سمک یہ علامت دیکھکر بھاگا ایک غار مین آکر چھپا تھوڑے عرصے مین دیکھا اپنے لشکر کا نشان نہین معلوم ہوتا ہی لشکر رستم ندارد چند لاشے پڑے ہین کتنے خیمے اُڑتے پھرتے ہین سمک حیران ہوا یہ کیا معرکہ ہوا غلمشاہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک قیدخانہ مین پایا حیران ہوے کہ ای رستم تمھین یہان کون پہونچا گیا لشکر والے کیا ہوے اس سوچ مین بیٹھے تھے کہ دروازہ اُسی مکان کا کھلا دیکھا چار زنگی سیہ فام بدانجام اندر مکان کے آئے کہا ای جوان خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کر ورنہ بہت صدمے اُٹھائیگا رستم نے کہا ہم ہفت پیکر پر لعنت کرتے ہین زنگیون نے پیٹ لیا اور پکارکر آواز دی یا خداوند ہفت پیکر یہ بندہ منصوب بہ نسبت آپ کے یہ کلمہ سخت کہتا ہی کہ ایک دنناتا ہوا زمین آسمان کانپنے لگے اندھیرے کی ترقی ہوئی کان مین

رستم کے آواز آئی او پسر حمزہ اب صدمات اُٹھائیگا تھوڑی دیر کے بعد اندھیرا موقوف ہوا جب
روشنی ہوئی وہی چارون زنگی پھر قید خانے مین علمشاہ کے پاس آئے پھر وہی گفتگو کی رستم
نے کہا مین پھر وہی لعنت کرتا ہون دوبارہ پھر دنّا ہوا زمین کانپی کچھ آوازہا دہو کی آئی
اور ایک صدا کان مین آئی او پسر حمزہ پیدا کرنے والے کا اعتقاد نہین کرتا ایسا نہ ہو قدرت
زمین کو حکم دین زمین تجکو نگلجائے سب چیزین بنائی ہوئی قدرت کی ہین جسکو جو حکم دین وہ
بجا لائے علمشاہ نے اپنے کو دوسرے مکان مین پایا تیسرے دن جو زنگی آئے زنگیون نے
وہی سوال ہفت پیکر پرستی کا کیا علمشاہ نے ہتھکڑی ماری کہ زنگی کا سر پھٹ گیا زنگی کا مرکر
گرنا کہ ایک ہنگامہ ہوگیا سامنے کا باغ جلنے لگا بارہ دری مین آگ لگ گئی مگر رستم دیکھتے
ہین کہ گرد آگ جل رہی ہی میرے جسم پر آگ کی تاثیر نہین علمشاہ حیران کہ یہ کیا معرکہ ہی آگ
جسم پر تاثیر نہین کرتی باہر آگ جل رہی ہی نخل جل جلکر خاک ہوے پھول بھی جل رہے ہین
جب غنچے چٹکتے ہین اُن سے آواز الاامان آتی ہی کبھی پھول صدا دیتے ہین ایسے ظالم کا قدم آیا
کہ ہمکو جلا کر خاک کیا اس باغ پر خزان آئی گلچین بدعنت نے یہ صورت دکھائی یہ آواز سنکر اور
زیادہ رستم بیقرار ہوے گھبراکر آواز دی ای باغبان قضا و قدر اگر ہمارے کلیجے مین سوراخ
ہو جائے تو بھی تیرے ہی اعتقاد کو یاد رکھین تیری مرحمت کو دل مین چھپایا ہی زرگل شکم غنچہ
مین جسطرح مخفی ہوتا ہی تیری عنایت بے نہایت کو فضل و کرم تیرا جانتے ہین تیرے بندے
تجکو خوب پہچانتے ہین مگر ای معبود اس آفت سے بچالے یہ کیا بلا نازل ہوئی کہ جس سے
رہائی غیر ممکن معلوم ہوتی ہی کہ وہ تین زنگی پھر پیدا ہوے ایک نے اُنمین سے بڑھکر کہا ای شہزادے
اب بھی خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کیجیے دوسرے کو بھی ہتھکڑی ماری اُسکا بھی سر پھٹ گیا اسکے
مرتے ہی ابر تیرہ و تار گھر کر آیا اور پانی برسنے لگا تمام آگ بجھ گئی وہ پانی کی طغیانی ہی کہ پناہ
پانی مشکل ہی کیونکر آبرو بچیگی یہ پانی کیونکر دفع ہوگا دو گھنٹے کامل مینھ برسا دونون زنگی
سامنے پھر آئے کہا ای شہزادے خداوند ہفت پیکر کو سجدہ کیجیے اُنسے بہتر کوئی خداوند نہین
اگر اُنکو سجدہ کروگے بڑے فائدے پاؤگے امیر ہو جاؤگے پھر وہی رستم نے ہتھکڑی مار دی
چار زنگی اسیطرح مارے گئے ہر مرتبہ آفت برپا ہوئی جب آفت آتی ہی مینھ برسا یا آگ لگی جان بچنا .

دشوار ہوتا ہی جب چارون زنگی مار گئے روشنی ہوئی ہتھکریان بیڑیان خود بخود کٹکر گرین رستم قید خانے سے نکلے دیکھا ایک شخص گینڈے پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا اسی طرف آتا ہی خیال کرکے رستم نے دیکھا غلاق کوہ شکن گینڈے کو بڑھاے ہوے للکارتا ہوا آتا ہی او جوان کہان جائیگا اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا رستم حیران کہ میرا گھوڑا کیا ہوا دیکھا سامنے آتا ہی معلوم ہوتا ہی گھوڑا کسیکو گرا کر آیا ہی زین وغیرہ مین خاک لگی ہوئی ہی مگر علمشاہ کو مرکب غنیمت ہوگیا جست کرکے پشت مرکب پر سوار ہوے آواز دی او ملعون آ نیزہ بازی ہونے لگی علمشاہ نے تھوڑی دیر کے بعد نیزہ نکالا بعد نیزے کے نوبت تلوار کی آئی اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا جب تلوار اُسکی قریب سر کے چمکی علمشاہ نے ہتھکٹی کا ہاتھ مارا کہ داہنا ہاتھ مع تلوار اُڑ گیا زمین پر گرا اب گینڈے کو اُسنے بھگایا انھون نے گھوڑا اُسکے پیچھے دوڑایا آخر وہ ٹھہرا کے گر پڑا اوپر سے علمشاہ نے تیر مارا سینے کو توڑکر پار گذرا قتل ہونا اُس شخص کا کہ ایک ہنگامہ ہوگیا تمام صحرا مین غل ہی کہ پہلوان دوران گرشاسپ جہان کو پسر حمزہ نے مارا خداوند ہفت پیکر اُسے سمجھینگے ہر طرف سے یہی آواز آتی ہی اب ایک طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی رستم نے دیکھا کہ ہمارا لشکر اُفتان وخیزان آتا ہی راہ مین ایک ایک سے پوچھتے ہوے کہ ہمارے آقا کو کہین دیکھا ہی علمشاہ نے آواز دی ای آلا گرو اس مکار کو مارا وہ لاشہ پڑا ہی خدا نے فضل کیا کہ لشکر والے آگر ہو پہنچے سردارون نے رستم سے ایک ایک سے بغلگیر ہوے آگے آگے آپ پیچھے پیچھے لشکر کو لیکر بر سر منزل ہوے پہر دن رہے ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچے وہان دیکھا نخل سرسبز وشاداب عندلیبان خوشنوا پہلوے گل مین بیتاب ہر طرف آمد بہار کے سامان عندلیبان خوش ادا کی اٹکھیلیان کوئی عندلیب بیقرار ہوکر پہلوے گل مین پھول کر بیٹھی ہی جہان خیال آگیا زمزمہ سرائی مین حال دل سنانے لگی کبھی روتی ہی عجب عجب سامان اُس صحرا مین ہو رہے ہین رستم یہ حالات دیکھکر نہایت پریشان ہوے گھوڑے سے اُترے داخل بارگاہ ہوے مصاحب ورفیق سب آکر بیٹھے سمک سے کہا کہ ملکہ رنگین ادا سے دریافت کرو کہ سرحد کوہ ہفت رنگ مین کب پہونچینگے یہ ذکر تھا کہ ملکہ رنگین ادا بھی دربار مین آئین سلام کرکے بیٹھین علمشاہ

نے کہا کیون ملکۂ عالم یہ مقام سرحد کوہ ہفت رنگ نہین ہی رنگین ادا نے کہا ای شہریار سرحد کوہ ہفت رنگ دور ہی علمشاہ نے کہا ای رنگین ادا کوئی راستہ جلدی کا پیدا کرو رنگین ادا نے عرض کی لونڈی فکر کر رہی ہی آیندہ خدا کو اختیار ہی مین نے کچھ فوج ساحران کو بلایا ہی اُسمین ایک نازنین ہی نہایت حسین وجمیل سحر وساحری مین طاق شہرۂ آفاق یہ باتین ہو رہی تھین چار گھڑی دن پچھلا باقی ہی کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا آگے آگے ایک طائر کلان پشت پر کئی ہزار طائر منقارون مین کوئی شی سرخ ہی ثابت نہین ہوتا کیا ہی وہ طائر آکر درختون پر بیٹھے زمزمہ سرائی کرنے لگے رستم کھڑے سن رہے ہین طائرونکی زمزمہ سرائی رعنائی زیبائی کہ ایک جھونکا ہوا سے سرد کا چلا دہ برودت ہوا مین تھی لاکھ چاہا رنگین نہ روک سکے آخر آنکھ بند ہو گئی اب جو آنکھ کھولکر دیکھا ایک بارگاہ زربفتی استادہ ہی لشکر ساحرونکا اُترا ہوا اژدہے پھر رہے ہین لشکر کو دیکھکر علمشاہ حیران ہو گئے رنگین ادا سے پوچھا یہ لشکر کہانسے آیا کہا حضور یہ صحرا کی مالک ہی راہ سحر وساحری کی سالک ہی کبھی ظاہر نہین ہوتی آج جو اپنے کو ظاہر کیا ہی تو کچھ فساد عظیم برپا ہوگا علمشاہ نے سمک سے کہا ذرا خبر تو لاؤ سمک بصورت ضعیفہ لشکر ساحران مین آیا دریافت کیا معلوم ہوا عندلیب جادو کا لشکر ہی مسند پر بیٹھی سحر تیار کر رہی ہی کنیزون کو حکم دیا طبل جنگی بجے اُسیوقت طبل جنگی پر چوب پڑی سمک نے آکر رستم کو خبر دی یہان بھی نقارے پر چوب پڑی رنگین ادا سے جو رستم نے حال دریافت کیا رنگین ادا نے عرض کی حضور یہ بلاے روزگار ہی جان بچنا دشوار ہی علمشاہ نے طرف سمک کے دیکھا سمک نے کہا غلام جاتا ہی لشکر عندلیب مین سمک بصورت مبدل آیا پھرتا پھرتا بارگاہ مین عندلیب جادو کی پہونچا آواز آئی ارے کون آتا ہی سمک نے چہار جانب دیکھا کوئی کہنے والا نہ معلوم ہوا آگے عندلیب کو سلام کیا خدمتگار کی شکل بنکر آیا ہی ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا عندلیب نے پوچھا کیا کچھ کام ہی کہا حضور ایک بڑی بات عرض کرنا ہی ذرا حضور تخلیے مین تشریف لیچلین عندلیب اپنے مقام سے اُٹھی اور خدمتگار کے ساتھ تخلیے مین آئی خدمتگار نے عرض کی حضور نے سُنا کہ پسر حمزہ کے ساتھ کون کون ہی رنگین ادا بھی ساتھ ہین رنگین ادا بلاے روزگار ہی عندلیب نے کہا اُسکی کیا

حقیقت ہی ایک سحر مین بھاگتی پھریگی خدمتگار نے باتین کرتے کرتے خاصدان سے گلوری
نکالی کہا حضور نوش فرمائیے عندلیب نے گلوری لیکر کھائی لڑکھڑا کے گری بیہوش ہوئی
سمک نے زبان مین سوزن دی چادر کمر سے کھولی عندلیب کا پشتارہ باندھا سر چاک
کرکے لے بھاگا آتے آتے لشکر مین آیا جس خیمے مین رنگین ادا تھین اُس خیمے مین پہونچا
علمشاہ نے بھی خبر سُنی کہ سمک کسیکا پشتارہ لایا ہی ٹہلتے ٹہلتے بارگاہ رنگین ادا مین آئے
رنگین ادا واسطے تعظیم کے اپنے مقام سے اُٹھی علمشاہ کو لاکر مسند پر بٹھایا پوچھا سمک
کسکا پشتارہ لائے عرض کی افسر لشکر کو لایا علمشاہ نے کہا کھولو اب جو پشتارہ کھولا دیکھا
پشتارہ بالکل خالی ہی سمک سر جھکا کے شرمایا رنگین ادا نے کہا مہتر صاحب شرماؤ نہین
مین نے عرض کیا تھا کہ بڑے شعبدے اسکے قبضے مین ہین پشتارے سے غائب ہوگئی سمک
نے کہا مین پھر جاتا ہون رنگین ادا نے کہا ای فرزند خواجہ تمھاری کوئی تدبیر کارگر نہوگی
سمک بھاگا بصورت مبدل لشکر عندلیب مین آیا قریب بارگاہ کے پہونچا گانیکی آواز
سُنی رنگ دروغن عیاری کا لگا کر بازار مین پہونچا ایک نازنین گائن کو بیہوش کیا اُسکی
شکل بنکر سازندونکو ساتھ لیا لشکر مین سرداروں سے پھکڑ لڑتا ہوا ایک ایک کو جواب دیتا
ہوا بارگاہ عندلیب مین آیا اس فکر مین کھڑا ہی کہ گاؤن اور شراب پلا کر بیہوش کرون کوئی
تو مطلب نکلے اس حیرانی مین کھڑا سوچ رہا ہی کہ عندلیب نے پکارا اری غنچہ دہن اسنے
کچھ جواب نہ دیا ملکہ نے ایک کنیز کو اشارہ کیا اُس کنیز نے اُٹھکر ہاتھ سمک کا پکڑ لیا کہا اری
بہری دیکھ تو ملکۂ عالم کیا فرماتی ہین اب سمک سامنے ملکہ عندلیب کے آیا دست بستہ
عرض کی کیا ارشاد ہوتا ہی عندلیب نے کہا غنچہ دہن تم اسوقت کس سوچ مین ہو کہا
ہماری لشکر مسلمانان کا خیال ہی سُنا ہی بڑے بڑے عیار ہین ہزارون جادوگرونکو مارا جس
اقلیم مین یہ لوگ گئے وہ ملک تباہ ہوا عندلیب نے کہا ای غنچہ دہن یہ تو ظاہر ہی کہ یہ
لوگ لڑتے بھڑتے تا بہ کوہ ہفت پیکر پہونچینگے لیکن ہم لوگون کے ہاتھ سے بڑے
صدمے اُٹھائینگے چنانچہ کل شب کو مین صحبت مین کاہن کی گئی تو کاہن کو پریشان دیکھا مینے
پوچھا کہ ای عجائب نگار کیسا مزاج ہی کیون اداس بیٹھے ہو اتنا میرا پوچھنا کہ وہ رونے

لگا کہا اے ملکۂ عالم مجکو بڑا خیال ہے کہ عمر طلسم ہفت پیکر تمام ہوئی طلسم کشا چل چکا آج ہی کی تاریخ بیان کی تھی کہ اُدھر سے طلسم کشاے اصلی کا گذر ہوگا مین تو جانتی ہون کہ یہی اصلی طلسم کشا ہے مین فکر کیا چاہتی ہون صورت پران لوگون کی رعب و دبدبہ سطوت وصولت ظاہر ہے میرا ارادہ ہے کہ مین طلسم کشا کو گرفتار کر کے روانہ کرون اسیواسطے مین نے لشکر اپنا ظاہر کر دیا کہ مقابلہ پسر حمزہ سے پڑے غنچہ دہن نے عرض کی واری اب شراب کا بھی چرچا ہو کل اختیار باقی ہے جو مزاج مین آئے وہ کیجیے گا عندلیب نے اشارہ کیا جو ہماری غنچہ دہن کہتی ہے وہی ہونا چاہیے یہ کہکے عندلیب مسند پر بیٹھی گرد کنیزین آکر اپنے اپنے مقام پر کھڑی ہوئین غنچہ دہن سامنے آ بیٹھی کہا واری کلید میخانہ مجکو دیجیے کہ مین شراب تقسیم کرون عندلیب نے ازاربند سے کنجی کھولکر دیدی غنچہ دہن میخانے مین آئی سب شراب کو خراب کر کے تقسیم کرنے لگی کنیزین دوڑین یہ کہتی ہوئین کہ بی غنچہ دہن ساقی ہین کوئی باقی نہ رہیگا ہر شخص حاضر ہو کوئی تپلہ اُٹھا لیگئی کسینے گلابی اُٹھائی کوئی پکار کے کہتی ہے بوا ایک بوتل ہمکو دینا غنچہ دہن اشارہ کرتی ہے کہ آؤ لیجاؤ شراب خانے مین بڑا ہلڑ ہو رہا ہے شراب سبکو تقسیم کر کے چالیس گلابیان کنٹر الماس نگار کی اُن مین مے ارغوانی بھر کے کاندھے پر رکھین صحبت مین لیکر آئی کشتی کو رکھا سازندونکو بلایا سازندے حاضر تھے کہا ارے درست کرو ساز ملاؤ اُنھون نے کہا ساز تیار ہے غنچہ دہن نے عندلیب کے سُنانے کو یہ غزل عاشقانہ شروع کی ؎

نظم

لکھا نصیب کا کیا نامہ بر شتاب آیا
جواب نامہ مرے بعد یہ جواب آیا

گئی جو طفلی تو پھر عالم شباب آیا
گیا شباب تو اب موسم خضاب آیا

مین شوق وصل مین کیا رئیل پر شتاب آیا
کہ صبح مسند مین تھا شام منزل پہ آیا

ہوا جب اہل زمانہ کی طینتو مین فرق
سمجھ گیا کہ بس اب وقت انقلاب آیا

نہین وہ کعبے کی ہو دید حشر پہ موقوف
جو کوئی یا وہین پہونچا وہ کامیاب آیا

چلے براق پہ احمدؐ تو سدرے پر جبرئیلؑ
کمال شوق سے تھامے ہوے رکاب آیا

کٹا تھا روز مصیبت خدا خدا کر کے
یہ رات آئی کہ سر پہ مرے عذاب آیا

اُتارو جوڑا کھلے بند ون شوق سے سوؤ
جمال یار لڑکپن مین آفت جان ہی
جواب صاف نکیرین کو مین کیا دونگا
کہان ہی دلکو عبث ڈھونڈھتے ہو پہلو مین
کسیکی تیغ تغافل کا مین وہ کشتہ ہون
نظر پڑی نہ مری رعب حسن سے رخ پر
گیا بہشت مین عصیان بحیساب ہے مین
ہمیشہ صورت انجم کھلی رہین آنکھین
ہوا یقین کہ زمین پر ہی آج چاند گہن
رہے جو دیدۂ گریان سے اپنے اشک رواں
بنا بصورت لیلی بصورت تصویر
وہ زود رنج ہی اُسکو نہ چھیڑ نا رعنا

شب وصال مین کیون آپکو حجاب آیا
کوئین جھکائیگا یوسف اگر شباب آیا
نہ اُسکے پاس سے گر نامہ بر جواب آیا
تمھارے کوچے مین مدتسے اُسکو داب آیا
نہ جاگا نیز پہ سو بار آفتاب آیا
اگرچہ سامنے میرے وہ بے نقاب آیا
خدا نہ حشر کے دن بر سر حساب آیا
فراق یار مین کس رات مجکو خواب آیا
وہ ماہ چہرے پہ جب ڈالکے نقاب آیا
گمان ہوا کہ برستا ہوا سحاب آیا
کبھی جو قیس کی آنکھون مین شبکو خواب آیا
ملے گے ہاتھ اگر بر سر عتاب آیا

سمک نے اس رنگ مین یہ غزل گائی کہ عندلیب پھڑک گئی تعریفین کرتی ہی کہ ای غنچہ دہن آج تو گانا تمھارا بڑے زور دن پر ہی سب غنچہ دہن کی تعریفین کر رہی ہین سمک نے عرض کی اب حضور راضی ہونگی کہ شراب کا چرچا شروع کرتی ہون یہ کہکے اُٹھی گت ناچی جام لبریز کرکے سر پر رکھا ٹھوکرین لیتی ہوئی سامنے عندلیب کے سر جھکایا کہا ایسی شاہزادیون کو سر سے شراب پلانا چاہیے کہ کوئی سر سے آگاہ نہ ہو جیسے ہی جام سامنے عندلیب کے آیا عندلیب خود خوش کلام ہی خوش پوشاک خوشرو زیور عمدہ اپنے حسن کا خیال و ماہ عارض کا کمال پکارکر آواز دی کہ غنچہ دہن جلد جلد جام لاؤ سمک نے سر جھکایا عندلیب نے ہاتھ بڑھا کر جام لیا سامنے چمن نرگس کھلا ہوا ہی جیسے ہی عندلیب نے جام لیا نرگس کے پھولون نے آنکھین کھولین لطف چشم معشوق دکھانے لگے عندلیب نے کہا آج چمن نرگس کو کیا خوشی ہی غنچہ دہن نقلی شعر پڑھکے بتاتی جاتی ہی اشارہ کیا کہ حضور بہین عندلیب دہن سے جام لگا کر بے اندیشۂ انجام پی گئی اتنو سمک نے دورہ باندھا تھوڑے

عرصے مین ان سکو پلایا گیا دو چار کنیزین اور باقی ہین جھک کے جام لبریز کیا شعلہ رخسار
وزیر زادی عندلیب کی جو پہلو مین بیٹھی ہی شراب پلانا غنچہ دہن کا دیکھ رہی ہی شعلہ رخسار
نے جو ہاتھ ہلایا برق چمک کر جام پر لہرائی غنچہ دہن نے جام چھپا لیا یہ نہ سمجھی کہ یہ کیا معرکہ
تھا دوسرا جام جو بھرا طرف سے شعلہ رخسار کے نکلی ناچتی ہوئی تبانی ہوئی شعلہ رخسار نے
پھر ہاتھ ہلایا برق چمک کر گری جام لوٹا شراب شعلہ بنکر اڑی ابکی مرتبہ شعلہ رخسار پلٹی
کہا بی غنچہ دہن میرے پاس تو آؤ اب مجھے شک ہوتا ہی سمک پیچھے ہٹا ایک کنیز برابر
کھڑی تھی اُسنے ہاتھ پکڑ کے کہا بی غنچہ دہن سامنے وزیر زادی کے جاؤ سمک نے اُس
کنیز کو خنجر مارا کنیز کا شکم چاک قصہ پاک اندھیرا جو ہوا سمک بھاگا اتبو عندلیب نے بھی
کہا اِسکو گرفتار کر لو کسیکا کلیجہ اتنا نہ ہوا کہ بڑھکر ہاتھ ڈالے سمک جست و خیز کرکے نکلگیا
پوچھا عندلیب نے کہ ارے یہ کون شخص تھا جبسے مین اقلیم ہفت پیکر مین آئی کبھی ایسا اتفاق
میری صحبت مین نہین ہوا ذرا دریافت تو کرو شعلہ رخسار وزیر زادی اپنے مقام سے اُٹھی جھولی
سے کچھ ورق نکالے اُنمین دیکھا کہا داری علمشاہ کا عیار فرزند عمرو خنجر گزار بلاے روزگار
ہی مین ابھی گرفتار کرا لی ہون یہ کہکے آواز دی ای سیہ تاب یہ جو عیار آیا تھا اِسکو لینا
سب نے دیکھا ایک زنگن پہلوے باغ سے نکلی کہا حضور مین ابھی لاتی ہون دیکھون تو
وہ مکار کہان جاتا ہی سمک باغ سے نکلکر جنگل مین پھر رہا ہی چاہتا ہی پھر جاؤن جاکر رنگ
جماؤن کہ دیکھا ایک زنگن آتی ہی اب سمک صورت اصلی پہ ہی زنگن نے پکار کر آواز دی
میان جانے والے ذرا ٹھہر جاؤ ہم بوجہ شب کے راستہ بھول گئے ہین ہمین راستہ بتا دو
یہ کہتے ہی زنگن قریب آئی کہا وہ دیکھو سامنے آگ جو روشن معلوم ہوتی ہی اُسی گانؤ مین
جاؤنگی بھتیا مجھسے دو چار روپی لیلو لیکن مجکو گانؤن مین پہونچا دو سمک نے اُس زنگن کا
ہاتھ تھاما کہا میرے ساتھ چلو مین گھر تک پہونچا دون زنگن ہنسی کہا میان راہ گیر ہمسے دلگی
کرتے ہو سمک نے کہا دلگی کیا چیز ہی فقط آپ کو گانؤن تک پہونچا دینگے اور چلے آئینگے
اسطرح کی باتین کرتا ہوا چلا راہ مین پوچھا آپ نے محلّے کا نام نہ بتایا زنگن نے ہاتھ اُٹھا کر کہا
وہ سامنے میرا مکان ہی سمک نے کہا دیکھو مین اُسی طرف تمکو لیے چلتا ہون اگر میرے ساتھ

خلاف باتین کروگی تو مین چلا جاؤنگا زنگن نے ایک طمانچہ مارا کہا او نگوڑے ناعیار کیا
سمجھ کے یہان آیا اب کیا زندہ جائیگا یہ کہکے جھولی مین ہاتھ ڈالا چاہا کہ کچھ سحر کرے
سمک نے فوراً حلقہ ہاے کمند زنگن کے گلے مین ڈالدیے جھٹکا مارا گرتے گرتے حباب
مار دیا اب جو کالی زنگن کو دیکھا خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک عندلیب کی ساتھ والیون
نے کہا غضب ہوا سیہ تاب پر کوئی اُفتاد پڑی پلٹ کے آواز دی ارے سیہ تاب تو
قتل ہوئی خوبصورت تو جا کر دیکھ کہ سیہ تاب پر کیا گذری یہ سُنکر وہ کنیز پرواز پیدا کرکے
چلی اُسوقت پہونچی کہ سمک قتل کرکے کپڑے اُتار رہا تھا خوبصورت نے وہین سے
آواز دی او ناعیار کیا کرتا ہی یہ کہکے اشارہ کیا پاؤن زمین نے تھام لیے کنیز زمین پر آئی
کہا کیون نگوڑے تونے اس غریب کو قتل کیا اب نہین کچھ ہو سکتا بھاگ جا یا کچھ عیاری کر
سمک نے کہا حضور ہم غریب عیار بھلا کیا عیاری کرین جب تمھین یہ اختیار ہی کہ تمنے اشارہ کیا
زمین نے پاؤن تھام لیے ہم اپنے مقام سے ہٹ نہین سکتے ہمارا تمھارا کیا مقابلہ تم لوگ
جو کہتے ہو وہ ہی ہوتا ہی جو چاہو سو کرو لیکن قضا تمھاری میرے ہاتھ ہی اس لفظ پر ساحرہ
بہت ہنسی کہا نگوڑے خواہ کچھ ہوسکے یا نہ ہوسکے کہ تو لیا زبان سے سمک نے کہا ملکۂ عالم
ہم تابعدار ہین ہماری کیا مجال ہی کہ آپ کے سامنے زبان ہلا سکین آپ کے جو مزاج مین
آئے وہ کرسکتی ہین اُڑنا بلند ہونا کیا قبضے مین ہی تم لوگون کو کون جواب دے سکتا ہی
سامری و جمشید بڑے خداوند تھے کیا چیز بنا گئے کیا سحر و ساحری سکھا گئے کمزور اور
طاقتوار کو برابر کردیا جو چاہین سو کرین دیکھیے تشریف لاتے ہین اور نئی بات یہ ہی کہ
زمین سے جواہرات نکل رہا ہی خوبصورت پلٹی جیسے منھ پھیرا سمک نے چودہ حلقے
کمند کے مارے ارے کہکے گری سمک نے پانچ حباب مار دیے بیہوش ہوئی بیہوش
ہوتے ہی سمک نے خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک خوبصورت کا مرنا کہ پاؤن زمین نے
چھوڑے چاہا اسکا زیور اتارون کہ دل دھڑکا کود کر سمک بھاگا یہان عندلیب بیٹھی
ہی کہ بیرون نے غل مچایا کیا ظلم کیا ظالم نے خوبصورت کو بھی مارا ارے اُسکا زیور اُتار رہا
ہی بجلیان بالیان لیکر بھاگا ہاے میری مصاحب کہکر عندلیب اُٹھی یہ کہکے چلی

لیکے چلی کہ نگوڑا کہان جائیگا
اُس مقام پر آئی جہان لاش پڑی تھی وہان دیکھا قاتل کو نہ پایا یہ
دوکوس سمک نکلا تھا کہ زمین پر ایک جادوگر بنتا ہوا جاتا تھا سمک نے آواز دی میان
ساحر صاحب کہان سے آتے ہو جیسے ہی وہ ساحر پلٹا سمک نے حلقہ ہائے کمند مارے گرتے
خنجر مار دیا اِدھر تو مرنے کی آواز اُس ساحر کے بلند ہوئی اُدھر عندلیب خوشنوا اُس مقام
پر پہونچی آواز دی او ناعیار آخر موت نے تیرا پیچھا نہ چھوڑا یہان آنکر پھنسا یہ کہکے سحر کیا
زمین نے پائون سمک کے تھامے عندلیب نے اُترتے ہی کمر مین پنجہ دیا لیکر اُڑی
نہین معلوم لیکر کہان گئی یہان جب دو دن گذرے علمشاہ واسطے عیار کے گھبرائے
صحبت مین بیٹھکر ذکر کیا کہ نہین معلوم ہمارے عیار پر کیا گذری کئی دن ہوے کہ ابھی تک
پلٹ کر نہین آیا یہ جو علمشاہ نے فرمایا آلا گرد فرنگی نے عرض کی غلام تلاش کرنے جاتا ہی
اکثر رنگ و روغن غلام کو معلوم ہین صورت بدل سکتا ہون جہان جیسا موقع ہوگا ویسی
تدبیر کرونگا آپ نے ایسا اِسوقت پریشانی سے فرمایا کہ عیار واپس نہین آیا دل غلام
کا ہلگیا غلام تلاش مین جاتا ہی ہرچند سبنے منع کیا آلا گرد نے نہ مانا ایک مرد ضعیف کی صورت
بنکر چلے یہان عندلیب جو لیکر سمک کو آئی اُسی باغ مین پہونچی کنیزین دوڑین عندلیب
نے سمک کو ڈالدیا پکار کر آواز دی اس بچیا مردود نے خوبصورت وسیہ تاب کو مار اراہ مین
غلام میر اقلماق جاتا تھا اُسکو بھی باتون مین لگاکر مارا مین وقت پر پہونچگئی کہ اسکو
گرفتار کیا ورنہ نکل جاتا یہ عیار بلاے روزگار ہی عورتون مین عورت مردون مین مرد بنکے
قیامتین برپا کرتا ہی انکا کون سامنا کرے کنیزین دوڑین سمک کے گرد آگئین سینے
کہا کیون پٹی قضا آچکے دن تھی دو کنیزین اور ایک غلام کو مار اتب جاکر نگوڑا دستیاب
ہوا قریب کنیزون کے آکر عندلیب نے کہا او ناعیار اب اطاعت کو کیا کہتا ہے سمک نے
جواب دیا ملکۂ عالم مین تو جان و مال سے موجود ہون مجھے بتائیے مین ہفت پیکر کا کلمہ
پڑھون عندلیب نے کہا مین تجکو پاس حاکم وقت کے لیچلون اُسے اختیار ہی سفارش
مین بھی کرونگی اگر مانے گا بہتر نہ مانے گا کہنے والا مجبور و ناچار ہی او عیار مجھے اب بھی تجھسے
محبت ہی اور تیری بہتری چاہتی ہون یہ جو عندلیب نے کہا سمک دعائین دینے لگا کہا

حضور جو میرے واسطے مناسب جانیں وہ کریں خواہ قتل کریں خواہ بخشیں عندلیب نے کنیزون سے اشارہ کیا اسکو اُٹھا کر یہانسے قصر رفعت مین لیچلو شہنشاہ گردون بارگاہ اگر ہفت جوش جادو تشریف لائینگے وہ جیسا مناسب جانینگے ویسا فرمائینگے ہم بے حجت ہو جائینگے سب راضی ہوے عندلیب خوشنوا تخت پر سوار ہوئی کنیزون نے سمک کو بھی اُٹھا لیا طرف قصر رفعت کے چلین دور سے سمک نے دیکھا ایک قصر نہایت بلند و مرتفع کاریگرون نے سات رنگ اُسمین صرف کیے ہین نہایت لطف سے بنایا ہی قصر مین آکر دیکھا کئی سو نازنینان مہ جبین جا بجا پھر رہی ہین تخت بچھا ہی گرد تخت کے مصاحبین اپنے اپنے عہدو نپر بیٹھی ہین عندلیب آگے تخت کے سامنے کھڑی ہوئی پکار کر آواز دی اے شہنشاہ ہفت جوش کنیز حاضر ہی اس عیار کو بمشکل گرفتار کیا بڑی خرابی سے یہانتک لائی ہون اب معاف کرنا اور نہ معاف کرنا آپ کو اختیار ہی خواہ قتل کیجیے خواہ بخشیے آپ کو سب طرحکا اختیار ہی گھڑی بھر کامل اسی طرح پکا کی کسی طرف سے کچھ آواز نہ آئی تب تو اسنے پایۂ تخت پر سر رکھا اور آواز دی اے شہنشاہ ظاہر ہو جیے ہملوگ آپ کے منتظر ہین جلد تشریف لائیے یکایک ایک غبار بلند ہوا بعد تھوڑی دیر کے روشنی ہوئی دیکھا ایک تاجدار تخت پر بیٹھا ہی تاج سر پہ رکھے ہوے عندلیب واسطے سلام کے جھکی سمک نے بھی سلام کیا بہ قہر و غضب تمام اُس تاجدار نے آواز دی اے عندلیب نہ گھبرا تیرے لیے مرتبۂ اعلیٰ ہوگا سمک غل مچانے لگا اے شہنشاہ ہفت جوش فریاد کرتا ہون اب رخصت ہونگا عندلیب نے کہا او مکار اب یہانسے رہائی غیر ممکن ہی تمھاری موت تمھین لیکر آئی ہی تاجدار نے آواز دی اے عندلیب یہ عیار کون ہی عندلیب نے عرض کی اے شہنشاہ یہ بیٹا عمرو کا ہی جسنے مشمش و مامہ کو مارا اُسکا یہ فرزند ہی تاجدار نے کہا اسکو دار پر کھینچو مجکو اسکی سرکشی پسند نہین آئی کنیزین دوڑین کہ سمک کو کھینچ کر سامنے سے لیجائین سمک نے اپنے کو زیر تخت گرا دیا کہ مین سامنے سے شہنشاہ کے نہ جاؤنگا اُٹھ پہر خدمت مین حاضر رہونگا یہ کہکر رونے لگا تاجدار نے آواز دی او سمک کیون روتا ہی تاجدار نے بہت تسکین دی کہا اے سمک تجکو سامنے خداوند ہفت پیکر کے لیچلین گے مرتبۂ اعلیٰ کرائینگے کیون گھبراتا ہی سمک قدمونپر گر پڑا کہ مین

آوازدی تاجدار نے گا ہونگا ہوں پرست ہفت پیکر بین فرمائے ہیں ارشاد کا مذہب اپنے کلمہ ہون غلام
دیکھ خواجہ عمرو بھی آئے ہین پلٹ کے سماک نے دیکھا مقام تاجدار خالی پایا اور سماک
ایک گوشے مین خواجہ عمرو کھڑے ہین فرما رہے ہین اے فرزند جب مجھے طلب کروگے مین فوراً
حاضر ہونگا اور قدرت کو سجدہ کرونگا قدرت ہی کے حکم سے حمزہ کے پاس رہا اب ساتھ
حمزہ کا چھوڑا اگر حکم دین سب کو پکڑ لاؤن ایک دن مین لشکر اسلام کا خاتمہ کرون بیٹے کو سمجھا کر
خواجہ غائب ہوے سماک پایہ تخت سے لپٹ گیا بوسہ دیا کلمہ ہفت پیکر کا پڑھا اُس
تاجدار نے کلمہ پڑھا یا بعد لمحے کے تاجدار عندلیب سے کہتا ہے کیون اے عندلیب اس
عیار کو مطیع کر دیا اب اپنے ساتھ لیجا علمشاد کو یہ کچھ دیگا وہ اسکا آقا ہے بیشک اسکا دھوکا کھا جائیگا
عندلیب نے کرسی بیٹھنے کو سماک کو دی سماک سلام کر کے کرسی پر بیٹھا دست بستہ عرض
کی کہ میرا آقا اُس زمانے کا سپاہی ہے کہ جب زمرد شاہ باختری باختر مین خدائی کرتا تھا
اب تو بھاگتا پھرتا ہے اب آج کل ملک زودہ زنگی مین لڑ رہا ہے اُسکا گرفتار کرنا کتنی بڑی
بات ہے جو کچھ تاجدار کہتا ہے اُسکو سماک بجا اور درست کہ رہا ہے اب وہ وقت آیا کہ
زلف لیلائے شب کمر سے گذری سماک بھی اپنی فکر مین ہے کئی سو کرسی نشینان بارگاہ مین بیٹھے
ہین تخت پر وہ ساحر بیٹھا ہے تاج سے شعلے نکل رہے ہین ابھی ذرا اشارہ کر دے تو تمام
قصر پھک جائے سماک سر جھکائے بیٹھا ہے کہ آسمان پر ایک ابر سیاہ پیدا ہوا وہ ابر آگر قصر پر
پھٹا اُسمین سے ایک تخت پیدا ہوا اُسپر ایک نازنین چہاردہ سالہ دریائے جواہر مین
غوطہ زن جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دور دور کا مال اِس نازنین کے پاس موجود ہے ادہر
دو جادوگر دست راست و دست چپ کو آواز دیتے ہوے کہ معشوقہ شہنشاہ ہفت جوش
تشریف لاتی ہین ملازمونکو چاہیے کہ ہوشیار ہو جائین تخت زمین پر آیا و تاجدار تخت سے
اُٹھا کہا ملکۂ عالم آیئے آپ کا اشتیاق تھا فرمایا مین بھی آگئی یہ کہکے تخت پر بیٹھی کہ عندلیب
نے بڑھکر عرض کی حضور نے کچھ سنا دو کینہ بن شاہین ہاتھ سے عیار کے قتل ہوئیمین مین عیار کو
گرفتار کر لائی اُسنے اطاعت کی ہفت پیکر کو سجدہ کیا اعتقاد مین پختہ ہے اُس نازنین نے
ابرو ذرا بل ڈالا بولی بیٹھو تمہاری بات کا کیا اعتبار ہے یہ لوگ جان دینے پر آمادہ ہین اُنکے

اعتقاد مین فرق نہ آئیگا یہ ظالم کیا خداوند کو سجدہ کریگا اگر لایق سجدے کے ہوگا سبھی سجدہ کرینگے نہ لایق ہوگا بیکار رہینگے انجام جو ہو سو ہو عندلیب نے سمک کا ہاتھ پکڑ لیا کہا اے سمک شہنشاہ کی معشوقہ تمھاری اطاعت مین انکار کرتی ہین خداوند سے عرض کیا جائیگا جیسا ارشاد ہو سمک نے سر جھکا لیا عرصہ دراز تک وہ نازنین ہفت پیکر کی تعریفین کیا کی جب تعریفین کر چکی کہا اے عندلیب اُسکو قید خانے مین لیجاؤ اسکی بات کا اعتبار نکرنا ہر چند سمک چیخا پیٹا اُس نازنین نے پکار کر یہی کہا کہ ہرگز اسکی بات کا اعتبار نکرنا عندلیب نے آواز دی دو جشنین آئین کشان کشان سمک کو ایک مکان مین لائین کہ اُس مکان کو قید خانہ قرار دیا تھا اُسمین سمک کو قید کیا دونون جشنین بطور نگہبانون کے بیٹھین سمک جو اندر مکان کے آیا تنگ و تاریک پایا گھبرا کر کبھی غل مچاتا ہے اے ملکہ عندلیب میری جان بچاؤ ورنہ اس اندھیرے مین دم نکلجائیگا ہر چند غل مچایا عندلیب نے کچھ جواب ندیا اُڑ کر چلی گئی سمک نے درار سے دیکھا دونون جشنین بیٹھی ہین خبرا لجواری کر رہی ہین لاحول کہکے سمک نے منھ پھیر لیا دونون جشنین گرد مکان کے پھرتی ہین حاضر باش و ناظر باش کی صدا دیتی ہین کہ دیکھا شبگرد و کوتوال پھرتا ہوا آیا جشنون نے سلام کیا کوتوال نے پوچھا ارے کیون نخفتہ تو یہان کہان آئی دست بستہ عرض کی حضور گنہگار شاہی یہان قید ہے ہم اُسکی نگہبان ہین شبگرد نے کہا گنہگار کون اُسکا نام بتا دو کہ پھر ہم نہ دریافت کرینگے دونون خواصون نے عرض کی ہم دریافت کیے دیتے ہین یہ کہکے ایک جشن قریب در قید خانہ آئی پکار کر پوچھا ارے گنہگار تیرا کیا نام ہے سمک نے درار مین سے دیکھا ایک کوتوال دس بارہ پیادے اُسکے ساتھ ہین نام دریافت کرنے کو کھڑا ہے سمک سے جو نام جشن نے پوچھا سمک نے پکار کر کہا خیر خواہ دولت میرا نام ہے زبردستی مجھے گنہگارون مین بتاتی ہین کوتوال نے کہا کیون جشن یہ قیدی اپنا نام خیر خواہ دولت بتاتا ہے اور تو گنہگار شاہی کہتی ہے صاف صاف جواب دے جشن نے کہا ارے گنہگار مفتبل نام نہین بتاتا ہمین تو جھوٹا بتاتا ہے کوتوال بڑھکر قریب جشنون کے آیا کہا بوا تم تو جاؤ ہم قیدی کو سمجھا لینگے ہر چند جشنون نے کہا

مگر کوتوال نے نہ مانا کنجی لیکر دروازہ کھولا سمک کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا کہا مفصل نام بتا سمک نے چپکے سے کہا کوتوال صاحب کنارے چلیے تو مین نام بتاؤن جو مجھسے خطا ہوئی ہی وہ بھی بتادون حبشنین الگ کھڑی رورہی ہین کوتوال نے سمک کو ہمراہ لیا سمک منھ لپیٹے ہوے باہر نکلا کوتوال کے ساتھ چلا حبشنون نے پکار کر کہا کوتوال صاحب اس مکّار کو ساتھ نہ لیجائیے نہین تو آپ پچھتایے گا سمک نے پلٹ کر کہا اپنے مالک سے سب مفصل حال بیان کرینگے تم کیون تیراندازی کرتی ہو حبشنین قیدخانے مین چلی گئین دروازہ بند کرلیا راہ مین کوتوال نے سمک سے پوچھا ای شخص سچ سچ اپنا حال بتا ورنہ بہت پچھتائیگا مارا مارا پھریگا سمک نے کہا کیا مجال کہ جو ایک لفظ بھی جھوٹھ کہون ذرا کنارے چلیے یہ لوگ جو ساتھ ہین یہ سن لینگے تو مجھے بدنام کرینگے کوتوال نے پیادونسے کہا ذرا ہٹ جاؤ مین مفصل حال پوچھ لون پیادے ہٹے سمک نے اب جو برقع چہرے سے ہٹایا بجلی چمک گئی اتنا گھبرا کر کوتوال نے آنکھین بند کرلین سمک نے بہ محبت کاندھے پر ہاتھ رکھکر کہا صاحب ذرا مجھسے دو باتین کرلو پھر تمھین اختیار ہی سمک نے گورا گورا ہاتھ جو کوتوال کے کاندھے پر رکھا پھر گورے گورے ہاتھونسے پیر دبانے لگا کوتوال نے کہا صاحب مجھے گنہگار نہ بناؤ اور مفصل اپنا نام بتاؤ سمک نے آنکھون مین آنسو بھر کے کہا صاحب اصل یہ ہی گل اندام میرا نام ہی بادشاہ کے آگے کھانا لگا رہی تھی باورچی نکال کر دیتا جاتا تھا ایک قاب جو مین نے رکھی بادشاہ نے ہاتھ بڑھایا کہ لقمہ کھائین وہ پلیٹ ٹوٹ گئی باورچی سے نہین دریافت کیا جاتا مین فقط قاب کو ہاتھ مین لینے کی گنہگار ہون اگر زہر ملایا بھی ہوگا تو باورچی نے مین گوشے کی بیٹھنے والی زہر کھانسے لاگی اس جرم مین مجھکو قیدخانے بھیجدیا یہ کہکے اسقدر روئی کہ گال سرخ ہوگئے آنکھین سوج گئین کوتوال نے دامن سے اشک پاک کیے کہا گل اندام نہ روؤ ہم تمھارے مقدمے مین بادشاہ سے عرض کرینگے سمک نے دیکھا یہان سناٹا ہی باتون مین کوتوال کو خوب تسخیر کیا کوتوال نے کہا دیکھیے کوئی آتا ہی میرے سینے سے ہاتھ ہٹا لو مجھے کیا کوئی بازاری سمجھے ہو جیسے ہی کوتوال آدھر پلٹا سمک نے کمر سے خنجر نکالکر مارا شکم چاک کوتوال کے ساتھ جو پیادے تھے انھون نے جو دیکھا قصہ پاک

کر کوتوال کا لاشہ پڑا ہی بقرار ہوکر وہانسے دوڑے مگر سمک بھاگ کر نکلگیا لاشہ کو توال کا پیادون نے اُٹھا یا لاشہ لیکر چلے سمک بھی پیادون کے پیچھے پیچھے چلا قلعے سے نکلکر پیادونکو دیکھا ایک نخل کے نیچے ایک تخت بچھا ہی اُسپر ایک تاجدار بیٹھا ہی پیادون نے جاکر سلام کیا کہا حضور قیدی نے کوتوال کو مارڈالا بعد مدت جو حاضر ہوے تو یہ معاملے دیکھے تاجدار نے کہا قیدی کو لاؤ پیادون نے کہا حضور قیدی تو چلا گیا ہوگا غلام جاکر تلاش کرتے ہین یہ کہکے پیادے اُسیطرف چلے سمک نے کنارے آکر رنگ وروغن عیاری کا لگا یا ایک گنہگار کی شکل بنکر تیار ہوا ایک ہاتھ اپنا دوپٹے سے باندھ لیا کہا حضور یہ گنہگار حاضر ہی تاجدار نے کہا تو اُن پیادون کے ساتھ آنا سمک نے کہا مین خود حاضر ہون تاجدار نے ہاتھ تھام لیا کہا مفصل بتا کہ تیرا نام کیا ہی کسو جہ سے آکر اس بلا مین پھنسا سمک نے کہا مین غلام سرکار ہون مجھے اِس بلا مین پھنسایا تاجدار سے باتین کرتے کرتے کہا دیکھیے جسنے مجھے پھنسایا وہ آتا ہی تاجدار جیسے ہی پلٹا سمک نے خنجر مارا جس مقام پر زخم پڑا وہانسے ایک برق چمکی گرد تاجدار کے لوٹنے لگی سمک ایک جانب بھاگا آواز غل وشور کی آئی کہ ارے تاجدار کو مارے ہوے جاتا ہی سمک بھاگ کر نکلگیا لشکر مین اپنے پہونچا جھنڈے بازار کے دیکھے جان جسم مین آگئی دیکھا سامنے سے آلاگرد فرنگی ایک مرد ضعیف کی شکل بنے چلے آتے ہین سمک نے بڑھکر سلام کیا آلاگرد نے گلے سے لگا لیا کہا کہان تھے آلاگرد کو ساتھ لیکر باتین کرتا ہوا سمک پلٹا کہتا ہوا کہ اے آلاگرد عجب معاملے دیکھے حیرت بڑھتی جاتی ہی کوتوال مجھے قید خانے سے لیگیا راہ مین دم دیکر اُسے مارا پھر ایک تاجدار کو قتل کیا نہین معلوم یہ کون تھا تاجدار کے مرنے سے ایک ہنگامہ ہوا دور تک کوئی پکارتا ہوا آیا کہ ارے یہ شخص گنہگار تاجدار کو مارے ہوے جاتا ہی مین اِن آوازون کو سنتا تھا پلٹ پلٹ کے دیکھتا تھا کوئی معلوم نہوتا تھا کہ کون غل مچاتا ہی آلاگرد نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ خاص طلسم مین آگئے کہ عجائب وغرائب طلسم معلوم ہونے لگے یہ جو سمک تم نے بیان کیا مقدامات طلسم معلوم ہوتے ہین رہنے والے طلسم کے اِس حالات کو جانتے ہونگے سمک کو سب ثابت ہو جائیگا یہ باتین کرتے ہوے دربار مین رستم

کے آئے رستم نے سمک کو دیکھا بچپن سے ساتھ پرورش پائی ہی خوش ہو گئے دوڑ کر گلے سے
لگا لیا پوچھا بھائی کہان تھے سمک نے کل کیفیت بیان کی آلا گردہی بیٹھے ہین سمک
اپنا جانا قید ہونا کوتوال کا آنا کوتوال کو دم دیکر مارنا و تاجدار کا بھی مارنا بیان کرتا ہی
رستم ہنس رہے ہین فرماتے ہین بھائی بڑا کام کیا خوب دونون کو مارا رنگین ادا نے
جو سُنا دوڑی ہوئی آئین سمک کی زبانی سب حال سُنا کہا ای شہریار آپ سرحد طلسم
ہفت پیکر مین آگئے کہ ایسے ایسے عجائب و غرائب معلوم ہونے لگے اب جو کچھ کام کیجیے گا
وہ سمجھ کے کیجیے گا پھر کہا ای سمک بہت ہوشیار رہی و عقلمندی سے کام کرنا جلدی کسی امر مین
نکرنا سمک نے کہا وہ مالک سب سمجھا دیگا یہ باتین کر رہا تھا کہ آسمان پہ سے برق چمکی آواز آئی کہ او
مکار تونے کوتوال و تاجدار کو مارا اب کہان جائیگا سمک نے چاہا کسی گوشے مین چھپون ایک
برق چمک کر سمک پہ گری سمک کی آنکھین بند ہوئین تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھلی دیکھا قفس
آہنی مین بند ہون وہ قفس شاخ نخل مین لٹکا ہی ایک عندلیب شاخ گل پہ بیٹھی ہوئی پھول
سے پھول کے باتین کر رہی ہی سمک حیران ہی کہ عندلیب نے آواز دی کیون مکار
تونے دو جادوگر ونکو مارا وہ قدرت کے بندے تھے پھر انھین زندگی ملی مگر تمھارے
نامۂ اعمال مین خون لکھا گیا اب تم خونی مشہور ہوے سمک نے ہاتھ باندھ کر کہا ای
عندلیب خوشنوا میری خطا معاف کرا دو جو تمھاری صورت اصلی ہی اُس طور سے مجھسے
ملاقات کرو تو حال بہی اظاہر ہو عندلیب نے چہکارا مارا کہا او گنہگار میری زندگی دشوار
نہین ہی کہ بصورت اصلی تجھسے ملاقات کرون جو تجھسے ہو سکے وہ کر یہ کہکے عندلیب
اُڑ گئی دیکھا اب اور رنگ ثابت ہوتا ہی کہ جانے سے عندلیب کے اندھیرا ہو گیا سمک کو
معلوم ہوتا ہی کوئی ہاتھ پکڑے مجکو کشان کشان لیے جاتا ہی ایک مقام پر روشنی ہوئی
سمک نے دیکھا دو زنگی سیہ رو تیرہ درون دونون ہاتھ تھامے ہوے کشان کشان مجھکو
لیے جاتے ہین سمک حیران کہ یہ کیا معرکہ ہی یا ایک قفس آہنی مین تھا اب قفس جسم مین
روح گھبراتی ہی کان مین رونے کی آواز آتی ہی دیکھون فلک کیا دکھائے یہ سیہ رو کون
ہین جو مجکو لیے جاتے ہین ہر چند انسے سمک پوچھتا ہی کہ تمنے کسکے حکم سے مجکو پکڑا اور کہان

لیجاؤ گے کس جگہ پر قید کرو گے ہمنے کیا خطا کی ہو دہ زنگی کچھ جواب نہین دیتے جب کئی
مرتبہ سمک نے پوچھا تو ایک زنگی نے اُنہین سے جواب دیا کیون باتین بناتا ہو ابے
نمقرے سُنتا ہو تجھکو ایسے مقام پر لیجائینگے کہ تا قید حیات رہائی نہ پائیگا سمک نے کہا
تمہارا نام کیا ہو کہا تجھے نام نہ بتائینگے کہ دور سے سمک نے دیکھا وہی قلعہ سر بہ فلک
کشیدہ برج بارے کنگرے آراستہ خلقت کی آمد و رفت جا بجا مال کا انبار سمک حیران
ہو کہ دیکھون فلک کیا دکھاتا ہو جو کچھ ہو گا وہ معلوم ہو جائیگا زنگی سمک کو لیے ہوئے قلعے
مین آئے لوگ دیکھکر دوڑے ہر ایک پوچھتا ہو اُن زنگیونسے اے سپہ سالار شہنشاہ یہ گنہگار
کہان ملا وہ زنگی کہتے ہین ملکہ عندلیب خوشنوا کو تکلیف ہوئی وہ جا کر لائین اب آج
شب کو حال کھلجائیگا کہ اسکے بارے مین نگہبانان طلسم کو کیا منظور ہو اب سمک نے
دیکھا وہی دروازہ جسمین مین بند ہوا تھا سامنے معلوم ہوتا ہو زنگی نے آہنگرونکو بلوایا اور
سمک کو مسلسل و مطوق کر کے اُسی مکان مین قید کر دیا سمک جیکا بیٹھا ہو دن گذرا
لیلی شب نے نقاب رخ پر ڈالی سمک حیران ہو کہ دیکھیے اب رات کو کیا ہو کہ دیکھا
دونون زنگی آپس مین باتین کر رہے ہین ایک نے اُنہین سے کہا کیون بھائی اس
قید خانے سے دیکھین کیونکر اس جوان کو نجات ملے دوسرے نے کہا بھائی صاحب
تا قید حیات روزمرہ یہی امورات ہمکو درپیش رہتے ہین دیکھین فلک کیا دکھائے
آپس مین اسطرحکی باتین ہونے لگین یہ باتین کر کے دونون زنگی ٹہلنے لگے سمک
گوش بر آواز ہو کہ دیکھا ایک طرف سے آواز آئی ہمین شراب نہ پلاؤ گے رات گذر جائیگی
دونون ایک طرف دوڑے تھوڑی دور جا کر ایک جوان کو دیکھا کہ گلابی ہاتھ مین لیے
بدمستیان کر رہا ہو گرتے مین اپنے کو سنبھالتا ہو نشے کو ٹالتا ہو مگر نشہ بھی بیحساب ہو
اسی سبب سے دلکو پیچ و تاب ہو اُن زنگیون نے پکار کر آواز دی اے رند بادہ خوار کس
حال مین ہو اُس شرابی نے جواب دیا اے نگہبانان طلسم بہتر یہ ہو کہ اس قیدی کو قتل کرو
یہ طلسم کشا کا عیار ہو اگر یہ قتل ہو جائے تو طلسم کشا بے دست و پا ہو جائیگا بڑا تیز عیار
ہو ملکہ عندلیب خوشنوا کو دھوکا دیا قید خانے سے نکلگیا پھر آکے اسی جگہ قید ہوا یہ کہکے

نگی پلٹے در قید خانے پر آئے سمک کو کلمات نا درست کہنے لگے سمک نے کہا ہمین باہر نکالو جو کہو اُسکا جواب دین زنگیون نے دروازہ کھولا سمک کو کشان کشان نکالا سمک کو گمان غالب ہوا اس زور سے ہاتھ پکڑ کے کھینچا ہی خوف ہی کہ استخوان نہ ٹوٹ جائین بلاے روزگار ہین ایک طرف کشان کشان لے چلے زلف لیلاے شب نمر سے گذر چکی تھی کہ قلعے سے باہر لائے ایک نخل کے سائے مین بٹھا دیا ایک نے ایک سے کہا کہ اس عیار کا سر کاٹ لو ایک کھڑا ہو کر ٹہلنے لگا وہ جو ٹہل رہا ہی کہتا جاتا ہی جلد اسکو قتل کرو دوسرا خنجر کھینچے ہوے سر پر سمک کے کھڑا ہی یہی ہر مرتبہ کہتا ہی کہ اسکو جلد قتل کر دا سکا سر لیکر خدمت شاہ مین جائین وہا نسے تاکید ہی کہ گنہگار کا سر روانہ کرو سمک بیقرار ہو گیا باب ملک کے دعا مانگنے لگا کہ ای خالق کارساز وای رب بے نیاز رحم اپنا شریک کرای مالک حقیقی وای رب تحقیقی اس مشکل کو آسان کر نظم

دہان بذکر الٰہی است تر زبان ہر روز	قلم بنام مبارک گہر فشان ہر روز
بچشم اہل نظر جلوہ گر بصد خوبی	جمال اوست بہر وقت وہر زمان ہر روز
وہد زنور قمر جلوہ ذات حق ہر شب	زروئے شمس شود طلعتش عیان ہر روز
خدا بدام ودد و وحش و طیر روزی داد	رساند حصۂ مقسوم انس و جان ہر روز
بباب حضرت خلاق از سر اخلاص	زمین ہمیشہ کند سجدہ آسمان ہر روز

سمک دعا کر رہا ہی جلاد سر پر خنجر بدست دوسرا حکم دینے والا حکم دے رہا ہی مگر جب سمک بلیدا فی کو عندلیب اُٹھالے گئی رستم نے کہا کہ بار وبڑا غضب ہوا کوئی ساحر تک کو پھیرے گیا خدا اُسکی جان بچائے دو جاد و گردن کو مارے آیا تھا ایسا نہ ہو وہ اسکے ساتھ بدلہ کرین ملکہ رنگین ادا کو خبر پہونچی کہ کوئی ساحر سمک کو اُٹھائے گیا رستم نہایت بیقرار ہی رنگین ادا دوڑین دیکھا رستم کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے فرمارہے ہین کہ دیکھین ہمارے یار وفادار پر کیا گذرے رنگین ادا نے کہا کہ ای شہریار عندلیب خونخوا آکر گرفتار کرے گئی قلعہ گلرنگ مین لے گئی ہوگی اُس قلعے مین ایک ایک ظالم ہی حضور تردد نہ کرین کنیز واسطے سمک کے جاتی ہی اگر بن پڑتا ہی تو لونڈی اُسے لیکر آتی ہی اور یا قضا مجکو لیے جاتی ہی یہ کہکر ملکہ رنگین ادا نے ایک مرتبہ دستک دی دیکھا سامنے ایک قمری سر اُٹھائے ہوے جوش مین کوکو کرتی ہوئی سامنے آئی رنگین ادا کے سامنے آکر کھڑی ہوئی رنگین ادا قمری پر سوار ہو مین کچھ اشارہ جو کیا قمری تڑپ کر بلند ہوتی سب نے دیکھا کہ ملکہ رنگین ادا بشدت پر قمری کے سوار بلند ہوتی جاتی ہین قمری رنگین ادا کو

برابر کہکشان فلک کے لے گئی ہی اب بلندی سے ملکہ رنگین ادا نے خیال کرنا شروع کیا نگاہ پڑی ایک نخل کے سائے مین سمک سرنگون بیٹھا ہی ایک زنگی حکم قتل دے رہا ہی اور ایک خنجر بکف سر پر برائے قتل موجود ہی رنگین ادا کا دل بیتاب ہو گیا وہین سے آواز دی کہ او ناہنجار و بدکردار یہ غمخوار رستم نامدار ہی وہ فرزند صاحبقران عالیوقار ہی ہاتھ نہ اٹھانا یہ سنتے ہی وہ زنگی جو تلوار لیکر آیا تھا پکار کر اسنے آواز دی کہ ای شہنشاہ اقلیم جاہ و جلال وای یکہ تاز میدان جدال و قتال کچھ آپ اس مقدمے مین دخل نہ دیجیے زنگی نے پکار کر آواز دی کہ ارے جلد سر کاٹ لے یہ سنکر وہ زنگی جوان ایک زنگی تلوار کھینچکر چلا کہ سر کاٹ لون ملکہ نے دیکھا اس زنگی نے میرا کہنا نہ مانا قتل کا ارادہ کر رہا ہی جھولی مین ہاتھ ڈالا کچھ طائرون کے پرون کو نکالا زنگی پر پھینک مارے اس زنگی نے ایک چیخ ماری اور چاہا کہ بھاگون اور نکل جاؤن معلوم ہوا کہ پاؤنمین بیڑیان پڑ گئین پر طائرون کے جو ملکہ رنگین ادا نے پھینکے تھے دیکھا وہ زنگی جسکے ہاتھ مین خنجر تھا لڑکھڑا کے گرا وہ زنگی جو حکم لگا رہا تھا خنجر کھینچ کر دوڑا اپنے ہاتھ سے اس گرے ہوے کا سر کاٹ ما اور پکار کر آواز دی کہ ای ملکہ رنگین ادا ہم تمھاری محبت مین جان دیتے ہین ذرا خیال کرکے ہمارا قتل ہونا دیکھ لو اور خنجر اپنے گلے پر رکھ کے کھینچا سر کٹ کے دھڑ سے گرا اندھیرا ہو گیا بعد اسکے آواز آئی کہ کشتی مارا نام ہا زنگیان پر جفا بود رنگین ادا تڑپ کر گری سمک کی کمر مین پنجہ دیا چاہا کہ اڑون دیکھا بدن مین قوت نہین پہلو سے جھونکا ہوا کا چلا اور پکایک نعرہ ہوا کہ منم خوش آہنگ اور ایک وہ پتھر مارا کہ رنگین ادا لڑکھڑا کے گری قصد کیا کہ بلند ہو جاؤن یہانسے نکلون دفع سحر کردن نہ ہو سکا حیران ہو گئی کہ کیا تدبیر کرون خوش آہنگ کے سحر سے جو رنگین ادا گری خوش آہنگ تلوار کھینچ کے دوڑی کہتی ہوئی کہ او گیسو بریدہ تو نے دشمنان خداوند کا ساتھ دیا دیکھ تو قدرت کس طرح ترے ساتھ پیش آئینگے تجکو دم بھر مین مٹا ئین گے تیغچہ کھینچے ہوے دوڑی آتی ہی رنگین ادا نے دل اپنا طرف خدا کے متوجہ کیا پکار اٹھی کہ ای رحیم و کریم وای سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر کبھی پکارتی ہی کہ ای پروردگار اس آفت سے بچالے اور اس مصیبت سے نجات دے بے اختیار زبان سے نکلگیا نظم

خدا اہل بصیرت را نماید ہر زمان صورت	نمی پوشد ز چشم اہل دید آن مہربان صورت
بدین حسن و بدین خوبی و محبوبی و مطلوبی	چرا پوشد رخ زیبا چرا دارد نہان صورت
ز ہر یک گل چو رنگ و بوے گل گلرو دہد جلوہ	نماید او ز ہر یک جسم خاکی شکل جان صورت

ببین

درین جلوہ گہ صورت ندیدہ دیدۂ عالم
چنین حسن چنان خوبی چنین شکل و چنان صورت

ز حسن چہرۂ تصویر صورت گروہد جلوہ
ز روے ہر گل رنگین نماید با غبان صورت

بقائے نیست در دنیاے فانی اہل صورت را
کہ این صورت ہو شد آخر از چشم جہان صورت

گراز چشم تعلق صورت اول شود غائب
دگر پیدا کند از غیب خلاق جہان صورت

جہان ہر وقت نقش تازہ میسازد عیان ہندی
کند دور زمانہ تازہ ظاہر ہر زمان صورت

اس طرح ملک کے جو دعا ملکہ رنگین ادا نے کی پلٹ کے دیکھا کہ سمات اپنے مقام پر نہین مثل مرغ بسمل تڑپ رہی ہی کہ سمات پر کیا گذری سمات کیا ہو گیا ہاے مین آقاے نامدار کو کیا منھ دکھاؤنگی فرمائین گے میرا عیار کیا ہوا خدا نے مجکو وقت پر بہونچایا اُسے دکھایا مین نے رہا کیا اُس ساحرہ نے جو یہ حالت دیکھی پکار کر آواز دی او چھوکری تجھ ایسی سیکڑون کو سحر کرنا سکھا دیا تیری کیا شامت تھی کہ بیٹھے بٹھاے اُن لوگون کی شریک ہوئی جنکا ملک و مال بھی قریب نہین اور مسلمانون مین آج تک کوئی ساحر بھی نہین ہوا البتہ ہماری قوم مین بڑے بڑے ساحر ہو گئے ہین شمش و دمامہ جنکے نام سے چراغ جلتے تھے رنگین ادا نے کہا کہ اولکا کیا بیہودہ بکتی ہی ہم اُن لوگون کے شریک ہوے کہ ساحر نہین مگر ساحر کش ہین بڑے بڑے دیر و دشمن آگ لگا دی لاکھون ساحر مارے ساحرون کو مٹاتے چلے آتے ہین کسکی مجال ہی کہ قصد فتح طلسم ہفت پیکر کرتا اب طلسم ہفت پیکر والے اپنی جان کو روئین اب یہ طلسم فتح ہوگا خوش آہنگ نے جواب دیا اب تو اپنی جان بچاؤ میرے سحر سے بجود دلون مین بعد کلام سحر ہونے لگے خوش آہنگ نے آگ برسا دی مین بلا دی دریا نے جوش مارا مچھلیان بہتی پھرتی ہین نہنگ نکلے پانی منھ سے چھوڑتے ہین رنگین ادا اپنے کو بچاتی ہی ایک مقام پر جھلا کر خوش آہنگ نے بال سر کے نوچ جھونی سے کچھ ماش کے دانے نکالے بالون مین لاکر پھینک مارے ملکہ رنگین ادا نے ہاتھ ہلا دیا برق چمک کر گری اُن بالون کو کاٹا اُسمین سے دھوان نکلا رنگین ادا پیچھے ہٹتی ہی کہ دھوان مجکو نہ لگے لیکن دھوئین نے اسقدر ترقی کی کہ دھوئین مین غرق ہو گئین لڑکھڑا کے گرین بیہوش ہو گئین زبان بند دل دردمند خوش آہنگ نے نعرہ کیا بیچہ کمر سے کھینچا چاہا کہ بڑھ کر رنگین ادا کا سر کاٹ لون رنگین ادا کی آنکھین تو کھلی ہین حیران و پریشان طرف آسمان کے دیکھ رہی ہین کہ اے پروردگار کیونکر بچایئگا کبھی دل سے پکار اُٹھتی ہی کہ اے رب بے نیاز مالک خالق کارساز افسوس ہی کس مقام پر موت آئی یقین ہی کہ کوئی جنازہ بھی نہ اُٹھائیگا زاغ و زغن کھائین مگر خوش آہنگ

نیمچہ کھینچے ہوے آئی کہ پہلو سے آواز آئی ای خوش آہنگ کیا کرتی ہو ایسی محبوبہ کو قتل نہ کرنا چاہیے یہ میرے پہلو مین سوئیگی اسکو اپنی معشوقہ بناؤنگی پلٹ کر خوش آہنگ نے دیکھا کہ ایک زنگی سیاہ رو شلنگین لگاتا ہوا آتا ہی چاہتا ہی دوڑ کر رنگین ادا کو اٹھا لون کہ خوش آہنگ نے آواز دی سیان زنگی صاحب آپ کون ہین جو اسکے خواہان ہین زنگی نے کہا کہ ہم مصاحب ہفت پیکر ہین اس وقت حکم ہوا کہ اپنی معشوقہ کو جا کر قبضے مین کرو خوش آہنگ قتل کیا چاہتی ہی مین نے پوچھا رنگین ادا نے کیا خطا کی خداوند نے کہا کہ شریک مسلمانان ہوئی تم جا کر اسکا دل صاف کرو اور معشوقہ پر قبضہ کرو جب مین نے سب دریافت کر لیا تب وہان سے چلا اب ہٹ جا مین اسیر قبضہ کرون خوش آہنگ نے کہا کہ مین اسے قتل کرونگی مین نے اپنا ہی سحر کیا تب یہ گری بڑی ساحرہ زبردست ہی زنگی نے کہا کہ ای خوش آہنگ تو نے ایسی چاؤن چاؤن مچائی دیکھ خود خداوند آتے ہین خوش آہنگ پلٹی زنگی نے لپٹ کر خنجر مارا خوش آہنگ کا شکم چاک قصہ پاک نعرہ کیا کہ منم سمک بلداقی اب تو رنگین ادا اٹھی کہا کہ ای سمک بڑا کام کیا میرا تو خاتمہ کیا تھا مگر زندگی شرط ہی خدا نے بچایا عین وقت پر تم پہونچے چلو اب آفتاب قرار ہو گئے انکے سامنے سے اٹھا لائی تھی باتین کرتے ہوے دونون چلے رستم پریشان بیٹھے ہین کہ سمک کو کوئی ساحر لے گیا رنگین ادا تلاش مین گئی ہی ہرکارے دوڑ دوڑ کے جاتے ہین اور پلٹ کے آتے ہین عرض کرتے ہین کہ ای شہریار کہین پتہ نہین ملتا کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا سمک اور رنگین ادا چلے آتے ہین رستم کھڑے ہو گئے سمک آکر قدمون سے لپٹ گیا رنگین ادا نے سب کیفیت بیان کی رستم نے حکم دیا کہ لشکر سیاہ سے اٹھاؤ رنگین ادا نے عرض کی کہ ای شہریار مین عرض نہین کر سکتی حضور جو جلدی کر رہے ہین کہ طلسم ہفت پیکر پر جلد پہونچون یہ غیر ممکن ہی روکنے والے روکین گے علمشاہ نے کہا کہ ہمارا تو قصد ہی تھا اپنے کو جلد پہونچا مین قاسم کو رہا کرون ایسا نہ ہو کہ دشمنون کا ہاتھ پہونچے قاسم اپنے کو ہلاک کرے بڑی مشکل کی بات ہی فوراً حکم ہوا کہ لشکر تیار ہوا آلا گردوما لاگرد تیار ہو کے سامنے آئے رستم پشت مرکب پر سوار ہوے نوبت و نقارے بجاتے ہوے چلے کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا گینڈے پر ایک پہلوان سراپا آہن مین غرق پشت پر کئی لاکھ سوار و پیدل فوج کے دل کے دل لشکر رستم کو دیکھکر عیار سے اشارہ کیا دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہی عیار نے آکر دریافت کیا پہلوان سے جا کر بیان کیا کہ علمشاہ نوجوان فرزند صاحبقران برای فتاحی طلسم ہفت پیکر جاتے ہین یہ سنکر وہ پہلوان بہت ہنسا کہا خداوند ہفت پیکر نے ایسے بندے پیدا کیے

کہ اپنے پیدا کرنے والے کو نہین پہچانتے اُنھین کے ملک ویران کرنے جاتے ہین کیسے بندے ہین کہ اپنے
پیدا کرنے والے سے نہین ڈرتے ای عیار جا کر پسر حمزہ سے کہدے کہ اب آگے بڑھنے کا ارادہ نکرے
مین خداوند سے وعدہ کر آیا ہون کہ مشکین باندھ کر طلسم کشا کی لاؤنگا اب آگے بڑھنے کا ارادہ نہ کرین
گرز وغیرہ چھین لونگا اب لشکر ٹھہراؤ ذکر سنا ہوگا کہ سرحد طلسم ہفت پیکر مین ایک پہلوان ہے کہ نامنامی
جس کا شہباز بلند پرواز ہے وہ مین ہی ہون یہ کہکر گینڈے سے اُترا اور عیار شہباز بلند پرواز کا اپنے آقا کے یہ
مہملات سنکر خاموش ہو رہا آگر رستم سے کچھ نہ کہا ادھر رستم ٹھہر گئے بارگاہ استادہ ہوئی شہباز اکڑتا ہوا اپنی
بارگاہ مین آیا بیٹھتے ہی حکم دیا کہ طبل جنگی بجے دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
نہیب شمشیر مردان عالم سے کٹی لیلاے شب نے نقاب چہرے سے اُٹھائی رستم نے اُٹھکر نماز پڑھی سلاح
جسم پر آراستہ کیے نکل کر گھوڑے پر سوار ہوے سمک رکاب تھامے ہوے ہمراہ ہے تمام لشکر پشت پر علم زرنگار ہے
کے پھریرے کا سر پر سایہ دونون لشکر میدان مین پہنچے صفین جمین فوجین آراستہ ہوئین میمنہ میسرہ
قلب جناح ساقہ و کمینگاہ آراستہ ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے کہ شہباز نے پوچھے پر
ہاتھ ڈالا چاہا کہ گینڈے کو بڑھاؤن گینڈا بدلگامی کرنے لگا شہباز نے غصے مین آکر ایک گھونسا مارا کہ
گینڈے کا سر پھٹ گیا دیکھنے والے تھرا گئے پلٹ کر فوج والون کو آواز دی کہ اور گینڈا ہمارے واسطے بھیجا لشکر
اسکی بد مزاجی پر کانپ گئے کہتے تھے شہباز بڑا صاحب طاقت ہے ایک گھونسے مین گینڈا مر گیا ایسے پہلوان
نگاہ سے نہین گذرے سب طرف سے تعریفین ہو رہی ہین شہباز کھڑا جھوم رہا ہے کہ دوسرا گینڈا سائیس نے
لاکر پہونچایا جست کرکے گینڈے پر سوار ہوا گینڈا اُڑتا ہوا میدان مین آیا پکار کر آواز دی کہ ای فرقہ
خدا پرستان جسے تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے رستم نے مرکب مہمیز کیا مگر رنگین ادا کو بلاکے فرمایا کہ ای ملکہ فتح و
شکست خدا کے اختیار ہے اگر ہماری شکست بھی ہو تو تم دخل نہ دینا کہا بہت اچھا ملکہ رنگین ادا
علٰحدہ ہوئین رستم نے استر لا لاکبود کو بڑھایا تین ٹھیکون مین گھوڑا مقابلے مین پہونچا بعد تگاور شہباز نے
بہ نگاہ غور رستم کو دیکھا زانو پر اپنے ہاتھ مارا ہونٹھ کاٹنے لگا کہتا تھا کہ مقام افسوس ہے ای جوان تو نے
کچھ اپنے حسن و جمال کا خیال نہ کیا اتنے بڑے طلسم پر چلا آیا کچھ خوف نہ کیا رستم نے جواب دیا کہ مردان
عالم کو نہین خوف ہوتا ہے جیسا کچھ ہوگا دیکھا جائیگا شہباز کو یہ سنکر غصہ آیا نیزہ مارا رستم نے نیزے کو نیزے
کی سنان پر لیا آپس مین نیزہ چلنے لگا دو گھڑی کے بعد رستم نے نیزہ ہاتھ سے شہباز بلند پرواز کے نکالا

شہباز نے غصے مین آکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا کہ ای رستم جب اس تلوار کا وار کیا حریف کے دو ٹکڑے کیے اگر پہاڑ پر مارون تا بہ بیخ کاٹون یہ کہ کے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تلوار جو آکر گری سپر کے دو ٹکڑے ہوے چاہا اپنے کو بچاؤن مگر تلوار جو گری سر اسپر کو زخمی کیا علمشاہ نے دستانہ مارا تیغہ جھنا کے سر سے نکلا چادر خون کی چہرے پر آئی محمودی کے رومال سے چہرے کو پونچھا خبردار کہ کے ہاتھ مارا اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تلوار جو پڑی سپر کٹی وہانسے تلوار جو گری سر شہباز کو بھی زخمی کیا مگر تیغہ کپتیان وست زبر دست رستم عالیشان تلوار جو سر سے نکلی گینڈے کی گردن قلم ہوئی اہل فوج نے جانا ہمارے افسر کو مار لیا لینا لینا کہکے آپڑے ادھر سے آلاگرو دمالاگرو جا پڑے دونون لشکر مل گئے تلوار چلنے لگی جسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے کئی افسر ہاتھ سے رستم کے واصل جہنم ہوے لیکن بہ سبب زخم سر کے خاموش ہین غش آنے لگا تلوار کو نیام انتقام مین کیا ہاتھ گھوڑے کی گردن مین ڈالدیے مرکب نے جو اپنے راکب کو سُست پایا دولتیان مارتا ہوا کسی کو مُنھ سے چبا لیا شانہ توڑ ڈالا اس طرح رستم کو لیکر نکل گیا بعد تھوڑے عرصے کے شہباز کو بھی غش آنے لگا اسنے بھی یہی حرکت کی گینڈا اسکو بھی لیکے نکلا یہان لشکرون مین پہر دو پہر تلوار چلی آخر کو یہ ٹھہری طبل امان بجے دونون کو گمان اپنے افسرون کے قتل ہونے کا ہوگیا دونون لشکر طبل امان بجوا کر پلٹے مگر ہرکارون کو حکم ہوا کر تلاش کرو آقا کا پتہ لگاؤ یہان آلاگرو دمالاگرو جو پلٹ کر آئے سمک عیار سے کہا کہ آقا کا نشان نہین ملتا معلوم ہوتا ہے اُس شہریار کو گھوڑا میدان سے نکال لیگیا سمک اسی وقت تلاش کے واسطے روانہ ہوا اور ہرکارے بھی چلے شہباز کا لشکر جب پلٹ کے آیا افسرون نے آپس مین صلاح کی عقل سے دریافت کیا کہ گینڈا افسر کو کسی جانب نکال لے گیا ہرکارے یہانسے جائین لشکر مسلمانان مین دریافت کرین اگر معلوم ہو کہ لشکر مسلمانان مین پہنچ گئے ہون تو بلوہ کر کے نکال لائین افسران فوج کفار نے بھی ہرکارے روانہ کیے جانبین سے ہرکارے تلاش مین دونون جوانون کی چلے اوّل حال رستم کا تحریر ہوتا ہے کہ انکو گھوڑا جو لیکر جنگ گاہ سے نکلا ہا ہوے دلیران کی صدا کان مین بھری ہوئی بھاگا بھاگ لیے ہوے جاتا ہے وحشت کان مین بھری ہوئی رستم بیہوش ہین چار پہر رات مرکب نے رہروی کی صبح کو ایک بیشۂ سبز و خرم مین پہونچا ایک چشمہ ملا اُسپر پانی پی کر گھوڑے نے دو چار ٹھیے گھانس کے کھائے بدن کو جنبش دی ماہ اوج صاحبقرانی پشت زین سے اوپر زمین کے گرے مرکب اصیل تھا گھٹنے ٹیک دیے زبان سے زخمون کو چاٹتا ہے چاہتا ہے کہ آقا میرے اُٹھین رستم بیہوش ہین آخر گھوڑا

مجبور و ناچار ہوا چراغ مین مصروف ہو گیا رستم بیہوش پڑے ہین دو گھڑی کے بعد چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینیان مہر تمکین سیر صحرا کرتی ہوئین آگے ایک تاجدار تاج بے بہا سر پہ دریاے جواہر مین غوطہ زن وہ رشک چمن ہنستی ہوئی سب کے آگے آگے چلی آتی ہے ایک کنیز کی نگاہ جو رستم پر پڑی دوڑی ہوئی سامنے مالک کے آئی عرض کی کہ کسی ظالم نے ایک آفتاب تابان و ماہ درخشان کو تلوارون سے چور چور کرکے زیر نخل ڈالدیا ہے مرکب بھی اُسکا چر رہا ہے یہ سُنکر اُس شہنشاہ خوبی نے پلٹ کے طرف رستم کے دیکھا حقیقت مین ایک چاند کا ٹکڑا خون مین بھرا ہوا زیر نخل بیہوش پڑا ہے دیکھتے ہی جمال جہان آرائے رستم کو غش کھا کر گری کاندھے پر وزیر زادی کے ہاتھ رکھکر اپنے کو سنبھالا کہا کہ ارے یہ کن ظالمون نے اس ماہ تابان و مہر درخشان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے یہان ڈالدیا خدا کرے ان کمبختون کے ہاتھ جلین ایسے حسین و جمیل کو اس آفت مین پھنسایا ارے پلنگ لاؤ کنیزین دوڑ کر پلنگ لائین ملکہ نے سر مین خود ہاتھ لگایا اب تو سب خواصین لپٹ گئین کہتی ہوئین کہ لونڈیان حاضر ہین حضور نہ ہاتھ لگائین ملکہ نے کہا کہ صاحبو میرا دل بیتاب ہے تا بجان سے کہکر ان قزاقون کو سزا دلواؤنگی اگر انکو سزا نہ ملی بہت پھولین گے یہی آپس مین ذکر ہوگا کہ قتل کرکے سرحد شہنشاہ زرین پوش مین ڈالدیا کسنے پوچھا کوئی کیا کر سکا ہمارے بزرگون کی بدنامی ہوگی اس طرح رستم کو لیکر باغ مین آئین بارہ دری مین چھپر کھٹ پر لٹایا حکم کیا کہ جراح کو لاؤ جراح جو آگے ملکہ کے آیا ملکہ نے توڑا اشرفیون کا رکھدیا کہا ای جراح ایسا علاج کر کہ اس جوان کو صحت ہو پھر خدمت خداوند ہفت پیکر مین روانہ کرین بڑے مرتبے وہان ملین گے قدرت اپنا فرشتۂ رحمت بنائین گے اور اس جوان کا رتبہ بڑھائین گے جراح نے جھٹ پٹ زخم کو دھویا ٹانکے دیے پٹیان چڑھا وین جب جراح گیا ملکہ رومال لیکر بیٹھین مگس رانی کر رہی ہین دو پہر کو ذرا لیٹ رہین پھر اُٹھین رومال لیکر سرہانے بیٹھین کبھی تلوے سہلائے کبھی سینے پر بمحبت ہاتھ رکھا کبھی گھبرا کر آواز دی کہ ارے صاحب آنکھین کھولو منھ سے بولو مین گھبرائی ہون میری بات کا جواب دو یہ کہکے آنکھون سے اشک حسرت بہ ٹپکائے وہ اشک گرم عارض پر رستم کے گرے رستم نے آنکھین کھولدین دیکھا کہ ایک مہ جبین حسین خوش رو خوشخو سرو قد خورشید خد پاس بیٹھی ہے بس صورت دیکھتے ہی گھبرا کے اُٹھ بیٹھے ملکہ نے کہا کہ صاحب تامل کرو ایسا نہ ہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین رستم نے نہ مانا اٹھ بیٹھے ملکہ نے گھبرا کر جلین چھوڑ دی کنیزون کو معلوم ہوا کہ شاید اس شخص کو ہوش آیا ملکہ نے پوچھا کہ کیون صاحب تامل کے واسطے آپ نے اپنی جان دے دی بڑا کمال کیا علمشاہ نے کہا

قزاق کیسے قزاقون کی یہ مجال ہی کہ ہمکو لوٹین شہباز بلند پرواز سے مقابلہ پڑا ہمکو گھوڑا مغلوبہ سے نکال لایا آپکو پروردگار نے ہمپر مہربان کیا آپ ہمکو اٹھا لائین علاج کیا ملکہ نے نام شہباز سنکر منہ پیٹ لیا کہا کہ صاحبو کیا غضب کی بات ہی میرے باپ کے ہاتھ سے زخمی ہوے یہان ہوپہنچے صاحب خدا کے واسطے اب کسی سے یہ ذکر نہ کرنا کہ شہباز کے ہاتھ سے زخمی ہوا رستم نے کہا کہ اگر ہمسے کوئی نہ پوچھیگا تو کچھ ضرورت نہین اور جو کوئی پوچھیگا تو جھوٹ بولنے کی عادت نہین ملکہ سر جھکا کر خاموش ہو رہین رستم کو پھر غش آگیا ملکہ وہانسے اٹھکر صحبت مین اپنی کنیزون کے آئین رو رو کر حال سامنے کنیزون کے بیان کیا کنیزون نے عرض کی کہ واری بڑی مشکل کی بات ہی اگر کسی طرح سے خبر آپکے والد نامدار کو ہوگی تو قیامتین اور فساد برپا ہونگے نہین معلوم کہان پر لڑائی ٹھنی کہان یہ زخمی ہوے ملکہ اس فکر مین چپ بیٹھی ہین خواصون سے سب ذکر کر دیا ایک خواص خنجل نام اس صحبت سے اٹھی کنارے آکر سوچی اگر انکے باپ کو اطلاع ہوگی فساد برپا ہوگا بادشاہ کہین گے ہمسے اطلاع نہ ہوئی ہم لوگ گنہگار قرار دیے جائین گے اور پرسش ہوگی مین جا کر حاکم وقت سے اطلاع کرون کہ ہمارا گنہگار ہونا موقوف ہو جائے ہمسے پرسش نہ ہو یہ سوچ کر باہر نکلی ڈولی مین سوار ہو کر چلی دو کوس نکلی تھی کہ صحرا سے گرد اڑی عقاب نیزہ باز بھتیجا شہباز کا جو اپنے چچا کے مقام پر برسر حکومت ہی ملا کنیز کو جو آتے دیکھا گینڈا روکا پکار کر پوچھا کہ کیون خنجل خلاف وقت کہان جاتی ہو کنیز نے دست بستہ عرض کی کہ مین تو حضور ہی کی تلاش مین چلی تھی آپ یہان ملے گینڈے سے اتر کے نیچے آئیے تو مین کچھ عرض کرون عقاب نیزہ باز ہنستا ہوا نیچے اترا کہا خنجل یہان لو ہم تمھارے کہنے سے ٹھہر گئے کنیز نے دست بستہ عرض کی کہ اے پہلوان دوران وائے گرشاسپ جہان تمھارے مثل آپ کوئی پہلوان نہین ہی اور جملہ کیفیت خنجل نے بیان کی یہ سنکر عقاب کانپنے لگا کہا کہ اس گیسو بریدہ نے غضب کیا دشمن کو گھر مین جگہ دی ابھی چل کے قتل کرونگا یہ کہکے اپنے گینڈا پھیرا طرف باغ ملکہ کے چلا بارہ سے جوان ساتھ مین اسنے پلٹ کر کہا کہ چہار طرف سے باغ کو گھیر لو چہار طرف سے آکے باغ کو گھیرا رستم ہوشیار ہو کر بیٹھے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی چہار طرف سے سوارون نے جو باغ کو گھیرا رستم نے کہا کہ ملکہ دیکھو تو یہ کیسی گرد اڑی ہی ملکہ نے کنیزون کو اشارہ کیا کنیزین دوڑتی ہوئی گئین تھوڑی دیر مین گھبرائی آئین عرض کی واری غضب ہوا خنجل خواص نے جا کر آپکے بھائی صاحب سے اطلاع کی ہمنے جو منع کیا تھا کہ کسی کو خبر نہ ہو وہ ممکن نہ ہوا آخر اسکو ہو گئی ملکہ کو سناٹا آگیا

رستم نے کہا کہ مرکب ہمارا تیار کرو ملکہ نے بھی چہرے پر نقاب ڈالی بارہ سی خواصون سے ملکہ رستم کے ہمراہ
ہوئین رستم پلٹ کے فرماتے ہین کہ ای ملکۂ عالم برائے خدا صبر کرو دل پر جبر کرو ہم ابھی مقابلہ کرکے آتے ہین
ملکہ رونے لگین کہا ای شہریار ایک ہاتھ تلوار کا لگاتے جائیے کہ یہ بار ہماری گردن سے اترے فراغت
پا جائین علمشاہ نے کہا کہ ای ملکہ مین ابھی زیر کرکے اُسکو آتا ہون ملکہ روتی رہگئین رستم نے گھوڑا
ترچھا کرکے دروازے سے نکالا باہر بلڑ ہوا وہ دروازہ کھلا سب سوار و پیدل غل مچانے لگے علمشاہ کا
گھوڑا طرارہ بھر کے باہر آیا عقاب نیزہ باز نے رستم کو دیکھا گینڈے کو بڑھایا قریب آیا صورت دیکھا
دیکھکر عاشق ہوگیا پکار کر آواز دی کہ ای جوان مجھے تیرے حال زار پر رحم آتا ہی میرے سامنے سے
چلا جا مین معاف کرتا ہون رستم نے کہا کہ ای عقاب اب زیادہ بلند پروازی نہ کرو ایسا نہ ہو
خلاف عقل ہو بہتر یہ ہی کہ لشکر کشی کرکے آئے ہو اب مقابلہ شروع کرو زبان تیر سے کلام کرو یہ سنکر عقاب
نے گینڈے کو مہمیز کیا خبردار خبردار کہکے نیزہ مارا علمشاہ نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا آپس مین نیزہ
چلنے لگا ایک مقام پر گانٹھ کر علمشاہ نے جھٹکا مار کر نیزہ نکال دیا عقاب نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا
خبردار خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے تلوار کو تلوار پر لیا اُلجھاوے سے ہاتھ نکال کے ہاتھ مارا
عقاب نے گردہ سپر کا آگے کر دیا تلوار جو تڑپ کر گری سپر کو کاٹا خود پر گری خود آہنی کو کاٹا وہانسے
جو گری سر پر پڑی کہ دو انگل سر مین در آئی اُسنے وسنا نہ مارا تیغہ جھنا کے نکلا چادر خون کی عقاب کے
چہرے پر آئی کئی مرتبہ اسنے قصد کیا کہ ہاتھ تلوار کا مارون رستم نے کہا کہ ای عقاب ہمارے تمھارے کشتی ہو
زور مین جو زیر ہو عقاب خیال کرتا ہی سر میرا زخمی ہی ایسا نہ ہو کہ اُلکی جان جائے یہ جوان فنون سپاہ گری مین
کامل و اکمل ہی کسی مقام پر کمی نہ کریگا آج مین شب کو زخم درست کراؤن کل اس جوان سے مقابلہ کرون اور
رستم نے بھی عقاب سے کہا کہ جاؤ ہمنے تمکو ایک شب کی مہلت دی کل مقابلہ ہوگا عقاب زخم کو باندھتا
ہوا پلٹا اُسی مقام پہ بارگاہ استادگرا کے اُتر پڑا خیمے مین داخل ہوا علمشاہ خون تلوار کا پوچھتے ہوے باغ
مین آئے ملکہ بیقرار ہو رہی تھین رستم کا آنا غنیمت ہوا کہا کہ کیون صاحب اُس مکار نے مہلت لی ہی
کل کے روز دیکھیے کیا کرے علمشاہ نے کہا کہ جو کچھ ہوگا وہ دیکھا جائیگا لیکن عقاب نیزہ باز جو پلٹا اکیلا
بارگاہ مین آیا بیٹھ کر رونے لگا عیار اسکا کلنگ مکار ہی تھوڑی دیر کے بعد جو اسنے خیال کیا کہ آقا اکیلے بیٹھے
ہین دربار گاہ پر آیا پکارا کہ غلام حاضر ہو عقاب نے آواز دی کہ آؤ عیار اندر آیا دیکھا عقاب نیزہ باز

بیٹھا ہوا رو رہا ہی قدموں سے لپٹ گیا کہا کہ آقا خیر تو ہی آج آپ کو بہت پریشان پاتا ہون غلام سے
حال کہیے کہ یہ حقیر کچھ فکر کرے عقاب نے کہا کہ ای کلنگ صاف یہ ہی کہ وہ مجھسے زبردست ہی آج مین نے
جان بچائی کل سامنا پڑیگا سر میرا کاٹ لیگا مین چاہتا ہون کہ اب مین مقابلہ نہ کرون کلنگ نے
عرض کی کہ کچھ بات نہین غلام اُسکو چرا لائیگا قید کر کے قتل کیجیے عقاب نے موتیون کا مالا گلے سے
اُتار کر کلنگ کو دیا کلنگ اپنے مقام سے اُٹھا رنگ و روغن عیاری کا لگا کر صورت بدلی ایک
بڈھے کی شکل بنکر پشت باغ سے کمند مار کے اندر باغ کے آیا صحن باغ مین دیکھا کہ رستم سو رہے ہین
کنیزین بھی سو گئین کلنگ گرتا پڑتا برابر چھپر کھٹ کے پہونچا روشنی گل کر کے کنپٹے مین دار دے بیہوشی
رکھی چاہا کہ دماغ مین لگاؤن کہ رستم نے آنکھ کھول کر کہا کہ ارے تو کون ہی کلنگ بھاگا رستم اسکے
پیچھے دوڑے برابر دیوار کے کلنگ پہونچا جست کر کے دیوار پر گیا رستم بھی دیوار پر آئے وہ کود ا رستم
بھی کودے آگے کلنگ بھاگا تعاقب مین علمشاہ چلے ایک صحرا مین رستم نے پہونچکر کمان کیانی
دوش سے اُتاری پلٹ کے جو کلنگ نے دیکھا کہ یہ جوان تیر مارا چاہتا ہی نہ بھاگون ٹھہرا کر ٹھہر گیا
کہا ای شیر بیشۂ صاحبقرانی مین اپنے آقا کے حکم سے آیا تھا ورنہ میری مجال تھی کہ مین آپ کو چرانے آتا
امیدوار ہون کہ میری خطا معاف کیجیے چاہتے ہین رستم کہ کچھ جواب دون صحرا سے گرد اُڑی
عقاب نیزہ باز گھوڑے کو ڈالے ہوے آتا ہی دور سے عقاب نے دیکھا کہ رستم نے کمان کاندھے
سے اُتاری تیر بجر کمان مین پیوست کیا چاہتے ہین کہ تیر مارون اور کلنگ منتین کرتا ہی کہ مجھے معاف کیجیے
مگر رستم نہین مانتے آقا کو جو آتے ہوے دیکھا پکار اُٹھا کہ ای آقاے نامدار غلام کو بچائیے عقاب نے
وہین سے گھوڑا بڑھا دیا سامنے رستم کے پہونچا نیزہ پکڑ کر جھپٹا رستم نے کہا کہ ای عقاب یہ خیال
نہ کرنا اگر نیزہ مار دیا اور مین زخمی ہوا تو تمکو زندہ نہ چھوڑونگا عقاب نے کہا کہ اب میرے آپکے
یہین مقابلہ ہو جو زیر کرے مغلوب غالب کی اطاعت کرے ای کلنگ جاکر ایک گھوڑا اور لا دعیار
بھاگا تھوڑے عرصے مین لاکر گھوڑا حاضر کیا علمشاہ گھوڑے پر سوار ہوے سامنے عقاب کے
آئے آپس مین نیزہ چلنے لگا تھوڑے عرصے مین علمشاہ نے نیزہ اُسکا نکالا اُسنے قبضۂ شمشیر پر
ہاتھ ڈالا علمشاہ نے تیغہ کیتان نیام انتقام سے کھینچا آپس مین تلوار چلنے لگی کئی ہاتھ رد و بدل ہوے تھے
کہ رستم نے باڑھ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا چاہا کہ ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لون عقاب نے گریبان پر

ہاتھ رکھا علمشاہ و عقاب سے کشتی ہونے لگی ہر مقام پر عقاب چاہتا ہو کہ رستم کو زیر کرون ممکن نہین
ایک مقام پر رستم عقاب کو لے دوڑے اور آواز دی کہ او ظالم تھم جا یہ کہکے ہکا کرا دونون گھٹنے
آشنا بہ زمین ہوے کمر بجبر مین ہاتھ ڈال کے نعرہ تکبیر کرکے زور کیا پہلے زور مین تا بہ گھٹنا دوسرے زور
مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا اگھیر کر مارا چارون شانے چت اچک کر رستم چھاتی پر سوار
ہوے مڑوڑ کر مشکین باندہین طرف باغ کے لے چلے کالنگ نے جاکر فوج مین خبر کی کہا کہ رستم
نے عقاب کو زیر کیا لیے جاتے ہین اہل لشکر اپنے اپنے مقام سے اٹھے بارہ ہزار سوار جرار تیار ہوکر
چلے راہ مین آکر رستم کو گھیرا رستم نے تلوار کھینچی تلوار چلنے لگی وہ چاہتے ہین کہ رستم سے اپنے آقا کو
چھین لین رستم عقاب کو بچاتے ہین ایک مقام پر فوج والون نے بلوہ کیا ایک نے ہاتھ تلوار کا مارا
علمشاہ نے اسکو جواب دیا رستم نے خالی دیکر ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے کیے دس بارہ پہلوانون نے مل کر اپنے
آقا کو چھین لیا ملکہ کو خبر پہونچی کہ رستم ننگا نہ لڑ رہے ہین عقاب کو فوج والون نے چھین لیا اب
چاہتے ہین رستم کو گرفتار کرین ملکہ بہت بیقرار ہوئین خواصون سے کہا کہ اری کمبختو یہ وقت جانثاری و
سرفروشی ہے اس وقت چل کر مدد کرو یہ کہکر نقاب چہرے پر ڈالی بارہ سو کنیزین گھوڑیون پر سوار ہوکر سامنے
آئین کہا حضور چلین لونڈیان موجود ہین یہان علمشاہ پر وقت تنگ ہے چہار جانب سے تیر آ رہے ہین
علمشاہ ہمہ تن چشم بنے ہوے لڑ رہے ہین اپنے کو بچاتے ہین کہ صحرا سے گرد اڑی رستم نے ایک
نقابدار کو دیکھا بارہ سو سوار ساتھ آکر پہونچا فوج عقاب پر گرا فوج عقاب پر وہ حملے کیے کہ کٹی سو
آدمی مارے لڑتا بھڑتا چاہتا ہے برابر علمشاہ کے پہونچون رستم نے قیامت برپا کردی افسر چن چن کے
مارے ایک مقام پر نقابدار نے عقاب کا مقابلہ کیا نیزہ مارا عقاب نے گلوگاہ پر ہاتھ ڈال کے نیزہ توڑ ڈالا
نقابدار نے ہاتھ تلوار کا مارا عقاب نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا جیسے ہی نقابدار کا ہاتھ پڑا سپر عقاب کی
کٹی دو انگل زخم سر مین آیا عقاب نے تلوار کو سر سے وستانہ مارکے نکالا اور اوپر سے ہاتھ نقابدار کو
مارا نقابدار کا بھی سر زخمی ہوا نقاب جو چہرے سے ہٹی چاند لگا ابر سے نکل آیا رستم کی جو نگاہ پڑی
ملکہ کو دیکھا کہ سر سے خون بہ رہا ہے غصے مین عقاب پر جا پڑے فرمایا کہ او نامرد اسی کا نام جرأت
وشجاعت ہے رستم پر عقاب برس پڑا رستم خالی دے رہے ہین ایک مقام پر رستم نے خبردار خبردار کرکے
ہاتھ تلوار کا مارا عقاب نے سپر کو اٹھا دیا یا قبضہ سپر پر تلوار چلی تھی یا زیر تنگ اس کمری کو وہ لنگ کے

بوسہ دیا غریو ہوا کہ **عقاب** مارا گیا فوج والون نے بمشکل لاشہ اُسکا اپنے قبضے مین کیا طرف صحرا کے بھاگے رستم و ملکہ نے تعاقب کیا آخر وہ لوگ نکل گئے **علمشاہ** و ملکہ اب اُس صحرا سے واپس ہوے پلٹتے وقت رات کی تاریکی مین رستہ فراموش ہوتا ہی چاہتے ہین قلعے مین پہونچین وہین چل کر رہین قلعہ اسلام آباد در عایا و دل شاد ہو یہ سوچتے ہوے پلٹے ہین ایک مقام پر پہونچکر رونے کی آواز آئی کہ ای فلک کجرفتار وای گردون غدار حکم دے ملک الموت کو کہ میری قبض روح کرے یا اپنے آقا کو پاؤن رستم نے کہا کہ یہ آواز سماک کی ثابت ہوتی ہے یہ کہکے گھوڑے سے اُترے آواز دی کہ ای یار وفادار وای مونس غمگسار تو کس مقام پر ہے مین تیرے پاس آنا چاہتا ہون ملکہ نے دیکھا کہ زرغۂ نخلستان سے ایک عیار جھپٹ کر دوڑا رستم سے بہ اشتیاق لپٹ گیا بلک بلک کے روتا تھا کہ ای آقاے نامدار وای مولاے قدرشناس فلک نے امید مٹا دی تھی اب قوت حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی **علمشاہ** بھی برادر برادر کہکے رو رہے ہین ملکہ مادیان سے کود پڑین چند کنیزین دوڑین آکے دیکھا کہ عیار و سردار لپٹے ہوے رو رہے ہین دونون کو جدا کیا عیار نے عرض کی کہ قلعے مین تشریف لے چلیے جس وقت وہ لوگ سنین گے کہ **عقاب** مارا گیا آپ کی اطاعت کرینگے غاشیۂ حکم کو دوش ہوش پر رکھ کے مانند غلامان حلقہ بگوش حاضر خدمت رہینگے رستم نے کہا کہ ای برادر آگے بڑھو سماک آگے بڑھا ملکہ و رستم و کنیزین عقب مین سماک کے چلے تھوڑی دیر کے بعد ایک قلعہ معلوم ہوا نگہبان دوربینین ہاتھ مین لیے ہوے طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین یہ بھی امیدہ ہے کہ دیکھیں خداوند ہفت پیکر کیا دکھائے اس سوچ مین سب کھڑے تھے کہ نگاہ پڑی ایک عیار جست و خیز کرتا ہوا آتا ہے عقب مین ایک جوان آفتاب جمال پشت پر کئی سو تقابدار گھوڑون کو اُڑاتے ہوے اسی طرف آتے ہین دیدبان نے پکار کر آواز دی کہ ای آنیوالے قلعے مین آنے کا ارادہ نہ کرنا سماک عیار کا پلٹ کے طرف رستم کے دیکھا رستم نے مرکب بڑھایا آواز دی کہ باشیدای اہالی قلعہ قلعے کا پھاٹک کھولدو ہم قلعے مین آئین گے یہ جو رستم نے کہا اُسنے گولہ مارا رستم نے خالی دیا اور گرز پر ہاتھ ڈالا رنگین زہرہ پوش نے بڑھ کر عرض کی کہ حضور غصہ نہ کرین مین ان سب کو سمجھائے دیتی ہون اُس غصے مین رستم نے یہ کہا کہ تمھین کیا دخل ہے ملکہ کانپ گئین پیچھے ہٹین رستم نے مرکب پر کوڑا کیا گھوڑا بڑھایا اور جھلا کر آواز دی کہ او بیحیاؤ ہم تمسے آگاہ نہیں تم ہمسے ماہر نہین بس گولے مارنے کا کیا باعث راہ مین جاتے تھے یہ قلعہ ملا ہمنے چاہا قلعے کی راہ سے جائین تمکو ہمسے

باعث فساد کا کیا ہے کسی نے جواب نہ دیا گولے مارے گئے رستم نے گھوڑا اڑایا ملکہ کو منع کیا کہ تم کنارے ہو جاؤ مین اسی وقت قلعہ لیتا ہون یہ کہکے گھوڑا مہمیز کیا جو گولہ سامنے آیا گرز مار دیا کہ گولہ اُلٹا پلٹ کر خندق پر گرا ایک آدھ کنگرہ قصر کو جا کر برباد کیا اس طرح گولون کو رد کرتے ہوے برابر خندق کے ہوپچے گھوڑے کو کوڑا مارا گھوڑا خندق کو پھاندا برابر پھاٹک کے آئے گرز مار کر پھاٹک توڑا رستم اندر گھس گئے اہالی قلعہ لڑنے لگے تاجدار جو اُن سب کا افسر ہے تخت پر سوار غاغلہ کرتا ہوا کہ ارے نامردو ایک شخص اکیلے نے قلعہ فتح کر لیا گھیر کر اسکو مار لو چار طرف سے فوجین دباؤ ڈالتی ہین رستم مصروف شمشیر زنی ہین سمک حقہ ہاے آتشبازی مار رہا ہے جسپر پڑا ایک حقہ ضائع ہوا لیکن جب بجھا دس بیس کو جلایا گئی سی حقہ سمک نے داغا کئی ہزار جل کر گرے رستم لڑتے ہوے قریب تاجدار کے ہوپچے اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا رستم نے بار ھ بچا کر کلائی پہ ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کر پھینک دی کمر مین ہاتھ ڈال کر اُٹھایا سر سے بلند کیا چاہا کہ زمین پر مارون اُس تاجدار نے بیقرار ہو کر آواز دی کہ اے شہریار الامان فرمایا امان بشرط ایمان اُسنے کہا کہ جب تک زندہ ہون گردن تابی نہ کرونگا رستم نے تاجدار کو ہاتھ سے رکھدیا تاجدار نے جو یہ عنایت و مہربانی دیکھی بہت خوش ہوا گرد پھرتا تھا کہا اے شہریار دار الامارہ مین تشریف لے چلیے غلام کو سرفراز فرمائیے علمشاہ ساتھ تاجدار کے دار الامارہ شاہی مین آئے اُس تاجدار کو زبردستی تخت پر بٹھایا ساتھ والون سے تاجدار نے کہا کہ اس شہریار کی خاطر کرو سب ملازم خاطر داری مین مصروف ہوے کہ ایک چوبدار نے بڑھ کر تاجدار سے کہا کہ در دولت پر ایک شتر سوار حاضر ہے کچھ کاغذ لایا ہے تاجدار نے کہا کہ بلا لو وہ شتر سوار کاغذ ہاتھ مین لیے ہوے اندر آیا پایہ تخت کو بوسہ دیا کاغذ ہاتھ پر رکھ کے پیش کیا اور عرض کی کہ ابھی حضور نامہ پڑھین اور جواب نامہ دین تاجدار نے نامہ کھولا تاہے کو پڑھا کاغذ پڑھکر سناٹے مین آگیا کئی وزیرون کو بلایا اُنسے بھی صلاح کی اُن سب نے موافق تحریر کے ہدایت کی تاجدار جب بیٹھا ہے بعد عرصہ دراز کے تخت سے اُٹھا عیارون کو کچھ اشارہ کیا عیار دوڑے وزرا بھی اپنے مقام سے اُٹھے تاجدار خود جام شراب لیکر حاضر ہوا علمشاہ سے عرض کی کہ اسے نوش فرمائیے رستم نے ہاتھ بڑھایا جام لیکر نوش کیا دوسرا جام اُسنے سمک کو دیا سمک بھی پی گیا تیسرا جام نقابدار کے سامنے پیش کیا وہ بھی کچھ عذر نہ کر سکا تینون آدمی جب جام پی چکے تاجدار نے آواز دی کہ اے رستم تمھین کچھ خوف خداوند ہفت پیکر نہ آیا یہ سرحد اُنکے بندون سے معمور ہے جدھر جاؤ گے اُنھین کے بندون کو پاؤ گے

یہاں اسے بچنا دشوار ہی بہتر یہ ہی کہ قدرت کو سجدہ کرو رستم نے بقہر و غضب تمام اُس بادشاہ کی جانب دیکھا سمک نے عرض کی ای شہریار بیہوشی مجکو اور آپ کو ملی جلی اور نقابدار کو سمک نے اشارہ کیا کہ آپ سے کچھ تدبیر رفع دارو بیہوشی کی ہوگی نقابدار نے اشارہ کیا کہ ای سمک نہ گھبرا اُدھر طرف علمشاہ کے دیکھکر خاموش ہوا نقابدار کچھ چپکے چپکے اسم سحر پڑھنے لگا جب علمشاہ اور تاجدار سے باتون مین تکرار ہوئی علمشاہ اپنے مقام سے تیغہ ٹیک کر اُٹھے لڑکھڑا کے گرے سمک بھی ہاں ہاں کرکے اُٹھا وہ بھی بیہوش ہوا ان دونون کے گرتے ہی تاجدار نے اشارہ کیا کہ گرفتار کرلو نقابدار تلوار کھینچ کر اُٹھا کہا کیا مجال کہ جو کوئی اس شیر کو گرفتار کرے نقابدار لڑنے لگا مصروف جنگ ہوا کسی کو قریب نہین آنے دیتا تاجدار نے کہا کہ او نقابدار تو کیون دخل دیتا ہی اس جوان کے بارے مین حکم خداوند ہفت پیکر ہی کہ گرفتار کرکے جلد ہمارے پاس روانہ کرو نقابدار نے کہا کہ کیا مجال یہ کہکے شیرانہ تلوار کھینچے ہوئے گرد رستم کے پھرنے لگا سمک کو بھی بچاتا ہی کہ ایسا نہ ہو سمک کو کوئی قتل کر ڈالے نقابدار مثل برق چمک رہا ہی اگر کسی کو قریب ان دونون کے نہین آنے دیتا تاجدار نے جو نقابدار کو اس طرح آتا دیکھا آواز دی کہ کل فوج کو حکم دو کہ بلوہ کرکے نقابدار کو بھی پکڑ لین یہ جو تاجدار نے کہا سب بلوہ کرکے چلے باہر سے پلٹنین رسالے اندر گھس آئے افسر پکارنے لگے کہ ارے نقابدار تلوار پھینکدے جو شاہ کہتے ہین وہ قبول کر نقابدار نے بہ نگاہ قہر طرف پلٹنون کے دیکھا اور جھولی پر ہاتھ ڈالا جیسے ماغن کا دانہ پڑا جلنے لگا پانچ چار ہزار آدمی جل کر خاک ہوئے اب نقابدار پر بلوہ ہی نقابدار سحر کرنے لگا جب سحر کیا سو دو سو مر کر گرے اور زیادہ ہنگامہ ہوتا ہی مرنے کی آوازین آنے لگین کئی ہزار آدمی مارے گئے نقابدار گرد رستم پھر رہا ہی اول مین جو لکھا ہی کہ نقابدار کچھ چپکے چپکے پڑھنے لگا مراد یہ تھی کہ میرے اوپر بیہوشی کی تاثیر نہ ہو اُسکی ذات خاص پر بیہوشی نے تاثیر نہ کی لڑ رہا ہی علمشاہ اور سمک کو بچا رہا ہی جب تاجدار نے دیکھا کہ کئی ہزار جوان مارے گئے تاجدار گھبرایا دوڑا ہوا محل مین آیا بیٹی اُسکی آنکھین ملتی ہوئی اُٹھی ہی کہا کہ کیون ای باپ گھبرائے ہوئے کیون ہو اسنے بیان کیا کہ بادشاہ قلعہ زرین پوشان کی دختر رستم پر عاشق ہی سحر سے رستم و سمک کو بچا رہی ہی کئی ہزار جوان اُسنے قتل کیے ایسا نہ ہو کہ عیار اور سردار کو لیکر نکلجائے اس وجہ سے پریشان ہون رستم اور سمک بیہوش پڑے ہین وہ نقابدار کسی کو قریب نہین آنے دیتی شیرانہ لڑ رہی ہی دختر شاہ موسومہ بہ خنگرہ جادو نے ہنس کر کہا کہ کیون ابا جان اگر آپ کا حکم ہو تو اسکو

گرفتار کرادون پسر حمزہ بہ جان دیتی ہے اے باپ ایک معاملہ اور بھی ہے کہ فرزندان حمزہ نہایت حسین و جمیل ہیں جس عورت نے دیکھا جان و دل سے مائل ہوئی بھلا کب ہو سکتا ہے کہ بھائی کو ہم قتل کرائے بڑے افسوس کی بات ہے باپ نے کہا کہ بیٹیا جلد تدبیر کرو اخگر اپنے مقام سے اٹھی باپ سے کہا کہ آپ جائے بلوہ کیجیے میں جا کر گوشے سے سحر کرتی ہوں اگر اُسکو ظاہر ہو جائیگا کہ کوئی میرے سحر کو دفع کر رہا ہے تو مشکل پڑیگی اسلیے کہ وہ ساحرہ زبردست ہے میں نے ابھی سحر سیکھا ہے یہ کہکے باپ کو حکم دیا آپ جا کر اسپر بلوہ کیجئے میں سحر کرکے گرفتار کرادونگی بادشاہ باہر آیا اُس نازنین نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نہیں مانتے ہزارہا بلوہ کیے چلے آتے ہیں جھپٹ کے اس معشوقہ نے اور سحر کیا لوگ ہٹے دو تین سحر ایسے گیے کہ زمین ہل گئی اور ایک گاڑی کھینچکر اُسپر رستم اور سمک کو ڈالا سحر سے دو بیل بنائے اُسپر علمشاہ اور سمک کو ڈال لیا آپ آگے آگے گاڑی پیچھے پیچھے اس طرح لیکر چلی کوس بھر قلعے سے نکلی تھی کہ آسمان پر ایک ابر تیرہ و تار چھایا آواز آئی کہ او رنگین زمرد پوش کیوں اہالی طلسم سے دشمنی پیدا کرتی ہے قتل ہو گی وہ سزا ملیگی کہ تمام اہالی طلسم دہد کریں یہ سنکر رنگین زمرد پوش نے جواب دیا کہ ارے کیا بیہودہ بکتی ہے یہ کہکے گولا مارا گولا پھٹ کے زمین پر گرا آواز آئی کہ او لکاتا دیکھا تو نے ہمنے بھی سحر سیکھا ہے یہ کہکے سحر کیا رنگین اوا پر آگ برسنے لگی آگ برسنا دیکھکر رنگین کو غصہ آیا کارد سحر جھولی سے نکالی اُسپر اپنا خون ڈالا کارد کو ابر پر پھینک مارا ابر پھٹا زمین سے گرد اڑی ابر لخت لخت ہوا کارد تھرا رہی تھی وہ چھری تڑپ کر قریب رنگین زمرد پوش آئی رنگین نے انگلی کو تراش کر چند قطرے خون کے زمین پر گرائے آواز دی کے تیری خوراک موجود ہے چھری انھیں قطرات پر گری اخگر نے معاملہ دیکھا فوج والوں کو آواز دی کہ ارے تم لوگ تو لڑنے سے بالکل تھم گئے تم بلوہ کرو دیکھو تو کیا ہوتا ہے دوسری طرف یہ متوجہ ہوئیں سحر کرکے اسکو بیہوش کروں گرفتار کر لیا جائے یہ جو اسنے کہا چہار طرف سے فوج طرف رنگین زمرد پوش کے چلی رنگین نے جو فوج کو آتے دیکھا وہ سحر کیا کہ جو اسکی جانب آتے تھے آپس میں لڑنے لگے بھائی نے بھائی کو مارا باپ نے بیٹے کو قتل کیا آپس میں جو ہنگامہ ہوا اخگر نے آسمان سے سحر کیا کہ جہاں ملکہ رنگین زمرد پوش کھڑی ہیں شعلہ ہائے آتش اُس مقام پر گرنے لگے رنگین زمرد پوش نے کئی مرتبہ آسمان پر بھی سحر پھینکا لیکن اُس آتش بر پر سحر نے کچھ تاثیر نہ کی رنگین زمرد پوش اور جھلائی دوسرا سحر کیا جو سحر رنگین نے کیا اخگر نے بہ آسانی دفع کر دیا آپس میں سحر چلنے لگے رنگین نے جب دیکھا کہ اخگر پر سحر تاثیر نہیں کرتا نہایت پریشان ہوئی جھولی میں ہاتھ ڈالکے

تلوار نکالی اُسپر اسم سحر پڑھا آواز دی کہ او انگر جادو ہوشیار ہو یہ کہکے تلوار پھینکا ماری انگر جادو پر تلوارین برسنے لگین لیکن انگر اُسی طرح سے اپنے کو بچاتی ہو آپس مین سحر کی رد و قدح ہو رہی ہی دو گھڑی کامل آپس مین سحر ہوے کسی کے سحر نے کسی پر تاثیر نہ کی انگر جادو زمین پر آئی للکار کر آواز دی کہ ای رنگین اب چلی جاؤ ورنہ بہت پریشان ہوگی رنگین نے گولہ مارا انگر نے کاٹا ایک مقام پر تڑپ کر انگر گری کہا ہوا ذرا سنبھل جاؤ اب قید مین لیے جاتی ہون تو نے ان لوگون کے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ جسکا بدلہ ہوتا ہی یہ کہکے ایک دو ہتھڑ مارا زمین کانپی غبار بلند ہوا آواز آئی ای رنگین زمرد پوش ای بندۂ مقبول بارگاہ ہفت پیکر یہ کیا آفت ہی کہ اس مذہب کے مٹانے کی کوشش کر رہی ہو خبردار ملکہ رنگین چار جانب دیکھنے لگین رستم کی بھی آنکھ کُھلی رستم کی طرف اشارہ کیا کہ ای شہریار یہ صدا کسی بہی سکاریان ہین ای شہریار ساحر رفیق و شفیق اُسکو ملے ہین عہدے مقرر ہین جسکو جہان پر حکم ہوا اسنے وہان پر آواز دے دی دیکھیے اس وقت کنیز خیر خواہی دولت مین مصروف ہی یہ آواز کیونکر آگئی پس معلوم یہ ہوتا ہی کہ اس عہدے پر جو مقرر ہی ادھر سے کہین گذر اُسکا ہوا اُسنے یہ بھی ایک فقرہ کہدیا کہ آدمی کو اعتقاد ہفت پیکر زیادہ ہوا اتنے عرصے مین رنگین کی جو ملکہ جسکی علمشاہ سے باتون مین مصروف تھی اُتنے ہی عرصے مین ملکہ انگر نے کارد کو اپنے خون سے زنگار رنگین زمرد پوش پر کھینچ ماری بیچ مین آگر وہ کارد شق ہوئی اُس سے ایک برق چمکی باتین رستم سے رنگین کر رہی تھی کہ سر پر برق چمکی سر زخمی ہوا اُف کر کے کلیجہ تھام لیا سحر کر کے اُس کارد کو پلٹایا وہ کارد سر پر جاکے انگر کے چمکی انگر نے اپنے کو بچایا لیکن رنگین زخمی ہوگئی اُس زخمداری مین لڑ رہی ہی کسی کو قریب رابے کے نہین آنے دیتی چاپ چمک کے لڑ رہی ہی یہ معاملہ جو تاجدار نے دیکھا بیتاب ہوگیا تخت پر سجدے کے واسطے جُھکا اور پکار کر آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر آج غلام کو اِس ظالم کے سحر سے بچا لیجیے ورنہ باعث خرابی ہوگا یہ کہکے بہت چیخا پیٹا کہ ایک دنناتا ہوا آواز آئی کہ ای بندۂ خاص لخاص تیری آواز قدرت نے سُنی ابھی قدرت تقدیر کرتے ہین دیکھا طرف سے جنگل کے ایک طاؤس ناچتا ہوا آیا سامنے ملکہ رنگین کے ہو کر رقص کرنے لگا رنگین تعریفین کرنے لگی کنیزون سے متوجہ ہوکے کہا کہ کیا کسی نے تعلیم کیا دیکھو کیا رقص کرتا ہی سب کنیزین دیکھنے لگین طاؤس نے ناچتے ناچتے مثل انسان کے آواز دی کہ ای رنگین زمرد پوش تم جاکر باغ سیماب مین مقام کر و کنیزون کو ساتھ لیتی جاؤ وہانکی سلطنت ہمنے تمکو دی تمھین وہان کا اختیار ہی یہ طاؤس آواز دیکر بھاگا جنگل مین غائب ہوا ملکہ چیخین مار مار کر رونے لگی

کنیزون نے پکار پکار کے کہتی ہے کہ اب ایسا طاؤس مجکو نہ ملیگا مین زندہ نہ بچونگی طاؤس کے ساتھ جان دونگی یون ہمکو دھوکا دیکے چلا گیا یہ کہکر کنیزون کی طرف متوجہ ہوئی کہا صاحبو مین تو جاتی ہون باغ سیماب کی حکومت تمکو ملی اب تم وہان رہو جاتی ہون جو خداوند مناسب جانینگے وہ ہمارے واسطے مقرر کرینگے یہ کہکے رنگین نے نگاہ حسرت طرف رستم کے دیکھا کہا ای شہریار رخصت ہوتے ہین اگر زندگی باقی ہے تو پھر بھی ملاقات ہوگی یہ کہکر دونون پاؤن زمین پر مارے غرق زمین ہوئی کنیزین بھی ساتھ ہوئین سب کنیزین بھی غرق زمین ہوگئین تھوڑے ہی عرصہ مین کنیزین مع رنگین نظر و بوش غائب ہوگئین انگر جادو آسمان سے اتری رستم پر سحر کیا پھر اسی طرح مسلسل و مطوق ہوگئے وہ تاجدار قریب آیا کہا ارابہ لیچلو ارابہ روانہ ہوا وہ تاجدار بارہ ہزار فوج لیکر روانہ ہوا ساتھ والون نے پوچھا کہان قید لیچلوگے تاجدار نے کہا کہ زندان مسافران جو قدرت نے تیار کر آیا ہے وہان بہت سے مسلمان قید ہین ہین لیجا کر انکو بھی قید کرینگے قدرت نے حکم دے دیا ہے قید مین مسلمان رہین آب و دانہ موافق مرتبے کے لیگا یہ فرزندان صاحبقران ہین انکی قید انکے مرتبے کے موافق ہوگی زندانخانہ مسلمانان مین پہونچ جائین یہ باتین کرتا ہوا رستم کی قید کے ساتھ آتا ہے ایک طرف ملکہ انگر جادو ساتھ ہین پانچ سو کنیزین بازو بطور قرقرے پر سوار ساتھ ساتھ ارابے کے گرد گھیرے ہوئے دن بھر راستہ طے کیا چار گھڑی دن پچھلا باقی ہے کہ گھنٹ و ناقوس کی آواز کان مین آئی رستم نے یہ صدا سنکر سر اٹھایا دیکھا کہ ایک صحرائے وسیع سامنے پہلو مین پہاڑ ہے کہ اس پہاڑ سے لو آگ کی نکل رہی ہے درخت بہت سے کھلے ہوئے ہر کوہ پر ہزارہا طائر بجوش بیانی تعریف ہفت پیکر کر رہے ہین کہ جسکا مفہوم یہ ثابت ہوتا ہے نظم

زند وم نہ آنجا سکندر نہ دارا
بمطلب رسد طالب از بارگاہش
کنند عفو ز اہل خطا ہر خطا را
بقرب و وصالش خدا میرساند
طلبگار خالق بخلق و مدارا
شود مشتہر فارسی نظم ہندی

بہ بخشند خدا مال و زر بینوا را
شود مدعا زو میسر گدا را
در مدعا حق بر دیگر بہ بندد
کند بندہ گر ترک حرص و ہوا را
خدا از رہ لطف و بندہ نوازی
الٰہی با یران و بلخ و بخارا

کنند خلق تسلیم حکم قضا را
بگیرد خدا دست بیدست و پا را
خدایا ہر گنہ بہ بیند و پردہ پوشد
کشاید ہر آنکس کہ دست دعا را
بخلق خدا میکند زندگانی
پئے بندگی گر و ما مور ما را

ہزار ہا طائر بھی آوازین دے رہا ہے بعض یا ہفت پیکر یا ہفت پیکر کہہ رہے ہین بعض طائر بلند ہوکر آسمان پر گئے وہان جاکر آوازدی

کہ یا خداوند ہفت پیکر منھ سے شعلہ نکلا دہر دہر جلکر خاک ہوا ہزار ہا طائر اڑ رہے ہین جلکر گرے اور پھر
پیدا ہوے آواز دیتے ہین خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہی اعتقاد اسکا الحق ہی دیکھنے والے دیکھین
کہ ہم بھٹاک کر آگ مین گرے آگ ہمکو نہ جلا سکی آگ کو تو قدرت نے پیدا کیا ہی وہ ہمکو کیا جلا لی
ہر طرف سے یہی آواز آرہی ہی کہ خدائی خداوند ہفت پیکر کی برحق ہی دیوث تاجدار کہ جو رستم کو
قید کرلے چلا ہی یہ بتعجیل تخت سے اترا پتھر کا بنا واسطے سجدے کے جھکا سجدے مین آواز دی کہ یا خداوند
تیرا بندہ تیرے نثار ہو کیا عنایت فرمائی امیدوار ہون کہ سجدہ میرا قبول درگاہ ہو بندگان خاص مین
داخل ہو یہ خیر خواہ ہاتھ باندھے ہوے طرف کوہ کے کھڑا ہی خادمون سے اشارہ کر رہا ہی کہ ہمارے چارون
وزیرون کو بلاؤ چارون وزیر حاضر ہوے عرض کی کہ ای شہنشاہ کیا حکم ہوتا ہی دیوث تاجدار نے حکم دیا
کہ مین قریب کوہ بوقلمون بکرامت خداوند ہفت پیکر آگیا آج روز جلوس ہی دل چاہتا ہی کہ کچھ نذر و نیاز
حاضر کرون کہ قدرت اور زیادہ رضامند ہون وزیرون نے عرض کی آپ نے کیا نذر تجویز کی
دیوث تاجدار نے جواب دیا مین پسر حمزہ کا سر حاضر کرنا چاہتا ہون لاشہ کہین پھکوا دونگا سر خداوند کو
نذر دیا جاوے کہ سرفرازی حاصل ہو وزیرون نے کہا کہ بڑی بات آپ نے تجویز کی یہی مناسب ہی
دیوث تاجدار نے حکم دیا کہ جلادون کو ساتھ لیجاؤ سر پسر حمزہ دم عیار لیکر حاضر ہو سب لشکر چلتے
چلتے تھم گیا ہی سب مین ہنگامہ گرم ہی خداوند ہفت پیکر کا نام لیکر پکار رہے ہین ہر ایک کی زبان پر یہی
جا رہی ہی کہ ہماری نیت کا پھل ملا کہ زیر کوہ بوقلمون پہونچے اور اوس دن بھی خاص جلوس خداوند کا ہی یہان تو یہ
باتین ہین وہان چارون وزیر جلادون کو ساتھ لیے ہوے وہان پہونچے جہان رستم تھے اور ابر رک گیا ہی
ہر طرف ہنگامہ ہی نام لیکر ہفت پیکر کا پکار رہے ہین رستم نے جو دیکھا کہ وہ پہاڑ اسقدر بلند ہی کہ سند وہم نہ
خیال بھی نہین پہونچتی اس پہاڑ پر لاکھون آدمی جمع ہین گھنٹے و ناقوس بج رہا ہی مراد مند مرادین
مانگ رہے ہین ہر طرف یہی ہنگامہ ہی کہ یا خداوند رحم اپنا شریک کیجیے آج روز جلوس ہی ایک تاجدار
جلیل موسوم بہ قلمون تاجدار ہر عرض و معروض کا مختار لباس شاہی پہنے ہوے ٹہل رہا ہی ایک
قصر پتھر کا نصب ہی اسمین ایک تصویر پتھر کی وہی سب سے باتین کر رہی ہی جب وہ تاجدار کسی بندہ
مراد مند کا پیغام لیکر جاتا ہی تصویر سنگی سے آواز آتی ہی کہ ای بندہ خاص الخاص زیر کوہ کرامت قدرت کو
ملاحظہ کرو کاہنان طلسمی جیسے طلسم کشا ہے اصلی کہتے تھے اوس بوقلمون وہی قید ہو کر آگیا دیوث تاجدار ایک

بندۂ حقیر اُسکو گرفتار کرلایا اُسکے قتل کا سامان ہو رہا ہی سر اُسکا حاضر ہوتا ہی یہ قدرت نمائی ہی کہ دیوث
کے دل مین بھی یہی آیا کہ اسکا سر قلم کرین اور سر پیش گاہ خداوند پیش کرین ای بوقلمون اور بھی باغی موجود
ہین سب کا حال کھلیگا قاسم ولندھور و داراب کشور کشا یہ تینون جوان قصر عشرت مین داخل ہین
سوائے عیش و عشرت کے دوسرا کام نہین یہ کیفیت رستم نے زیر کوہ سے ملاحظہ فرمائی سماک سے
رستم نے کہا کہ ای سماک موت لیکر زیر کوہ بوقلمون آئی ہی یہ سب آوازین رستم سن رہے ہین کہ دیکھا
چار وزیر چار جلادون کو ساتھ لیے ہوئے جلاد شلنگین لگاتے ہوئے آتے ہین وہین سے وزیرون نے
آواز دی رستم و سماک کے قتل کا حکم ہی ایک جلاد نے بڑھکر زنجیر رستم تھام لی کہا ای جوان ارابے
سے اُٹھ تیرے قتل کا حکم ہی کہ جلد سر لاؤ رستم اُٹھے ایک جلاد نے سماک کو کھینچا زیر ارابہ سے الگ
آکر جلاد نے سر زنجیر رستم سنبھالا کہا او پسر حمزہ اُٹھ جا مین تجھے قتل کرنے آیا ہون اس زور سے زنجیر کو
جھٹکا مارا کہ خانۂ زنجیر مین خلل ہوا رستم نے کہا کہ او جلاد صاحب بیداد اس طرح کوئی جھٹکا دیتا ہی
جلاد نے کلمۂ سخت کہا رستم نے کہا زبان سنبھال اُسنے پھر زنجیر پر جھٹکا مارا خار رفتار لٹو بغلون کے
پار ہوئے رستم کو تاب نہ رہی زنجیر کو پکڑ کر جھٹکا مارا جلاد منھ کے بھل سامنے پہونچا علمشاہ نے
ہتھکڑی ماردی کہ جلاد کا سر پھٹا اوپر سے لات ماردی کہ جلاد ریزہ ریزہ ہوگیا رستم نے جلاد کو مارکر
زنجیر جو ہلائی گئی کے سر پھٹے اپنے نام کا نعرہ کیا الغرض کار رستم

گیتی علمشاہ چو رستم لقب	ارشد اولاد امیر عرب
دیگرا علمشاہ رومی شہ فیل زور	کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور

اور ایک سوار کو مارکر تیغہ لیا سماک کو رہا کیا اب جو دونون جوان لڑنے لگے اس طرح حملہ کرلیے
کر پرے کے پرے درہم و برہم کردیے لاشون سے میدان بھردیے لڑتے بھڑتے جاتے ہین دیوث
نے جو دیکھا کہ رستم قید سے رہا ہین اور مصروف جنگ ہین جملہ سوار و پیدل جنگ پر سے اُس
شیر صورت کی تنگ ہین رستم نے پرے کے پرے درہم و برہم کیے لڑتے بھڑتے جاتے ہین لڑتے لڑتے
علمشاہ نے تیر اندازون کو جو بھگایا فوج مین تہلکہ ہوا دیوث نے پوچھا کہ ارے کیا ماجرا ہی ہرکارون
نے خبر دی جلاد قتل کرنے گئے تھے قیدیون نے رہائی پائی پسر حمزہ نے زمین ہلادی کئی سو افسر نامی
مارے گئے لڑتا بھڑتا آپ کی طرف آتا ہی دیکھیے وہ برق شمشیر چمکی مرکب طرارے بھرتا ہوا آتا ہی کہ
پکار کر رستم نے آواز دی کہ او شیدائی کافران بےحیا دیوث نابکار ان پر غالب آیا تجکو زندہ چھوڑونگا

دیوث نے جو رستم کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا گیا تخت سے کود اسب پر سے کے واسطے جھکا پکار کر آواز دی کہ یا خداوند ہفت پیکر یہ کیا آفت برپا ہوئی قیدی چھوٹ گیا لڑتا بھڑتا آتا ہو کئی افسرون کو مار کسی کا ہاتھ توڑ ڈالا یا خداوند جلد مدد کیجیے اُس تصویر نے بقہر و غضب تمام آواز دی کہ ادیو قلمون جا دیوث کی مدد کر پسر حمزہ کو جلد باندھ کر لا یہ سنکر بوقلمون نے آواز دی ارے کوئی پہلوان حاضر ہو شداد کوہ پیکر گینڈا جھپٹا کر سامنے آیا آواز دی کہ غلام حاضر ہو کہا پسر حمزہ کا سر لا یہ سُنتے ہی شداد نے چالیس ہزار فوج ساتھ لی برائے مقابلۂ رستم چلا رستم مصروف جنگ ہین لاش پر لاش گرا دی ہو کہ ایک آواز ہیبتناک کان مین آئی کہ باش او پسر حمزہ اپنے گھر مین رستم نام رکھ لیا ما بدولت کے تو مقابلے مین آ رستم نے مرکب پھیرا اُدھر سے شداد آیا نگاہ وزن ہوے تین قدم مرکب رستم کا اور چھ قدم گینڈا شداد کا ہٹا شداد نے نیزہ مارا رستم نے نیزہ توڑ کے پھینک دیا شداد نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہہ کے ہاتھ مارا رستم نے تیغ کپیتان پر روکا اُلجھاوے سے ہاتھ نکال کر بہ آسانی ہاتھ مارا دیا کہ سپر کٹی خود کٹا سر مین بھی زخم آیا رستم نے چاہا کہ سر کاٹ لون شداد نے اہل فوج کو آواز دی کر یارو پسر حمزہ کو قتل کرو چاہو بخشو یا اے خداوند ہفت پیکر میری جان بچاؤ تمام فوج والے ٹوٹ پڑے رستم اُن چالیس ہزار سے لڑنے لگے کئی افسرون کو تاک تاک کے مارا شداد نے آواز دی کہ ای شہنشاہ بوقلمون اور فوج بھیجیے اُسنے پلٹ کر آواز دی کہ جا کر شداد کی شرکت کرو تین لاکھ فوج کو جنبش ہوئی یہ اس طرف سے چلے افسر اُس تین لاکھ کا بہزاد پنجہ کش اکڑتا ہوا سامنے تصویر کے آیا عرض کی کہ یا خداوند غلام جاتا ہی جا کے پسر حمزہ کا سر لاتا ہی تصویر سے آواز آئی کہ ای پہلوان قدرت جلد جاؤ بہزاد جھومتا ہوا چلا یہان سمک نے جو دیکھا کہ تین لاکھ فوج پہاڑ سے اتر آتی ہی بوقلمون بھی تخت پر سوار ہمراہ ہی گھبرا گیا بے اختیار پکار اٹھا کہ ای کریم کارساز دای بندہ نواز منعلم

روے تو باز است چشم انتظارم روز و شب / دیدہ را شایق بدیدار تو دارم روز و شب
داغ عشقت بر جگر چون لالہ دارم روز و شب / تازہ می باشد درین گلشن بہارم روز و شب
در غم ہجران تو جان می سپارم روز و شب / ہر دم خود آخرین دم میشمارم روز و شب
مثل برق از سوز عشقت بیقرارم روز و شب / شکل ابر از جوش باطن اشکبارم روز و شب
سر نگون در سجدۂ اخلاص دارم روز و شب / در قیام خاکساری استوارم روز و شب
قبلہ و کعبہ ترا من میشمارم روز و شب / روے از ہر سو فقط سوے تو دارم روز و شب

بیقرارم بیقرارم بیقرارم روز و شب | مثل گردون عمر در گردش گزارم روز و شب
گرچہ از جرم و خطا من شرمسارم روز و شب | لیک از الطاف تو امید دارم روز و شب
دفتر توحید تو چون بیدگارم روز و شب | یا الٰہی بر سخن کن کامگارم روز و شب
غم بخور ہنگام غم ای غمگسارم روز و شب | دوست بشنو بیکسی ای دوستدارم روز و شب
ہند یا چون با سخن بست ہست کارم روز و شب | میر سید امداد از پروردگارم روز و شب

رستم کو بھی اس دریاے فوج کو دیکھکر انتشار ہوا دل مین یہی ہے کہ آج لڑ بھڑ کر جان دیجیے یہ سوچ کر اشک حسرت آنکھون سے ٹپکائے تصویر قاسم کی آنکھون کے نیچے پھری یاد آیا کہ ای رستم اگر اسوقت قاسم ہوتے تو اشیاے جرأت اسکے سپرد کرتے اور کہتے کہ ای نور نظر ان اشیا کو احتیاط سے رکھنا اب جو چاہے سو لے یہ کہکے رنجیدہ و کبیدہ طرف فوج بوقلمون نے حکم دیا فوج نے بلوہ کیا اب رستم اس بلوے مین لڑ رہے ہین کہ صحرا سے گرد اٹھی اور بوق ترکی کی آواز کان مین آئی کافرون کو معلوم ہوا کہ صدا اسپ افیل کی تھی گھوڑے الف ہونے لگے رستم نے دیکھا کہ شاہزادہ غضنفر ابن اسد ابن کرب غازی اسی ہزار دیوانے ساتھ بوق ترکی ہاتھ مین جہان بوق کو دم دیا زمین کانپی ہلڑ ہوا کہ دیوانہ آتا ہے صد ہا قریات یہان بھی لوٹ لیگا گانون کے گانون ویران پڑے ہین جب گانون کے قریب پہونچے کہلا بھیجا کہ آج ہماری تمہارے یہان دعوت ہے اگر اسنے قبول کر لیا اور سامان لیکر حاضر ہوا تو خیر ورنہ جا پڑے مال و اسباب لوٹ لیا زمیندار کو پکڑ لائے جنگل مین باندھا اور کہا کہ سولہ بھی اسکی پشت پر بنا د اس وقت زمیندار ٹھہرا جاتا ہے اگر وہ پیچ پڑا ہوا ہے تو کھدوا کے منگا دیا اور اگر اسیری تامل ہوا اگر ہم پہنچے پشت پر رکھدیے گئے زمیندار کا گھبرانا اور ناچار ہوکر مال کا دینا یہ کہکر کہ جلکی کے پیچھے پڑا ہے اس طرح سے ہزار ہا قریات غضنفر نے لوٹ لیا اس وقت کسی جانب جاتے تھے علمشاہ کو جو اس مصیبت مین دیکھا سامنے بلند پر دار عیارہ سے کہا کہ لو اور مراد دیکھو خداوندی کا باپ قتل ہوا چاہتا ہے ہمارے قبلہ و کعبہ فرمایا کرتے ہین کہ فرزندان حمزہ مین اس رومی بچے نے بہت کثرت کی اسکے ہاتھ پانون اچھے ہین اگر قتل ہو جائیگا تو نانا جان کو بڑا الم ہوگا دیوانون نے کہا ارشاد ہو تو کافرون کو قتل کرین رستم کو بجا یعنی حکم ہو آپ کے پاس لائین یا انکے لشکر مین بھیجدین جیسا ارشاد ہو بجا لائین یہ سنتے ہی غضنفر نے گھوڑا اٹھایا نعرہ کیا کہ منم غضنفر بن اسد بن کرب غازی نبیرۂ زلزلۂ قاف ثانی سلیمان جوان حجازی

استی ہزار جوانون نے گھوڑے بڑھائے تیغ گرد پیچیدہ ہو کر آسمان تک پہونچا دیوانون نے اندھیرے مین دریاے خون بہا دیا ایک ایک دیوانے نے چو بدست ہلا کے تاجدارون کو قتل کیا رستم نے جو نعرہ غضنفر کی صدا سُنی نہایت خوشی حاصل ہوئی فرمایا میرا دیوانہ آ پہونچا اب اس سے کون لڑسکیگا کافرون کے سر توڑیگا عیار بھی حقہ ہاے آتشبازی مار رہا ہی تمام میدان معلوم ہوتا تھا کہ آتش بہار ہو گیا درختون سے آگ گر رہی ہی عرض کر چکا کہ دیوانون کی بے باکی قزاقون کی چالاکی سر خسرون کے زمین پر گرے دریاے خون بہنے لگا ہر طرف صداے فریاد فریاد بلند ہوئی قریب تھا کہ کافر بھاگ نکلین بوقلمون جادو نے جو یہ تہلکہ دیکھا بڑھ کر تصویر ہفت پیکر سے عرض کی کہ یا خداوند یہ دیوانہ مجہول کون ہی اگر حکم ہو شکلین باندھ کر لاؤن یا خندق آب قہر خداوندی مین ڈالدون اور حضور کا علم ہو نجاؤن کہ اس گنہگار کو جلا دے تب آگ جلائے اگر حکم عدالت خداوند نافذ ہو تو آگ گرمی نہ دکھائے آبرودار کہلائے ہر قطرہ گوہر آبدار بنے دشمن کا جگر پھٹنے بوقلمون نے جو یہ بڑھکر عرض کی تصویر سنگی نے منھ کھولا بوقلمون نے دیکھا کہ شعلے بھڑکنے لگے آواز آئی جلد جا گرفتار کرکے پاس ہمارے لا کہ آتش قہر و غضب مین جلادون بوقلمون چلا چار لاکھ فوج پیچھے نوبت و نقارے بجاتا ہوا سہراب کرگدن سوار پہلوان آگے بڑھا ہوا ہٹو بچو کرتا ہوا تنغہ ہاتھوں مین تخت پر بوقلمون کے ہاتھ رکھے ہوے کوہ سے اُتر کے بوقلمون نے نعرہ کیا کہ او فرزند سپہ سالار قدرت زیادہ بے ادبی نہ کر یہ کہتا ہوا زیر کوہ آیا لوگون کو ہٹاتا ہوا سہراب نے گینڈا بڑھایا للکار کر غضنفر کو آواز دی کہ او طفل گھوڑے سے اتر آ مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہی ایسا نہ ہو کہ تو میرے ہاتھ سے مارا جائے مین چل کر قدرت سے خطا معاف کرادون غضنفر نے پلٹ کے بہ نگاہ قہر طرف سہراب کے دیکھا آواز دی کہ مین آیا ہوشیار ہو جا آتے ہی تیغ وزن ہوا سہراب نے دیکھا گھوڑا ابرق جہندہ تیغۂ برقتاب پر قبضہ خون کی چھینٹین جسم پڑتی ہوئین نہنگانہ لڑتا ہوا آکر تیغ وزن ہوا چھ قدم کرگدن مست سہراب اور تین قدم گھوڑا غضنفر کا پیچھے ہٹا بعد نیزہ بازی تلوار چلی غضنفر نے پکار کر کہا کہ ارے اس خود سر کا سر کاٹ لو سہراب سمجھا کہ کوئی حریف میرے پیچھے آگیا ارے کون کہکے پلٹا جیسے ہی سہراب اُس طرف پلٹا غضنفر نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر افسر کا زخمی ہوا دوسرا تیغہ شانے پر مارا شانہ بھی زخمی ہوا اب تو غضنفر برس پڑا گینڈے کا سر اُڑا دیا اسقدر سہراب زخمی ہوا کہ بھاگا غضنفر نے پیچھا کیا ساری فوج نے دیکھا کہ سہراب بھاگا جاتا ہی اب

غضنفر تادار تیغ کھینچے ہوئے عقب مین سہراب کے لڑتا بڑھتا جاتا ہی پلک جھپکانے کا موقع نہین ملتا کئی
افسرون کو راہ مین غضنفر نے مارا جسنے ٹوکا ایک کے ہاتھ تلوار کا مارا دو ٹکڑے کیے اس طرح لڑتا جاتا ہی
کہ دیکھنے والے حیران ہین دور سے تعریفین کر رہے ہین بوقلمون جادو نے جو اس صورت و شوکت
سے غضنفر کو دیکھا قلب کانپا گھبرا کر کہارون سے کہا کہ تخت ہٹاؤ سامنے اس شیر کے مجکو نہ لیجاؤ سہراب
گرگدن سوار اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر نکل گیا کانپ گیا اور پیشانی پر پسینہ بھی آگیا فوج والون کو آواز دی
کہ اے فوج خداوندی سحر کا ہنگامہ دکھاؤ اب تو کمیدان ور سالہ دار ون نے سحر کرنا شروع کیا وہ ونا ٹا
سناٹا چلا کہ ملازمان غضنفر گھبرا گئے فریاد فریاد کی صدا بلند کی غضنفر نے انگشتر مہر و ماہ کو چمکایا سحر دفع
ہوا غضنفر نے گھوڑا آگے بڑھایا اور نعرۂ شیرانہ کیا انگشتر مہر و ماہ چمکاتے ہوئے چلے اس طرح سیکڑون
پہلوان راہ مین مارے دریاے خون بہاتا ہوا جاتا ہی بوقلمون نے اٹھا کر گولہ مارا جیسے توپ کے
مُنھ سے گولہ نکلا طرف غضنفر دیوانے کے چلا آکے پھٹا لشکر کے کئی ہزار آدمی گرے کئی سو آدمی جل کر
خاک ہوے غضنفر بیتاب ہو گیا انگشتر چمکاتا ہوا جھپٹا اُدھر سے بوقلمون آتا ہی ہنگامہ جو دیکھا
گولے سحر کے پھینکنے لگا جو گولہ پھٹا ایک افسر خاک سیاہ ہوا جب کئی جوان پہلوے غضنفر مین گرے
اور تڑپ تڑپ کے تمام ہوے گھوڑے کوتل مارے مارے پھرتے ہین پیدل مُنھ کے بھل گرتے ہین
غضنفر نے پھر انگشتر کو چمکایا گھوڑے پر تیری جما کے بجوش و خروش آواز دی کہ او نامردان
بندگان خدا نے کیا لیا ہی مجبر سحر کر تو کچھ تاثیر ہو بوقلمون نے تخت بڑھایا قریب غضنفر کے پہونچا
گولہ پھینکا غضنفر نے انگشتر کو چمکایا گولہ باطل ہو کر زمین پر گرا جب کئی گولے بوقلمون نے پھینکے اور
انگشتر چمکی گولے باطل ہوے غضنفر بڑھتا چلا آتا ہی برابر تخت بوقلمون کے ایک زنگن سیاہ رو کو دیکھا
کہ علم سحر مین پرفن گولہ ایک ہاتھ مین بادشاہ سے کہتی ہوئی کہ مین جا کر اس جوان کو پکڑے لاتی ہون یہ
کہکر آگے بڑھی آواز دی کہ او طفل بے ادب تو نے اُن ساحرون کو مارا کہ جنکا مثل ممکن نہین میرے
پاس چلا آ مین تجھے چھپا لون سر پر اپنے لیے لیے تجکو پھرونگی وہ مرتبہ ہو کہ دیکھنے والے رشک کرین مجھے
تجھسے محبت ہوئی ہی یہ گوری گوری کلائیان پنجۂ خورشید نما چہرہ آفتاب عالمتاب بردہل رہے ہین صاف
ظاہر ہی پنجۂ اصفہانی کو جنبش ہی قتل عاشقان کی کوشش ہی مین تجکو پر سے چھین سے رکھونگی وہ مرتبہ تیرا
کرون کہ سب رشک کرین خداوند مشیران قدرت مین تجکو جگہ دین سے بس چلا آ غرور نہ کر میرے ساتھ چل

غضنفر نے پکار کر آواز دی مین آپ کے حُسن و جمال کا خود خواہان تھا مین پاس آتا ہون یہ کہہ کے گھوڑا بڑھایا زنگن بہت خوش ہی کہ کیا معشوق لاجواب ملا ہاتھ پھیلاتی ہوئی اشارون سے بلاتی ہوئی بڑھی جب قریب غضنفر کے پہونچی ہاتھ بڑھایا غضنفر نے اُلٹا ہاتھ تلوار کا مارا کہ زنگن کے دو ٹکڑے ہوئے ایک غریو بلند ہوا اندھیرا ہوگیا آوازین ہیبتناک آنے لگین مگر یہ مرنے کی آوازین نہین تھے اندھیرا بڑھتا جاتا ہی تھوڑی دیر کے بعد روشنی ہوئی دیکھا کہ وہی زنگن جھوم رہی ہی کئی مرتبہ ہاتھ بڑھایا کہ غضنفر کو پکڑ لون غضنفر نے تیغہ چمکایا زنگن نے کمر مین ہاتھ ڈالا چاہا کہ پیشانی پر بوسہ دون غضنفر نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ زنگن کی کمرگاہ پر پڑا کہ دو ٹکڑے ہوئے پھر اندھیرا ہوگیا اب آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سیاہ روے جادو بود بوقلمون نے جو سیاہ رو کے مرنے کی آواز سُنی اپنا گریبان پھاڑ ڈالا کہا یارو غضب ہوا غضنفر کا غلبہ ہوا فوج کے پانون اُٹھا چاہتے ہین یہ کہہ کے تخت ہٹایا غضنفر نے گھوڑا بڑھایا بوقلمون نے چاہا کہ پر پرواز پیدا کرون اب غضنفر پر سحر نہ کرون نکل جاؤن بکہ مارا بازوون پر پر پیدا ہوئے تخت سے اونچا ہوا غضنفر نے جو دیکھا کہ یہ نکلا جاتا ہی قربان سے کمان اور ترکش سے تیر زرنگار خدنگ سفتہ سوفار زمرد پیکان عقاب پر بحر کمان مین پیوست کر کے تاک کر سینۂ پر کینہ پر مارا بہرہ پُشت کو توڑ کر یا گذرا لاشہ تھراتا ہوا بادشاہ اقلیم کا زمین پر گرا بوقلمون کا مرنا کہ ایک آندھی سیاہ اُٹھی سنگباری و برفباری ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من بوقلمون جادو بود اب غضنفر بوقلمون کو مار کر طرف کوہ کے چلا نقّور سنگی جو لگی تھی اُس سے آواز پیدا ہوئی کہ پسر حمزہ کو لینا دیوانہ مزاج آتا ہی پہلوانون نے گھاٹیون پر روکا مگر یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی کب رُکتا ہی گھاٹیون پہ پہلوانون کو مارا بڑے بڑے سرہنگون کو للکارا بڑے بڑے جادوگردن کو مارا گھاٹیون پر تلوار چلی غضنفر تو بالاے کوہ جاتے ہین مگر جس وقت بادشاہ بوقلمون مارا گیا شاہزادہ قاسم و داراب کشورکشا و لندھور بن سعدان قصر عشرت مین مبہوت بیٹھے ہین اور معشوقان پریچہرہ پہلو مین ناچ ہو رہا ہی عیاران طرار ساز بجا رہے ہین ہنگامۂ عیش و نشاط تو قصر عشرت مین گرم ہی کہ ایک دناٹا ہوا پہلو مین جو معشوقین بیٹھی تھین اُنپر ایک ایک شعلہ گرا اب جو دیکھا تو کالی کالی بڑھیان کالے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھی ہین اور یہ نوجوان اندر قصر کے معشوقون کو لیے ہوئے پہلو مین بیٹھے تھے باہر سرداران صف شکن معشوقان پریچہرہ پہلو مین اختلاط ظاہری و باطنی مین مصروف ناچ ہو رہے ہین ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہی جس وقت

ٹا ہوا ان سب کی معشوقون کی صورتین بدلین اپنے کو دیکھا تصویر ہفت پیکر گلے مین بت ہاے سنگی
ور پر عیارون سے پوچھا کہ ہم کس حال مین ہین عیارون نے عرض کی آپ لوگ صاحبقران
ہوے صاحبقران سے مقابلے پڑے ہفت پیکر کو سجدہ کیا یہ سنکر شیران دشت نبرد اپنے
نے مقام سے اٹھے قیدین توڑ کر پھینکدین تلوارین لیکر اُٹھے مرکب ہاے باد رفتار پر سوار ہوے
تے بھڑتے چلے بعض مقام پہ فوجین تھین اُنکو مٹایا سوار و پیدلون کو بھگایا کوٹھے مال و اسباب
بھرے تھے وہ لوٹ لیے سلاح سجوگ زر و جواہر جوشی لی قبضے مین کی نام پر ہفت پیکر کے لعنت کے
ڑائے جل رہے ہین اپنے حال زار پر روتے ہین کہ مقام افسوس ہی کہ اپنے آقا سے جاکر لڑے
ک نے قاسم سے ذکر کیا کہ آپ سے اور آپ کے دادا جان سے مقابلہ پڑ گیا قید ہو گئے تھے
یاری سے خواجہ کی چھوٹے اب پھر اپنے مقام پر فردکش ہین قاسم نے بہت اپنے کو نفرین کی
ایک کا یہی قول ہی کہ ہفت پیکر کو مارینگے جہان ملے اُنکو سٹائین ملعون کو خاک مین ملائین گی
یون پر زمینداروں نے نکل کر روکا یہ شیر زمینداروں کے روکنے کے تھے ہنگامے ڈالدیے
مینداروں کو مارا اُنکے ساتھ والون کو للکارا گانون کو پھونک دیا اُنکے ہمراہیون کو قتل کروا لا
عیارون کو آگے روانہ کیا کہ بڑھ کر خبر لاؤ عیار بڑھے دور سے دیکھا کہ ایک پہاڑ ہزارہا طرح کے
تین رنگ ہین کوئی رنگ ایسا نہین کہ جو نہ موجود ہوا اُسپر ایک تصویر پتھر کی چیخ رہی ہی اور
ستم کو زیر کوہ ہزارون ساحر و غیر ساحر گھیرے ہین ہر مرتبہ آواز دیتے ہین کہ یارو جم کر لڑو اور سر کو
غضنفر پہونچ گیا ہی دریاے خون بہا دیا ہزارہا لاشہ گرد پڑا ہی غضنفر لڑتا ہوا جاتا ہی سب دیوانون
نے سر اپنے حکم پہ غضنفر کے رکھے ہین جو فعل غضنفر نے کیا سب موجود ہین چاہتے ہین اُس تصویر
کے پاس پہونچین سپاہی نہین پہونچنے دیتے پرے جمے ہوے ہین غضنفر پر اور ہمراہیان غضنفر پر
تیر پڑ رہے ہین مگر جوانان شیر دل غازی و مجاہد عامل و کامل قبضے تلوارون کے ہاتھ مین جمے
ہوے حسب حملہ کرتے ہین ایک آفت برپا ہوتی ہی بمشکل جاروب کشی ہونے دیتے ہین نام پر ہفت پیکر
کے جان دینے پر آمادہ اعتقاد و فرزندی اپنے طریقے سے زیادہ بہوت لڑ رہے ہین عیارون نے
دریافت کیا آکے شاہزادون کو خبر دی دارا ب نعرہ کرکے گرا قاسم بھی آکر برابر پہونچے لشکر صورہ
نے برابر گرز کو گردش دی چار چار اور چھ چھ کے بیچ گز زمین لپٹے ہوے سفرہا دخان و ارشیون

یعنے دونون بیٹے لندھور کے جھول پکڑے ہوے ہاتھی کی جھوم رہے ہین قبضۂ شمشیر چوم رہے ہین ان تینون جوانون کے آنے سے رستم کو بڑی تقویت ہوئی روح کو راحت قلب کو قوت ہر ایک کا یہی قول ہے کہ اس ہفت پیکر شعبدہ باز نے ہمین آقا سے رنجیدہ کرایا انشاء اللہ آج تصویر سنگی کو توڑ کر پھینک دینگے ساتھ والے جواب دیتے ہین کہ علمداری کو اس ہفت پیکر کی بڑی وسعت ہے سات پہاڑون پر اسکا ظہور ہے بڑا کوئی کافر مغرور ہے خدا اسکے شعبدے سے بچائے دیکھین انجام کیا ہو اس تردد مین کتنے شیر لڑ رہے ہین کہ صحرا سے گرد اڑی دیکھا سب نے کہ شاہزادہ نقد روح و روان قاسم عالیشان ایرج نوجوان کرہ بن اسفر پر سوار سردار پشت پر نیلم و فیلم زنگی او جان دغو جان دریا باری دمیعاد عادر شنک دراز گردن شیرانہ جھومتا ہوا جسکو پایا پکڑا چیر کر پھینک دیا جادوگرون کو تنگ کر دیا بھاگے بھاگے پھرتے ہین اب یہ شیر جو آگئے سردارون کی کمر مضبوط ہو گئی اب کیا ضرور ہے لڑائی کو فتح کرو تصویر توڑ دو نام ہفت پیکر مٹا دو اس خیال مین بصد جوش و خروش مصروف جنگ ہین جنگ سے ان شیران دشت نبرد کی کافر تنگ ہین یہی چاہتے ہین کہ جان بچائین بھاگ جائین مگر غیرت مین لڑ رہے ہین کہ پھر گرد اڑی دیکھا سب نے گل گلزار خلیل الرحمن نور دیدۂ مومنان و مسلمانان برہم زنندۂ زمرۂ بے ایمان شاہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان طہماس پہلو مین شبرنگ بن عمرو عیار رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے شاہزادہ نورالدہر آکر پہونچے نعرہ کر کے گرے سرداران نامی و پہلوانان گرامی مصروف جنگ ہوے اب کوہ سے فوجین نیچے بھی آنے لگین لاکھون آدمی چلا آتا ہے جب تصویر نے آواز دی کہ اے بندگان من چاہیے کہ مسلمانون کو امان نہ دو بالاے کوہ سے تا زیر کوہ ہر وار مین ہزارہا سر گر رہے ہین بیحیا جانبازی مین مصروف ہین جب تصویر آواز دیتی ہے بیخ نخل سے شاخ نخل سے برگ نخل سے ہزارہا بندگان خدا مثل سپاہیون کے پیدا ہوتے ہین آکر مصروف جنگ ہوتے ہین لاکھون آدمی نخلستان سے پیدا ہوے کچھ مارے گئے کچھ لڑ رہے ہین نورالدہر مصروف جنگ تھے جس وقت سے نورالدہر آکر پہونچے پہاڑ سے سات لاکھ فوج زیر کوہ آئی وہ جم کر تلوار چلی کہ زبان تیر اور کان عمود سے صداے احسنت و آفرین بلند تھی نیزے سرو قد براے تعظیم مردان عالم اٹھے ہر طرف سے صداے الامان الامان بلند ہے ہر ایک کافر دردمند ہے تصویر کا وہی شیوہ ہے کہ آواز دیتی ہے کہ اے بندگان من کہان چھپے ہو جلد آؤ ان سرکشون کو آکر مٹاؤ اگر آج کی لڑائی کو فتح کر لیا کبھی کوئی مسلمان ہم پر قصد لشکرکشی نہ کریگا جب

اس طرح تصویر آواز دیتی ہی اور فوجین صحرا سے پیدا ہوتی لگتی ہین سرداران شیردل مصروف جنگ
ہوتے ہین انھین شیرون کے کلیجے ہین کہ آمد کو ان فوجون کی روک رہے ہین اور فوجین چلی آتی ہین
نورالدہر نے شبرنگ سے کہا کہ ای برادر تم دیکھ رہے ہو کس زور وشور سے مقابلہ ہو رہا ہی کیونکہ فتح لے
یہ فوجین کہانسے آتی ہین جاکے مقام روکا جائے ہم جاکے وہان روکین وہانسے آنہ سکین شبرنگ نے
کہا کہ مین جاکر دریافت کرتا ہون یہ کہکر شبرنگ گیا تھوڑی دیر مین ہانپتا کانپتا آیا عرض کی کہ ای شہریار
صحرا مین ایک احاطہ ہی خام اسمین ہزارہا بلکہ لاکھون بالسنون کی کھپاچ کے پتلے بنے ہوے رکھے ہین
ایک طرف اُس احاطے کے قصر ہی اُسمین سے دو جوان باہر آتے ہین اُن پتلون پر پانی چھڑکتے ہین
سوار پیدل بنکر یہان آتے ہین تانتا بندھا ہوا ہی ہر مرتبہ دس ہزار بیس ہزار آجاتے ہین یہ سپاہی
اصلی نہین ہین بالس کی کھپاچون کے پتلے بنے ہوے ہین یہ سنکر نورالدہر نے سر جھکایا سامنے سے دیکھا کہ
ایرج لڑتا ہوا آتا ہی ہمرا در رکاب شاپور شیردل شاہزادہ نورالدہر نے شاپور سے یہ معرکہ بیان کیا شاپور
نے کہا کہ مین ابھی جاکے فکر کرتا ہون یہ کہتا ہوا شاپور چلا صورت بدلتا ہوا چادرہ اوڑھے ہوے
لشکر سے نکلا ایک نخل کی آڑ پکڑ کے دیکھا کہ قصر صحرا سے دونون شخص نکلے ایک شیشۂ آب دمیدہ پاس ہی
پتلے جو بندھے ہوے احاطے مین رکھے تھے اُسمین سے کوئی پچاس ہزار اُن دونون نے نکالکر الگ کیے
اُنکا انبار کرنا شروع کیا شیشہ بغل سے نکالا پانی اُنپر چھڑکنے لگے پانی چھڑکتے ہی سوار وپیدل بنکر کھڑے
ہوے تعریف خداوند ہفت پیکر کر رہے ہین سوار وپیدل اُٹھتے جاتے ہین شاپور یہ معاملہ دیکھکر کنارے
ہوا تدبیر مین چلا اور وہ دونون شخص آب شیشہ جسقدر لائے تھے وہ سب صرف کر دیا اب چاہتے ہین
کہ قصر مین جائین پہلوے قصر سے رونے کی آواز آئی کہ کوئی بلک بلک کے کہ رہا ہی یا خداوند ہفت پیکر
ملک الموت کو حکم دیجیے کہ میری روح قبض کرے اب صدمہ برہنہ نہین اُٹھتا نہ کوئی جانور درند
آتا ہی کہ ہمکو آکر کھا جائے اس کشاکش سے بچائے یہ دونون شخص آپس مین اشارے کرنے لگے
ایک نے کہا کہ چلو چلکر دیکھین کہ یہ کون مصیبت زدہ ہی یہ کہکے قریب سے قصر کے ملٹے دور سے دیکھا
کہ کوئی عورت سر جھکائے ہوے رو رہی ہی یہ دونون دوڑکر قریب آئے پکارکر آواز دی کہ او مصیبت زدہ
یہان جنگل مین کیونکر آئی اُس نازنین نے چہرہ کھولا نگاہ جو پڑی تیر مژگان جو کمان خانۂ ابرو مین
لیس تھے دونون کے تودۂ دل پر لب معشوق ہوے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا ایک نے ایک پر ہاتھ رکھا کہ بھائی

ہوشیار رہو بعد اسکے دونون نے کہا کہ ای حسین اس صحرای پر آشوب مین تیرا کیونکر گذر ہوا کئی دن
گذرے موت کو کیون خدا وند سے مانگتی ہی ہمین اپنا نام نامی و اسم گرامی بتا یہ سنکر وہ نازنین بہت
روئی معلوم ہوتا تھا کہ صدف چشم سے مروارید بے بہا گر رہے ہین دامن سے اشک اسکے پاک کیے کہا
کہ ای مہ جبین زیادہ نہ رو ایسا نہ ہو کہ دم الٹ جائے یہ کہکے بیٹھ گئے اس مہ جبین نے ہنس کر کہا کہ تم
دونون میرے بھتیجے ہو یہ سنکر وہ دونون ہنسے مگر دیکھا کہ وہ نازنین رو رو کر اس طرح حال اپنا بیان
کرنے لگی کہ مین فلان تاجر کی بیٹی ہون شوہر میرا بیاہ کے لیچلا تھا فلان جنگل مین قزاق آئے انہون نے
آکے لوٹنا شروع کیا شوہر سب کے پہلے بھاگا مین نے زیور اتار کر قزاقون کو دیا قزاق تو چلے گئے مجھے
تین روز اس صحرا مین پھرتے پھرتے گذرے کوئی جانور آکے نہ کھا گیا یہ کہکر پہلو سے گلابی نکالی منھ مین انڈیل لی
دونون نے کہا صاحب ہمکو نہ دی نازنین نے کہا کہ اب قلیل باقی ہی اور شراب لاؤ یہ سنکر وہ دونون
دوڑے گئے اور بھٹی پر سے شراب لائے سامنے اس نازنین کے رکھدی اس نازنین نے جو گلابی اپنے پاس
سے نکالی تھی وہ بھی اسمین شریک کر دی شریک کرکے دو جام لبریز کیے دونون کے آگے رکھے کہا
جی چاہے دونون ایک ایک جام پی لو بے اندیشۂ انجام دونون نے گلاس پیے اب نازنین نے
بجست پوچھا کہ تم اس قصر مین یہان کس وجہ سے رہتے ہو اور اس قصر مین رہنے کا کیا باعث ہی تم دو ہی ہو
یا اور بھی کوئی ہی دونون نے جواب دیا ہم دو ہی آدمی یہان رہتے ہین قدرت کی طرف سے اشکال
صورت کش یہ تصویرین بنا کر بھجواتا ہی اور آب دمیدۂ سحر ہمارے پاس روانہ کرتا ہی آج تک
اسم فوج کو کبھی طلب نہ کیا تھا زیر کوہ بوقلمون مسلمان آ گئے جب وہانسے وہ تصویر سنگی آواز
دیتی ہی تب ہم آکے آب دمیدۂ سحر صرف کرتے ہین اور وہان جو جاتا ہی مارا جاتا ہی بلا کی تلوار
چل رہی ہی سی لاکھ فوج ہم روانہ کر چکے پچاس ہزار اور جاتے ہین یہ کہکر وہ دونون گھبرا گئے اپنے
مقام سے اٹھے کہا کہ ہمارے مکان مین چلو وہان تدبیر بتائین دونون اٹھے اٹھتے ہی لڑکھڑا کے
گرے نعرہ ہوا کہ منم شاپور شیر دل جیسے ہی دونون کے سر کاٹے وہ پتلے یا تو اٹھ کر چلے تھے یا لڑکھڑا کر
گرے چلنے لگے جب لاشے ان دونون کے تڑپے شاپور کو منظور یہ ہوا کہ اب نکل جاؤن زمین شق ہوئی ایک زنگی
پیدا ہوا آواز دی کہ او ناعیار کہان جاتا ہی ہر چند کہ شاپور شیر دل نے چاہا کہ نکل جاؤن اس زنگی نے
زمین سے نکلتے ہی گردن لی جس زمین سے نکلا اسی جگہ شاپور کو لیکر غرق زمین ہوا پھر زمین برابر ہو گئی

نگی شاپور کو لیکر جب غائب ہوا یہان تلوار چل رہی ہی شاہزادہ غضنفر بن اسد پامال کرتا پھرتا ہی جس
صف کو درست دیکھا اُسپر جا پڑے اور جو شکست کھاتا ہی طرف صحرا سے بھاگ جاتا ہی تلوار گھسان کے
ساتھ چل رہی ہی یہان تو یہ انتظام ہی مگر صحرا سے جو فوج کی آمد تھی وہ موقوف ہو گئی لڑائی اُسی طرح
ہو رہی ہی غضنفر بن اسد نامدار شیرانہ و نہنگانہ و رستمانہ لڑ رہے ہین پرے کے پرے درہم و برہم کر دیے
لاشون کے انبار لگا دیے دریاے خون بہ رہا ہی گھوڑے دریاے خون مین شناوری کر رہے ہین
غضنفر جو بالاے کوہ پہونچا تصویر سنگی نے آواز دی کہ ای بندگان من جلد آؤ یا تو جب آواز دیتا تھا
فوج پیدا ہولی تھی یا اب تصویر نے تین آوازین دین فوج نہ آئی غضنفر لڑتا بھڑتا قریب تصویر کے
پہونچا اور گھوڑے سے کودا طرف تصویر کے چلا تصویر نے بڑے طعن و تشنیع کیے یہ بھی کہا کہ ہمنے
تیرے نانا کی مدد پر وہ قاف مین کی نانا کو تیرے عفریت پر غالب کرایا سمندون سے لڑوایا
سب جگہ غالب کرایا تمام سرکشان قاف تہ تیغ ہوے ای غضنفر بہادر سے اُٹھ علیہ شیر بیشۂ
اسد غازی جوان حجازی کب ڈرتا ہی کئی پہلوانون کو مار کر تصویر کی گردن پر ہاتھ ڈالا رکھ کر اُٹھا لیا اور
دل کو رجوع کیا کہ ای پروردگار اس ظالم سے بچانا ساحر زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست تصویر پتھر کی
بنکر بیٹھا ہی یہ کہکے دو بارہ ہاتھ مارا ہزارہا شعلہ بھڑکا وہ شعلۂ آتش بھڑک کر غضنفر پر گرے غضنفر کب
ان شعلون کو مانتا ہی دو تین ہاتھ ایسے مارے کہ تصویر سنگی اپنے مقام سے ٹوٹ کر گری آواز آئی کہ
او نبیرۂ حمزہ تو نے غضب کیا کہ رکن طلسم گرایا مگر کہان جائیگا اب بلا مین پھنسیگا ہماری شفقتون کو
یاد کریگا یہ کہکے تصویر چمکی آسمان پر ابر گلنار پیدا ہوا رعد کی چمک اُسمین سے آواز آئی کہ صنم اشکال
صورت کش ایک دو ناٹا ہوا کہ زمین کانپی اور ابر سے آواز آئی کہ یا خداوند ہفت پیکران مسلمانون کو
آپ کا اعتقاد نہین جو جوان لڑ رہے ہین انکے ہم شبیہ مرحمت فرمایے کہ مسلمانون کو آپ کا
اعتقاد ہو کہ قدرت کو ہر وقت پیدا کرنے کا اختیار ہی بے مان باپ کے بھی لڑکا پیدا کر سکتے ہین
یہ جو آواز دی زمین کانپی کڑکڑ کی آوازین بلند ہوئین ناظرین پر واضح ہو کہ چار سی سرداران
صاحبقران لڑ رہے ہین کچھ بالاے کوہ کچھ زیر کوہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی قاسم اپنے مقام پر
بدیع الزمان اپنے مقام پر داراب و جہانگیر اپنے مقام پر لڑ رہے ہین لندھور اپنے مقام پر شاہزادہ یکتا
شیر بیشۂ ہیجا بہرام گرد بن خاقان چین ہاتھ مین تیغۂ برق تاب عالم جرأت مین جس پر جا پڑے اُسے مٹا یا

پرون کو درہم وبرہم کیا دریا خون کے بہا گئے لیکن اُس ابر سے جو آواز مذکور آئی زمین تھرّائی دیکھا
سب نے کہ ایک جوان سیاہ رو بڑے قد وقامت کا زیر نخل کھڑا جھوم رہا ہے تیغہ کھینچا ہوا ہاتھ مین
اسباب تصویر کشی ایک غلام لیے ہوئے پشت پر اور وہ غلام کچھ تصویرین کھینچ بھی رہا ہے تصویرین
کھینچ کھینچ کے زمین پر پھینکتا ہے تصویرین زمین پر گرین اور اُڑ کر طرف صحرا کے غائب ہو گئین تھوڑے
عرصے کے بعد اُسی صحرا سے گردین اُڑ رہی ہین آگے آگے سب کے دارائے ہند لندھور بن سعدان
فیل میمونہ پر سوار گرز کاندھے پر دونون بیٹے فرہاد خان وارشیون پریزاد گینڈون پر سوار
لندھور کے ساتھ ہین بھانجے دونون عادل وفاضل گینڈون کو چمکاتے ہوئے تاجداران
ہندوستان ہمراہ وہین سے نعرہ ہوا کہ مین دارائے ہند لندھور بن سعدان ابھی خداوند ہفت پیکر
نے مجھے پیدا کیا یہ کہتا ہوا طرف لندھور اصلی کے چلا لندھور اصلی نے گرز اُٹھایا دونون مین
گرز چلنے لگے دوسری گرد اُڑی قاسم مع سردارون کے قاسم اصلی پر جا پڑے سردارون پر سردار
عیارون سے عیار آپس مین جنگ کر رہے ہین جو سردار انکے ساتھ ہین وہ اُنکے بھی ساتھ ہین آگئے
اور مصروف جنگ ہوئے تلوار چلنے لگی اب وہ ایک ساحر سیاہ فام بڑے قد وقامت کا جوان کنارے
پر لشکر کے کھڑا ہوا آواز دے رہا ہے جس سردار کا نام لیکر آواز دی وہ سردار صحرا سے پیدا ہوا
آتے ہی جا پڑا اگر طرز جنگ ہر ایک کا عرض کرون ناظرین ملول ہون مراد یہ ہے کہ سردار پر سردار
جا پڑا مستکین دے دے کر پکار رہا ہے جس سوار کا نام لیکر پکارا صحرا سے وہی پیدا ہوا بدیع الزمان
پر بدیع الزمان جا پڑے ہنگامۂ گیر ودار بلند ہے کہین نیزہ چل رہا ہے کہین تڑاتے گردون کے کہین برق
شمشیر کہین کشتی ہو رہی ہے تمام میدان مین جنگ ہو رہی ہے کسی نے پوچھا کہ اے دارائے ہند اس
جنگ کا کیا انجام ہوگا لندھور نے کہا کہ جو خدا چاہیگا وہ ہوگا اتنا جانتے ہین کہ حریف سخت سے
مقابلہ ہے فتح وشکست کا پروردگار کو اختیار ہے یہان زیر کوہ بوقلمون تو یہ رنگ ہے لیکن دو کلمے
داستان صاحبقران زمان بھی لکھنا منظور ہے ناظرین ملاحظہ فرمائین صاحبقران زمان مقابلے
مین بطلان نیزہ باز کے اُترے ہین بطلان طبل جنگی نہین بجواتا ایک دن صاحبقران نے
خواجہ عمرو سے فرمایا کہ جا کر دریافت تو کرو کہ مقابلہ کیون نہین کرتا خواجہ یہ سُنکر صورت بدل کے
چلے ایک بڑھیا کی صورت بنکر لشکر بطلان مین آئے ایک شخص سے پوچھا کہ بطلان نیزہ باز کہان ہے

لوگون نے پتہ دیا کہ بارگاہ زربفتی مین بیٹھے ہوے صلاح کر رہے ہین خواجہ پھرتے پھراتے بصورت
خدمتگار بارگاہ مین بطلان کی آئے بطلان کو دیکھا کہ مقام صدر پہ بیٹھا ہوا افسرون سے کہہ رہا ہے کہ آج
دو پہر رات گئے لشکر صاحبقران پر شبخون مارونگا تم لوگ سب تیار رہنا بدولت دو پہر رات گئے
جب اپنی بارگاہ سے نکلین تو تم سب کو تیار پائین سب اقبال کر رہے ہین خواجہ یہ خبر سنکر بھاگے
یہان امیر بیٹھے ہین کہ خواجہ عمرو آکر پہونچے سب حال مفصل بیان کیا صاحبقران زمان نے
بھی اپنے لشکر کو تیار رہنے کا حکم دیا کہ آراستہ ہوکر گوشون مین ٹھہرو لشکر تو کمینگاہ مین صاحبقران
منتظر کہ دیکھیے سیاہ رو کب برائے شبخون آتے ہین وہان بطلان نے دو پہر رات گئے لشکر تیار کیا چار
غول کیے سات لاکھ فوج اسکے ساتھ ہی چلا یہان امیر با توقیر دوسرے سردار مثل عبداللہ بجار و
گرتیت سپہر گردان ولقمان بن منظر و منظر شاہ یمنی و طوق ہران گرد و ابو المحجن گرد و
مندویل اصفہانی وغیرہ کو لیے بیٹھے ہین انتظار مین خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کہ کہ خواجہ عمرو
دوڑے ہوے آئے عرض کی کہ کفار آپہونچے صاحبقران دوسرے سردارون کو لیکر درہ کوہ مین آکر چھپے
یہان کفار آگر گرے جس خیمے مین پہونچے سردار کو نہ پایا مال رکھا ہوا ملا ہتھیار رکھے ہوے پائے اٹھا لیے گھوڑے
کھول لیے روپیہ اٹھا اٹھا کے گھوڑون پر لادا ہر طرف لوٹ ہو رہی ہے افسر کہتا بھی ہے کہ یارو زیادہ نہ لوٹو
صبح کو اٹھوا لینا جواب دیتے ہین کہ ای افسر برسون گذرے لڑتے ہوے ٹکا کہین سے نہین پایا فقط تنخواہ
پر بسر اوقات ہوتی ہے آج خزانے پائے کیونکر چھوڑین کمر مین بھی باندھے ہین گھوڑون پر بھی لادے ہین
جب خوب پربار ہو چکے بطلان نے بارگاہ شاہی کو لدوایا رعنائی و زیبائی بارگاہ کی دیکھکر
عاشق ہو گیا کہتا تھا کہ ہم اسی بارگاہ مین بیٹھین گے تب کیفیت ظاہر ہوگی یہ کہکر بارگاہ کو لدوا لیا
اثاثہ لیکر چلا ساتھ والون نے توڑے روپون کے گھوڑون پر لادے کچھ کمر مین روپیہ باندھا کچھ
جیبون مین بھر لیے ہوے ہین بطلان ساری بارگاہون مین پھر کر بازار چہار طاق بلقیس مین آیا
پھرتے پھرتے جواہرات بازار کا جمع کیا چھکڑون پر لدوایا اور ساتھ والون سے کہا کہ حمزہ بڑا
بادشاہ جلیل ہے بازار مین اسقدر جواہر دستیاب ہوا کہ چھکڑون پر لادا گیا بدولت خود اسپر سوار ہین
یہ کہتا ہوا چلا آتا ہے ابھی وہ خزانے دستیاب نہین ہوے کہ جن پر حمزہ کا قبضہ ہے اُس خزانے کو پاؤن
تو دل شاد ہو رعایا میرے ملک کی آباد ہو سامنے خداوند کے جا کر خزانہ پیش کرونگا قدرت بھی

دیکھکر کہین کہان میرا پہلوان خوب خزانہ لایا قدرت بھی خوش ہو جائین یہ کہتا ہوا لشکر کو جمع کر رہا ہی جو آتا ہی لوٹ پر اُسکو ناز ہی یہی فقرہ آغاز ہی کہ مسلمانون نے بڑے بڑے شاہان ہفت اقلیم کو مٹایا آخر کیا ہاتھ آیا حمزہ نے جو خاص خزانہ اپنے واسطے رکھا ہی اُسکو دیکھتا ہو کہ وہ کس مقام پر ہی اور نگہبان وہان کون ہی یہ کہتے ہوے جاتے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی روے ماہتاب چھپ گیا سب کافر گھبرانے لگے جملہ سرداران امیر نے چلا کے آواز دی کہ ان بیحیاؤن کو لینا نعرۂ صاحبقران کی آواز آئی نعرۂ امیر

منم قاتل کافرانِ جہان
پذیرفتہ گستاخ ملعون فرار
گذر چون بجولان گہِ قاف شد
بلرزہ فتادند دیوان قاف
در انجا چو جاہ و ادب یافتم

منم صاحب چتر و تیغ و علم
ز تیغم گریزندہ نوشیروان
چو دریائے خنجر جنگ شد آشکار
جزائر برا از عدل و انصاف شد
سمندون بدبخت گشتہ شکار
سلیمان ثانی لقب یافتم

امیر عرب حمزۂ ذیحشم
چو رستم بسنجان پئے گیر و دار
شدہ بر سرم فتح و نصرت نثار
زدم دیو عفریت را در مصاف
شد از جنگ بیدین ذلیل و نزار

اور سب سردار نعرے کرکے کافرون پر گرے قتل کرنے لگے کفار پر بار اہل اسلام سکبار قتل ہو ہو کر کافر گرنے لگے محبت دنیا پر سب جان دیتے ہین مگر مال چھوڑنا گوارا نہین کرتے تلوار مثل برق چمک رہی ہی شب تیرہ و تار نعرۂ صاحبقرانی کی پکار ہر طرف سے یہی صدا بلند ہی کہ یہ بندید و بکشید عین گرمی جنگ مین کافرون نے بسبب شب تاریک ہونے کے بھائی نے بھائی کو قتل کیا باپ نے بیٹے کو مارا چہار طرف سے ہلڑ ہی تلوار چل رہی ہی ہزارہا سر مثل کاسۂ گدائی ٹھوکرین کھاتے ہین نقیب آواز دے رہے ہین بیت

کاسۂ چینی پہ اے منعم نہ کر اتنا غرور ✤ ہمنے دیکھا ٹھوکرین کھاتے سر فغفور کو ✤

ہر طرف ہنگامے گرم ہین لڑتے بھڑتے ستارۂ سحری آسمان پر چمکا اُس وقت صاحبقران و بطلان سے مقابلہ پڑا گھڑی بھر نیزہ چلا فن نیزہ مین بطلان کو بڑا ناز تھا صاحبقران نے نیزہ بطلان کا توڑ ڈالا تب بطلان نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھا صاحبقران سے تلوار چلی امیر نے تیسرے ضرب مین سر اُس خودسر کا زخمی کیا بطلان سامنے سے زخمی ہوکر بھاگا امیر نے تعاقب کیا اب تو کل فوج کے پانوٗن اُٹھے آگے آگے بطلان پیچھے پیچھے صاحبقران جس مقام پر جاکر بطلان ٹھہرا صاحبقران بھی وہین پہونچے پھر مجمع متفرق ہوا مجمع مسلمانان جمع ہوا لڑتے بھڑتے چلے آتے ہین کئی دن بطلان کو

بھاگنے مین گذرے ہین قریب ایک قریے کے پہونچے اس حال پریشانی مین جو قریے مین پہونچے وہان
آفاق زور آزما زمیندار رہتا ہی اپنے دنگل پر بیٹھا ہی آٹھ نو سی جوان اسکے رفیق بیٹھے ہین اور
جام چل رہا ہی اُس وقت بطلان جوش وخروش مین سامنے آفاق زمیندار کے پہونچا سلام کیا
آفاق نے بکبر و نخوت پوچھا کہ تم لوگ کون ہو پریشانی کا کیا باعث ہی بطلان رونے لگا کہا کہ
اے زمیندار صاحب اپنی پریشانی کیا بیان کرین خداوند ہفت پیکر نے حکم دیا کہ برسر حمزۂ عرب
چڑھکر جاؤ جائے شبخون مارا اندھیرے مین شکست کھائی سر زخمی ہوا شکست کھا کے بھاگا اُن
لوگون نے پیچھا کیا میرا دن آج ہمکو ہی کہ بھاگے ہوے آئے ہین یہ سُنکر آفاق اپنے مقام سے اُٹھا
کہا حمزہ کہان ہی یہ ذکر تھا کہ گاؤن مین ہنگامہ ہو مکانون مین آگ لگا دی گاؤن لٹنے لگا کیسے کیسے
قزاق صاحبقران کے ساتھ ہین ناظرین کو یاد ہو گا عبد الجبار و عبد القہار اتنے بڑے قزاق
تھے کہ مقبل سے خزانہ چھین لیا تھا مقبل کیسا کیسا لڑا انتہا کا معرکہ پڑا آخر مقبل گرفتار ہوا جب
غلامون نے آکر عرض کی تو صاحبقران نے لندھور کو بھیجا لندھور کو بھی اُن لوگون نے پکڑ لیا تھا
جب صاحبقران آئے ہین تب یہ دونون بھائی پکڑے جاتے ہین آتے ہی گھرون مین گھس پڑے
چھپرون مین آگ لگا دی ڈھونڈھ کے بہاجن کو گرفتار کیا غلغلہ ہی کہ اسکی پشت پر سولہ گھی بناؤ
بطلان آفاق زمیندار کے ساتھ ساتھ آٹھ نو سی رفیق آفاق کے ڈھال پٹکے باندھے ہوے
انکو چھے سو دن پر اگر کسی مقام پر دو چار اہل اسلام لوٹ رہے تھے آفاق نے جا کر گھیرا وہ لڑے
آخر مارے گئے اب آفاق آگے بڑھا کہتا ہوا کہ مسلمانون کو اسی طرح گھیر گھیر کے مارونگا جو قریے
مین آگئے ہین زندہ بچ کے نہ جانے پائین گے ساتھ والے تلوارین کھینچکر چلے دو چار اہل اسلام کو
جو قتل کیا کہتے ہوے کہ بھائی اہل اسلام کے برابر کوئی جنگ آزمودہ نہین ہی لیکن ہم لوگ ساتھ
آفاق زمیندار کے رہے جنگل مین رہنا کھیت جوتنا کثر تین محنتون کی چڑھی ہوئین آٹھ پہر مشقت
کرتے ہین ہمسے مسلمان کیا لڑ سکین گے جو قریے مین آگئے انکو گھیر کر مار لو بچکر جانے نہ پائین اب تو
ساتھ والے دلیر ہین دوڑ دوڑ کے جاتے ہین پھر پلٹ آتے ہین کبھی لڑائی پڑی کبھی نہ پڑی ایک مقام
پر آکر پہونچے صاحبقران آگے بڑھے ہوے جو کسی نے عورتون کو لوٹا اُسے منع کیا اگر کسی مقام پر دس
غریب جمع ہین انکو پچاس نے ملکر گھیرا امیر نے آکر انکو بچا دیا کہا یار روانگی قتل کرنے سے کیا مطلب ہی کہ

آفاق کے کان مین آواز گئی وہین سے نعرہ کیا کہ منم آفاق زمیندار اے مسلمانو بھاگو قریے مین
نہ رہو اگر نابد دولت کا سامنا ہو گیا تو نہ بچو گے پھر مین زندہ نہ چھوڑونگا قتل سے غریبون کے منھ
نہ موڑونگا بلبلاتا ہوا آتا ہی صاحبقران نے آواز دی کہ او گنوار ٹھہر ارے اب جو آفاق کی نگاہ پڑی
آفتاب آسمان عربستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان تیغہ ہاتھ مین زلفین خلیلی کو پیچ و تاب گردہ سپر کا
ہاتھ مین آفاق حیران جمال و محو دیدار ہوا بطلان صاحبقران کو دیکھکر پیچھے ہٹا آفاق فوراً
جا پڑا خبردار خبردار کر کے ہاتھ تلوار کا مارا صاحبقران نے چاہا کہ لپیٹ پڑون آفاق جھٹک کے
الگ ہوا فنون سپاہ گری مین دخل رکھتا ہو ایک نخل کی آڑ پکڑ کے کھڑا ہوا آواز دی کہ یا صاحبقران
آپ بھی اپنا جوہر دیجیے یہ کہکے تیر کمتھا کاندھے سے اُتارا صاحبقران زمان پر دو تیر مارے امیر اپنے
پر تھے قربان جرأت پر ہوا تیسرا تیر جو مارا صاحبقران نے سینہ سپر کر کے قرولی سے قلم کیا اور
سب تو بھاگے گانون سے نکل گئے امیر آفاق سے لڑ رہے ہین تیر اسکا خالی دیکر تلوار کھینچے ہوے
جا پہونچے تادار چلی جب آفاق ہاتھ مارتا ہی صاحبقران تلوار اُٹھا کے ہاتھ روک لیتے ہین آفاق
نے کہا کہ کیون یا صاحبقران رُکنے کا کیا باعث امیر نے فرمایا کہ ہتھکٹی کی چوٹ اس مقام پر ہی
اگر تمھارا ہاتھ کاٹتا تو ہمین کیا ہاتھ آئیگا آفاق اس کلمات پر عاشق ہو گیا بڑھا کہ قدمبوسی کرون اور
ایک جوان نے ہاتھ مارا امیر نے اُسے بڑھ کر قتل کیا منھ جو صاحبقران کا اُدھر پھرا آفاق زمیندار
نے ہاتھ مار دیا سر امیر کا زخمی ہوا زخمی ہو کر صاحبقران نے بھی ہاتھ تلوار کا مارا سر آفاق کا بھی زخمی ہوا
ہمراہیان آفاق جو آکر شریک جنگ ہوے بارہ آدمی صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے
آفاق الامان الامان کہتا ہوا دوڑ پڑا کہا یا صاحبقران رحم کیجیے گنوارون کی کیا مجال کہ جو
آپ سے مقابلہ کرین اور ساتھ والون کو جھڑکا کہ ہٹ جاؤ عمر بھر انسے مقابلہ نہ کر سکو گے جنھون نے
نوشیروان کو شکست دی لقا ایسے کو بھگا یا باختر پر قبضہ کر لیا اس گانون کی کیا حقیقت ہی پکار کر
آواز دی کہ اے شہریار بطلان بھاگا جاتا ہی غلام سے خطا ہوئی کہ اُسکو نکل جانے دیا پھر وہ نہ ملیگا امیر
نے پلٹ کے دیکھا کہ حقیقت مین بطلان بھاگا جاتا ہی صاحبقران نعرہ کر کے پلٹ پڑے آفاق
نے پکار کر آواز دی کہ اے شہریار مین قدمبوسی ضرور کرونگا امیر نے کچھ جواب نہ دیا تعاقب مین
بطلان کے چلے بطلان جو قریے سے بھاگا تین کوس چلا تھا کہ آواز ہاہوے دلیران کان مین آئی

گھبرا کر کہا کہ اے یار رود دریافت تو کرو یہ کیا ہنگامہ معلوم ہوتا ہی لاکھون آدمی لڑ رہے ہین مرنے کی جادوگرون
کے آوازا ہی ہر ہر کارے دوڑے تھوڑی دیر مین پلٹ کے آئے کہا زیر کوہ بوقلمون آفت برپا ہی
لاکھون آدمی قتل ہوا تین شبانہ روز تلوار چلتے ہوے گذرے ہین بوقلمون جادو فرار گیا اب تصویر
قدرت سے مقابلہ ہی فوجین صحرا سے آرہی ہین تصویر خداوندی پر اجماع مسلمانان ہی ہنگامۂ عظیم گرم ہی
تین دن مین کئی لاکھ کا کھیت ہوا یہ سنکر بطلان اسی جانب چلا وہ وقت ہی کہ ہمشبیہ لندھور نے لندھور
اصلی کو گرفتار کیا اشکال صورت کش جو ابر سے ظاہر ہوا جون جون وہ گھر اور سنگین ہوے رہا ہی زمین
تھرائی جاتی ہی نورالدہر کو نورالدہر کے ہمشبیہ نے زیر کر لیا فقط غضنفر اور بدیع الزمان باقی
ہین وہ باعث یہ ہی کہ غضنفر کے پاس تو تین تحفے ہین اسپ باد پا پر سوار تیغہ رومین شگاف قبضے
مین انگشتر مہر و ماہ ہاتھ مین بدیع الزمان کے پاس نقش رد سحر موجود ہی یہ دونون شیر تو ایک طور پر
جنگ کر رہے ہین انکے ہمشبیہ جو آکر مصروف جنگ ہوے اٹھا کے ہمشبیہ کو مارا کہ اسکے اعضا چور
چور ہوے جب یہ نوبت تھی اسوقت بطلان آگر ہوچکا کہ ہنگامہ گیر و دار بلند ہی بطلان آکر شریک
جنگ ہوا کہ نعرۂ صاحبقران کی آواز آئی زمین تھرائی نعرۂ صاحبقران

گذر گشتہ سہراب و رستم حجل
یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام

امیر عرب حمزۂ شیر دل
بحکم خدا بستہ شمشیر چار
تن کافران از جہان پاک کرد

عمرو نے جو بڑھ کر دیکھا دیکھا ایک جوان نے نورالدہر کو اٹھا لیا
مگر وہ جوان ہمشبیہ نورالدہر ہی ایرج کو بھی ہمشبیہ ایرج نے اٹھایا ہی فرزندان صاحبقران
کی پریشانی چاہتے ہین کہ جان جائے مگر جرأت مین فرق نہ آئے خواجہ عمرو نے جو یہ حال پریشان
اہل اسلام دیکھا پکار کر آواز دی کہ یا امیر با توقیر جلد اسم اعظم پڑھیے دیکھیے غضنفر و بدیع الزمان
محفوظ ہین دونون کے پاس اشیاے رد سحر موجود ہین بچ رہے ہین اور جو لوگ اس سے خالی ہین وہ
گرفتار ہوے داراب کشورکشا ایسا جوان اسکے ہمشبیہ نے اسکو اٹھا لیا داراب کے تیور
سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ جان دینے پر آمادہ ہی کہ ہمکو ہمارا حریف مار ڈالے زندہ نہ چھوڑے
ایرج نے جھلا کے اپنے حریف سے کہا کہ تجکو اپنے خداوند ہفت پیکر کی قسم مجھے قتل کر ڈال
زندہ نہ چھوڑ کشتی گیر زادے نے ہمکو اس مصیبت مین دیکھ لیا ہی ہمارا مر جانا ہی بہتر ہی مالک

سوار بلائے صاحبقران کے مقابلے مین بھیجے وہ سوار نیزے پھینک کے بھاگے مقابلے مین امیر کے نہ ٹھہرے آئے اور بھاگ گئے اور سرداروں سے مقابلے ہو رہے ہین عین گرمی جنگ ہے ہر اہل اسلام اپنی جان سے تنگ ہے یہی چاہتے ہین کہ مار ڈالے جائین ذلیل نہ ہون اپنے حریف سے مقابلے مین مصروف ہین عیارون نے جو شاہزادون کو حیران و پریشان دیکھا ہے اپنے حریف سے دب رہے ہین عیار بیتاب ہو کر دعائین مانگ رہے ہین کہ ای پروردگار ہمارے آقاؤن کو اس آفت سے بچالے منظم

زہے جانان کہ بخشد تازہ جان ہر جسم بیجان را ۔ تجلی زاب لب جان بخش سازد آب حیوان را
زہے مہری کہ شد پرتو فگن از مطلع وحدت ۔ زہے ماہے کہ روشن کرد نورش اوج عرفان را
زہے سلطان کہ ہر سرکش نہد گردن بفرمانش ۔ زہے حاکم کہ دارد سرنگون گردون گردان را
زہے دلبر کہ لمعان رخش بر اوج محبوبی ۔ کند روشن مہ تابندہ و مہر درخشان را
زہے گلرو کہ آب و تاب رخسار پر انوارش ۔ وہد نشو و نما تازہ بہر موسم گلستان را
زہے خالق کہ در یک لحظہ کرد از امر کن پیدا ۔ زمین و آسمان و عرش و فرش و حور و غلمان را
خداوندے کہ اقلیم خدائی زیر فرمانش ۔ شہنشاہے کہ بخشد تاج سلطانی غلامان را
بہر ملت بمحراب سجودش ماندہ خم گردن ۔ مسیحائی و موسائی و ہندو و مسلمان را
بیکدم ناتوان را وعطا سازد توانائی ۔ بیک لحظہ ہر بخشد تازہ وسعت تنگدستان را

عیار دعائین مانگ رہے تھے کہ صحرا سے گرداڑی عیار پیدا ہوئے قطورہ زر لقتی دیا تا وہ سقرلاتی جسم پر آراستہ نیمچے ہلاتے ہوئے کمندین اُچھالتے ہوئے اپنے ہم پیشون کے نام لے لیکر پکارتے ہوئے چلے آتے ہین عیار اپنے ہم صورتون کو دیکھکر بیتاب ہو گئے جا بجا چھپنے لگے بعضون نے بڑھکر مقابلہ کیا حربہ کیا اور اُسنے کمند مار کر گرفتار کر لیا پشتارہ باندھا اور لے بھاگا صدہا عیار گرفتار ہوئے بعض پشتارون مین بندھے ہوئے دوش پر اپنے ہمصورت کے لدے ہوئے اپنے آقاؤن کا نام لیکر پکارتے ہین کہ غلام گرفتار ہوئے بیکس و بے بس ہین ان دشمنون کے ہاتھ سے ہمین بچائیے سردار گھوڑے دوڑا کر چاہتے ہین اُنکی گرفتار کو رہا کرین عیار تو برق جہندہ ہین مثل بجلی کے سامنے سے تڑپ کے نکل گئے سردار پلٹا تھا کہ اُنکے بھی ہمصورت نے آکر گھیر اعجب مصیبت مین گرفتار ہین عیار پکڑے گئے صحرا مین دشمن دوڑے پھرتے ہین اپنا حریف اپنے سے زیر نہین ہوتا اپنی بوٹیاں کاٹتے ہین چاہتے ہین کہ اپنا

اپنے ہم شبیہ کے آگے ہاتھ جوڑ رہے ہین کہ ہندوستان کے رہنے والون نے ہمکو دیکھ لیا ہمارا
مرجانا ہی بہتر ہی ایسی زندگی سے موت انسب ہی ہر شخص کا یہی قول ہی کہ ہمکو قتل کر ڈال زندگی
بیکار ہی بعض بمنت وخوشامد کہہ رہے ہین بعض بدمزاج اپنے حریف کو گالیان دے رہے ہین کہ
ہمین قتل کر ڈال اب زندہ رہنا منظور نہین ہے اپنے ہم شبیہون سے سب کے مقابلے پڑے ہین
جس سے مقابلہ پڑا وہ زیر ہوا تمام میدان مین یہی معرکہ درپیش ہی ہر خرد و کلان کو پس و پیش ہی کچھ سردار
بالاے کوہ ہین کچھ زیر کوہ وہ ساحر سیہ فام کھڑا ہوا دستکین دے رہا ہی دمبدم یہی کلمات
زبان پر ہین کہ منم اشکال صورت کش باشیدا ی مسلمانان آج تمنے بڑی بے ادبیان ہم زدہ کین
بالاے کوہ جو مقام ظہور خداوند ہی اوسپر تلوار چلے دریاے خون بہے ہماری عقل مین نہین آتا کہ
قدرت نے کیا عنایت صرف کی یہ جو اصلی بندے ہین اگر وہ کوئی بے ادبی اسکی چہارم بھی کرتے
سنگ سیاہ بنا دیے جاتے امان نہ پاتے مگر اب تمپر بھی نمونۂ قہر خداوندی معلوم ہوتا ہی ابر سیاہ
ظاہر ہو رہے ہین اب عذاب خداوندی سے بچنا دشوار ہی جب یہ کہکر غل مچاتا ہی کشتی کے
ہنگامے کا شور ہو جاتا ہی سوار کے پاس سے سوار پیدا ہوتا ہی پیدل کے پاس سے پیدل للکارا
اور جا پڑا کشتی ہونے لگی زیر کیا اور لے بھاگا یہ سرداران زبردست مثل بدیع الزمان
و نور الدہر و ایرج جنگ مین مصروف ہین کشتی ہو رہی ہی لیکن غلبہ ہم شبیہ کا ظاہر ہی جب
پکڑ لاتا ہی دو دو گھڑی رگڑتا ہی اگر یہ پکڑ لاے فوراً تڑپ کے نکل گیا عمرو کو ان حالات پر بہت
حیرت ہی کہ یہ کیا معرکہ ہی یہ شیران دشت نبردیون عاجز ہو رہے ہین الجھ الجھ کے لڑ رہے ہین
سیکڑون سردارون نے اپنے ہاتھ سے اپنے جسم پر زخم لگائے چاہتے ہین کہ جان دے دین
لیکن صاحبقران زبان اسم اعظم جو پڑھتے ہوے گرے جدھر سے گذرے اودھر کی زمین ہلا دی
ہم شبیہ بھاگا جب اشکال صورت کش آواز دیتا ہی ایک جوان ہم شبیہ صاحبقران مرکب
سیہ چشمی پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا سامنے صاحبقران کے آتا ہی جب امیر اسم اعظم پڑھکے نعرہ
کرتے ہین وہ جوان بھاگ جاتا ہی کئی مرتبہ اس طرح جوان آئے اور سامنے سے صاحبقران
کے بھاگے مقابلہ نہین کرتے ہر مرتبہ گھوڑے کو اڑا کر آتا ہی جہان صاحبقران نے اسم اعظم
پڑھکر نعرہ کیا وہ جوان طرف صحرا کے بھاگ جاتا ہی کئی مرتبہ اشکال نے سحر کرکے صحرا سے

گلا کاٹین فرزندان صاحبقران و سرواران امیر باتوقیر شیرانہ جان دینے پر مصروف ہین چاہتے ہین کہ
جان جائے بات مین فرق نہ آئے ارادہ کرتے ہین کہ اپنا سر کاٹ کر خود حریف کو دے دین آبرو بچے
ہر طرف یہی ہنگامہ ہی ہر جانب سے کافرون کا زور ہی چراز خمدار خون بہتا ہوا لڑ رہے ہین یہی پس و پیش
ہی کہ دیکھین آج کیونکر جان بچیگی بڑے ظالمون سے مقابلہ ہی بڑے شعبدہ باز جمع ہین دیکھیے اپنے
کیونکر جان بچتی ہی خواجہ عمرو صاحبقران کو پکارتے ہوے آتے ہین کہ ای آقاے نامدار و ای مولائے
قدرشناس کافرون نے بلوہ کیا ہی اسم اعظم سے ہوشیار رہیے گا ایسا نہ ہو کہ اسم اعظم بند کر لین اسم اعظم
پڑھے جائیے آپ دیکھتے ہین کہ کیا رنگ ہی اس صحرا کا ہر نخل آمادۂ جنگ ہی دیکھیے تو شاخہاے درخت
مین خم ہی گویا کمان کیانی آمادۂ ظلم و ستم ہی صاحبقران جواب دیتے ہین کہ خواجہ اسم اعظم کا ورد ہی
یہ کہتے ہوے صاحبقران طرف اشکال صورت کش کے چلے بطلان نیزہ دار لڑتا ہوا سامنے
اُسی ساحر کے آیا کہا کہ کیون ای مقبول بارگاہ خداوند ہفت پیکر یہ کیا معرکہ ہی جو فعل اور سردارون کے
واسطے ہین وہ حمزہ کے ساتھ کیون نہین ہوتے یہ سنکر اشکال صورت کش نے بطلان کو قریب بلایا
اسماے سحر نیزے پر اُسکے پڑھے بازوون پر پڑھ کے ہاتھ رکھا خوب سحر اسکے ہاتھ پانون پر پڑھا کہا
جاکر حمزہ سے مقابلہ کر بطلان نیزہ ہلاتا ہوا قریب صاحبقران آیا للکارتا ہوا کہ باش او حمزہ مین
تیرے مقابلہ کو آتا ہون تیری سرکشی مٹاتا ہون صاحبقران حال سردارون اور فرزندون کا دیکھ کر
نہایت رنجیدہ و کبیدہ ہو رہے ہین سیکڑون سردار گرفتار ہوے نور الدہر زیر ہوے ایرج بھی زیر ہوے
تو بیج بن بدیع الزمان بھی زیر ہوا ایسے فرزند دلبند کہ جو صف شکن تیغزن ہمیشہ لڑائیون مین سرفراز رہے
وہ اس طرح زیر ہو جائین کیا قلب پر قلق ہی بنگاہ حسرت دیکھ رہے ہین کہ فرزندون پر یہ گذری کہ
ایک طرف سے آواز آئی او حمزہ تیری گرفتاری کو آتا ہون صاحبقران نے پلٹ کے دیکھا کہ
بطلان نیزہ بازجھومتا ہوا آتا ہی امیر نے گھوڑا اس طرف بڑھایا بطلان نے آکر نیزہ مارا صاحبقران
نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا مگر امیر اسم اعظم پڑھے جاتے ہین حرز ہیکل گلے مین مثل محافظ کے
اُسکو الگ جنبش ہی سحر کے مٹانے کی کوشش ہی آکر بطلان نے جو نیزہ مارا تھا صاحبقران نے
تیسری چوتھی طعن مین نیزہ گانٹھ کر نکالا اُسنے قبضے پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہہ کے ہاتھ مارا امیر
نے تلوار کو تلوار پر روکا جیسے ہی وہ وار کر کے پلٹا صاحبقران نے اُلجھا دے سے ہاتھ نکالا خبردار

خبردار کہہ کے ہاتھ تلوار کا مارا بطلان نے اپنے کو وانسن سپر مین چھپایا مگر تیغہ عقرب جو آکر پڑا سپر کے
دو ٹکڑے ہوئے وہان سے تلوار جو گری سر پر پڑی جگر گاہ تک تلوار نے کاٹا لہرا کر لاشہ بطلان کا گرا
چہار طرف سے فوج نے ہلوہ کیا صاحبقران تلوار پکڑ کے جا پڑے فوج سے لڑائی پڑی کئی پہلوانون
کو مارا لیکن یہ احسان ہی پروردگار کا کہ ایک طور پر لڑ رہے ہین جیسے ٹوکا اسے مارا اسم اعظم پڑھ رہے
ہین لیکن اشکال صورت کش سے لوگ پوچھتے ہین کہ اصلی طلسم کشا کون صاحب ہین اشکال صورت کش
طرف صاحبقران کے اشارہ کرتا ہی کہنے والے کہتے ہین کہ یہ اصلی طلسم کشا نہین ہی یہ سنکر اشکال نے
سر جھکا لیا کہ دیکھا رستم لڑتے ہوئے آتے ہین اشکال نے اشارہ کر کے کہا کہ یہ طلسم کشا ہے اصلی
ہی اور کئی صورتین رستم کی بنائین کہا آرزو یہ ہی کہ رستم کو گرفتار کرون اور قید خانہ طلسمی مین
بھیجون تب دل کو قوت ہو اب اس وقت لوگون نے پہلو پایا اشکال صورت کش سے عرض کی کہ
حمزہ کا کوئی ہم نبرد نہین یہ سنتے ہی اشکال نے کئی پہلوانون کو اشارہ کیا کہ رستم کو پکڑ لاؤ رستم
کے ہاتھ مین تیغہ یکپیتان علم ہی سات سو من کا تیغہ جس پر پڑا اسکے دو ٹکڑے ہوئے کئی پہلوانون کو
مار کر سامنے بڑے بڑے ساحرون کو دیکھا رستم تو شیرانہ لڑتے ہوئے آتے ہین ایک جوان زنگی نے
پکار کر کہا کہ او اشکال دیکھ رستم آتے ہین اشکال نے کہا کہ پسر حمزہ کی تلوار چھین لے زنگی
بل کرتا ہوا سامنے رستم کے آیا آواز دی کہ او پسر حمزہ تلوار ہمین دے علمشاہ تیغہ چمکا کر جا پڑے
زنگی نے کئی ہاتھ تلوار کے مارے علمشاہ نے وار اسکے روکے ایک ہاتھ تلوار کا مار دیا کہ زنگی کے
دو ٹکڑے ہوئے اب تو چہار جانب سے رستم پر ہلوہ ہوا آسمان سے آواز آئی کہ ای اشکال صورت کش
او نئے سحر کر یہ سحر تیرے کام نہین کرتے اشکال نے جھولی کاندھے سے اتاری اشیاے نادرہ
نکالے اس سے سحر کرنا شروع کیے رستم پر آگ برسنے لگی صاحبقران نے جو دور سے دیکھا
کہ ایک دریا پانی کا جوش مارتا ہوا آتا ہی صاحبقران نے بڑھ کر اسم اعظم پڑھا دریا
غراٹا مار کر غائب ہوا اشکال نے طرف آسمان کے ایک گولہ مارا ہزار ہا طائر زمزمہ سرائی
کرتے ہوئے گرد رستم کے آگئے انکی زمزمہ سرائی سے ہاتھ پانون مین رستم کے رعشہ آیا امیر نے
گھوڑا دوڑایا اشکال صورت کش نے آواز دی کہ حمزہ پاس اپنے فرزند کے نہ جانے پائے
جادو گردن نے بڑھ کر صاحبقران کو روکا صاحبقران نے کئی ساحر قتل کیے قتل کر کے برابر

رستم کے پہونچے حزنہیکل کا عکس ڈالا رستم اسی طرح جو شان وخروشان سامنے اشکال کے پہونچے اشکال صورت کش نے ایک ساحر واسطے مقابلے رستم کے بھیجا رستم نے بڑھ کر ہاتھ تیغہ کپیتان کا مارا اُس ساحر فرستادہ اشکال کے دو ٹکڑے ہوے اندھیرا ہو گیا سنگباری و برفباری بے انتہا ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سیاہ جادو بود اشکال صورت کش نے کئی ساحر برائے گرفتاری رستم بھیجے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کے اُن ساحرون کو مارا کہ ایک طرف سے لینا لینا کی صدا بلند ہوئی کئی لاکھ جادوگر بیچ مین آگئے رستم الگ ہوے صاحبقران دور گئے ہر مرتبہ رستم آواز دیتے ہین کہ ای سمک قبلہ وکعبہ کی آواز نہین آتی سمک عرض کرتا ہی کہ صاحبقران دور ہین بیچ مین فوجین آگئین علمشاہ مجبور ہو کر مصروف جنگ ہوے اشکال صورت کش دور سے دیکھ رہا ہی ایک جانب مصروف سحر خوانی ہی جس مقام پر سردار کو دیکھتا ہی ہمصورت کو بھیج کر گرفتار کراتا ہی اُس ہمصورت نے جسکو گرفتار کیا بالاے کوہ لایا جہان پر تصویر غضنفر نے توڑی ہی اُسی مقام پر لاکر سردار کو ڈال دیا نور الدہر وایرج و داراب و خورشید سب گرفتار ہو کر اُسی مقام پر پہونچے صاحبقران فرزندون کو دیکھکر طرف پہاڑ کے چلے راہ مین جس ساحر نے روکا اُسکو مارا کئی مرتبہ اشکال صورت کش نے دستک دی اور پکار اُٹھا کہ ای خداوند ہفت پیکران مسلمانون سے بچانا ایک ایک امیر بلاے روزگار ہی بجلی چمکی فوجون نے بڑھ بڑھ کر روکا کہ صاحبقران کو بالاے کوہ نہ جانے دین امیر لڑنے لگے ہر مقام پر تلوار چلی صاحبقران نے کئی سو ساحر مارے گھاٹیان پہاڑ کی صاف ہوئین طے کرتے ہوے صاحبقران بالاے کوہ چلے یہان وہ وقت ہی کہ جو سردار گرفتار ہو کے آئے ہین اُنکے گرد ساحرون کا اجماع ہی اب ساحرون نے صاحبقران کی جانب رُخ کیا امیر نعرہ کر کے لڑنے لگے ناظرین پر واضح ہو کہ بوقلمون جادو جو مارا گیا ناظرین کو خبر ہی کہ اسکے مرنے سے قاسم وغیرہ نے رہائی پائی اُسکے عزیز دار چاہتے ہین کہ صاحبقران کو قتل کرین انتہا کا پہاڑ پر بلوہ ہی لیکن جسنے نعرہ کیا ہی کہ منم اشکال صورت کش بلاے روزگار ساحر ہی اسی فکر مین پھر رہا ہی کہ کیون دیر ہو گئی کہ حمزہ گرفتار نہین ہوتا یا خداوند کوئی تدبیر غلام کو بتائیے کہ غلام سب کا خاتمہ کرے آسمان سے آواز آتی ہی کہ ای بندۂ خاص الخاص کل امورات وقت پر

موقوف ہین قدرت بھی کارسازی مین مصروف ہین کہ صاحبقران نے دیکھا ایک جانب غضنفر بن اسد ٹہل رہا ہی مگر پریشان آنکھون مین آنسو بھرے ہوے نہایت ہی بیقرار ہی کہ سردار سب ساتھ کے گرفتار ہو گئے قضاے کار اشکال صورت کش کے نعرے کی آواز آئی کہ ای ساحران غدار مسلمانون کو پکڑ لو آج تین دن تین راتین گذر چکی ہین بوقلمون جادو کا مارا جانا بہت شاق ہوا یہی دل چاہتا ہی کہ ان سب مسلمانون کو مٹاؤن انکو زندہ چھوڑ کر میدان سے خدمت خداوند ہفت پیکر مین نہ جاؤن یہ کہکے پھر آواز دی ساحرون نے امیر و غضنفر پر بلوہ کیا غضنفر نے ایک گرگدن سوار کو مارا اسکے ساتھ ایک جوان تھا اُسنے غضنفر پر ہاتھ تلوار کا مارا تلوار کا ہاتھ مار کے بھاگا غضنفر کو بہت ناگوار ہوا یا تو گھوڑے پر سوار تھے یا گھوڑے سے کود کر اُس شخص کے پیچھے دوڑے صاحبقران بھی کوہ پر آ چکے ہین مگر غضنفر سے دور لڑ رہے ہین غضنفر جو اُس جوان کے پیچھے دوڑا بڑھ کر ہاتھ مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے مار کر اُسکو غضنفر نے چاہا پلٹین کہ رونے کی آواز آئی کہ ای فرزند ہم تو تمسے رخصت ہوتے ہین غضنفر نے سر اُٹھا کے دیکھا کہ اسد نامدار کلیجے پر ہاتھ رکھے کھڑے ہین غضنفر نے پکار کر پوچھا کہ کیون قبلہ و کعبہ خیر تو ہی اسد غازی نے جواب دیا کہ ای نور نظر اشکال صورت کش بلا کا ساحر ہی علم نیرنگ و شعبدے سے ماہر ہی اُسنے سحر کر دیا کہ کلیجے مین درد ہی روح قالب سے نکلا چاہتی ہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی پسینہ چلا آتا ہی باپ کا حال غضنفر دیکھکر بیقرار ہوا دوڑا کہا کہ قبلہ و کعبہ یہ انگشتر مہر و ماہ موجود ہی اُسکو سینے پر رکھیے تسکین حاصل ہوگی اسد غازی نے ہاتھ بڑھایا غضنفر نے انگشتری اُتاری اسد کے ہاتھ مین دی کہا اُسکو ضرور سینے پر رکھیے گا اسد نے انگوٹھی کو لیکر سینے پر رکھا کہا ای نور نظر تیغہ روئین شگاف بھی مجکو دو تو دل کو تسکین ہو غضنفر نے جلد اپنا فخر و سعادت جانکر تیغہ بھی ہاتھ مین اسد کے دیا بس تیغے کا ہاتھ مین لینا تھا کہ اسد نقلی نے نعرہ کیا کہ باش او دیوانے مجہول تونے تو کلیجے کے ٹکڑے کر دیے وہ وہ ساحر تیرے ہاتھ سے مارے گئے کہ جنکا مثل نہین تھا یہ کہکے وہ پتھر مارا کہ غضنفر بھی لڑکھڑا کے گرے ساحرون نے گرفتار کر لیا اسپ باد پا و تیغہ روئین شگاف و انگشتر مہر و ماہ قبضے مین کیے اب ساحرون کو اشارہ کیا کہ حمزہ کو کسی صورت سے پکڑ لو دیکھو کن لوگون کو مین نے گرفتار کیا اب حمزہ پر بھی اسی طور سے بلوہ کرو

کہ حمزہ گھبرائے اسم اعظم بند ہو حرز ہیکل ہمارے قبضے مین آئے صاحبقران گھاٹیون پر لڑرہے ہین
کہ کان مین آواز پہونچی سر اُٹھا کے دیکھا کہ غضنفر کو گرفتار کرکے لوگ لیے جاتے ہین انگشتر و تیغہ
رہ گئین شبگاف و اسپ باد پا ساحرون نے اپنے قبضے مین کیا صاحبقران نے جو یہ معرکہ دیکھا
سر پیٹ لیا فرمایا خدا مالک ہی جو اُسکے نزدیک مناسب ہی وہی بہتر ہی یہ کہتے ہوئے بڑھے منظور یہ ہی کہ
غضنفر کو رہا کرون اسکے تحفہ جات نہ جانے پائین جو ساحر تحفہ جات لیے جاتا تھا اُسکی جانب چلے
اُسنے آواز دی کہ ای سنگ ہائے کوہ بوقلمون مجھے حمزہ کے ہاتھ سے بچاؤ یہ کہکے دونون پانون مارے
اور غرق زمین ہوگیا اشکال نے گولہ مارا صاحبقران پر آگ برسنے لگی امیر با توقیر نے اسم اعظم پڑھا
آگ دفع ہوئی امیر نے اشکال کو نہ پایا ہزارون جادوگرون نے بڑھکر گھیرا ہی چاہتے ہین لپٹ جائین
حرز ہیکل گلوے اقدس سے اُتار لین مگر صاحبقران اس لطف سے لڑرہے ہین کہ کسی کو اپنے
قریب نہین آنے دیتے جو قریب آیا وہ مارا گیا صدہا جادوگر مرکر اس مقام پر گرے ہزارہا جادوگرونے
قصد لے لینے حرز ہیکل کا کیا مگر نہ ہوسکا صاحبقران نے لاشون کے انبار کردیے خون کا دریا بہادیا
جمے ہوئے لڑرہے ہین کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ای آقاے نامدار غلام کو بچائیے امیر نے
پلٹ کر عمرو کو دیکھا کہ گرد شعلۂ آتش گھیرے ہین اور عمرو پسینے پسینے کلیجے پر ہاتھ رکھے پکار رہا ہی
کہ غلام کا خاتمہ ہوا چاہتا ہی صاحبقران دوڑے آگ کو گرد عمرو کے دم بدم ترقی ہی امیر
دوڑکر قریب پہونچے فرمایا ای یار وفادار و ای مونس غمگسار نہ گھبرانا مین آ پہونچا یہ کہکے جست کرتے
ہوئے صاحبقران جوش محبت عمرو مین دوڑے ہوے جاتے ہین جو ساحر راہ مین ملا اُسنے
سحر کیا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکے اُسے مارا چاہتے ہین برابر اپنے دوست کے پہونچون مشکل
پہونچے عمرو نے کہا حرز ہیکل مجھے دیجیے کہ مین قلب پر رکھون دل ٹھہرے صاحبقران نے حرز ہیکل
گلے سے اُتاری اور کہا کہ ای یار وفادار یہ حرز ہیکل حاضر ہی اور ای عمرو تیری خیر خواہیان
یاد ہین اگر تو صحبت مین نہ ہو تو وہ صحبت بے نمک ہی لطف صحبت تمھارے ہونے سے ہی یہ کہکے
حرز ہیکل کو عمرو کے ہاتھ مین دیا کہا اب خواجہ کی خیر ہوئی اشکال صورت کش نے جو دور سے
دیکھا کہ حرز ہیکل امیر سے لے لی گئی جست کرکے سامنے صاحبقران کے آیا آتے کے ساتھ ہی آواز دی
کہ او حمزہ اب کہان جاتا ہی یہ کہکے مٹھی سے ایک طائر چھوڑا اُسنے گرد سر صاحبقران چرخ مارا

اُس جلدی مین صاحبقران نے قربان سے کمان ترکش سے تیر لیکر بہ تعجیل تمام اشکال کو تاکا سینہ پر کلیبہ تاک کر شیر بارا القدرت پروردگار تیر سینہ پر پڑا توڑ کر مہرۂ پشت کو پار گذرا لاشہ اسکا چرخ کھاکر زمین پر گرا وہ جو ساحر غضنفر کو لیکر چلے تھے مرتے ہی اشکال کے منھ کے بھل گرے آسمان پر اندھیرا چھا گیا اس زور سے ابر تیرہ و تار اٹھا کہ تمام میدان کوہستان سیاہ ہو گیا اپنا ہاتھ اپنے کو آپ نہ معلوم ہوتا تھا اسقدر غبار اُڑا کہ سنگباری و برفباری ہونے لگی بعد عرصہ دراز آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اشکال صورت کش بود اب جو اندھیرا دفع ہوا دیکھا فرزندان صاحبقران و سرداران پیر و جوان گھوڑون پر سوار مسلح و مکمل کافرون کو قتل کر رہے ہین ہنگامہ گیر و دار بلند ہے کفار نہیب شمشیر مردان عالم سے بھاگتے پھرتے ہین سب نے شکریہ صاحبقران ادا کیا صاحبقران نے فرمایا بڑا ساحر زبردست تھا باوہ کبر و نخوت سے مست تھا ہفت پیکر پرست تھا لیکن مرنے سے اُسکے اہل اسلام کو بڑا نفع ہوا اب اہل اسلام کے گرفتار کرانے کی تدبیر اسی ملعون نے کی تھی اسی کے سحر کے پتلے تھے جنھون نے سحر تیار کیا تھا کہ فرزندان صاحبقران کو پکڑ لین اللہ کی عنایت سے کوئی مجھ تک نہ آسکا غضنفر روتا ہوا سامنے آیا عرض کی کہ نانا جان مین تو چھوٹا لیکن تحفہ جات میرے کوئی لے گیا صاحبقران نے فرمایا تھوڑے عرصے مین نہ تہ تھا حرز ہیکل مجھسے بھی لے گیا اور پہلے تسے آکر تحفہ جات لیے کہ بدیع الزمان گھوڑا اُڑاتے ہوئے آئے سلام کیا اور عرض کی کہ غلام کے پاس نقش رد سحر تھا کسی ساحر نے مجھسے لے لیا مجھے گرفتار کرکے لیچلا تھا راہ مین بھٹکا گھبرا کے کہتا تھا کہ میرے آقا پر کچھ آفت آئی راہ بھولا بھولا پھرتا ہون کیسا ناچار و پریشان ہون یہ باتین وہ کر رہا تھا کہ ایک برق گری وہ شخص جل کر خاک ہوا اور عرصہ دراز تک اندھیرا رہا بعد اُسکے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اشکال صورت کش بود نہین معلوم نقش کہان لے گیا صاحبقران نے فرمایا کہ اے نور نظر اب واپس ہو یا شمشیر زنی کرو جب یہ مقام فتح ہوگا اُس وقت حال یہان کا کھلیگا اور تحفہ جات بھی ملین گے یہ کہکر صاحبقران تلوار کھینچ کر کافرون پر جا پڑے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا مغلوبہ اُسی طرح ہونے لگی عیارون نے مکر شروع کیا عورت بنکر ساحر کے پاس گئے لگا کر گوشے مین بلایا دم دیکر قتل کیا ادھر صاحبقران عالیشان اسم اعظم پڑھ رہے ہین تیغۂ عقرب سلیمانی ہاتھ مین

صدہا کافر واصل جہنم کیے اب اس وقت بارہ منزل کے گرد کا جنگل ہر کل مقام پر تلوار چل رہی ہی دیہات و قریات مین غدر پڑا ہی گانون جھک رہے ہین رعایا کو فرار پہ قرار ہی زراعت پامال جان بچنا محال تحصیلدار مال مال کرتے ہین لڑائی پر مرتے ہین سامان کرکے چلے تھے کہ گانون کی قرقی کرین راہ مین ساتھ والون نے کہا کہ ذرا لڑائی بھی دیکھ لیجیے کہ ایک طرف سے دیکھا گروہ آری مسلمان تیغ بکف آکر پہونچے ایک طرف سے ساحر آئے تلوار چلنے لگی زمیندار ان باتون کو نہین جانتے تلوار لیے پکارتے پھرتے ہین کہ مسلمانون کو پکڑ لو جس طرف سے گانون والے نکلے مارے گئے گھمسان کے ساتھ تلوار چل رہی ہی ہزارہا جادوگر مارا گیا لاشے تڑپ رہے ہین دریاے خون صحراے ہولخیز مین جاری ہی صاحبقران حیران و پریشان ہر طرف نگران کوئی قصہ نہین معلوم ہوتا حیران ہین کہ یا امیر تحفہ جات لیکر یہ ساحر کہان گئے یہ کہتے ہوئے جاتے تھے کہ تحصیلدار کو آتے ہوئے دیکھا اُدھر سے شاہزادہ جہانگیر آتے تھے آکر گرے تحصیلدار صاحب وغیرہ مارے گئے سردارون نے کہا حقیقت مین اب تو تحفہ جات کا ملنا بہت دشوار ہی امیر باتوقیر فرماتے ہین خواجہ بڑا ساحر نامی وگرامی تھا اسکے مارے جانے سے تمام صحرا کے چمن جلے کوئی نخل پھولون کا نہین باقی رہا سب جلے صحرا مین سناٹا ہو گیا یہ ذکر تھا کہ ایک آواز مہیب آئی زمین تھرائی اور یہ ثابت ہوا کہ کوئی آسمان سے کہہ رہا ہی کہ او بندۂ مغضوب تونے غضب کیا کہ اشکال صورت کش کو مارا یہ ساحر قدیم بلکہ قدرت کا ندیم تھا اسکا خون بالا بالا نہ جائیگا خون اسکا رنگ لائیگا رومال سے ہاتھ باندھکر اپنے کو بیچ صحرا مین ایک چاہ بزرگ ہی اُسمین جاکر جلد گرا دے ورنہ اس ذلت سے مارا جائیگا کہ ماہیان دریا و مرغان صحرا تیرے حال زار پر افسوس کرین مگر قدرت کو پیدا کرنیکا خیال ہی سپہ سالار قدرت تونے مرتبۂ خداوندی کو نہ جانا کہان کہان تجکو بچایا پردۂ قاف مین اٹھارہ برس لڑا قدرت تیرے ساتھ رہے دیو سمندون ہزار دست کو تیرے ہاتھ سے قتل کرایا چشمۂ حیوان اُسکی نگاہ سے نابود ہوا تب وہ مرنے پر موجود ہوا میان عمرو کو سب مصیبتون سے بچایا تونے آج غضب کیا کہ اشکال صورت کش کو مارا بس قدرت نے جو حکم دیا وہی کر آخر مین یہی کرنا ہوگا یہی کنوان تیرا مقام ہی اسی کے گرنے مین تیرا نام ہی امیر نے یہ آواز سنکر لاحول پڑھا فرمایا خواجہ سُنتے ہو مکار نے کیا دام مکر پھیلایا لیکن ہزارون بندگان خدا

یہ صدا اُسنکر کنوئین مین گر پڑے بعض نے ہتھیار کھول کر کنوئین مین پھینکے آپ ایک جانب بھاگ گئے یہ نفع حاصل ہوا کسی نے اپنے کسی کی کمر مین پنجہ ڈالکر کھینچا اپنے سے کنوئین مین لاکر ڈالا کنوئین مین ڈوبے ہزارون ساحر اور ہزارون غیر ساحر کنوئین مین ڈوب کر تمام ہوئے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کے نعرہ کیا کہ کیون یارو حرام موت جان دیتے ہو اپنا خون اپنی گردن پر لیتے ہو کہان دوڑے جاتے ہو اپنے کو روکو وہانتک نہ جاؤ یہ جو صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کے نعرہ کیا تو غول کے غول جاتے تھے ٹھہر گئے ابر سیاہ جو آسمان پر چھایا تھا اُس سے آواز آئی کہ ای بندگان خدا ہی کیون جاتے جاتے رُکے سپہ سالار قدرت کے کہنے پر نہ بھٹکو اپنے کو کنوئین مین گرا دو یہ جو آواز آئی پر دین مین غریو تھا ہزارہا نے گھوڑے صف سے نکالے اور آواز دی کہ یا خداوند تیرے حکم کے پابند ہین جو تو نے حکم دیا ہم بھی چاہتے تھے تیرے حکم کو نباہتے تھے اب چاہ روشن مین جاتے ہین رحم تیرا شریک رہے یہ کہکے گھوڑے جھکائے اور کنوئین مین جا پڑے پیدل پلٹنون سے نکلے طرف آسمان کے منھ کیا آواز دی کہ یا خداوند ہم تیرے حکم کے پابند ہین آپ خداوند ہین اگر یہی حکم ہی تو حاضر ہین یہ کہا اور کنوئین مین جا پڑے ہزارون لاکھون اہل اسلام ساحران نامدار و ہمراہیان بوقلمون نے کہ وہ یہانکا حاکم تھا اُسکا نام لیا اور کنوئین مین جا پڑے بوقلمون کا نام لیکر ہزارہا جادوگر دوڑتے ہین کبھی شرمندہ ہوتے ہین ان سب مین کوئی سمجھنے والا نہین کہ ہفت پیکر کی ماہیت کو سمجھے کہ ہر روز بلا کون پہاڑون پر ظہور کرتا ہی یکتائی پر مرتا ہی ہر طرف ہنگامہ بلند ہر خورد کلان در حقیقت یہی غل تھا کہ قدرت کے حکم مین فتور نہ پڑے جو فرماتے ہین وہی کرو قدرت نہ رنجیدہ ہون جو حکم قدرت کا ہو وہ بجا لائین ایک غل یہ ہی تمام صحرا جماؤ سے معمور ہر ایک بے قصور مبتلائے دام فتور ہر ایک کا یہی قول ہی کہ قدرت کو اختیار ہی یہ کہا اور کنوئین مین گر پڑے لیکن کنوان معمور نہین ہوتا ہر ایک کو یہی خیال ہی کہ قدرت کے پاس پہنچین قدرت کیسے خوش بیٹھے ہین ہمین بلا رہے ہین افسوس کی بات ہی کہ حکم خداوند سے گردن تابی کرین صاحبقران نے جو دیکھا کہ جب صدا ابر سے آتی ہی یہ تاثیر دکھاتی ہی کہ ہزارون لاکھون بندگان خدا کنوئین مین گر پڑتے ہین جب صاحبقران آگے بڑھ کے اسم اعظم پڑھتے ہین تب ذرا رُکتے ہین پھر ابر سے آواز آئی پھر وہی جوش و خروش ہوا گھوڑے جھکا کے دوڑے کہ کنوئین مین جا کر اپنے کو گرائین صاحبقران نے بڑھ کر نعرہ صاحبقرانی کیا آواز دی کہ او بیحیا بندگان خدا کو

کیون کنوئین مین گرنے کو کہتا ہے یہ کہکے صاحبقران نے اسم اعظم الٰہی با آواز بلند پڑھا کہ کنوئین سے ایک ساحر سیہ فام بدانجام یہ باتین کہتا ہوا نکلا آواز دی کہ او حمزہ مجھسے مقابلہ کر یہ کہکے اُسنے گینڈا مہمیز کیا اِدھر سے صاحبقران اُدھر سے وہ ساحر اور اُسنے اپنے نام کا نعرہ کیا کہ منم جہانگیر او حمزہ میرے مقابلے مین تو آ او چلو تمکو قدرت نے بلایا ہے یا صاحبقران مقام افسوس ہے قدرت نے کیسا کیسا سرفراز کیا آپ نے شکریۂ خداوند تک ادا نہ کیا آپ چلیے آپ کو یاد کیا ہے یہ کہکے وہ ساحر بڑھا صاحبقران نے گھوڑے کو مہمیز کیا طرف حریف کے چلے حریف نے آواز دی کہ او حمزہ اب تو میرے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگا صاحبقران بڑھے تھے کہ ساحر پہ جا پڑون درۂ کوہ سے آواز آئی کہ صاحبقران زمان مشتاقان حال کا بھی کچھ خیال ہے ذرا ادھر متوجہ ہوجیے صاحبقران جو پلٹے دیکھا کہ ایک مہ جبین پیادہ مزاج حسینون کے سر کا تاج بوٹا سا قد خراماں خراماں سامنے صاحبقران کے آئی بگڑ بگڑتی ہوئی دونون ہونٹھ ہلتے ہیے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے نظم

کیا رام نہ کروگے اگر ابرام نہ ہوگا — الزام سے حاصل بجز الزام نہ ہوگا
کاش آپ وہ آئین وہ سنون نازکی باتین — قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہ ہوگا
ہان جوش تپش چھیڑ چلی جائے کہ پر تو — جھڑ جائین گے فرسودہ اگر دام نہ ہوگا
ناکامی امید پہ صبر آئے تو کیا آئے — ہر بات مین کہتے ہو کہ یہ کام نہ ہوگا
منقوش دل خلق ہے پرہیز کی خوبی — کتنا ہی کرے ظلم وہ بدنام نہ ہوگا
بیٹھا رہون کیا منتظر دور مین ساقی — اتنون مین کوئی میکدہ آشام نہ ہوگا
اس جوش تپش پر ہوئی مشکل سے رسائی — صد شکر گذر غیر کا تا بام نہ ہوگا
کیا کیجیے دل شوخی فطرت پہ جو آجائے — یہ تو مین سمجھتا تھا کہ وہ رام نہ ہوگا
گلرنگ ہوا گریۂ خون سے مرا دامن — کیا اب بھی خجل چرخ سیہ فام نہ ہوگا
خود ہو گئی ہجران مین تڑپنے کی شب وصل — گو چین ہوا انکے مجھے آرام نہ ہوگا
ہین پاک نظر ہم تو ولے ذوق فراعشق — بے چاشنی بوسۂ دشنام نہ ہوگا
کم ظرفی اغیار پہ ساقی کو نظر ہے — افسوس مے آلودہ لب جام نہ ہوگا
وہ شوق فریبا قلق غیر مین آیا — اب مجھسے تو صبر اے دل ناکام نہ ہوگا

کیا فتنۂ محشر کو قدِ یار سے نسبت
اغیار سے بے فائدہ ہی گرمی صحبت
ہی مہر تجھے دیکھ کے شرمندہ و مشتاق
بلبل کے سے نالے کر صبا کی سی کرون سعی
وہ مشق رہی اور نہ وہ شوق ہی مومن

بے خاص گشتی و لولہ عام نہ ہوگا
کاہیکو جلیگا جو کوئی خام نہ ہوگا
اتنا کہ ظہورِ سحر و شام نہ ہوگا
میرا نہ ہوا ہی وہ گل اندام نہ ہوگا
کیا شعر کہین گے اگر الہام نہ ہوگا

صاحبقران اس صدا کو سنکر نہایت حیران ہوے اس نازنین کے تبانے سے معلوم ہوتا ہی کہ واقفکار علم موسیقی ہی راز و نیاز رہا تون مین اعجاز مجسم ناز و نیاز صاحبقران قریب ہوپنچے نازنین نے مسکراکر کہا کہ کیون صاحب پہلے تمھین اسقدر آگاہ کیا تمھارے ذہن مین نہین آیا یہ مقام حد عملداری خداوند ہفت پیکر ہی آج تک یہان سے کوئی صحیح و سالم نہین گذرا جو بدعت آپ کی طرف سے ہوئی اس یہ بدعت کبھی یہان نہین ہوئی تھی تصویر خداوند شکستہ ہوئی اشکال صورت کش ایسا ساحر مارا جائے اب قدرت کو آپ سے زیادہ ملال ہی اگر آپ اپنی زندگی چاہتے ہین تو فوراً سجدہ کیجیے ورنہ باعث خرابی کا ہوگا صاحبقران نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتی ہی اسنے مسکراکر منہ پھیرا کہ دوسری طرف سے آواز آئی کہ یا صاحبقران زمان ذرا ادھر توجہ فرمائیے اب جو صاحبقران نے سر اٹھاکے اوپر دیکھا ایک معشوقہ پریزاد مسکراتی ہوئی آتی ہی اور یہ اشعار عاشقانہ زبان پر ہین نظم

مرگ اغیار لب پہ لا نہ سکا
تھی تمنا مگر اٹھا نہ سکا
تجلی دیکھو تو میری تربت پر
مجکو پہلو مین وہ بٹھا نہ سکا
حسن تیرا وہ ماہ تابان تھا
کوئی اپنا قدم جما نہ سکا
جانتا تھا پڑے رہین گے وہین
ایسے بگڑے کہ پھر بنا نہ سکا
کس طرح عرض مدعا کرتا

وہ قسم ہون جو یار کھا نہ سکا
مر کے ٹھنڈا کہین نہ ہو جائے
ایک آنسو بھی وہ گرا نہ سکا
تھا جو اشک عزیز خاطر مین
ابر گیسو جسے چھپا نہ سکا
نہ ملا کوئی وقت تنہائی
اس لیے یار گھر بتا نہ سکا
دیکھکر بد دماغیان انکی
غیر کو پاس سے ہٹا نہ سکا

اسقدر ضعف تھا کہ تیر انداز
اس لیے وہ مجھے جلا نہ سکا
اٹھ نہ جائے رقیب محفل سے
دیدۂ تر مجھے بہا نہ سکا
دار فانی مقام لغزش ہی
حال دل یار کو سنا نہ سکا
نہ منا لڑکے وہ بہت چاہا
نامہ بر خط مرا پڑھا نہ سکا
آرزو مند رہگیا مجنون

میرے آگے فروغ پا نہ سکا
کیا ندامت ہوئی ہے قاتل سے
مین شگاف جگر دکھا نہ سکا

کینۂ شوق رقیب تھا ای دوست
ناز خنجر گلو اُٹھا نہ سکا
ناتوان تھا نسیم اس درجہ

کہ طبیعت سے تیری جا نہ سکا
خوف تھا غش انھین نہ آ جاے
کہ وہ زنجیر پا ہلا نہ سکا

دونون نازنینان مہ جبین پہونچین دونون ہاتھ امیر کے تھامے ہوے ناز و کرشمہ کرتی ہوئین طرف کنوئین کے لے چلین عمرو ہر چند قفیل بجاتا ہی پکار پکار کر اشارہ مدعا پڑھتا ہی صاحبقران نہین پلٹتے ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین جب لب چاہ پہونچے تو دونون نے مسکرا کر کہا کہ یا صاحبقران دیکھیے اس کنوئین مین پانی بہت ہی دیکھیے ستارہ چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہی دونون نے یہی کہا امیر نے سر جھکا کے کہا کہ ارے پانی کہان ہی یہ کہہ کے جھکے وہ دونون طرف سے دونون نے صاحبقران کو ڈھکیل دیا صاحبقران پانی مین جا کر گرے کنوئین سے شعلہاے آتش نکلنے لگے وہ جو ابر آسمان پر چھایا تھا اُس سے ایک صداے مہیب آئی کہ ای فرزندان حمزہ وای سرداران سپہ سالار قدرت اپنے کو پاس صاحبقران کے پہونچاؤ جسکے کان مین یہ آواز پہونچی گھوڑے کو چمکایا اور کنوئین مین اپنے کو گرا دیا گرنے کے بعد جو گذری وہ حال تحریر ہوگا لندھور و مالک و بہرام کنوئین مین گر رہے ہین داراب و خورشید و تورج و ایرج نوجوان یہ چارون شیر جھومتے ہوے طرف کنوئین کے چلے مرکب با درفتار جوان شیر دل ہوشیار نیزے ہلاتے ہوے مرکب چمکاتے ہوے جاتے ہین خواجہ عمرو نے جوان چارون شیرون کو اس حال مین دیکھا پکارا کہ ای بیٹا ایرج کہان جاتے ہو ایرج نے جواب بھی نہ دیا تورج کو پکارا تورج نے پلٹ کر کہا کہ مین اسوقت ایک کار ضروری کو جاتا ہون اور وقت فرمائیے گا پھر داراب کو پکارا کہ ارے مجھے نہین پہچانتا ذرا ٹھہر جا مین کچھ کہونگا لاکھ عمرو چیخا بیٹا داراب نے گھوڑا نہ روکا خورشید کو پکارا کہ بیٹا ہاشم تیغزن سے تمھاری فریاد کرونگا نہین رُکتے ہین کچھ کہنا تھا نہ سنوگے تو پریشان ہوگے ہر چند عمرو نے تصریح کی احسانات گذشتہ جتائے ان چارون نے جواب بھی نہ دیا ایرج کو پکارتے پکارتے یہ بھی کہا کہ ارے منم پیر قطب دوران داراب سے پکار کر کہا کہ منم پیر زلال روشن ضمیر ہر چند پتے دیے نشان دیے کسی نے کچھ جواب نہ دیا اور گھوڑون کو مہمیز کرتے ہوے چلے گھوڑے طرارے بھرتے ہوے قریب چاہ پہونچے آپس مین تکرار ہونے لگی وہ کہتے ہین کہ پہلے مین جاؤن ایرج کہتے ہین

کہ پہلے مین جاؤنگا آخر تلوارین کھنچین آپس مین تلوار چلنے لگی ایرج نے خورشید کو زخمی کیا داراب نے توریج کو زخمی کرکے گھوڑون کو اُڑایا اور گھوڑون کو کنوئین مین ڈالدیا خورشید و توریج نے جو دیکھا کہ داراب و ایرج گھوڑون کو مہمیز کرکے کنوئین مین کودے دونون تلوار کھینچکر پیچھے دوڑے جب ان دونون کو نہ پایا خود بھی کنوئین مین پھاند پڑے معلوم ہوتا ہو یہی چاہتے تھے لندھور نے گرز اُٹھایا مالک نے نیزہ چمکایا آپس مین لاف وگزاف کرتے ہوئے پہلے لندھور جاکر مع فیل میمونہ گرار شیون پر نزاد و فرہاد خان دونون فرزندہاے قبلہ وکعبہ کہکر کنوئین مین جا پڑے انکے بعد سرداران لندھور جیسے عادل وفاضل پہلوان اورنگ وگورنگ پہلوان جو آیا وہ کنوئین مین جا پڑا بہرام وقاسم وبدیع الزمان ونور الدہر تار بندھ گیا جو سردار قریب کنوئین کے پہونچا وہ کنوئین مین گر پڑا عمرو دیوانہ وار وحشی مثال ایک ایک کا نام لیکر چیختا ہو کہ ارے کمبختو کہان جاتے ہو کہ رستم پلٹین علمشاہ نوجوان استر بالاگبود کو چمکاتے ہوئے طرف کنوئین کے چلے آلا گرد و مالا گرد وکیہی ازرال وکیہی زلزال دونون باپ بیٹے گھوڑون کو اڑاتے ہوئے نہنگ بچہ دریائی وساقط شاہ دربند ی جملہ سرداران رستم آمادہ مرگ تھیاے قضا گھوڑون کو مہمیز کرتے ہوئے آقا کی محبت کا دم بھرتے ہوئے یا تو لڑ رہے تھے علمشاہ نے اُدھر گھوڑا پھیرا سب انکے ساتھ ہوئے گھوڑے طرارے بھرتے ہوئے جاتے ہین سمک ایسا عیار چست و چالاک بیباک رکاب سے لپٹا ہوا ہر مقام پر یہی قول ہو کہ غلام آپ کے ساتھ ہو جہان حضور جائین غلام کو ضرور لیجائین رستم کہتے ہین کہ اے برادر ہمارا تمھارا مرنے پر بھی ساتھ نہ چھوٹیگا مسروق دیوانہ چوبدست کاندھے پر رکھے ہوئے کہتا ہو کہ اے آقاے سُنح غلام کو اپنے ساتھ لیجیے یہ فرمائیے کہ نرگس آج کل کہان ہو نرگس کو جاکے لاؤن آقا اصل تو یہ ہو کہ تم نرگس سے زیادہ خوبصورت ہو جب تو نرگس تمپر جان دیتی ہو علمشاہ ہنستے ہوئے داہنے پر مسروق دیوانہ بائین پر نہنگ بچہ دریائی دیوانے پن کی حرکات کرتے ہوئے کہ اے آقاے نامدار و اے مولاے قدرشناس ہم تو غلامان قدیم ہین سرکار کے ساتھ ہین گے سمک قدمون سے لپٹا ہوا عمرو نے رستم کو جو اس حال مصیبت مآل مین دیکھا آواز دی کہ ارے ظالم کہان جاتا ہو اے رستم تم اس طلسم کے فتاح ہو ان منازل عجائب و غرائب کے سیاح ہو ہر چند عمرو چیخا چلایا رستم نے جواب بھی نہ دیا مع اپنے سردارون کے

قریب اُس کنوئین کے پہونچے جو فلک نے چاہا وہ ہوا جھانک کر سماک نے عرض کی کہ یہ مقام گلشن ہی آپ کے سب بھائی پھر رہے ہین گویا یہ مقام صحن چمن ہی عمرو دڑا کر جا کے رستم کو پکڑ لون اور کنوئین مین گرنے دون سماک نے جو دیکھا کہ عمرو دوڑا ہوا آتا ہی کہا کہ ای آقاے نامدار عمرو دوڑا ہوا آتا ہی اگر وہ قدمون سے لپٹ جائیگا تو کچھ نہ بن پڑیگا رستم نے گھوڑا اُٹھایا جھم سے کنوئین مین پھاند پڑے ساتھ کے سردار بھی جھم جھم کودے سماک بھی پھاند پڑا تھوڑے ہی عرصے مین علمشاہ مع چارسی سردار فوج دریا موج کنوئین مین گر کر غائب ہوے عمرو وہانسے ہٹ کر کنارے آیا ابر آسمان پر چھایا ہوا ہی برقین لوٹتی پھرتی ہین کبھی آواز آتی ہی کہ ای بند گان من جلد ہمارے پاس آؤ صحراے ویران مین تمھارا رہنا نہایت ناگوار ہی جون جون یہ آوازین کان مین آتی ہین لوگ ہر طرف سے دوڑے ہوے چلے جاتے ہین بڑی خوشیان کرتے ہوے جاتے ہین ایک سے ایک یہی کہتا ہی کہ یارو چلو قدرت بلاتے ہین چلکے تماشاے قدرت دیکھین یہان جنگل مین کیا رکھا ہی اور ذرا دیکھو کہ کنارے کنوئین کے فرشتے ٹہل رہے ہین ہمکو بہ محبت بلاتے ہین ہم خدمت خداوند مین جاتے ہین چہار طرف سے سرداران صاحبقران بڑے جوش وخروش سے چلے آتے ہین قریب آئے اور کنوئین مین پھاند پڑے جب عمرو نے خیال کر کے دیکھا کہ کئی سو سرداران نامی وپہلوانان گرامی کنوئین مین گر گئے عیار غول کے غول ہاتھ سے ہاتھ پکڑے ہوے کہتے ہوے کہ چلو خداوند نے بلایا ہی ہر چند خواجہ عمرو چیخے پیٹے کسی نے جواب بھی نہ دیا گئے اور کنوئین مین گرے اب جو جا بجا باقی ہین جوش مین دوڑے ہوے چلے جاتے ہین قریب کنوئین کے پہونچے اور گرے عمرو نے دیکھا کہ پسینہ چلا آتا ہی قلب تھراتا ہی دل مین یہی آتا ہی کہ اپنے کو اُس کنوئین مین گرا دین عمرو وہانسے بھاگا آواز آئی کہ او ساربان زادے کہان جاتا ہی سیر زندانخانہ قدرت نہ کریگا سیر کا نام سنکر اور ہاتھ پانون مین رعشہ آیا قلب تھرایا عمرو بھاگ کر اُس جنگل سے الگ کھڑا ہوا سردارون کو دیکھا کہ جوش مین آتے ہین اور کنوئین مین گرتے ہین عمرو اس حال کو دیکھکر بہت رویا طرف آسمان کے سر اُٹھایا پکار اُٹھا کہ ای خالق لیل و نہاران سرداران صف شکن وجوانان تیغزن نے کیا جادو پیدا کیے تھے ایک دم بھر مین یون مٹ گئے برسون مین لڑ بھڑ کے قلعہ جات پر یہ فوجین متمکن کی تھین ای معبود گلزار ابراہیم پر خزان نہ آنے پائے اس باغ مین ہمیشہ بہار دیکھین کوئی درخت اس باغ کا نام خزان نہ سنے گلچین و باغبان کا یہان گذر نہ ہو